وبشر الذین آمنوا وعملوا الصالحات

الحمد للہ والمنہ کہ ان ایام مسرت التیام میں یہ کتاب
مستطاب بیان مین اصول دین کے مسمی بہ

۱۲۹۳ھ

الباقیات الصالحات

۱۸۷۶ع

من تصنیف فاضل کامل عالم عامل مولانا سید حسن صاحب طاب ثراہ خلف الصدق جناب
غفران مآب اعلی اللہ مقامہ حسب فرمایش جناب سید جلال الدین صاحب دام اقبالہ

مطبع اثنا عشری مین باہتمام سید عابد علی رضوی کے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کرتا ہون یعنی تعریف کرتا ہون اوس خدا کی کہ اوسمین سب صفتین اچھی پائی گئی ہین اور
شکر کرتا ہون اوسی خدا کا کہ وہ منعم اور خالق اور محسن ہی یعنی اوسنی ہمکو اچھی صورتون مین پیدا
کیا اور بہت سی احسان اور بڑی بڑی نعمتین ہمکو عطا کین کہ اونکا شمار کرنا اور گننا نہین ہو سکتا
اونمین سے ایک عقل ہے سو اصلی کہ اوسکی باعث سی ہمنے پہچانا اپنی خالق اور محسن کو اور اوسیکے
باعث سی پہچانتے ہین ہم اچھی اور برے کو اور اسی سبب سی ہمنے جانی یہ بات کہ شکر منعم اور
محسن کا واجب ہی عقل اور عاقلون کے نزدیک اور اسی کی جہت سی جانی ہمنی یہ بات کہ ہم
اور وہ چیزین کہ مانند ہماری ہین یعنی کبھی دنیا مین پائی جاتی ہین اور کبھی نیست و نابود ہو
ہین ممکن ہین یعنے ایسی چیزون کا ہست اور نیست ہونا دونون ہو سکتا ہی اور ایسی چیز
ہست اور نیست ہونا بغیر واجب الوجود کی یعنے بغیر ہستی ایسے شخص کے کہ ہستی اوسکی ذاتی
واجب ہو یعنے ضرور ہو ممکن نہین ہو سکتا اور اسیکے سبب سی ہمنی جانا کہ خالق اور مالک ہمارا اللہ
اور مختار ہے اور موجب نہین ہے یعنی جس چیز کو جسوقت چاہے کرے اور جسوقت چاہا کرے
اور مانند آگ کی نہین ہے کہ وہ مضطر اور ناچار ہے جلانی مین نہین تو ہم اثر اوس خدا کے
ہین ہمیشہ سے ہوتی اور مدام رہتے اور اوسی عقل کے باعث سی ہمنے جانا کہ خالق ہمارا عالم

یعنے پہلی سے حق تعالی جانتا تہا کہ ان چیزون کا اسطرحسی پیدا کرنا ہو سکتا ہی اور انمین اس صورت
پر اسطرح مین نمو یعنے چہوٹی سے بڑہنا اور حرکت اور کلام اور عقلمندی ہو سکتی ہے اور اوسیکے
علم مین نہین ہو سکتی اور اوسیکے سبب سی ہمنی یہ جانا کہ خدا ہمارا عادل ہے نہین تو ثابت
ہونا نبوت کا اور اعتقاد ثواب اور عذاب پر اور نجات بسبب دین حق کے اور عبادت کے نہو سکتا
اور اوسی کی جہت سی ہمکو یہ معلوم دیا کہ حق تعالی بسبب اسکی کہ وہ رحیم اور حکیم ہے یعنی بہت اپنے
بندون پر رحم کرنے والا ہے اور جن کامون کہ حکمت یعنی فائدہ اور مصلحت ہوتی ہے اونکی لئے
اونکو کرتا ہے تو لطف و اصلح کو یعنی وہ چیزین کہ قریب کردیتی ہین بندونکو طاعت سی اور دور
کرتی ہین معصیت سی یا کسی جہت سی بندونکی حق مین مشتمل مصلحت پر ہوتی ہین تو اوسنی اپنی نفس
پر واجب کیا ہے اور اسی باعث سی اپنی بندون کو جنکا ہونا تکلیف دی اور پیغمبر اور امام
معصوم مقرر کیے اونمین مین سے تہی محمد بیٹی عبد اللہ کے اور بارہ امام یعنی نائب اون حضرت
کے کہ پہلے اونکی ہین علی بیٹی ابیطالب کی اور آخر اونکی محمد مہدی ہین صلوات اور رحمت خدا کے
ہووے اون نبی برحق پر اور اونکی نائبون پر کہ وہ پاک اور پاکیزہ ہین سب نجاست اور کثافت
سے اور اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہی اصلح ہونا رجعت کا اور مراد رجعت سی رجوع کرنا ہے طرف
اس جہان کے بعد مرنے کی یعنے بمصلحت الہی مقتضی اور باعث ہوئے اس بات کی کہ ہمارے پیغمبر اور
بعض امام یا سب کی سب امام اور بعضی وہ لوگ کہ اونسے بہت خصوصیت رکہتی تہے اور بعضی وہ
لوگ کہ اونہون نے بہ نسبت اون اچہون کے برائی کی تہی رجعت کرین یعنے یہ دونون قسم کے
لوگ اس دنیا مین پہر زندہ ہوئین اور اچہی لوگ بادشاہت کرین اور اون برے لوگون
کو تادیب اور سزا دین اسی کو قیامت صغرا کہتی ہین اور جبکہ اس دنیا مین حال اچہی بری کا
نعمتون مین یکسان ہے بلکہ کبہی برعکس ہوتا ہے تو ساتہ نظر کرنی عدالت اوسکی کی روز قیامت
اور جزا کا ہونا ضرور ہوا تا کہ حق سبحانہ و تعالی اچہی لوگون کو اچہی اچہی لباس اور میوی اور نعمتین
اور مکانات اور سبزی درخت اور باغات عنایت کرے اور اون لوگون کو کہ برے برے کام
اور ظلم اور ستم کرتے تہی بری بری جگہون مین ساتہ بڑی بڑی ایذاؤن کے عذاب سی تنبیہ اور
تادیب کرے بعد حمد اور صلوۃ کی یہ ہیچمدان گنہگار حسن نام بدکردار امیدوار رحمت غفار
کمترین خادمون علماء نیکو کار اور نیکو کردار مذہب ائمہ اطہار علیہم الصلوۃ
الرحیم الغفار سے ہی پیچ خدمت سب بہائیون اور بہنون ایمانی کے یہ عرض کرتا ہے

کہ جب ہر مومن عاقل اور دیندار کو واجب اور ضرور ہے کہ اصول دین کو بدلائل جانی جیسا
کہ مقدمہ مین اس رسالے کے یہ بات ظاہر اور روشن ہو دیگی انشاءاللہ تعالی تو اس گنہگار
نے ایک رسالہ اسمین لکہا اور جب دیکہا کہ ہمارے عالمون مین سے کسی نے ویسی دلیلین کہ
اونکے اور عورتین اور وہ لوگ کہ کم علم اور کم عقل ہین سمجہہ سکین جیسا کہ چاہیئے بسط اور تفصیل
سے نہین لکہین تو یہ ہیچمدان اس امر کے طرف متوجہ ہوا اور چونکہ یہ امر عظیم تہا یعنے دشوار تہا تو مین نے
حق سبحانہ وتعالی سے اس رسالے کی تہذیب مین یعنی درستی اور آراستگی اس رسالے مین کچہ خیر
کا سوال کیا فانہ قادر مختار وہو ولی التوفیق والعصمۃ من الزلل والخطا یعنی مین سوال کرتا ہون
اوسی خدا سے کہ وہ قادر اور مختار ہے ہر خیر کا اور وہی ہے صاحب اور مالک توفیق اور حفاظت
کا خطا اور لغزش سے اور وہ سوال یہ ہین کہ وہی خداوند متعال اور قادر لایزال مجہی توفیق
دیوی اور مدد کرے اس بات کی کہ اول سے آخر تک مین اس رسالے کو درست اور آراستہ کرون
اپنی حیات مین اور کوئی چیز مثل بیماری یا اور مصائب اور مشاغل دنیوی وغیرہ مین سے اوسکی مانع
نہووین اور یہ سوال کرتا ہون کہ اس رسالے کی لکہنی اور درستی اور آراستگی مین وہی حق سبحانہ
وتعالی مجہی توفیق عطا کرے کہ تصنیف کرون مین اوسی قربۃً الی اللہ یعنی واسطی خوشی اور رضامندی
اوسکے کی اور خالص وصاف کرے اوس سے شائبہ ریا اور سُمعہ سے یعنی کسیکی دیکہنے یا سننے کی واسطے
نہ لکہون اور وہی جل شانہ ساتہہ کمال احسان اپنے کی اور نہایت منت کی اس گنہگار اور خطاوار
کو بیچ بیان کرنے مسائل اصول دین کے اور ذکر کرنے مضمون آیت اور حدیث کی یا نقل کرنے
کسی قصہ یا حکایت کی خطا اور دہوکے سی کہ واسطی آدمی کے مانند طبیعت ثانیہ کے یعنی اوسکو لازم
ہے بچا دے اور محفوظ رکہی اور وہی جل جلالہ اپنی خلقت کی طبیعت اور دلون کو راغب اور
مائل طرف اس رسالے کے کرے اور جابجا اوسکو اطراف دنیا مین خصوصاً ہندوستان کی شہرون
مین منتشر اور پراگندہ کرے اور لوگون کے واسطے کہ عقل اور انصاف اور دینداری رکہتی
ہین اوسکو نفع اور فائدہ بخشنی والا کرے یعنی اس رسالے کے باعث سی وہ لوگ ہدایت پاوین
اور اس رسالے کو غرض نشانہ میری وقت حیات سی تا ظاہر ہونے حضرت صاحب الامر علیہ
وعلی آبائہ الطاہرین آلاف التحیۃ والسلام ابد الآبدین اسطور سی کہ ابہی ذکر
ہوا باقی رکہی اور حق سبحانہ وتعالی ان دعاؤن میری کو بحق خمسہ آل عبا یعنی پنجتن پاک بلکہ
چہاردہ معصوم کی واسطی مستجاب کرے یعنی سنی اور قبول کرے اور اس گنہگار کو بسبب اس کی

نیک کی عذاب اخروی سی نجات دیگی جنت جاوید مین جگہہ دیگی اور اس رسالے کا نام مین نے
باقیات الصالحات ساتہہ صیغہ جمع اسواسطی رکہا ہی تا یہ کہ یہ لفظین ساتہہ معنی لغوی
کے یعنی یہ لفظین ساتہہ اون معنون کی کہ عربون نی اونکی واسطی بنایا ہی دلالت اور اشارہ کرین
طرف اسکی کہ یہ رسالہ حقیقت مین شامل ہے اوپر کئی رسالون کی اور ساتہہ اوس معنی کے کہ اس
ہیچمدان نے اوسکی واسطی بنایا ہی دلالت اور اشارہ کرے طرف ایک ہونے اوسکی کی تفصیل اس
اجمال کے یہ ہی کہ کسی زمانے مین مین نے کسی امر کے واسطی نذر کی تہی کہ ایک رسالہ علم کلام یعنی اصول
دین مین لکہون گا جبکہ وہ امر حاصل ہوا تو مین نے غور اور فکر اس امر مین کے کہ ہماری عالمون اور
غیر عالمون نے اسمین بہت سی کتابین اور رسالے کہی ہین اور لکہی ہین تو اب مین کسطرح اور کس
زبان مین لکہون کہ وہ مقبول طبائع ہووی آخر الامر میری طبیعت اور خیال مین یون گذرا
کہ ایک رسالہ اسطرح کا لکہا جاوی زبان اردو مین اور اسمین دلیلین ہدایت اوسط اور ادنی کے
یعنے وہ لوگ کہ بیچ کی مرتبہ مین ہین علم اور عقل سے یا اوس رتبہ مین ہین کہ وہ سب سی پست اور آخر
مین ہین ذکر کئی جاوین اور اشارہ کیا جاوی اوسمین طرف راہ اور طریقون ہدایت اعلی کے یعنی
وہ لوگ کہ جو مرتبہ بلند کو علم اور عقل سے پہونچی ہوئی ہین اور ہر مسئلہ علم کلام مین سے زبان
عربی اور فارسی اور ہندی مین بیان ہوئی تو اسطرح کا رسالہ یقینی اکثر لوگون کو پسند آویگا
اور مقبول طبیعت انہون کا ہوئیگا لیکن جبکہ اسطرح کی بیان مین دیر اور تاخیر بہت ہوتی تہی
اور عرب مسئلون عربی کو اور اہل فارس مسئلون فارسی کو اور ہندی زبان والی ہندی کو
آخر اس رسالی سی عربی اور فارسی اور ہندی کو علحدہ علحدہ چہانٹ لیتی تو اسواسطی اس
ہیچمدان نے پہلی زبان ہندی مین اون مسائل کا ذکر کیا واسطی دو وجہونکی ایک اونمین سے
یہ ہے کہ ہم لوگ کہ ہند مین ہین ہمکو ہدایت ہندیون کی بہت اہم اور بہت ضرور ہے اور دوسری
وجہ یہ ہی کہ ہندی زبان مین کوئی کتاب کہنی کے باعث سی اکثر لوگ تعریف اور توصیف مصنف اور
مولف اوسکی کی نہین کرتے ہین خصوصاً جبکہ اوسکا مصنف صاحب علم اور ذی استعداد ہووی بلکہ
بعضے اوسکی مذمت اور بدی کرتے ہین اسطرح سے کہ اس شخص کو کیا مناسب تہا کہ زبان ہندی مین
یہ رسالہ کہا بلکہ اوسکو مناسب یہ تہا کہ یا تو عبارت عربی سلیس مین اور نہین تو فارسی مین لکہتا اور
جبکہ یہ امر مظنہ ریا اور سمعہ سی دور تہا تو مین نے ان دونون وجہون کے باعث سی اوسکا قصد کیا
اور اقتدا بامام المتقین اور یعسوب الدین یعنی واسطی پیروی امام متقیون کی اور امیر دین کے

کلا دنکی حق مین حق تعالی نے فرمایا ہی لَا یَخَافُونَ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ حاصل مضمون اوسکا یہ ہے
کہ نہین ڈرتے راہ خدا مین ملامت کرنے والون سی تو مین نے بہی ملامت کرنے والون سی کچہ پروا نکر
اس رسالہ کو زبان ہندی مین لکہا آور مین یہ ارادہ رکہتا ہون کہ اگر اجل مجہکو مہلت دیگی اور
کوئی بیماری اور اشتغال ضروریہ سی موانع نہ پائی جاینگے تو انہین مضامین ہندی کو عربی اور
فارسی مین انشاء اللہ تعالی لکہونگا اگرچہ بسبب خفقانیت کی اور اور عوارض وغیرہ کی فراغ
کسطرف سی مجہکو یاس ہے کہ یہ امر حاصل ہوئی لیکن جبکہ حق تعالی کبہی یا سمین مقصود اور مطلب آدمی
کا حاصل کر دیتا ہی مضطر حکی امید تو البتہ ہے اور اگر اجل نی مہلت نہ دی تو یہ آرزو ہے کہ اگر کوئی
میری اولاد مین سے کہ اسکی لائق ہو وہی بعد فوت میری کی اس کام کو بجا لائے اور اوسکی ثواب
کو میری روحکی طرف ہدیہ کرے تو وہ بعد موت کی مجہکو خوش کریگا اور میرے حقوق پدری بیٹے
سے ادا کریگا حق تعالی اوسکو دین اور دنیا مین کامیاب کرے اور ہمیشہ خوش و خورم رکہے
بحق محمد و آلہ الامجاد آور یہ رسالہ شامل ہے اوپر تین کتابون کے یعنے عربی اور فارسی اور
ہندی کے ذکر ابہی ہو چکا ہے اور یہی رسالہ شامل ہے اوپر تین مقدمہ اور تین خاتمہ کے
باعتبار تین کتابون کے یعنے ہر کتاب مین ایک مقدمہ اول مین اور ایک خاتمہ آخر مین ہوگا
کتاب پہلی رسالۂ باقیات الصالحات سی لکہی گئی ہی واسطے ہدایت ہندیون کے اور یہ
کتاب شامل ہے اوپر ایک مقدمہ کی اور بہت سی فصلون کے **مقدمہ** اس کتاب کا شامل
ہے اوپر کئی فائدون کے **فائدہ** پہلا بیچ بیان طریقون ہدایت ہندیون کے ہی اور ان
لوگون کے کہ مانند اونکی ہین یعنی زبان ہندی کو سمجہتی ہین یعنے اس فائدہ مین یہ عاصی سمجہ ان
لکہیگا دلیلون پہچاننے اصول دین کو واسطے اون لوگون کے کہ یہ رسالہ واسطے ہدایت کی
جمع اور تالیف کیا ہے یعنی اور اشارہ کرے گا طرف راہون ہدایت اون لوگون کے کہ یہ
رسالہ اونکے واسطے نہین لکہا گیا یعنے اون لوگون کے واسطے کہ وہ فاضل ہین اور بہت علم
اور عقل رکہتی ہین وہ یہ ہے کہ آی بہائیو اور ای بہنو ایمانی گوش ہوش اور کان کے دل کی
سنو اور خیال کرو کہ موت کا کوئی وقت معین نہین ہے آور بوڑہے اور جوان اور لڑکے
کے خصوصیت نہین رکہتی اور دنیا چند روزہ ہے اور فانی ہے اور آخرت ہمیشہ اور رہنے والی
ہے اور یہ مضمون ایسا نہین ہے کہ دلیل لانیکے اسپر کچہ ضرورت اور احتیاج ہو لیکن
تیمناً اس مقام مین کچہ کلام اون لوگون کا لکہتا ہون کہ اونکا کلام لوگون کی دلونمین بہت

تاثیر کرتا ہے سید اور سردار اونکی نبی اور امام علیہم السلام ہین اور کیونکر اونکی کلام کو
دلونمین تاثیر نہو وہی حالانکہ وہ معادن علوم حکمت ربانی اور چشمۂ رحمت سبحانی ہین اور
گواہی دینے والا اظہار اس بات پر یہ ہے کہ جب مصائب حضرت امام حسین علیہ السلام یا اور مضامین
فناہی دنیا وغیرہ مثلا بعینہ عبارت معصوم سی ہوئین تو باعث رقت اور تاثیر کے بیچ لوگون
مین ہوتے ہین اور وہی مصائب اور اور مضامین کو اگر اور عبارت سی بیان کرین تو ویسی رقت
اور تاثیر نہین ہوتے تو اسواسطی مین بعض احادیث کو کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے
منقول ہے لکہتا ہون حاصل مضمون اوسکا یہ ہی کہ بہت سی غافل ہین کہ بنتی ہین کسی کپڑے کو
تاکہ زندگانی دنیا مین پہنین اوسی اور حال یہ ہے کہ وہی کپڑا اونکا کفن ہوتا ہے یا کسی مکان کو
بناتے ہین اس ارادہ سی کہ اپنی زندگی مین اوس مکانمین رہین گے اور اپنی خوشی اور سیر کے
کے کامون کو اور باتون کو اوسمین بجالاینگے آور حال آنکہ ہوتا ہے وہ مکان جگہہ قبر اونکی
پہر پوچہا کسینے اون حضرت سی کہ کیا معنی ہین استعداد اور آمادہ ہونی موت کی فرمایا اونحضرت
نے کہ معنے اسکی یہ ہین کہ ادا کرے فریضون کو اور پرہیز کرے گناہون سے اور اختیار کرے
مکارم اخلاق کو یعنی طریقہ صالحون کا اختیار کرے اور بری صفتون سی مانند کبر و غرور و
وخود بینی کے احتراز کرے تمام ہوا کلام معصوم کا تو اس حدیث کی ذکر کرنے سی ایک فائدہ
اور ہوا وہ یہ ہے کہ مہیا ہونین واسطے آخرت کی ضرور ہے اور اسب فریضون کا چہوٹے ہون
یا بڑے تو اس سے معلوم ہوا کہ سیکہنا اصول دین کا سب فریضونمین بڑا اور بہت ضروری ہے
اور بڑا واجب ہے اسواسطی کہ ایمان بغیر جاننی اصول دین کے درست نہین ہوتا اور کوئی عبادت
بغیر ایمان کے مقبول نہین ہوتی تو کونسا فریضہ اس سی زیادہ ہوویگا اسکو رکے بہت سی حدیثین
کتب علما مین مذکور ہین آور دوسرے اونمین سے شاعر لوگ ہین کہ اونکا بہی کلام دلونمین تاثیر
رکہتا ہے یہی باعث ہی کہ ایک مضمون خواہ فناہی دنیا مین ہووی یا غیر اوسکی جب عبارت نثر مین
ہو یعنی غیر اشعار مین بیان ہووی تو وہ بہت تاثیر نہین کرتا بخلاف شعر کے کہ وہ دلون مین بہت
تاثیر کرتا ہے گواہ اسپر تجربہ اور امتحان ہے جیسا کہ یہ بات عاقل بصیر پر پوشیدہ نہین ہے
تو اسواسطی کچہ شعر ہندی کے فناہی دنیا مین کہ بعضے شاعر دیندار نے نظم کیے ہین ذکر کرتا ہون
وہ یہ ہین **نظم** اس منزل فانی مین نہ دل اپنا لگاؤ + الفت نکرو اوس سے جسے چہوڑکے جاؤ +
یہ عاریتہ جا ہے نہان گہر نہ بناؤ + پابندی دنیا سے بس اب ہاتہ اوٹہاؤ + چلتے ہوئی ہر گز کوئی

کام آنہ سکے گا + ہمراہ کچھہ اسباب جہان جانہ سکے گا + یہان رخت اقامت کا سر انجام ہے بیجا
اس منزل پر خوف مین آرام ہے بیجا + عقبے کی سوا یہان کا ہر اک کام ہے بیجا + مانند نگین آرزوئے
نام ہے بیجا + سینہ مین یہ دم مثل چراغ سحری ہے + کر لو عمل خیر یہی نا موری ہے + کس کس
گل رنگین کے نہ اس باغ مین تہی دہوم + اکدم مین وہ شبنم کے طرح ہوگئی معدوم + دکھلا ہی
ہے رنگ عجب ہستی موہوم + کیا قصد ہے گلچین اجل کا نہین معلوم + اس باغ مین جس سرو کو دیکھا
سو روان ہے + جس گل پہ بہار آج ہے کل اوس پہ خزان ہے + اور جبکہ موت کی لیے کوئی
وقت مقرر اور معین نہین ہے اور وہ غفلت مین آجاتی ہے تو ہر عاقل خدا ترس کو لازم اور ضرور
ہے خواہ وہ مرد ہووے یا عورت جوان ہووے یا بوڑہا ادہیڑ ہووے یا لڑکا ممیز یعنی اچہا
فہم و ادراک درست ہووے یہ کہ اپنے عمر کو اون کامون مین صرف کرے کہ جسمین اوسکی خالق
اور انعام اور احسان کرنے والی کے خوشی ہووے خواہ وہ کام دنیا کے ہون اور خواہ دین
کے تا یہ کہ اگر وہ شخص مرے اور اوسکی اجل اوسکے پاس آپہونچی تو وہ شخص مقام غضب اور عتاب مین
اپنے خالق کے نہووے اب جاننا چاہیے اس بات کو کہ دریافت کرنا اصول دین کا یعنے پہچاننا اوس
شخص کا کہ پیدا کرنے والا تمام جہان کا ہے اور پہچاننا اوسکی صفتون کا اور نبی اور امام جو
کا ہے ساتہہ اونکی دلیلون کے کہ وہ موافق فہم اور دانست ہر ایک شخص کے ہووین اور ہر ایک
شخص عاقل پر واجب و لازم ہے گو وہ مکلف شرعی فروع دین کا نہووے یعنے مرد پورے
پندرہ برس کا اور عورت پورے نو برس کی نہووے اسواسطے کہ اتنی بات کو سب لوگ عاقل ہیں
جانتے ہین یعنے اونکی عقلین بغیر فکر اور غور کے حکم کرتی ہین ساتہہ اس بات کی کہ اونکے لیے کوئی
خالق اور محسن اور منعم ہے یعنی پیدا کرنے والا اور احسان کرنے والا اور نعمتون کا دینے والا
کوئی ہے اور شکر احسان کرنے والے اور نعمت دینے والے کا نزدیک عقل کے واجب ہے بسبب
اسکے سب عاقل مذمت کرینگے اوس شخص کو کہ جو اپنے احسان کرنے والی کا شکر نہ کرے اور شکر
اوسی کہتے ہین کہ آدمی اپنے احسان کرنے والی کی تعریف کرے یعنی زبان سے ایسی صفتین اوسکی
بیان کرے اوس احسان اور نعمت کی عوض مین کہ وہ اوس سے خوش ہووے یا ہاتہہ پاؤن اور
اعضا و جوارح سے تعظیم کرے کہ وہ کام اوسکی شان اور مرتبے کی لائق ہو مانند عبادت اور سجدہ
کے اور اسمین شک و شبہہ نہین ہے کہ شکر کرنا کسی احسان کرنے والی کا اور نعمت دینے والے کا
بسبب مذکور بغیر اونکی معرفت کی اور پہچاننے مرتبے اور شان اوسکی کے نہین ہوسکتا اسواسطے

کہ شکر مین جیسا کہ تو ابہی سن چکا یہ چاہیے کہ آدمی اپنی محسن اور نعمت دینی والی کی تعریف اور
توصیف مین زبان سی ویسی صفتون کا ذکر اور بیان کرے کہ وہ اوس سے راضی ہووے
پس اس جہت سی اصول دین کا جاننا کہ معرفت اور شکر خالق اور تمہاری نعمت کی دینے والے
کا بغیر اوسکے نہین ہوسکتا سب اون لوگون پر کہ اتنی عقل رکہتی ہون کہ اصول دین کے
دلیلون کو سمجہہ سکین واجب اور ضرور ہے مرد ہون یا عورتین لڑکے صاحب عقل و فہم درست
ہون یا جوان بوڑہے ہون یا ادہیڑ صحیح ہون یا بیمار غنی ہون یا فقیر بادشاہ ہون یا
وزیر ہندی ہون یا عرب جب اس امر کو دریافت کیا تو نے تو اب جاننا چاہیے اس بات کو
کہ مذہب مشہور ہمارے عالمون کا اصول دین مین یہ ہے کہ اصول دین مین علم و یقین کا حاصل
کرنا چاہیے اور ظن اور شک اوسمین کفایت نہین کرتا حقیقت امر یہ ہے کہ اس باب مین یہی
مذہب حق ہے تفصیل اسکے یہ ہی کہ اگر ظن اصول دین مین اسطرح سے درست و جائز ہوئی کہ جس
مذہب کی حق ہونیکے طرف کہ آدمی عاقل کو ظن ہو جاوے تو وہی ظن اور گمان اوسکے لیے اوس
اختیار کر لینے اوس دین اور مذہب کی کفایت کرتا ہے اور اوسکو درست ہی کہ اوس گمان
کے باعث سی اوس دین اور مذہب کو اختیار کر لیوے تو یہ بات یقینی باطل ہے اسواسطے کہ
اس بات سی کئی قباحتین لازم آتی ہین پہلی قباحت اونمین سے یہ ہی کہ چاہیے سیکڑون اور
ہزارون مذہب حق دنیا مین پائی جائین اور حقیقت حال یہ ہے کہ مذہب حق ایک سی زیادہ
نہین ہو سکتا جیسا کہ ہم اس بات کو انشاء اللہ تعالی حاشیہ منہیہ مین دلیل عقلی اور نقلی سے بتفصیل تمام
ثابت کرینگے اور دوسری قباحت یہ ہی کہ چاہیے کوئی شخص ان سیکڑون مذہبون باطل
سے کہ اوسکے لیے ظن حاصل ہوا ہو جہنم مین عذاب نہ کیا جاوی اور حال یہ ہے کہ ہم یقینے
جانتے ہین کہ سوای شیعہ کی اور مذہب والی بسبب اختیار کر لینے مذہبون باطل کی جہنم
مین داخل کی جائینگے جیسا کہ یہ بات بہی انشاء اللہ تعالی ثابت ہوئینگے اور تیسرے قباحت
یہ ہے کہ اس صورت مین یہ بات لازم آتی ہے کہ اگر حق تعالی اہل باطل کو بسبب اختیار کرنے مذہب
باطل کے عذاب کرے تو پناہ بخدا ظالم ہو اسواسطے کہ جب حق تعالی نے اصول دین کی اختیار
کر لینے مین یہ حکم دیا کہ جسطرف تمہین ظن حاصل ہووے اوسکو اختیار کر لو اور انہون نے
موافق اوسکے حکم کے جس دین اور مذہب پر کہ اونکو ظن اور گمان ہوا اوسکو اختیار کر لیا تو اب
اونکا کیا قصور ٹہرتا ہے کہ حق تعالی اوسکو عذاب کرے یہ عذاب کرنا اون پر ظلم اور ستم ہووےگا

تو ان سب باتون سے یہ معلوم ہوا کہ ظن اصول دین مین جائز نہین اور کفایت نہین کرتا اور
جس وقت کہ ظن کافی نہوا تو شک بطریق اولے کفایت نکریگا بلکہ اعتبار شک کا اصول مین
کوئی عالم قائل نہوگا ہر چند کہ مخالفین سے ہو وے اگر اس امر کو مانین اور مسلم رکہین کہ مذہب
حق دنیا مین ایک ہی مذہب ہے پس مقصود حاصل ہے و الا اس دعوی کو ہم بدلیل عقل و نقل
ثابت کرتے ہین دلیل عقلی اس امر پر یہ ہے کہ ہم یقینی جانتے ہین بہ بداہت عقل سے یعنے یہ بات ہمارے
عقل مین بغیر غور اور فکر کے معلوم ہوتی ہے کہ جہان کہین حقیقت مین دو شخص یا زیادہ مختلف ہوتے
ہین کسی بات کی ہست یا نیست ہونے مین بطریق نقیضین کے تو حق ایک طرف ہوتا ہی اور وہ دونو طرف
نہین ہوتا اور نہین تو اجتماع نقیضین کا کہ عقل کے نزدیک محال ہونا اوسکا ظاہر ہے لازم آویگا
اور لیکن دلیل نقلی یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حدیث متواتر مین کہ شیعہ
اور سنی سب نے اوسے روایت کیا ہے یون فرمایا ہے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ وَّسَبْعِیْنَ
فِرْقَۃً کُلُّهَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً یعنے عنقریب متفرق ہووینگی لوگ امت میری کی طرف تہتر
فرقے کی یعنے تہتر مذہب اونمین پیدا ہونگی سب آگ مین جہنم کی داخل ہوینگے مگر ایک فرقہ اور
ہر ایک مذہب حق اور باطل والون مین سے دعوا کرتے ہین کہ وہ مذہب حق ہمارا مذہب ہے
اور حق یہ ہے کہ سوای مذہب شیعہ کی کوئی مذہب حق نہین ہے اس بات پر بہی ہماری بارہ
دلیلین عقلی اور نقلی ہین دلیل عقلی اس پر وہ دلیلین ہین کہ مینی لکہی ہین اس رسالی مین
اور ہمارے عالمون نے اپنی کتابون مین انکے سب اعتقادات پر لکہا ہے اور دلیلین نقلی
اسپر یہ حدیث معتبر ہے کہ اوسکو بہی متواتر راویون شیعہ اور سنی نے جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ و آلہ سے روایت کی ہے کہ مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ کَمَثَلِ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَهَا نَجٰی وَ
مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَهَوٰی حاصل اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ متابعت اور پیروی
کرنا میرے اہل بیت کا مشابہ ہے کشتی حضرت نوح کی نجات مین ہلاکت سی یعنے جیساکہ حال کشتی
حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کا تہا کہ جو کوئی اوسپر سوار ہوا تہا اوسنے ہلاکت اور سختی
دنیا سے نجات پائی اوسیطرح سے جو کوئی کہ متابعت اور پیروی اہل بیت پیغمبر ہمارے کی
کرے تو وہ ہلاکت آخرت سی نجات پاویگا اور سوای شیعہ کی تابع اہلبیت ہمارے پیغمبر کا
کوئی اور کسی ان مذہب والون سے کہ دنیا مین پائی گئے ہین نہین ہے اور سنیون کا دعوی
کرنا تابعداری کا اہلبیت کی ناحق اور غلط ہی اور ہمارے دعوی متابعت اہل بیت علیہم السلام

کئی وجہین ہین ایک وجہ اونمین سے یہ ہی کہ جو کوئی کسیکا تابع ہوتا ہی تو اوسکی تابعداری
مشہور ہو جاتی ہے اور کسی پر چہپی نہین رہتی جیساکہ تابعداری شافعیون کے واسطی شافعی
کے اور مالکیون اور حنبلیون کے واسطی مالک اور ابن حنبل اور ابو حنیفہ کی مشہور ہے اسیطرح
سے شیعہ کا تابع اور پیرو ہونا واسطے اہلبیت پیغمبر کے اسطرح سے مشہور ہی کہ کسی عاقل منصف
پر مخفی اور پوشیدہ نہین ہے اس مضمون اور مطلب کو جناب غفران مآب والد ماجد نور اللہ مرقدہ
العلی نے کتاب صوارم کی تیرہوین عقیدہ مین خوب بسط اور تفصیل سے ثابت کیا ہی بعض باتین اوسمین
سے مین یہان بیان کرتا ہون ایک اونمین سے یہ ہی کہ ہمنے نہ کبہی دیکہا ہی اور نہ سنا ہی کہ کوئی
دعوی کرے یعنی کہی کہ مین فلانی نبی یا امام یا کسی عالم کا تابع ہون اور پہر وہ کسی مسئلی مین مسئلون
اصول اور فروع سی اوسکے قول اور فعل کو سند نہ لائی اور جبکہ یہ بات تو سن چکا تو اب چاہیئے
منصف کہ چاہیے کتابون اصول اور فروع سنیون کو اول سے آخر تک دیکہی اور ملاحظہ کرے
کہ اکثر مقام سند مین بلکہ بالتمام قول ابو الحسن اشعری اور ابو حنیفہ وغیرہ کی کہین قول کسی اہلبیت
کا نپاویگا بخلاف شیعون کے تو اب ہم کہتی ہین کہ سنی اہلبیت کی تابع ٹہہرے یا شیعہ اور دوسری
وجہ اونمین سے یہ ہی کہ کتاب فردوس مین دیلمی نے بیچ امام علی علیہ السلام سی نقل کیا ہی کہ فرمایا اون
حضرت نے لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا تَقِیَّۃَ لَہٗ حاصل مضمون اوسکا یہ ہے کہ فرمایا اون حضرت نے نہین ہے
دین اسلام سے بہرہ و نصیبہ واسطی اوس شخص کے کہ تقیہ مقام تقیہ مین نکرے اس مقام مین اہل انصاف
ساتہہ انصاف کی حکم کرین کہ تابع اہل بیت کی شیعہ ہین کہ مقام خوف مین تقیہ کو واجب جانتے
ہین اور اوس پر عمل کرتے ہین یا سنی کہ تقیہ کو حرام جانتی ہین اور اوسکا فخر کرتے ہین اور تیسری
وجہ یہ ہے کہ سنیون کے نزدیک اجماع اہلبیت کا حجت نہین ہے جیساکہ یہ بات مختصر الاصول اور
شرح اوسکی مین کہ کتب معتبرہ اہل خلاف سے ہیچ مذکور ہے اہل انصاف اس مقام مین بہی نظر
انصاف دیکہین اور حکم کرین بانصاف کہ آیا تابع اہلبیت شیعہ ہین کہ اونکے قول اور اجماع
کو حجت اور سند جانتی ہین یا سنی کہ اونکی قول اور اجماع کو حجت اور سند نہین جانتی اور چوتہی
وجہ یہ ہی کہ اگر سنی تابع اہلبیت کی ہوتی تو قول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہ وہ جناب
اہلبیت مین سے تہی بخاری کہ رئیس محدثون سنیون کا ہی اور اوسکے حدیثون کو بہت صحیح
سمجہتے ہین حجت اور سند سمجہتا اور حال یہ ہے کہ وہ انکے قول سے کسی بات پر حجت اور دلیل نہین
لاتا جیساکہ ذہبی نے کہ ایک عالم انکی عالمون مین سے ہی اس بات کی تصریح کی ہے اور اسطرح

اوستاد بخاری کا اوس جناب کی حق مین یون کہنا کہ میرے دلمین اونکی طرف سے کہنکا ہی اور
باقی سنی اوسکی اس فعل کو پسند کرتے اور اوسکی اس بات پر مذمت نکرتے اور جبکہ تو اس بات کو
سن چکا تو ہم تجہسے یہ کہتے ہین کہ واسطے خدا کی انصاف کرکے کہہ کہ شیعہ اہلبیت کی تابع ہین کہ
ہمیشہ ہر بات مین قول اور فعل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور اونکے باپ اور دادا کے
قول اور فعل سے حجت و دلیل لاتے ہین یا سنی کہ ایسی کلمہ بے ادبی کے اونکی حق مین اور اونکی
کلام کے حق مین کہتے ہین اور پانچوین وجہ یہ ہے کہ جامی سنے اپنی نفحات مین یون لکھا ہی کہ جبکہ
علاء الدولہ سمنانی کو امیر نوروز نے تکلیف کہانی گوشت خرگوش کے کی تو اوسنے یہ کہا کہ مین
اسکے گوشت کو نکہاونگا اوس نے کہا کہ کس وجہ سی تو نہین کہاتا اوسنی کہا کہ گوشت اوسکا بقول
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حرام ہے اور جبکہ بنا بر قول بعضی بزرگوار دن کے اوسکا گوشت
حرام ہوا تو نہ کہانا اوسکا بہتر ہے تو یہان سے اہل انصاف دیکہین اور حکم کرین کہ شیعہ تابع اہلبیت
کے ہین کہ اوسکی گوشت کو بالاتفاق حرام جانتے ہین یا سنی کہ گوشت کو اوسکے حلال جانتے ہین تمام
ہوا حاشیہ منہیہ اور اگر معنے ظن اور گمان جائز ہونگے اصول دین مین یہ ہوئین کہ جبکہ تکلیف دیا
ہر جاہل اور عوام الناس کا اہل مذہب حق سی اسبات پر کہ ہر مسئلہ مین اصول دین کی مسئلون مین
اوسکی دلیلون عقلی کشکل سے علم و یقین حاصل کرین یہ امر اونپر محال تہا اور نہایت دشوار تہا لہذا
حق تعالی نے عوام اہل حق مذہب کی واسطی ظن اور گمان کو اصول دین مین بہی جائز رکہا اور صاحبان
عقل اور علم کے لیئے اونہین اہل حقین سے سوای یقین کے ظن وغیرہ جائز نہین کیا تو حق یہ ہے
کہ یہ بہی معنی اس کلام کے نہین ہو سکتی اسواسطی کہ یہ کہنا کہ ان جاہل اور ان پڑہ لوگون کو ہر مسئلی
مین اصول دین کے مسئلون مین کسیطرح پر یقین حاصل نہین ہو سکتا اسبات کو ہم نہین مانتے
اسواسطی کہ اگر بالفرض محال ہووے بہی تو یہ بات محال ہووےگی کہ حق تعالی ان ان پڑہ لوگون کو یہ تکلیف
دیتی کہ ہر مسئلی مین اصول دین کے دلیلون قطعی منطق اور حکمت سی یقین حاصل کرین اور اگر حق تعالی
یہ فرماوی کہ ہر مسئلی مین جسطرح سی کہ تمکو یقین حاصل ہوسکی اگر بسبب جمع ہونے کچہہ دلیلون اور
قرینون ظنی کے آپسمین ہووی تو ہرگز ہرگز محال نہوویگا بلکہ یقینی اسطرحکا یقین عوام کو حاصل
ہو سکتا ہی بلکہ اس مقام مین اگر کوئی کہی کہ معاملہ برعکس ہے تو بجا ہے یعنی ان پڑہ لوگون
کو تو یقین اوسطرح پر کہ ابہی اوسکو ذکر کیا ہو سکتا ہے اور پڑہے ہوی لوگون کو جبکہ اونکو
ہمیشہ سی یہ عادت بسبب دیکہنی کتابون منطق اور حکمت کی پڑی ہے کہ دلیل مین احتمال نکالتے

اور پوچ نکالتے ہین بیان کی دلیلونمین بہی اونکی خیال مین اوسیطرح کے احتمال آوینگی اور اونکو
ان دلیلون سے یقین حاصل نہووےگا بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ گاہ باشد کہ بعض عوام کا اعتقاد
بعضے عالمون کے اعتقاد سے زیادہ ہوتا ہے ایک دلیل اجمالی اسپر تجربہ لوگون کا ہے اور دوسری
دلیل تحقیقی یہ ہی کہ اوسکی طرف بہی اشارہ کیا ہے کہ احتمالات رکیک کہ اون عالمون کے خیال مین
آتی ہین دلیل عقلی سی ان جاہلون اور ان پڑہون کی خیال مین نہین آتی بسبب اسکی کہ اونہون نے وہ کتابین
منطق اور حکمت کی کہ اونمین ایسی احتمالات ذکر کیی جاتی ہین کبہی نہ دیکہی ہین اور نہ سنی ہین اور اسیطرح جیسے
اون لوگون جاہل کو دلیل عقلی سی جیسا کہ یقین ہوجاتا ہی اسیطرح سی ان ان پڑہ لوگونکو دلیل نقلی سی بہی یقین ہوجاتا
ہے بخلاف پڑہے ہوئے لوگون کے اسواسطے کہ وہ احتمالات کہ عالمون کے خیال مین آتی ہین وہ
یہ ہین کہ مثلا کبہی خبرون فرشتی اور نبی مین بدا واقع ہوتا ہی انشاء اللہ معنے اسکے اور وجہ
اختیار کرنے اوسکے کی کسی فائدہ مین مذکور ہونگے اور کبہی لفظ سی معنی اصلی اوسکے مراد نہین ہوتے
یہ باتین جاہلون کے خیال مین نہین گذرتین بسبب اسکی کہ اونہون نے کبہی یہ باتین نہین سنین اور
اسیطرح جیسے بعضی عابدون اور زاہدون کا بہی یقین عوام جن سے بعضی عالمون کے یقین سے زیادہ
ہوتا ہے اسواسطی کہ انکو بسبب اسکی کہ بہت توجہ طرف حق تعالی کے اور اوسکے عبادت کی ہوتی
ہے تو جانب الہی سے فیضان زیادتی یقین اور معرفت کا ہوتا ہے تو اونکے ذہن مین اسطرحکے
خیالات اور احتمالات کبہی نہین گذرتے اور اگر کوئی کہی کہ اون جاہلون کا خواہ شیعہ مین سے
ہووین یا سنی وغیرہ مین سے ذرہ سی شبہ مین گہبرا جانا اور اپنی عالمون سے اوسکا جواب
پوچہنا قرینہ اور دلیل ہے اسبات پر کہ اونکو یقین اعتقادات مین نہین ہوتا نہین تو ذرہ سے
شبہ مین کیون گہبرا جاتی تو ہم اوسکے جواب مین یہ کہینگے کہ ہم یہ نہین مانتے کہ جو کوئی
شبہ کا جواب پوچہی خواہ عالم ہووی یا جاہل تو اوسکو اعتقادات مین یقین نہین ہوتا بلکہ
حق اس جگہہ پر یہ ہے کہ بعضی اون لوگون مین سے کہ جو صاحبان علم و یقین ہین کبہی شبہ کا
جواب طلب کرتے ہین واسطے بعضی وجہون کے جیسا کہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کلام بعضے
لوگون کا اونہین مین سے کہ وہ اسطرح کہتے ہین کہ ہمکو اسبات کا یقین کلے ہی لیکن ہم فلانے
شبہ کا جواب کیا دین حاصل اونکی کلام کا یہ ہے کہ ہمکو اگرچہ اس بات کا یقین ہے لیکن جبکہ وہ
یہ شبہ ہمارے سامنے بیان کرتے ہین اور ہمکو اوسکا جواب نہین آتا تو اسمین ہمارے تئین
ذلت اور سبکی ہوتی ہے تو ہم اوسکا جواب واسطی دور ہونے اس ذلت وسبکی کے تمسے

پوچھتی ہین دوسری وجہ اور بہی اونکی لئی ہوسکتی ہے وہ یہ ہی کہ شاید یہ لوگ واسطی حاصل
کرنے اطمینان کے کہ اوسکا مرتبہ یقین سے زیادہ ہوتا ہے جواب اوس شبہ کا طلب کرتی ہووین
جیساکہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نی جبکہ حق سبحانہ تعالی کی خدمت مین یہ عرض کیا کہ
اَرِنِی کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ظاہرا حاصل معنی اس
آیت کی یہ ہین کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے یہ عرض کے کہ خداوندا دکہا تو مجکو کہ کسطرحسی جلاتا
ہے مردون کو حق تعالی نے اونکے جواب مین یون فرمایا کہ کیا تم اس بات کا ایمان نہین لائی تو اونہون
حضرت نی حق تعالی کے جواب مین یون عرض کے کہ مین اسبات کا تو ایمان لایا ہون اور یہ یقین میرے
لئے حاصل ہے مگر مین یہ چاہتا ہون کہ مجکو اسکی دیکھنے سی اور بہی اطمینان اور خاطر جمعی ہووے
اور جبکہ ایسے پیغمبر اولو العزم وجلیل القدر نے بعد ویسی یقین کے کہ ہم رعیت کی لئی ویسا یقین
ہرگز ہرگز حاصل نہین ہوسکتا دیکھنی اوس بات کو واسطے حاصل کرنے درجہ اطمینان کی طلب کیا تو کیا
تعجب ہی اس بات مین کہ یہ لوگ بیچارے واسطے حاصل کرنے اوس درجہ اور مرتبہ کی جواب کی شبہ کا
طلب کرین اور بعضی اونمین سے خواہ وہ شیعہ ہون نمیچ سے ہون اور خواہ ان شیعہ ہون مین سے
کہ اونہون نے یقین کو ان اعتقادات حقہ مین بسبب اپنی قصور کے حاصل نہ کیا ہوی تو کیا بعید ہے
کہ ان لوگون کو محض ظن کہ اون اعتقادات پر تہا بسبب سنی کسی شبہ کی جاتا رہے لیکن جبکہ یہ بسبب
قصور اونکے ہی تو وہ البتہ اسمین گنہگار ہوینگی اور اگر معنی اوس کلام کے کہ ظن اصول دین مین
جائز ہے اور وجہ اوسکے یہ ہوئی کہ کسیکو ہرچند کہ صاحب عقل وعلم ہووے یقین کا حاصل کرنا دلیل
عقلی وغیرہ سی بہی نہین ممکن ہوسکتا ہے پس حق تعالی کہ تکلیف اپنی بندون کو ساتھ چیزون محال
کے نہین کرتا کسطرحسے یقین کی تکلیف دیوی گا تو اس سی یہ معلوم ہوا کہ سبکو یہ تکلیف ہی کہ ظن کو اصول
دین مین حاصل کرین اسواسطی کہ دلیلین آپسمین متعارض ہوتی ہین یعنی بعضی دلیلون سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ ایک چیز ممکن ہے یعنے دنیا مین پائی جاتی ہی اور اور دلیلون سے یہ معلوم دیتا ہے کہ وہی چیز
دنیا مین محال ہے یعنی پائی نہین جاسکتی جیساکہ یہ بات ظاہر ہوتی ہے دلیلون محال ہونے جزء
لایتجزی کے سی یعنے ایسی چہوٹی چیز کہ اوسکا کسیطرحسی ٹکڑا پہر نہ ہوسکی اگرچہ ساتھ خیال کرنیکے
ہووے اور ممکن ہونی اوسکی سے کہ حکماء یونان اور متکلمین اہل اسلام نے اپنی کتابون مین لکہا ہے
تو اسکا جواب ہم اسطرحسی دینگی کہ ہمارا وجدان یعنی دل اور دل اون لوگون کا کہ اونکی طبیعت جز
اور دشمنی حق سے سالم ہے گواہی دیتا ہی اس بات پر اور یہ بات کہ تمنی کہی ہرگز کلیۃ حق نہین ہے

یعنی ہر چیز پر دلیلین متعارض نہین ہوتین نہین تو یہ چاہیے تہا کہ ہمکو تمکو کسی چیز اور بات کا یقین
دلیلون سے نہوتا اور حال یہ ہے کہ ہمکو بہت سی چیزون کا اصول دین مین سے بلکہ فروع
دین وغیرہ سی یقین ہوتا ہے اونمین سی ہے ہستی حق تعالی کے اور عالم اور قادر ہونا اوسکا
اور واجب ہونا نماز پنجگانہ کا اور اگر تمہارا یہ مطلب ہوی کہ بعضی چیزون کی دلیلون مین تعارض
ہوتا ہے جیساکہ ہمنے اونکا بیان کیا تو ہم اسکو مانتی ہین لیکن یہ بات تمہاری لئی کچہ فائدہ نہین
اسواسطے کہ جب یہ بات ثابت ہوئی کہ بہت سی چیزون مین یقین حاصل کرنا ممکن ہے بلکہ پایا جاتا ہے
تو پہر کیا بعید اور کیا قباحت ہی اسمین کہ حق سبحانہ تعالی سبہونکو تکلیف دیوی اسبات کی یقین کو
اصول دین مین حاصل کرین اور کیونکر اصول دین مین یقین کا حاصل کرنا واجب نہووے گا اور حال
یہ ہے کہ اگر کسی مسئلی مین مسئلون مین سی فروع دین کے یقین حاصل ہوسکتا ہووی تو یقینی اوسمین
ظن اور شک کفایت نکریگا تو پہلا کسطرحسے اصول دین مین حقتعالی ظن اور شک کو جہان
کہین کہ یقین ہوسکے ان لوگون کے لیی جائز رکہی گا اور جبکہ بحمدہ تعالی یہ بات یعنی یقین کا
حاصل کرنا اصول دین مین اوسکے دلیلون سے اون دلیلون سے کہ ہمنے یہان بیان
کین ثابت ہوا تو اب ہم یہ کہتے ہین کہ یہان سے یہ بات بہی معلوم ہوگئی کہ تقلید اصول دین
مین جائز نہین ہے اسواسطے کہ نہایت امر یہ ہے کہ اگر کسی مقام اور جگہہ مین تقلید سی تقلید
کرنے والی کے لیی کسی مسئلے کے حق ہونمین کوئی چیز حاصل ہوئی تو وہ ظن ہووےگا نہین تو اکثر
لوگون کے لیی شک اور وہم ہوتا ہے اور تو ابہی اس بات کو سن چکا ہے کہ یقینی ظن اصول
دین مین جائز نہین ہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسیکو تقلید اصول دین مین جائز نہووے
بسبب اوس دلیل کے کہ ابہی اوسکا ذکر ہوا یعنے تقلید سے یقین کا نہونا اور دوسری
دلیل تقلید کے جائز نہونی پر یہ ہے کہ اگر تقلید اصول دین مین جائز ہوتی تو چاہیے تہا کہ سب
شخص صاحب مذہبون اور دینون حق اور باطل مین سے کہ اپنی باپ ماں اور اوستاد اور
رفیق اور ہمنشین کے تقلید کرتے ہین یعنی دیکہنی اور سنی سے بغیر دلیل کے اعتقاد کر لیتی ہین
اونکی لیی یہ درست اور جائز ہوتا اور وہ سب آخرت مین عذاب جہنم سے نجات پاتے اور
اگر حق تعالی اس بات کی ساتھ اہل حق کے تقلید کرنے والون کو جنت مین لیجاوی اور بدمذہبون
کے تقلید کرنے والون کو جہنم مین لیجاوی تو پناہ بخدا ظالم ہوا اسواسطے کہ جبکہ ہر ایک کو
تقلید کرنا اصول دین مین جائز ہوا تو پہر کیا قصور عوام سنیون کا ہووی گا اور بدمذہبون کے

کرحق تعالی اونکو تو عذاب کرے اور شیعون کی تقلید کرنے والون کو عذاب نکرے یہ بات
انصاف سی نہین کہ باوصف اسکے کہ دونون کی تقلید کرنے والون کا حال برابر و یکسان ہے
اور پہر ایک کی مقلدون کو جنت مین داخل کرہی اور دوسری کے مقلدون کو جہنم مین داخل
کرے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ تقلید اصول دین مین درست نہین ہے کہ اوسکی باعث سی
یہ قباحت ظلم و ستم کی حق تعالی پر لازم آتی ہے اور اگر یہ تقلید درست ہوئی یعنے اصول دین
مین تو اس صورت مین ظاہر یہ ہے عقل کے نزدیک یعنی یہ بات ہوسکتی ہے کہ حق تعالی تقلید
کرنے والی مذہب حق کو یعنے شیعہ کو بعد عذاب کی یا عفو اس گناہ و قصور کے اپنی تفضلات سے
جنت مین داخل کرے اور تقلید کرنے والی سنی اور بدمذہبون کو جنت مین داخل نکرے بلکہ ہمیشہ
عذاب کرے اور اسمین حق سبحانہ تعالی کے لیے ظلم وغیرہ کوئی قباحت حاصل نہین ہوتی
اس بات کی توضیح اور بیان کچہہ مثالون سے کرتا ہون وہ یہ ہین کہ اگر ایسا بادشاہ منصف
و عادل کہ بہت اپنی رعیت پر شفیق اور مہربان ہووے اپنی ہر ایک شخص کو رعیت مین سے
یہ حکم کرے کہ فلانے شہر مین میرا ایک مکان اور باغ دلپسند ہے اور اوسکی لیے مینے کچہہ
علامتین اور نشانیان مقرر کی ہین جو کوئی کہ اوس وضع اور طریقہ پر کہ اونکا بیان ساتہہ
اوسکی نشانیون کے مذکور ہوویگا وہان جاکے کچہہ میری خدمتون کو بجا لاوے تو مین اوسکو
بہت سی خلعتون اور انعام سے معزز اور خوشحال کرونگا وہ یہ ہے کہ مینے ہر شہر مین سے
ایک راہ سیدہی کہ اوسکو مثال سڑک کی گڑہے اور کوئین اور غار بند کرکے برابر و صاف کی ہے
اور اوسکے کنارے پر کوئین اور تالاب اور کچہہ لوگ حافظ شیر اور بہیڑیون اور سانپ اور
بچہوؤن وغیرہ سے مقرر کیے ہین اور اونکے حافظون کے نام یہ ہین اور اوس راہ سے
کوئی کسی اور مکان اور باغ کی طرف نہین پہونچ سکتا اور جو راہین کہ داہنے اور بائین ہین
اگرچہ ان راہون سے بہی آدمی اوس مکان و باغ میرے تک پہونچ سکتا ہے لیکن چونکہ
ان راہون سے جانیمین کچہہ قباحتین تہین اور اوس راہ سی جانے مین کچہہ فائدی تہی تو
ان فائدون کے لیے مینے اوس راہ کی چلنی کا حکم کیا اور راہون کی چلنی سے منع کیا اون
فائدونمین سے ایک فائدہ یہ ہی کہ اوس راہ سیدہی چلنی سے بسبب اون نشانیون کے
کہ مینے اوسمین مقرر کی ہین تمکو اسکا یقین ہوجاویگا کہ یہ مکان اور باغ وہی مکان اور باغ
ہے کہ ہمارے بادشاہ نے ہمکو اوسمین جانے کا حکم کیا تہا اور دوسرا فائدہ یہ ہی کہ بچو تم اون

اون ضررون سے اور اون رنجون سے کہ انکا پہونچنا اور راہونمین چلنے سے احتمال رکہتا
تہا اور فائدہ یقین اس بات کا کہ یہ وہی مکان و باغ ہے کہ بادشاہ نے وہان کچہہ خدمتین مقرر
کی ہین یہ ہے کہ نہایت رضامندی اوس بادشاہ کی اور بہت خوشی کہ اوسکے ساتہہ کچہہ ناخوشی
و خفگی نہ پائی جاوے اور وہ شخص یعنے وہ آدمی کہ اوسکو حکم شاہی ساتہہ خدمتون کے ہوا ہے
اوس مکان و باغ مین لائق اور قابل تنبیہ اور تادیب کے نہووے تو یہ باتین بغیر اوس یقین کے
نہین ہوسکتی اور اون راہون کے برائیون اور قباحتون مین سے ایک قباحت یہ ہے کہ شاید
کہ تم کسی اور مکان و باغ مین کہ وہ ہمارے دشمن کے لیے ہین بہک جاؤ اور دوسری قباحت
یہ ہے کہ شاید تم اون کنوؤن اور غار وغیرہ مین کہ وہ درمیان اون راہون کے پڑتے ہین
گرکے تمہارے ہاتہہ پاؤن کو صدمہ پہونچے تو اوسکے لیے مینے اور راہون کے چلنے سے منع
کیا اور اوس راہ سیدہی کے چلنے کا حکم کیا اور اگر کوئی اتفاقاً اون آفتون سے بچ بہی جاوے
تو چونکہ مین بہت شفیق اور مہربان اپنی رعیت پر ہون تو مین اوس شخص پر بہی ناخوش ہونگا اور
کہونگا کہ اگرچہ تو اون آفتون سے بچ گیا لیکن تو خلاف مرضی میری کیون اور راہون پر خطر
سے گیا اور ہوسکتا ہے کہ وہی بادشاہ واسطے مخالفت انکے حکم کے اور عبرت اور خوف
اور لوگون کے اوس شخص کو تنبیہ اور تادیب کرے اور جبکہ تو ان سبہا لوگون کو سمجہا چکا تو اب
تو حال اون لوگون کا کہ اوس مکان و باغ مین بگوش دل سن کہ جو کوئی کہ بعد دریافت کرنے
اوس مکان و باغ کے اور حاصل کرنے یقین کے اہمین اون علامتون اور نشانیون سے کہ
اوسنے اوسکی راہ مین مقرر کی ہین وہان جاوے اور اون خدمتون اور فرمان برداریون
کو کہ اوسنے واسطے نفع اور فائدہ تمہارے کے ٹہرائی ہین بجا لاوے تو وہ بادشاہ
اوس سے بہت راضی اور خوش ہوگا اور اوسکو وہ انعام اور خلعت کہ اوسنے لینے اون فرمانبردارون
کے لیے کہ فرمان برداری اوسکی اوس باغ مین کرتے ہین اونکو وہ دیوے گا اور جو کوئی کہ نہ اوس
سیدہی راہ سے وہان جاوے اور بغیر دریافت اس بات کے کہ یہ مکان و باغ وہی
ہے کہ اوس بادشاہ نے اوس جگہہ پر اون خدمتون کا حکم کیا تہا اگر تا پڑنا چوٹین کہا کر اور
آفتین اور مصیبتین اوٹہا کے کسی اور مکان و باغ مین دشمنون کے جاوے تو وہ بادشاہ
اوسپر بہت عتاب اور غصہ کریگا اور اوس سے نہایت ناخوش ہوویگا اگرچہ وہ شخص سب خدمتون اور
فرمانبرداریون اوسکی کو عمل مین لاوے یہانتک کہ اون مشقتون اور محنتونکی باعث سی دبلا اور رنجور ہوکر مرجاوے

اور ہلاک ہو جاوے تو بھی اوسکو وہ انعام وغیرہ کہ اوسنے واسطے اپنی فرمان بردار یونکی ٹہرائی تہی ہرگز نہ
دیویگا بلکہ عوض ان انعامون کے اون لوگون پر بعد غصہ اور عتاب کی تادیب اور تنبیہ کرے گا بسبب
اون دو تقصیرون کے کہ اونہون سے واقع ہوئی ہین ایک تقصیر اونمین سے یہ ہے کہ اوس راہ سیدہی
کو خلاف حکم اور مرضی میری کے کیون چہوڑا اور اپنے نفسون اور بدنون کو ہلاکت اور مصیبتون مین
کیون ڈالا خلاف مرضی میری کے بسبب چلنے اون راہون کے اور دوسری تقصیر یہ ہے کہ وہ بادشاہ
کہہ سکتا ہی کہ مینے اوس مکان و باغ مین کچہہ خدمتین واسطے نفع تمہارے کے طلب کی ہین اون خدمتون
کو بجا نہ لانا بغیر دریافت کرنے اوس مکان و باغ کی اور حاصل کرنے یقین کے اس باتین اور جبکہ
تمنے چہوڑ دیا اوس راہ سیدہی کو کہ مینے اوسمین بہت سی علامتین اور نشانیان واسطے دریافت اس
بات کے اور یقین کے مقرر کی تہین اور تمکو یقین اس بات کا نہوا تہا تو تمنے کیون وہان کی خدمتون میں اپنے
نفسون اور بدنونکو ہلاک کیا اور جو کوئی کہ اوس راہ سیدہی کو چہوڑ کے اور راہون مین چلا کہ اونکی چلنے
سے اوسی بادشاہ نے اونہین کی نفع اور فائدہ کی لئے منع کیا تہا تو وہ بادشاہ اوسپر بہی ناخوش ہوویگا
لیکن نہ اوس مرتبہ کا کہ پہلی شخص سے ناراض و ناخوش ہوا تہا وجہ اسکی یہ ہی کہ اوس راہ سے کہ یہ شخص
اون راہون پر خوف و خطر مین کہ بادشاہ نے منع کیا تہا خلاف حکم اوس بادشاہ عظیم الشان کی چلا
تو وہ شخص لائق غصے اور خفگی اوسکی کا ہوا اور اس راہ سے کہ یہ شخص اوس مکان و باغ معلوم مین اور
راہون سے بہزار دشواری پہونچا اور خدمتون مطلوب بادشاہ کو بجا لایا قابل مہربانیکی ہوا تو
نہایت عدالت اور انصاف اوس بادشاہ کا یہ چاہتا ہی کہ اوس شخص کو ان خدمتون کی مزدوری
دیوے اور اوسکے تقصیر ونکی عوض مین اوسکو کچہہ تنبیہ اور تادیب کرے یہ مثالین کہ مینے تیرے لیے بیان
کی ہین انہی احوال اون لوگون کا کہ وہ یقین کو اصول دین مین اونکی دلیلون سے حاصل کرین
مشابہ پہلی شخص کے ہے بلکہ عین اوسکا ہی اور وہ لوگ کہ تقلید مذہبون باطل کی کرکے بغیر حاصل
کرنے یقین کے کسی مذہب باطل کو اختیار کرتے ہین تو حال اونکا دوسرے شخص کے مشابہ بلکہ
عین اوسکا ہی اور وہ لوگ کہ تقلید مذہب حق شیعہ کو کرتے ہین بغیر حاصل کرنے یقین کے
تو حال اونکا مشابہ تیسرے شخص کے ہی بلکہ عین اوسکا ہے تو ہو سکتا ہے کہ حق سبحانہ وتعالے
ان لوگون کو بعد کچہہ عذاب کے اس بات پر کہ کیون تمنے اقتصار کیا فقط اوپر تقلید کے
کہ اوس سے تمہین یقین حاصل نہوا تہا یا بعد عفو کرنے اوس گناہ سے اون عبادتونکا

ہرگاہ مذہب حق مین رہکے بجا لائے تہے ثواب اونکا عنایت کرے ہمارا مطلب ہمارا ان مثالون
کے ذکر اور بیان سے ثابت ہونا اسی بات کا تہا کہ نہایت انصاف و عدالت حق تعالی کا یہ
چاہتا ہے کہ ایسے لوگون کو بعد عذاب کے یا بعد بخشنے اس گناہ کے اونکی عبادتون کا ثواب
دیوے اور اون لوگون کے حق مین کہ کسیکی تقلید کرکے بغیر یقین کے اس مذہب شیعہ کو اختیار
کر لیتے ہین ایک احتمال دوسرا اور بہی ہو سکتا ہے کہ شاید بعضے ہمارے عالمون مین سے کوئی
اوسکی طرف گیا ہووے اوسکو بہی بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ یقین کا ہونا اصول دین مین
شرط صحیح ہونے تمام عباداتونکا ہووے تو اوس صورت مین جتنے لوگ تقلید باپ اور مان اور
اوستاد وغیرہ کی کرتے ہین اور بدون حاصل ہونے یقین کے تمام عمر عبادتین کرکے زمانہ ستر برس
کے سن کو پہونچ جاتے ہین خواہ وہ تقلید مذہب حق شیعہ کی یا سنی وغیرہ مذہبون باطل کی ہووے
وہ جہنم مین داخل ہوونگے بنا بر قول مشہور کے اذا فات الشرط فات المشروط یعنے جبکہ شرط
نپائی جاوے تو وہ چیز دوسری کہ شرط اوسکی ہے وہ بہی جاتی رہتی ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ
عقل خالص شبہی سے حکم کرنے ہو ساتھ اس بات کے کہ احتمال اول کو اس احتمال پر بہت ترجیح ہے
اسواسطے کہ وہ احتمال بہت موافق ہے دو صفتون کمال حق سبحانہ و تعالی سے کہ ایک اونمین
سے ہے خدائے تعالے کا عادل ہونا اور دوسرے اوسی عز شانہ کا ارحم الراحمین ہونا
یعنے وہ سب رحم کرنے والون سے زیادہ تر رحم کرنے والا ہے بخلاف دوسرے
احتمال کے کہ وہ اگرچہ موافق عدالت کے ہے لیکن حق تعالے کا ارحم الراحمین ہونا اسکو
نہین چاہتا ان سب لوگون کو کہ وہ تمام عمر مذہب حق پر رہکے وہ عبادتین کہ اوس
ارحم الراحمین کو مطلوب تہین پچاس ساٹہہ برس تک بجا لائے اور اوسکی عبادت کرتے
کرتے سن رسیدہ ہو کے مر گئے کچہہ بہی اون کو ثواب اور مزدوری اون خدمتون پر
نہ دیوے اور جبکہ بحمد اللہ تعالے وکمال منتہ و احسانہ اس عاصی کو ثابت کرنے اس
مطلب کے لیے فراغت حاصل ہوئی تو اب تم اے برادران ایمانی کان دل سے سنو اور
سمجہو کہ اگر تم عالمون اور فاضلون مین سے ہو اور مراد عالم اور فاضل سے اس جگہہ
مین وہ شخص ہے کہ اوسنے اتنی کتابین پڑہے ہووین کہ جس کتاب
کو غور اور فکر سے ملاحظہ کرے اور دیکہے تو اوسکے

مطلب کو سمجھ جاوے خواہ سب کتابون درسی متقرری کو پڑھ چکا ہووے یا نہین تو اوسکو
یہ چاہیے کہ پہلے حق سبحانہ وتعالی سے یہ سوال کرے کہ دین و مذہب سے جو کچھ کہ حق اور صواب
ہووے اوسکو اسکے لئے بصورت حق کے دکھا دے اور جو اوس مین سے باطل ہووے صورت
باطل پر دکھا دے اور بعد اوسکے محبت ماباپ کو اور طرفداری دین اور مذہب اونکو اور
عداوت اور دشمنی کچھ لوگون کو اور لالچ مال کو اور خیال خوبی عزت و جاہ و حشمت دنیا کو
اور غیر اونکے اون چیزون سے کہ آدمی کو اختیار کرنے دین اور مذہب حق سے منع کرتی اور
اور باعث اوپر باقی رہنے اور اختیار کرنے دین اور مذہب باطل کے ہوتی ہین اونکا ذکر و
بیان شرح و تفصیل تمام سے عنقریب ہوتا ہے اور بہی انشاء اللہ مذکور ہوویگا رسالۂ تذکرۃ
النفوس و دل شبان مین اپنے دلون سے نکال کے طرف بڑی بڑی کتابون علم کلام کے یعنے
جن کتابون مین کہ بیان و دلیلون اصول دین کا ساتھ شرح و تفصیل کے ہوتا ہے مانند شرح تجرید
علامۂ حلی رحمہ اللہ اور شرح یاقوت اونکے اور عماد الاسلام جناب والد ماجد علامۂ عصر اور
وحید زمان حاوی المعقول و المنقول جناب سید دلدار علی نور اللہ مرقدہ کہ بہترین اور دقیق ترین
اون کتابون کی ہے اور تحقیقات انیقہ اور تدقیقات رشیقہ پر شامل ہے اور کیا مناسب
حال ہے اوس کتاب کی وہ بیت کہ کہی گئی ہے وہ یہ ہے بیت فی کل حرف من مؤلفات الجزاء
عن ایرک ۔ فقت الاوائل والاواخر یا ابی للہ درک ۔ یعنے عوض ہر حرف کے تصنیف تیری
سے فردائے قیامت کو جزا و ثواب الہی ہوگا کہ تجھے خوشحال کریگا بلند مرتبہ ہوا تو پہلے لوگون
پر اور پچھلے لوگون پر اے پدر بزرگوار واسطے خدا کی ہے جزائے عمل نیک تیری اور اگر اوس کتاب
کی شان مین کہا جاوے کہ لم یخلق مثلہا فی البلاد بجا ہوگا یا طرف کتاب احقاق الحق اور بحار
الانوار وغیرہ کے رجوع کرکے اور اونکی عبارتون مین ساتھ عدالت اور انصاف کے اور
غور و فکر کے بخوبی ملاحظہ کرین اور تحقیق حق کر کے قربۃ الی اللہ یعنے واسطے خوشی اور رضامندی
حق تعالی کے دین اور مذہب حق کو اختیار کرین تاکہ اپنے تئین نجات دیوین اور بچا دین اوس
عذاب اور ذلتون روز قیامت سے کہ اوسکی بیان وصف مین ایک جگہ یون حق تعالی فرماتا ہے
قرآن مین يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ اور دوسری جگہ
یون فرماتا ہے کہ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ حاصل ان دونون کلام الہی کا یہ ہے
کہ روز قیامت مین بسبب خوف شدت عذاب اوس دن کے اور ہول اوسکی سے آدمی بہاگیگا اپنے بہائی

اور مان باپ سے اور کچھ نفع نہ دینگے اوس دن مال اور اولاد اور اوس کام کو کہ اونکی آخرت
کے لئے کہ وہ ہمیشہ باقی ہے اور اوسکا نفع اور فائدہ بڑا ہے اور کامون دنیا پر کہ وہ فانی
ہین یعنے جلد نیست اور نابود ہو جاتے ہین اور اونکا فائدہ تھوڑا ہوتا ہے مقدم رکھین
یعنے اون لوگون کو یہ چاہیے کہ پہلے متوجہ دریافت کرنے اصول دین کے ہووین اونکی دلیلون
سے اور بعد اوسکے طرف تلاش منشی گری وغیرہ منصبون دنیا کے توجہ کرین نہ یہ کہ بعد فاضل
ہونے کے تلاش منشی گری وغیرہ منصبون دنیا مین پڑجاوین جیسا کہ یہ عادت فاضلون
ہمارے زمانے کی ہے کیونکہ یہ بات بڑی ہے اسواسطے کہ کہان سے یہ بات تمکو معلوم ہووے کہ
اجل تمکو اتنی مہلت دیگی کہ تم بعد تلاش کے کسی منصب کو اون منصبون مین سے پہونچوگے اور اگر
بالفرض کسی منصب کو بہی تم پہونچے تو فرصت کا ملنا وہان کے کاروبار سے اور اجازت دینا
مالک اور مختار نوکر رکہنے والے کا کہان سے معلوم ہے اور اگر اجل بہی مہلت دیوے اور اجازت
اور فرصت بہی حاصل ہووے تو یہ کہان سے تمکو معلوم ہوا کہ تمکو اور تمہارے اوستاد کو
یا اونکے کسی قریب کو ویسی بیماری وغیرہ چیزون سے کہ وہ منع کرتے ہین آدمی کو پڑھنے پڑھانے
سے نہ ہووینگے اور غول شیطان جن و انس حاصل کرنے اس کام خیر سے کول اور فریب دیکے
تمکو منع نکرینگے اور باز نرکھینگے جیسا کہ کہا گیا ہے لکل شیء آفۃ وللعلم آفات یعنے واسطے
ہر چیز کے ایک آفت ہوتی ہے اور واسطے علم کی بہت سی آفتین ہوتی ہین اور اگر ان لوگون کو
اتنا افلاس اور احتیاج ہووے کہ بغیر اوسکے اونسے دریافت کرنا اصول دین کا نہو سکے تو
اون لوگون کے تئین یہ لازم اور واجب ہے کہ کچھ دنکو واسطے تلاش دنیا کے اور کچھ
دنکو واسطے دریافت کرنے اصول دین کے اور باقی کو واسطے اور ضروریات اپنی کے [illegible]
مشغول دونون کام دین اور دنیا کے ہووین تاکہ اگر موت درمیان تلاش
دنیا کے آجاوے تو وہ جگہ بسبب غصہ اور غضب اپنے خالق اور رازق اور مالک
و محسن کی نہووے اور تم اے برادران ایمانی اگر طالب علم ہو یعنے پڑھنے اور
پڑھانے مین کتابون کے مشغول ہو تو تمکو بہی اسطرح سے اہتمام تحصیل اصول
دین مین تفصیل و دلیل چاہیے اور تمہارا یہ ارادہ کرو کہ جب ہمکو ان کتابون
درسی سے فراغت ہوویگی تو ہم اصول دین کو دریافت کرلینگے اسواسطے کہ یہ
کہان سے تمکو معلوم ہوا کہ اجل اتنی مہلت دیگی کہ تمکو سب کتابون کی پڑھنے سے فراغت حاصل ہووے

اور اگر بالفرض عجل کے ہاتھ سے تمکو اتنی مہلت بھی ملی تو پھر یہ کہاں معلوم ہے کہ تمکو بیماری وغیرہ
اون چیزون سے کہ ابھی اونکا ذکر ہو چکا ہے اور وہ منع کرتے ہین آدمی کو پڑھنے پڑھانی
سے ایسی چیزین تمہارے لیئے اور تمہارے قریبون کے اور تمہارے اوستاد اور اونکے
قریبون کے لیے باز نہ رکھینگے تو اونکے لیئے بھی یہی طریقہ بہتر ہے کہ درمیان پڑھنے پڑھانے
کے چھوٹی چھوٹی کتابین کہ اونمین دلیلین ویسی موافق اونکے فہم اور دانست کے
ہووین پڑھین جیسا کہ یہی طریقہ مرضیہ جناب والد ماجد نور اللہ مرقدہ کا تھا بہ نسبت اپنی احباب
اور اولاد کے اور اگر تم جاہلون مین اور انپڑھ ہو نہین ہو تو تمکو یہ چاہیے کہ عالمون اور پڑھے
ہوئے لوگون کی طرف رجوع کرو یعنے اونکی خدمت مین حاضر ہو کے اصول دین کو ساتھ اونکی
دلیلون کے کہ وہ لائق فہم اور سمجھ تمہارے کے ہووین دریافت کرو جیسا کہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے
فَاسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے حق سبحانہ وتعالی طرف مومنون کے
خطاب کر کے یون فرماتا ہے کہ سوال کرو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے اور جاہل ہو یعنے
پوچھو اون لوگون سے کہ وہ جانتے ہین اور یاد رکھتے ہین مسئلون دین کو اور اگر تم صحیحون
مین اور جوانون مین سے ہو اور صاحب عافیت اور سلامتی سے ہو تو تمکو یہ چاہیے کہ اون
نعمتون صحت اور عافیت وسلامتی بلاؤن سے اور جوانی پر شکر حق تعالی کا کرو بعد پہچاننے
اوسکے ساتھ اون دلیلون کے کہ وہ اصول دین مین جاننا چاہیے اور وہ فہم و دانست تمہاری
کے لائق ہووین اور کچھ بھروسا اور اعتماد اوپر جوانی اور صحت اور تندرستی اور سلامتی دنیا
کے کرو کہ ایک دم مین فنا اور غائب ہو جاتے ہین اصول دین کی تحقیق مین غفلت اور سستی
نکرو اور فریب نہ کھاؤ بسبب گمراہ کرنے شیطان ملعون کے کہ وہ بڑا دشمن تمہارا اور تمہارے
ماں باپ کا ہے کہ شاید تمہارے دلمین یہ خیال وسوسہ ڈالے کہ ابھی تو ہم جوان ہین کیا ابھی
ہم مر جائینگے جب ہم مرنے کے قریب ہونگے تو اصول دین کو دریافت کر لین گے تو یہ بات
اسکے تب اچھے ہوتے کہ معلوم ہوتا کہ جوانون کو موت نہین آتے جب تک کہ
بڈھے نہووین اور حال یہ ہے کہ احتمال موت کے آجانے کا جوانی اور
بڑھاپے مین ایک طرح پر ہے اور ایک سامان ہے اسیواسطے کہ جیسا کہ بڈھون
کو بسبب ہونے ضعف اور زیادہ ہونے عمر اور سن کے احتمال موت کا بہت ہوتا ہے
اسیطور سے جوان لوگ بسبب ورلانے اپنے بدنون کے جگہہ خوف اور ہلاکت مین

اور بسبب زیادہ ہونے غصے اور تیزی جوانی کے اور کہا جانے زہر کے احتمال موت اور
ہلاکت کا اونکو بھی زیادہ ہو سکتا ہے تو آدمی عاقل دیندار جوان کو یہ چاہیے کہ اپنی
جوانی کے زور اور بل پر اعتماد نکرے اور اصول دین کو دریافت کرے اور اگر تم بڈھون
مین سے ہو یا خدا نخواستہ بیمارون مین سے یا اون لوگون مین سے ہو کہ وہ کسی بلا
یا آفت مین گرفتار ہووین تو جبکہ اون لوگون کو بسبب زیادتی عمر اور سن کے اور
بیماری وغیرہ احتمال موت کا بہت ہوتا ہے اور حق تعالے یاد بہت آتا ہے تو اونکو بہت
ضرور ہے کہ اصول دین کو دریافت کرین اور حیلون اور فریبون شیطان کی طرف
التفات اور نگاہ نکرین یعنے یہ نکہین کہ ہمکو بسبب ضعف اور سستی کے اور بیماری اور
بڑھاپے وغیرہ کے اور گرفتاری درد اور دکھہ کے اور درد اور رنج کے اور آفت اور
بلا کے یہ طاقت اور ہوش اور حواس اور فرصت کہان ہے کہ ہم اصول دین کو ساتھ اونکی
دلیلون کے دریافت کرین اسواسطے کہ حال جھوٹ اور سچ ہونے اونکا سب باتون تمہاری کا
ہرگز چھپا اور پوشیدہ نرہے گا اوس خدائے عالم الجہر والخفیات پر یعنے اوس خدا پر کہ اوسکو
کوئی چیز ظاہر اور چھپی خواہ سینے اور دلمین ہو یا مکان مین چھپی نہین رہتی تو تمکو یہ چاہیے
کہ جسوقت کچھہ بھی فرصت اور مہلت اون چیزون سے ہاتھ لگے اوسکو غنیمت سمجھکر
اور اوسپر شکر خدا کا بجا لاکے اور خوف خدا اور عذاب روز قیامت کا کر کے اصول
دین کو جس طرح سے کہ بیان ہوا ہے دریافت کرو اور اگر تم صاحبان تعطل سے ہو یعنی تمہارے
لیے کچھ کام دین اور دنیا کا سوائے سونے اور کھانے کے یا چپ رہنے اور اختلاط
بے فائدہ کے ساتھ مرد یا عورت محرم کے جیسا کہ یہ بات پائی جاتی ہے واسطے اکثر
امیر زادون کے کہ اونکے لیے جاگیر اور دنیتی وغیرہ سے کچھ آمد ہوتی ہے تو اونکے لیے بہت
اہم اور ضرور ہے کہ اپنی اس فرصت اور خالی رہنے کو وقتون پر جہان کے کاروبار سے اور
اپنی صحت اور تندرستی اور سلامتی آفتون اور بلاؤن دنیا سے بہت سا شکر اور حمد حق تعالے
کی بجا لاوین اسواسطے کہ بہت کم ہو کہ کوئی اس جہان مین اپنی اور اپنے قریبون اور دوستون
کی بیماری اور آفتون اور بلاؤن دنیا سے بچا ہووے اور اگر ان سب چیزون سے بچے بھی
تو اوسکو چہبکارا کاروبار ضروری کھانے اور کپڑے اونکے سے کہان حاصل ہوتا ہو تو اس فرصت کو
غنیمت سمجھین اور اوسکو کھانے پینے اور غیر اونکے کامون مباح اور حلال مین نہ کھوئین تاکہ روز

کہ روز قیامت مین اوس حسرت و افسوس سے بچین کہ بعد دیکھنے اوس صندوق کے کہ بنا بر
بعض روایات کے مقابل اوس ساعت کے کہولا جاویگا کہ اوسمین نہ کوئی کام ثواب کا اور
نہ کوئی کام عذاب کا کیا ہووے اور زنہار کہ تم اوسوقت فرصت مین کسی گناہ بڑے اور
چھوٹے کے مرتکب ہو تاکہ نجات پاؤ اوس رنج اور ایذا سے کہ گناہ کرنے والون کے لیے
بعد دیکھنے اوس صندوق کے کہ مقابل اوس ساعت کے روز قیامت مین کہولا جاویگا کہ آدمی
نے اوسمین گناہ کیا ہے بلکہ تمکو یہ چاہیے کہ اوسوقت فرصت مین طاعت اور عبادت خدا کے
کو کہ وہ مالک اور مختار ہر چیز تمہارے کا ہے بجا لاؤ اونمین سے دریافت کرنا اصول دین
کا بلکہ یہ ابتدا تمام عبادتون کا ہے ہواسطے کہ وہ شرط صحیح ہونے تمام طاعتون کا ہے اور
سب بندگیان اور فرمان برداریان بغیر ایمان کے کہ وہ دریافت کرنا اصول دین وغیرہ کا
ہے صحیح اور قبول نہین ہوتی ہین تاکہ تمہارے لیئے روز قیامت مین وہ سرور اور خوشی
اور ثواب حاصل ہووے کہ واسطے عبادت کرنے والون کے بعد دیکھنے اوس صندوق
کے ہوتا ہے کہ اوسمین آدمی کسی عبادت حق تعالی کو بجا لاتا ہے جیساکہ یہ مضمون گذرا ایک
حدیث مین آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ روز قیامت مین جبکہ وہ صندوق کہ بمقابلہ ساعت
نیک کے ہے کہ اوسمین بندے نے ثواب کا کام کیا ہے کہولا جاویگا تو اوسکو اوسکی حسن اور
خوبی اور نور کے دیکھنے سے ایسی فرحت اور خوشی حاصل ہوگی کہ اگر اوسکو تمام اہل جہنم
پر بانٹین اور تقسیم کرین تو وہ اپنے رنج و ایذا سے غافل ہو جاوین اور جبکہ اوسکو
کہ مقابلہ ساعت گناہ کے ہے کہولینگے تو اوسکی برائی اور بدبو اور تاریکی دیکھنے سے ویسا
رنج و الم اور غم لاحق ہوویگا کہ اگر اوسکو تمام اہل بہشت پر تقسیم کرین اور بانٹین تو وہ
سرور اور آرام سے غافل ہو جائین اور سب راحت اپنی بہول جاوین اور جبکہ اوس صندوق
کو کہ مقابل ساعت خالی کے ہے کہولینگے تو اوس شخص کو اوسکے خالی دیکھنے سے بڑی
حسرت اور نہایت افسوس حاصل ہوویگا کہ کیون نہ بہرے اوسکو عملون نیک سے
بہرا اور اگر تم اون لوگون مین سے ہو کہ اونکو کاروبار دنیا سے فرصت نہین ملتی بادشاہ
ہو یا وزیر غنی ہو یا فقیر مرد ہو یا عورت کاروبار دنیا ملکی ہون یا مالی گہر کے کاروبار ہون
یا باہر کے قوت لایموت ہووے یا سواے اوسکے اور قوت لایموت اوس مال کو کہتے ہین
کہ آدمی کو اوسکیطرف نہایت ضرورت ہووے اور بغیر اوسکے زندگی اور جیتا رہنا آدمی کا

ممکن نہو تو پہلے لوگون کو یعنے بادشاہ اور وہ لوگ کہ دنیا مین اونکو مرتبے کے قریب مین یہ چاہیے
کہ تکبر نکرین یعنے اپنے دلمین یہ خیال نہ کرین کہ ہمارے شایان اور لائق یہ بات نہین ہے کہ ہم
عالمونکی مجلس مین یا وہ ہماری مجلس مین آکے بیٹھین اسواسطے کہ تکبر اور غرور یعنے کسی چیز
کا اچھا سمجھنا اپنے تئین دوسرے بندے سے نزدیک اون لوگون کے کہ وہ عاقل اور فہمیدہ ہین بہت
بری صفت اور خوے بد ہے اسواسطے کہ ہو سکتا ہے کہ نزدیک علم اور دانست اوس خداے
عزوجل کے کہ خالق اور مالک تمہارا ہے اور اوسپر کوئی صفت اور خو تمہاری اچھی اور بری
پوشیدہ اور چھپی نہین ہے اوس شخص مین کہ وہ دنیا مین پست مرتبہ ہے مال وغیرہ کی کوئی
ایسی چھپی صفت اچھی اور خوے خوب پوشیدہ پائی گئی ہووے کہ بسبب اوسکے یہ شخص افضل
اور بہتر ہووے اوس شخص بلند مرتبہ سے کہ دنیا مین اوسکی کوئی صفت بری ظاہر یا چھپی ہووے
جیساکہ عالم باعمل یعنے وہ عالم کہ موافق اپنے علم کے کام کرتا ہووے اور وہ اپنے کہانے
اور کپڑے مین غیرون کے طرف محتاج ہووے جیساکہ یہ بات اکثر اون مالدار و منین کہ وہ جاہل اور
ظالم ہوتے ہین پائی جاتی ہے یا برعکس ہووے تو ہر ایک کو اون دونون مین سے یہ چاہیے کہ
ایک دوسرے سے تکبر اور غرور نہ کرے اور اسی قبیل سے ہے وہ مضمون کہ بعض روایات معتبرہ مین
وارد ہوا ہے کہ حق تعالی نے حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کو واسطے آزمائش اور ظاہر
کرنے تواضع اور فروتنی اونکی کے خلق پر ایک مرتبہ امر فرمایا تہا کہ کل اپنے ساتھ ایسے شخص کو کوہ طور
پر کہ محل مناجات تہا ہمراہ لانا کہ تم اوس سے بہتر اور افضل ہو جمیع وجوہ سے تو وہ حضرت و کسی شخص کو
آدمیون مین سے تو کیا حیوانون مین سے بہی نہ لاسکے اور اسی باعث سے ہے کہ برائی اور مذمت
اس صفت کی نبی اور ائمہ علیہم السلام سے کہ سردار اور بہتر سب عاقلون سے تہے بہت نقل کی گئی ہے
اور اسی سبب سے ہے کہ اچھے بادشاہ مانند شاہ طہماسپ صفوی کے اگلے زمانیکے بادشاہون سے اور فتح علی شاہ
وغیرہ ہمارے زمانیکے بادشاہون ایران سے عالمونکی خدمت مین حاضر ہوتے تہے اور تفصیل حکایت آزمائش
فروتنی حضرت موسی کی کہ عنقریب اوسکی طرف اشارہ ہوا اور تفصیل بہی حاضر ہونے شاہ طہماسپ اور فتح علی شاہ
بادشاہ ایران وغیرہ کی انشاء اللہ تعالی رسالہ تذکرة الشیوخ و الشبان و تبصرة العوام و النسوان مین کہ
اوسکو اس ہیچمدان نے لکہا ہے اور یہ ارادہ ہے کہ بعد آراستہ کرنے اس رسالہ کے اور صاف کرنے اوسکے
یہ گنہگار اوس تذکرہ کی آراستگی اور تمامی کی طرف اگر اجل نے مہلت دی تو متوجہ ہوویگا اور
اوسمین بیان ان سب حکایتون اور قصون کا انشاء اللہ ہوویگا تو اون لوگون کو یعنے اغنیا اور

بادشاہ وغیرہ کو یہہ ہے کہ یا تو آپ اون عالمون کے خدمت مین حاضر ہووین یا اونکو ساتھ
عزت اور حرمت کی اپنی مجلس مین برابر اپنی بٹھال کے اصول دین کو ساتھہ اوسکی دلیلون
کے دریافت کرین اور تعظیم علمای دین کو باعث اپنی فخر و مباہات کا قرار دیوین اور کچہہ
اوسمین اپنے لیئے عار و ننگ اور سبکی نہ سمجھین اور فریب شیطان ملعون کا کہ بڑا دشمن قدیم
انسان کا ہے نہ کہاوین اور یقینی جانین کہ یہ دشمن خدا اور رسول کا چاہتا ہے کہ تمکو سبکی
فریب دیکے اس خیر عظیم اور نعمت بزرگ ایمان سے محروم رکھکر اپنے ساتھہ عذاب الہی مین
شامل کرے اور تمکو ثواب بہشت سے باز رکھے اور اگر بالفرض اس تعظیم و توقیر علما مین
کے کچہہ سبکی ظاہر بھی ہو وے تو دلمین یہ خیال کرین کہ یہ ذلت اس دنیا کی بہت کم ہے اوس ذلت روز
قیامت سی کہ سامنی خدا اور نبی اور امام اور فرشتون اور جن و بشر اور دوست دشمن کے
ہوویگی بسبب ناواقف ہونے اپنی عقائد ایمان اور اصول دین سے کہ وہی مقصود اصلی
خلق عالم اور دنیا سی ہے اور مدت یہان کی ذلت کی بہت کم ہے مدت ذلت اور عذاب روز
قیامت کی بہت دراز ہے تو آدمی عقلمند اور فہمیدہ کو یہ چاہیے کہ یہان کی ذلت چندروزہ
کو بسبب بہکانی شیطان ملعون کے خیال نکرین اور اپنے تئین بچاوین وہان کی ذلت اور
عذاب سے بھی بسبب پہچانتے اصول دین کے اوس طرح سے کہ ہمنے بیان کیا ہے اسواسطی کہ بعد موت
کے روز قیامت مین مشاہدہ کرنے عذاب الہی کے کچہہ حسرت و افسوس اور توبہ و ندامت
فائدہ نہ بخشیگا اور مال و اسباب دنیا اور حشم اور خدم و لشکر اور مصاحب کچہہ کام نہ آوینگے
جیسا کہ اسکا بیان قبل اسکے ہو چکا ہے اور وہ لوگ کہ اونسے دنیا مین پست مرتبہ ہین تو اونکو
چاہیئے کہ اگر اونکو کامون حرام سے بلا کہ قلیا ملتا ہو وے تو واسطے خوشی اپنی خالق
اور مالک کی ان حرام کامون کو چھوڑ کے اون کامون حلال کو کہ اونمین دال روٹی
اختیار کرین یا کہ اپنے تئین بچاوین اوس رنج سے کہ روز قیامت مین ہوتا ہے بعد دیکھنے
اوس صندوق کی روز قیامت مین کہ مقابلہ مین اوسوقت کی کھولا جاویگا کہ آدمی نے اوسمین
کوئی گناہ کیا ہو وے تو اب تم غور اور فکر سے خوب دہیان کرو کہ جبکہ ایک صندوق کے
دیکھنے ہی اون صندوقون گناہ کی ویسا رنج و غم ہوتا ہے کہ اوسکا ابھی بیان حدیث
سے ہو چکا ہے تو تمہارا کیا حال ہو ویگا اور کیسے رنج و غم تمکو ہو وینگے جبکہ دیکھوگی بہت
اون صندوقونکو کہ وہ مقابلہ مین اون گناہون تمہاریکی کھولی جاوینگے کیونکہ تم کوئی وقت

تمہارا خالی رہتا ہے اسواسطی کہ تمکو حق تعالی نے اتنی فہم و دانست دی ہے کہ اپنی خالق اور
مالک کو پہچانو اور اپنے ضرر اور نفع کو سمجھو تو تمکو بہت ضرور اور لازم ہے کہ اونکا روبار حرام کو کہ
اونکے باعث سی کہانیکو پلاؤ اور سالن اور پہننے کو مشروع اور گلبدن اور بہت سی چیزیں
اور بڑے بڑے نفع دنیا کے ملتی ہین لیکن جبکہ چند روزہ ہین یعنی جلد نیست اور نابود ہو جاتے
ہین اور وہ آخرت مین باعث ضرر دین کی ہونگی تو چاہیئے کہ تم اون سب پر لعنت کر کے چھوڑ دو
اسواسطی کہ جو چیز کہ آخرت مین ضرر پہونچاوی گو تھوڑے سی ضرر ہووی جبکہ سامنی نبی اور
اور امام علیہم السلام کے اور روبروی فرشتون اور جن و بشر کے اور آگی دوست اور
دشمن کے ہوتا ہے اور وہان کا ضرر شدید ہے مواد سے کم نہ سمجھنا چاہیئے جیسا کہ اسی مطلب
مضمون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ وہ بہترین حافظون کے تہی نقل کیا گیا ہے
اور اگر تم اون لوگون مین سے ہو کہ اون کامون مباح اور حلال سے فرصت اور مہلت
کم ہوتے ہو یا بالکل نہوتی ہو تو تمکو اور اون سب لوگون کو کہ پہلے اونکا ذکر اور بیان ہو چکا
ہے یہ چاہیئے کہ جیسا کہ واسطے اور غمی اپنی کے اور قریبون کے اور غیر اوسکے ضروریات
سے کچہہ وقت نکالتے ہو اور اتنی فرصت اور مہلت نکال کے اصول دین کو ساتھہ اوسکی دلیلون
کے کہ موافق فہم اور دانست تمہاریکی اور اونکے کی ہو وین دریافت کرو اور اپنی تئین
بچاؤ افسوس اور حسرت سی کہ بعد دیکھنی اوس صندوق کی کہ مقابل اوس ساعت مین کہ اوس
نے اوسمین کچہہ گناہ اور ثواب کا کام نہ کیا ہو وی کھولا جاویگا قیامت مین یعنی آدمی جبکہ
روز قیامت مین صندوق کو دیکھتا ہے تو اوسکو بہت حسرت اور افسوس اس بات کا آتا ہے
کہ کیون مینی اوسوقت کامون ثواب اور عبادت سی نہ بہرا کہ آجکی دن مرے کام آتا اور اس
رنج و غم اور افسوس و حسرت سی مین بچتا بلکہ اوسکے عوض مین خوشی اور سرور آج ملتا اور
اگر تم ہندیون سے یا اون لوگون مین سے ہو کہ وہ مانند اونکے ہین یعنے زبان ہندی کو
سمجھتے ہین تو اونکو اور تمکو یہ چاہیئے کہ اگر کچہہ پڑھے ہو اور اتنی فہم و دانست مین ایسا کامل
نہو کہ کسی کتاب ہندی سے مقصد اور مطلب سمجھے تو آپہی طرف کتابون ہندی کی اصول دین کے
مانند سبیل نجات اور اس رسالہ اور غیر انکے کہ موافق فہم اور دانست تمہارے
رجوع کر کے اصول دین کو دریافت کرو اور جہان کہین کہ سمجھہ مین نہ آوی کسی اور سی کہ کسی
اور اونسے زیادہ جانتا ہو وی پوچھلو بلکہ سارے کتاب کو ویسی شخص کو سنا دو اسواسطی کہ کبھی

آدمی اسکے سبب فہم یا کسی شبہی کے مطلب کچھہ کا کچھہ سمجھتا ہو اور جانتا ہے کہ مین خوب سمجھا ہون اور حقیقت
مین ہرگز وہ مطلب کتاب کا نہین ہوتا اگر تم اتنے پڑھے ہوئے بہی نہین ہو تو پڑھے ہوئے لوگون
سے اون کتابون کو پڑھکے یا بغیر پڑھے اونکی دلیلون کو اونسے دریافت کر لو اور اگر تم
ہندسی زبان کو نہ سمجھتے ہو بلکہ عربی وغیرہ زبان رکھتے ہو تو اون کتابون کی طرف کہ تمہاری
زبان مین لکھی گئی ہین آپہی رجوع کرکے یا اوس شخص سے کہ تمسے زیادہ ہووے علم و دانست
مین اصول دین کو جسطرح سے کہ ہمنے مگر بیان کیا ہے دریافت کرو اور اگر اوس جگہہ پر کہ
تم وہان ہو تمہاری زبان کی کتابین نہوین اور کچھہ کتابین اور زبان مین ہوین تو اون
لوگون سے کہ اوس زبان سے واقف ہوین اور وہ لوگ لائق ہوین سمجھنے مطلب کتابکے
کے اور سمجھانے مطلب اوسکے کہ ہوین بمنت و آرزو یا ساتھہ کچھہ سلوک کرنے کے اونسے
اصول دین کو جسطرح سے کہ بارہا کہا گیا ہے دریافت کرو اور اگر اوس جگہہ مین یا اوس شہر
مین اصول دین کی کتابین یا بتلانے والے اوسکے مطلب کے نہوین تو اون لوگون کو یہ واجب
اور لازم ہے کہ اون جگہون پر کہ وہ دونون یا ایک میسر ہووے گو وہ شہرون دور و دراز
مین ہوین جسطرح سے کہ بنی وہان جاوین جیسا کہ ہمارے پیغمبر سے نقل ہوا ہے کہ اطلبوا العلم ولو
بالصین یعنے علم کو طلب کرو گو شہر چین مین ہووے اور قرآن مین بہی حکم ہجرت کا یعنے نکلنے
کا اپنے شہرون سے واسطے طلب علم کے وارد ہوا ہے جیسا کہ حق تعالی نے قرآن مجید مین
فرمایا ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ
إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ یعنی کیون نہین نکلتے ہوتے کچھہ لوگ ہر گروہ مین سے تا کہ حاصل
کرین علم دین کو اور تا کہ خوف دلاوین اور ڈراوین عذاب الہی سے قوم اپنی کے تئین جس وقت
کہ رجوع کرین طرف اونکے شاید کہ وہ خوف کرین اونکی نصیحت و پند سے **فائدہ**
دوسرا بیچ بیان معنی اسلام کے ہے معنی مشہور اسکے درمیان ہمارے
عالمون کے یہ ہین کہ آدمی عقلمند اقرار کرے زبان سے معنی شہادتین کا کہ وہ لا اله الا
الله محمد رسول الله صلی الله علیه و آله ہے یعنے کوئی معبود بحق نہین ایسا شخص کہ وہ لائق
اور قابل عبادت اور بندگی کے ہووے نہین ہے سواے اللہ کے کہ وہ پیدا کرنے والا
تمام جہان کا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رسول بحق اوسکے ہین یعنے پیغام
لانے والے ہین خدا کا طرف بندون کے واسطے بیان کرنے طرحون عبادتون

و بندگیون اوسکی کے کہ بندون کو بغیر سکہانے اور تعلیم کرنے کے اون طرحون کا علم و یقین
نہین آسکتا اور ضروریات دین کا انکار نکرے اور معنی ضروریات دین کے اور تفصیل اونکی
عددونکی موافق احادیث ائمہ علیہم السلام کی انشاء اللہ تعالی خاتمہ اس رسالہ مین بیان
ہووینگی اور بیان اون سب چیزون کا ذکر یہینے ہوا اسواسطے نہین کیا کہ پہلے سے اس رسالہ
کے دیکھنے والون کی خاطر اور طبیعت منتشر اور پراگندہ نہووے **اور فائدہ تیسرا**
بیچ معنی ایمان کے ہے معنی مشہور ایمان کے یہ ہین کہ ساتھہ اقرار معنی شہادتین کے
زبان سے اعتقاد یعنے یقین لانا اون دونون کے معنون کا دل سے اور بہی اعتقاد
دلی اصول دیگر کا عدل و نبوت و امامت اور معاد سے بہی رکھتا ہووے اور کسی ضروریات
مذہب کا انکار بہی نکرے اور نکرے ایسے کامون کو کہ وہ مخصوص بدمذہبون کے ہین مانند چومنے
اور آنکھہ سے لگانے ضریح اور روضہ مدار اور سالار کے کہ وہ پیر سنیون کے ہین بغیر مزاح
اور ہنسی اور تقیہ کے یا کہے ایسا کلمہ بے ادبی کا یا کرے ایسا کام بے ادبی کا بنسبت
ویسی شخصون کے یا ویسی چیزون کے کہ اونکی تعظیم اور توقیر ضروریات مذہب شیعہ سے
ہوگئی ہووے جیسا کہ علماے باعمل شیعہ ہین اور خاک پاک اور ضریح مقدسہ ائمہ ہدا
علیہم السلام ہین اور معنی غیر مشہور ایمان کے اور معنی ضروریات مذہب کے اور تفصیل
اور گنتی اونکی عددون کی بہی انشاء اللہ تعالی رسالہ کی خاتمہ مین آویگی **اور فائدہ**
چوتھا بیچ بیان معنی کفر کے ہے معنی مشہور کفر کے یہ ہین کہ کوئی چیز اون معنون اسلام
سے کہ ابہی ذکر اونکا ہوا ہو نہ پائی جاوے یعنے جو کوئی کہ اقرار یعنے شہادتین کا نکرے
یا انکار کسی ضروریات دین کا کرے یا کرے ایسے کامون کو کہ وہ مخصوص کافرون کے ہین
جیسا کہ جنیو پہننا ہے اور سیندور وغیرہ سے ٹیکا ماتہے پر لگانا ہے یا کہے کوئی کلمہ اور بات بے ادبی کی یا کوئی
کام بے ادبی کا بنسبت ایسے شخصون کے یا ایسے شخصون کے یا ویسی چیزون کے کہ اونکی تعظیم اور ادب
ضروریات دین اسلام سے ہوگئی ہووے جیسا کہ انبیا اور ائمہ معصومین ہین یا قرآن مجید اور کعبہ معظمہ ہین
تو وہ کافر ہوگا **فائدہ پانچوان** بیچ بیان اسکے ہے کہ حسن یعنے نیکی چیزون اور کامون کی اور قبح
یعنے برائی اونکی ذاتی اور عقلی ہے یعنے سب کامون اور چیزون کی ذات مین قطع نظر حکم شرعی کوئی
اور سبب اونکی نیکی اور برائی کا ہوتا ہے لیکن ہماری عقل ناقص بغیر مدد حکم کے بعضی کامون اور چیزون اونکی سبب
باعث نیکی اور برائی کیطرف پہونچتی ہے اور بعضی چیزونکی وجہ نیکی اور برائی کیطرف عقل ہماری بسبب ناقص ہونے کے نہین پہونچ سکتی

کہ ہم مین سے عقل اونکی کامل ہے مانند انبیا علیہم السلام کی تو اونکی عقل اوسکی وجہ نیکی اور برائی
کی طرف بہی پہونچ سکتی ہے اسپر یعنی نیکی اور برائی کے ذاتی اور عقلی ہونے پر کئی دلیلین ہین
ایک اونمین سے یہ ہے کہ اگر ذات مین چیز اور کام کی کوئی وجہ نیکی اور برائی کے نہووی تو حکم
کا کسی کام کا کرنا اور کسی چیز سی منع کرنا بلا وجہ اور ترجیح بلا مرجح ہو ویگا ایک چیز کو کسی بات مین
دوسرے چیز پر زیادتی دینا بغیر کسی وجہ کی ذرمور تیکہ دونون سب طرحسے برابر ہووین عقل
کے نزدیک جائز نہین ہے **اور دلیل دوسری** یہ ہے کہ اگر معلوم ہونا نیکے اور برائے
کامون اور چیزون کا موقوف شرع کی بتانے پر ہوتا تو وہ لوگ کہ کسی شرع کی پابند نہین
ہین یعنے کسی شرع کو نہین مانتی جیسا کہ دہریہ اور برہمن ہین تو چاہیئے تہا کہ وہ کسی چیز کے
نیکے اور برائی کا اقرار نکرتے اور حال یہ ہی کہ وہ بہی کہتی ہین کہ عدالت و انصاف اچہا ہی
اور ظلم و ستم کرنا برا ہے **دلیل تیسری** اس پر یہ ہے کہ جب حکم شرع کی خیال کو اپنی
دل سے نکالین پہر اون چیزون کا کہ ابہی اونکا ذکر اور بیان ہو چکا ہم ملاحظہ کرین اور دیکہین
یا یہ خیال کرین ہم کہ خدا پناہ بخدا ظلم او ستم کرتا ہے اور اوسکے کرنے کا حکم بہی کرتا ہے جیسا
کہ بعضے لوگ کہتی ہین تو بہی ہمارے عقل اس پر حکم کرتے ہی کہ اوسوقت مین بہی ظلم و ستم اچہا نہو جاویگا
دلیل چوتہی یہ ہے کہ اگر نیکی اور برائی کسی چیز کے عقل سے معلوم نہووی بغیر حکم شرع
کے پس قبل ثابت ہونی پیغمبری رسولون کے دروغ و کذب کا قبیح اور برا ہونا بہ نسبت ذات
الہی کے قبیح نہو ویگا پس اس تقدیر پر ممکن ہو ویگا کہ حق تعالی معجزہ کو اوپر ہاتہہ جہوٹے کی دعوی
نبوت مین ظاہر کرے اور اغرا یعنے دہوکا دینا خلق کا اور باعث ہونا اونکا تصدیق نبوت شخص کاذب
پر مانند مسیلمہ کذاب کی جائز ہو ویگا پس باب اثبات نبوت پیغمبرون کا بالکل مسدود اور بند ہو جاویگا
اور کسی شریعت اور دین کا حق ہونا ثابت نہو ویگا اور وعدہ بہشت اور دوزخ مین بہی بدل
جانا اور خلاف وعدہ کرنا ممکن ہو ویگا خلاصہ یہ کہ بنا بر اس دلیل کے اگر عقلا حسن و قبیح ثابت
نہو ویگا تو شرع کی راہ سی ثابت نہو سکے گا اور حال آنکہ اہل سنت کی حسن و قبیح شرعی کے قائل
ہین پس ضرور ہوا کہ حسن و قبیح عقلی کی قائل ہووین وگرنہ دونون حسن و قبیح شرعی اور عقلے
برہم ہو جاوینگے پس چاہیئے دیکہنا کہ انصاف دلیل ہے اہل انصاف تامل اور فکر کرین اور
مذہب حق کو قبول کرین **فائدہ چہٹا** اس بات مین ہے کہ بعضی چیزون اور کامون
مین وجوب عقلی ہوتا ہے اور بعضی مین شرعی یعنی بعضون کا اونمین سے واجب ہونا بغیر کہنے

اور بتانے شرع کی معلوم اور دریافت ہوتا ہے اور بعضون کا اونمین سے واجب ہونا بغیر
کہنے اور بتانے شرع کی معلوم نہین ہوتا اور معنے وجوب عقلی کے یہ ہین کہ بعضی چیز کا کرنا
نزدیک عقل اور عاقلون کے ایسا ضرور ہوتا ہے کہ اوسکا ترک اور چہوڑنا عقلمند اور صاحب
فہم کو جائز اور درست نہین ہوتا اور جو کوئی کہ ایسے کام کو کرتا ہے تو عاقل لوگ اوسکے
کرنے پر اوسکے تعریف کرتے ہین اور اوسکے چہوڑنے پر اوسکے برائی اور مذمت کرتے
ہین اور جبکہ کسی کام کے کرنے مین اسطرحکے خوبی اور نیکی اور اوسکے ترک اور چہوڑنے پر
اسطرحکے برائی پائی جاوے تو البتہ عقل سے اوسکا واجب ہونا معلوم اور دریافت ہو ویگا
جیسا کہ یہ بات عدالت اور انصاف کرنے مین اور اوس سچ بولنے مین کہ اوسے اوسکی لیے
کچہہ ضرر نہووی بلکہ نفع ہووی پائی جاتی ہے **فائدہ ساتوان** اس بات مین ہے
کہ واجب ہونا غور و فکر کرنا معرفت حق تعالی مین یعنے پہچاننا اس بات کا کہ پیدا کرنے والا
تمام جہان کا کون ہے اور کیسا ہے اور صفتین کمال ذات اوسکی کے مانند علم و قدرت کے
کیسی ہین یہ وجوب معرفت عقلی ہے جیسا کہ شیعہ کہتی ہین یعنی عقل سے ضرور ہونا معرفت کا
معلوم ہوتا ہے یا شرعی جیسا کہ سنی کہتی ہین یعنے بغیر شرع کی عقل سے اسکا ضرور ہونا
دریافت نہین ہو سکتا حق اس جگہہ مین یہ ہے کہ واجب ہونا غور اور فکر کا معرفت حق تعالی
مین عقلی ہے اس پر میرے پاس دو دلیلین ہین **پہلی** دلیل اس پر یہ ہی کہ جسوقت مین پیغمبر
خدا لوگون سے یہ کہین کہ تمہارے خالق اور مالک نے مجکو واسطے پہچاننے دین کے باتون
کے مقرر کرکے تمہارے پاس بہیجا ہے ساتہہ اس معجزے کی اگر تم مجہی سچا سمجہتے ہو تو تم میرے
باتون پر عمل کرو کہ حق تعالی جنت مین جگہہ دیوی اور اگر تمکو میرے پیغمبر ہونے مین یا اپنی
خالق کے باب مین کچہہ شک و شبہہ ہووی تو تم ان دو چیزون کی دلیلونمین غور اور فکر کرو
اور مین یہ کہتا ہون اور خبر دیتا ہون کہ فکر اور غور کرنا ان دونون باتون مین تمپر اوسی
خدا نے واجب کیا ہے اور یہ بات تمپر واجب ہے جیسا کہ عقل سے بہی کہ وہ حجت باطنی تمہارے
واسطے ہی تمکو اسبات کا واجب ہونا معلوم ہو چکا ہے اگر اس پر بہی تم غور اور نظر نکروگے
تو وہی خدا تمکو آگ جہنم مین عذاب کریگا تو ہم یقینی جانتے ہین کہ اسوقت مین غور اور
فکر کرنا اون لوگون پر کہ پیغمبر نے اونسی یہ بات کہی ہے اور اونکو معجزہ دکہایا ہے
عقل کی نزدیک واجب ہوگا اسواسطی کہ اسمین شک اور شبہہ نہین ہے کہ اون لوگون کو

جیسا کہ ایسی پیغمبر کے جھوٹے ہونیکا احتمال ہوتا ہے اسیطرح سے اوسکے سچے ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے اور
جبکہ اونکو یہ احتمال ہوا تو اونکو اوس پیغمبر کے کہنے سے خوف اور ڈر البتہ حاصل ہوویگا اور جب
آدمی کو اپنے تئین خوف اور ڈر سے بچانا عاقلون کے نزدیک واجب ہوتا ہے تو اوس جگہہ بہی
اگر وہ لوگ غور اور فکر نہ کرین تو عاقل لوگ اونکی اس بات پر مذمت اور برائی کرینگے اور غور و فکر کرنے
پر تعریف کرینگے ایسی ہی چیزون کو واجب عقلی کہتے ہین تو یہ غور اور فکر کرنا واجب عقلی ٹھہرا اور
یہی ہمارا مطلب تہا **دوسری دلیل** اس پر یہ ہے کہ اگر واجب عقلی ہونا غور اور فکر کرنا
بیچ دلیلون ہستی حق تعالی اور سچے ہونے اوس پیغمبر کے کہ جسکا ذکر ابہی ہو چکا ہے پہلی دلیل مین
واجب عقلی کے نزدیک نہووے بلکہ شرعی ہووے یعنے بغیر پیغمبر کے بتانے کے معلوم نہوسکے
جیسا کہ سنی لوگ کہتے ہین تو اوس سے یہ لازم آتا ہے کہ حجت اور دلیل حق تعالی کے ناقص
اور ناتمام ہووے اسواسطے کہ اوسکی امت سے عوام لوگ ہین اوس پیغمبر سے یہ کہہ سکتے ہین کہ ابہی
تو ہمکو خدا کی ہستی کا بہی یقین نہین ہوا تو تمہارے پیغمبر ہونے کا یقین کہان سے ہوویگا
اور ہمکو جب تک کہ واجب ہونا اوسی غور و فکر کا بیچ ہستی حق تعالی کے اور واجب ہونا اوسی غور
فکر کا بیچ دلیلون صادق القول اور سچے ہونے تمہارے کے کسی دلیل سے اور سوا ہم کہنے
تمہارے کے معلوم نہ دیگا تو ہم غور اور فکر ان دو چیزون مین ہرگز ہرگز نکرینگے اور اسمین
شبہہ نہین ہے کہ موافق مذہب سنیون کے واجب ہونا غور اور فکر کا اون دو چیزون
مین اون لوگون پر کہ وہ منکر پیغمبری پیغمبر کے ہووین نہین ثابت ہو سکتا اور اس صورت مین
حجت اور الزام دینا امت کا عاجز اوس پیغمبر اور عذاب تمام ہوویگا اور معاذ اللہ حجت
اور دلیل خدا کی اور پیغمبر کی ناقص اور ناتمام ہو جاویگی اور برائی اس بات اور اس
مذہب کی اوس مرتبہ پر ہے کہ کسی عاقل اور لڑکے ممیز پر بہی پوشیدہ اور چھپی نہین
ہے اور اس بات کے مخالف ہے قول حق تعالی فللہ الحجۃ البالغۃ یعنے واسطے خدا کے
ہین ویسی دلیلین کہ پہونچی ہوئی ہین حد تمامی اور انتہا کو تو ان باتون سے یہ معلوم دیا
کہ معرفت الہی کی دلیلون مین غور و فکر کرنا واجب عقلی ہے یعنی عقل سے بغیر بیان اور بتانی شرع
کے واجب ہونا اس غور اور فکر کا معلوم دیتا ہے جیسا کہ شیعہ کہتے ہین اور موافق مذہب
اونکے حجت اور دلیل حق تعالی کی بندون پر تمام ہوتی ہے اسواسطے کہ پیغمبر ہے حجت اور دلیل بیچ
ہونے کے شاید اس سے مراد حق تعالی یہ ہو یعنی کہ واسطے حق تعالی کی جواب کلام امت مین کہ وہ [illegible]

دوسری دلیل مین بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہمکو تو ابہی اوس خدا کی ہستی مین کہ تم کہتے ہو
کہ اوسنے تمکو بہیجا ہے یقین نہین ہے تو تمہارے پیغمبر ہونے کا یقین کہان سے ہووے کا
اور ہم غور و فکر اس امر مین ہرگز ہرگز نکرینگے پیغمبر اونکے یہ کہہ سکتے ہین کہ تمپر واجب ہونا ان
باتون کا پہلے ہمارے کہنے کے عقل سے کہ حجت باطنی اوس خدا کی ہے معلوم ہو چکا ہے اور مین
بہی موافق اوسیکے تمہین خبر دیتا ہون تو اب تمہارے لیئے کوئی حجت اور عذر باقی نہین رہا
تو امت اونکی بات کا جواب کچہہ نہ دے سکینگے اور حجت اور دلیل حق سبحانہ تعالی کے اونپر تمام
ہوویگی جیسا کہ اوسنے فرمایا ہے اپنی قول مین کہ اوسکا ذکر ابہی ہو چکا ہے ساتھہ معنون اوسکی کے
دوسرے دلیل مین **فصل پہلی** بیچ بیان ہستی حق تعالی کے ہے یعنی اس فصل مین یہ عالم
پیچہ ان ہر دو ملک و بیان دلیلی دلیلون کا ذکر اور بیان کریگا کہ اوسنے یہ بات معلوم ہوگی
کہ اس دنیا جہان کا کوئی پیدا کرنے والا ہے نہ یہہ کہ حال اس دنیا جہان کا مانند حال گہاس
جنگل کے ہو کہ بغیر زراعت کرنے کی پیدا ہوتی ہے اور پہر خشک ہو کر نیست اور نابود ہو جاتی
ہے جیسا کہ دہریہ کہتے ہین اور اس فصل مین کئی فائدہ ہین **فائدہ پہلا** بیچ بیان دلیل اس
بات کی ہے کہ حق تعالی یعنے وہ شخص کہ پیدا کرنے والا اس جہان کا ہے پایا گیا ہے وہ
دلیل یہ ہے کہ ہم بعضی چیزون کو دیکھتے ہین کہ دنیا مین کبہی پائی جاتی ہین اور کبہی نیست
اور نابود ہو جاتی ہین جیسا کہ آگ ہے کہ وہ کبہی لکڑی وغیرہ مین پائی جاتی ہے اور جب
وہ چیزین جلکے راکھ ہو جاتی ہین تو اونمین سے آگ بالکلیہ نیست اور نابود ہو جاتی ہے
نا یہ ظاہر ہے کہ با حقیقت کی اسی طور سے آدمی کبہی موجود ہوتا ہے اور جیتا ہے اور کبہی
مر جاتا ہے اور نیست و نابود ہو جاتا ہے تو اس بات سے یہ معلوم دیا کہ ایسی چیزون کے
حقیقت یعنی ذات اونکی اپنی ہستی کو نہین چاہتے نہین تو یہ چیزین ہمیشہ ہست رہتین اور
کبہی نیست نہوتین اور اگر اونہین کے ذاتین اپنی نیستی کو چاہتین تو وہ چیزین کبہی ہست اور
یعنے پائی نجاتین تو اونکی کبہی ہست ہونے اور کبہی نیست ہونے سے یہ معلوم دیا کہ ہست
ہونا اور نیست ہونا اون چیزون کا باعتبار نظر کرنے اونکی ذاتون کی برابر اور یکسان ہے
اس بات مین کہ جیسا کہ اونکی ذاتین اپنی ہستی کو نہین چاہتین اوسی طور سے اونکی ذاتین
اپنی نیستی کو بہی نہین چاہتین ایسی چیزون کو عربی زبان مین ممکن کہتے ہین اور بعضی چیزون
کے [illegible] اپنی نیستی کو چاہتے ہین اور یہی باعث ہے کہ ایسی چیزین ہمیشہ نیست و نابود

رہتی ہین اور مدام نیست اونکا بود رہین کے ایسی چیزون کا عربی زبان مین محال نام رکھتے
ہین اور انہین محالات مین سے ہی یہ بات کہ ایک جگہہ پر ایک وقت مین جمع ہونا سفیدی
خالص اور سیاہی خالص کا یا ایک چیز کا ایک وقت مین ہست اور نیست ہونا اور اوسی مین سے ہے
یہ امر کہ انڈا جیسے کا چھوٹا ہے اور آسمان بڑے کا بڑا اور ویسا ہی آسمان ویسی انڈے
مین آجاوے بی اسکے کہ انڈا بڑا ہو جاوی یا آسمان چھوٹا ہووی تو ہم اور جتنی عاقل دنیا مین ہین
جانتے ہین کہ ذات اس بات کی اپنی نیستی کو چاہتی ہے اور یہ بات ہرگز موجود نہین ہو سکتی اسی
بات کی مدد کرتی ہے وہ حدیث کہ روایت کی گئی ہے جناب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے
کہ اون حضرت نی اوس شخص کے جواب مین کہ اوسنی اس بات کا سوال کیا تھا فرمایا کہ ان اللہ لا یوصف
بالعجز والذی قلت لا یکون ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے یعنی اون حضرت نی فرمایا کہ حق سبحانہ
وتعالی کو عاجز نہین کہہ سکتی مگر وہ چیز کہ تو نے اوسکو پوچھا وہ نہین ہو سکتے اور خود لیاقت
وجود کی نہین رکھتی یعنی قدرت قادر مین ایسی نا چیز محال کے نہونے سے کیا نقصان لازم
آتا ہے اور بعضی چیز کے ہستی اوسکی ذات کی لیئے ضرور ہوتی ہے اور اوسکی ذات اوسکی ہستی کو
چاہتی ہے اسی باعث سی ہے کہ ایسی چیز ہمیشہ سی پائی جاتی ہے اور ہمیشہ مدام باقی رہتی ہے
ایسی چیز کا عربی مین نام واجب الوجود ہے اونہین مین سے ہی حق سبحانہ تعالی جیسا کہ اوسی خدا کی
ہستی کے ضرورت کے ضروریات دلیل یہ عاصی بطور سہل اور عوام فہم لیون وجود حق تعالی کے
بیان کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اوسمین کچھ شک و شبہ نہین ہے کہ عقل کسی اونکی باتمیز و فہم کی اور جوان
و بوڑہے اور عورت و مرد کی قبول نور باور نہین کرتے اس بات کو کہ کوئی چھوٹا سا برتن یا کٹورا
یعنی کسی کو جہر ہی آپ ہی آپ بغیر کسی کمہار یا ستار اور بنانے والی کے پیدا ہوئی اور بنجاوے
اور جبکہ آپ ہی آپ ہونا ایسی چیزون کا نہین ہو سکتا یعنی اون چیزون کا کہ آدمی اور مانند
اونکی سے بنتی ہین اور پائی جاتی ہین سوا جمع کرنے مٹی کے اور ملانے پانی کے اور گوندھنے
اور درست کرنے صورت اوسکی کے کچھہ اور آدمی کو انمین دخل نہین ہے اسواسطے کہ مٹی اور
پانی کا پیدا کرنا ہم آدمیون سے نہین ہو سکتا اور اوسیطرحسی کوٹھری کے بنانی مین سوائے
جمع کرنے مٹی اور پانی ملانی گوندھنی کے اور دیوار اوٹھانے کی اور رکھنی کڑیون کے اور پاٹنے
چھت کی آدمی کا کچھہ اور دخل نہین ہے اسواسطے کہ پیدا کرنا مٹی اور پانی اور لکڑی کا آدمی
سے ہرگز ہرگز نہین ہو سکتا اسیطرح جس کام مین کہ ہون آدمیون سے کہ غور اور فکر

کیجاوے تو معلوم دیتا ہے کہ اونکو سوائی ترکیب دینی اور ملانی کئی چیزون کی یا جدا کرنے
اونکے کی مخلوقات الہی سے اور درست کرنے صورت اوسکی کی اور دخل نہین ہے اور نا قدر ہے
لوگون سے اور اونکے مانند جی پیدا کرنا ذرا سے چیز کا نہین ہو سکتا تو آپ ہی آپ پیدا ہونا چاہے
آگ و پانی کا اور خاک اور آدمیون اور جانورون کا اور گہانس اور درختون کا اور میوون
کب ہو سکے گا بلکہ محال صریح ہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ ان چیزون کے لئی کوئی اور پیدا کرنے
اور بنانے والا ضرور ہے اور اوس پیدا کرنے والے کا واجب الوجود ہونا ضرور ہے اسواسطے کہ
پناہ بخدا اگر واجب الوجود نہ پایا گیا ہوتا تو جبکہ ایسی چیزین کہ کبھی نیست ہوتی ہین اور کبھی ہست
اور ایسی چیزون کو ممکن کہتی ہین آپ سے آپ نہین پائی جا سکتیں جیسا کہ او پر کہہ چکا ہے تو ضرور
ہے کہ ان چیزون کے لئی کوئی پیدا کرنے والا ہووے اور جبکہ یہ معنی ٹھہرا یا ہے کہ کوئی واجب الوجود
نہین پایا گیا تو اون چیزون ممکنون کے پیدائش نہووے گی مگر ایسین اور یہ بات دو طرحون سے خالی
نہووے گی جیسا کہ ہمارے عالمون نے اسکو کہا ہے ایک طرح اونمین سے یہ ہے کہ ایک کو دوسرا
پیدا کرے اور دوسرے کو بہر وہی پہلا پیدا کرے یا ایک کو دوسرا پیدا کرے اور دوسرے
کو تیسرا اور تیسرے کو چوتھا اسیطرح سے کچھ عدد تک پہلا اوسکی تمامی والی کو پیدا کرے پہلا یہ اور
یہ طرح ظاہر البطلان ہے اور عربی مین اسی دور کہتی ہین پہلی تقریر مین ایک واسطہ ہے
اور دوسرے تقریر مین کئی واسطے ہین اور اگرچہ اس احتمال کو علما لکھتی ہین لیکن ظاہر یہ ہے
کہ یہ احتمال قابل فکر اور بیان کے نہین ہے اسواسطے کہ اس احتمال کا باطل ہونا اوس مرتبہ
پر ہے کہ کسی شخص پر عوام اور بزرگون صاحبون عقل اور تمیز سے چھپا نہین ہے اسواسطے کہ پہلی
بات ان دونون باتون سے مشابہ اوسکی ہے کہ کوئی کہی کہ ایک بیٹا پیدا ہوا اپنی باپ سی
اور اوسکا باپ پیدا ہوا اوسی اپنی بیٹے سی اور دوسرے مشابہ اسکی ہے کہ کہی وہی شخص یا
غیر اوسکا کہ ایک بیٹا پیدا ہوا اپنی باپ سی اور باپ اوسکا پیدا ہوا اوسکی دادا سی اور دادا
اوسکا پیدا ہوا اوسکے پردادا سے پر پیدا ہو وہی پیادہ شخص کہ اوس سی بلند ہے اپنی
پیدا ہوتے سر و لی سے اور خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے کہ ایک چیز اپنی ذات کی پہلی موجود ہو
اور جبکہ یہ طرح باطل ہوئے تو معلوم ہوا کہ پیدائش ہم سب ممکنون کی اسطرح پر نہین ہوسکے
اور دوسری طرح یہ ہے کہ ایک کو دوسرا پیدا کرے اور دوسرے کو تیسرا اور تیسرے کو چوتہا
اور اسیطرح سے یہ ملا ہوا کارخانہ چلا جاوے اور اوسکے لئے کبھی کسی عدد اور گنتی کی انتہا

اور تمام حاصل نہووی اور اسطرح کو عربی مین تسلسل کہتی ہین لیکن یہ طرح بہی پیدایش ممکنات
مین نہین ہو سکتی اسواسطی کہ جو سلسلہ یعنی زنجیرہ بندی خواہ ان ہزارون علت یعنی پیدا
کرنے والون سے اور معلول سے یعنی اون چیزون سے کہ اونسی پیدا ہوتی ہین اور
خواہ غیر اونکی کے موجودات عالم مین سے کہ بالفعل پائی گئی ہین تم خیال کروگے کہ وہ غیر متناہی
ہے یعنے اوسکے لیئی انتہا اور تمامی نہین ہے تو ہم اوسکے لیئی انتہا اور تمامی دلیل سے انتہا
ثابت کردینگے وہ یہ ہے کہ ہم جانتے ہین کہ زنجیرہ بندی انہین علت اور معلول کے کہ ہمارے
وقت سے خیال کیجاوی اور وہی زنجیرہ بندی کہ خیال کیجاوی ہمارے پیغمبر کے وقت سے
یا حضرت نوح کے وقت سی زمان ماضی اور گذرے ہوئے کی طرف تو یقینی کم ہووی گی پہلی سے
اور جبکہ دوسرے سلسلے کی سرے کو تصور کرین کہ کھینچ کر برابر لایا گیا پہلے سلسلے کی اور جبکہ
کم تھا ایک کا دوسرے سے خیال اور دہیان کیا جاوے تو ضرور ہے یہ بات کہ یہ دوسرے زنجیرہ
بندی چھوٹی ہووے اور تمام ہو جاوی قبل پہلی زنجیرہ بندی کے اوس طرف مین کہ گنتی کرتا تہا
کہ اوسکے لیئی تمامی نہین ہے یعنی زمان گذشتہ کی جانب اور جبکہ یہ زنجیرہ بندی غیر متناہی نہ ٹہری
ایسے ایسی چیز نہ ٹہری کہ اوسکی پیچ لیکن تمامی ہووے تو پہلے بہی غیر متناہی نہووےگی اسواسطی کہ
پہلے زیادہ نہووےگی دوسری سے اس صورت مین مگر اوس قدر کہ دوسرے مین سے ہمنی الگ کیا
تہا اور وہ قدر یقینی متناہی ہے تب تو پہلی بہی زنجیرہ بندی متناہی ہووےگی اسواسطی کہ نہ
نہین آسکتا کہ متناہی پر جبکہ متناہی زیادہ کیا جاوے تو متناہی رہتا ہے یعنی ایسی گنتی پر
کہ اوسکے لیئی بہی تمامی ہووے تو پہلی گنتی کے لیئی بسبب زیادہ کرنی اس دوسری گنتی کے
بہی یقینی تمامی ہووےگی اور بہی ہم کہہ سکتی ہین کہ دوسرا سلسلہ جزو ہے پہلی سلسلہ کا پس اگر
بعد کھینچنے اور مطابق کرنے دونون سرون کے جزو کل سے چہوٹا نہووے تو برابر ہوا
کل کا جزو اپنی سے آتا ہے اور اسکا باطل ہونا عقل کے نزدیک ظاہر ہے یہ دلیل باطل
ہونے اوس تسلسل کے ہی کہ اجزا اوسکے مرتب ہووین یعنی سب چیزین اوسکی ترتیب سے
ہووین یعنی ایک چیز اوسین سے پیچھے دوسرے کے ہووی اور تیسری پیچھے دوسرے کے
سب چیزین اوسکی ترتیب سی ہووین اور اوسکو عربی مین برہان تطبیق کہتی ہین اور دوسری
دلیل باطل ہونے تسلسل کے کہ اوسکو جناب والد ماجد علامہ نے اپنی کتاب عماد الاسلام مین
بیان فرمایا ہے اور وہ بہ نسبت پہلی دلیل کے سہل و آسان ہے اور دونون قسم تسلسل کی

اوس سے باطل ہوتی ہین [illegible] اوسکی اسطرح پر ہے کہ وہ چیزین کہ اونکی لیئی انتہا اور تمامی
نہووے خواہ اوسکی چیزین ترتیب سی ہووین یا بغیر ترتیب کی جیسا کہ ریت جنگل اور بیابان
کی ہوتی ہے تو ہم اوسکے لیئی انتہا اور تمامی دلیل سے ثابت کردینگے وہ دلیل یہ ہے کہ ہم یقینی
جانتے ہین کہ دہائی اور سیکڑے اوسکی چیزون کے جبکہ حساب کیجاوین اور خیال مین لائی جاوین
تو وہ تمام ہو جاوینگے قبل اکائیون اوسکے کی اور انتہا اور تمامی اقل کے قبل اکثر کے بدیہی
ہے مثلاً جسوقت کہ ہزار گوسفند ہووین تو اکائیان اوسکے ہزار ہین اور سیکڑے اوسکی
کے دس ہین اور دہائیان اوسکے سو ہین اور ظاہر ہے کہ گنتی اکائی اوسکی کے زیادہ ہے
دہائیون اوسکی سے اور گنتی دہائیون اوسکے کی زیادہ ہے گنتی سیکڑے اوسکی سے اور
اسی پر قیاس کر لاکہون اور کروڑون اور پدمون اور سنکہون کو اور جبکہ اوسکی دہائی
اور سیکڑون کے لیئی انتہا اور تمامی ہووے پس اگرچہ عدد بالفرض بعد دہائی اور
سیکڑون کے باقی رہینگی مثلاً ایک یا نو تک تو ضرور رہینگے کہ وہ سیکڑے اور دہائی سے کم
ہووین اور جو عدد کم ہووین اور جو عدد کہ کم ہووین سیکڑے اور دہائی سے تو اوسکے لیئی
یقینی انتہا ہوتی ہے اور اگر کوئی عدد بعد دہائیون کے باقی نہ رہا تو پہلی بے انتہا لازم آئی
اسواسطے کہ دہائی کے پہلی اکائیون کو گہیرے اور احاطہ کیئی ہوئے ہین تو وہ سب چیزین کہ تمنی
خیال کیا تہا کہ اونکے لیئی باوصف موجود ہونے کی بالفعل انتہا اور تمامی نہین ہے غلط ٹہرا
یہی ہمارا مطلب تہا اس دلیل سے فلله الحمد والمنة اور جب یہ بات تجہکو معلوم ہو چکی کہ کوئی
تسلسل ایسا نہین نکل سکتا کہ اوسکی لیئی انتہا اور تمامی نہووی تو یہ معلوم ہوا کہ دوسری
طرح بہی پیدایش ہستی ممکنون مین نہو سکی گے اور بہی اوس دلیل سے ہم کہہ سکتی ہین کہ اگر
اس سلسلہ علت اور معلول مین سب ممکنات ہووین تو یہ سب بمنزلہ ایک ممکن کے ہووینگے
اور عدم و نیستی ان سب پر روا ہوگی پس جب تک کہ کوئی اور موجود خارج انکی سلسلہ کی
کہ عدم اوس پر روا نہ ہووے نپایا جاوی اور وہ ان سب کی علت وجود کی نہووی ان
ممکنات کا وجود نہو سکیگا اور ضرور ہے کہ ایسے موجود کی ذات خود ہستی اور پیدایش کو
چاہتی ہووی اور وہ اپنی ہستی اور پیدایش مین کسی پیدا کرنے والے کی طرف محتاج نہووے
اور جب اوسکی ذات اوسکی ہستی و پیدایش کو چاہتی ہے یعنی اوسکی ہستی و پیدایش مقرر
ہووےگی تو وہ ہمیشہ سی رہا تہا اور ہمیشہ تک قائم رہیگا اسکو عربی زبان مین واجب الوجود

کہتے ہین اور وہی حق تعالی ہے اسکی طرف اشارہ کرتا ہی قول اوسکا لیس کمثلہ شیٔ یعنی نہین ہے
مانند اوسکے ذات پاک کی کوئی چیز یہی ہمارا مقصود اور مطلب تہا اس فصل مین کہ ثابت کرین
وجود اور ہستی الٰہی مخفی نرہے کہ اوسکا ابہی ذکر و بیان ہوا تو اس بات پر مین بہت ستائش
اور حمد بجا لاتا ہون اوسی خدا کا اور یہ دلیل ہستی حق تعالی کے کہ ہمنے بیان کی ہے واسطے
متوسطون کے یعنی واسطے اون لوگون کے ہے کہ نہ وہ اون لوگون مین سے ہوویں کہ علم
اونہون نے پڑہنا شروع کیا ہووے اور نہ اون لوگون مین سے ہوویں کہ وہ سب کتابین
کو پڑہ چکے ہین یا مانند اونکے ہین فہم و دانست مین اور واسطے مبتدیون کی یعنے واسطے اون
لوگون کے کہ ابہی اونہون نے پڑہنا شروع کیا ہے یا وہ لوگ کہ مشابہ اونکی ہین فہم و دانست
مین دلیل اعرابی کفایت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی شخص نے ایک اعرابی یعنے صحرا نشینون
سے کہ مانند اہل دیہات کی عقل و فہم اونکی کم ہوتے ہی پوچہا کہ تونے کس پروردگار جہان کو
پہچانا اوسنے کہا البعرۃ تدل علے البعیر و اثر الاقدام علے المسیر السماء ذات ابراج و ارض
فجاج اما یدلان علی اللطیف الخبیر یعنے مینگنیان اونٹ کی دلالت کرتی ہین اوپر چلنی اونٹ کی
اور نشان پاؤن کا دلالت کرتا ہے اوپر چلنے آدمیون کے آیا پس یہ آسمان بلند صاحب برجون
اور ستارون کا اور یہ زمین وسیع صاحب راہون کی نہین دلالت کرتے ہین اوپر پروردگار
عالم کے کہ وہ بہت مہربان ہے اپنی خلق پر اور آگاہ و خبردار ہے سب اونکی حالات سی اور دقایق
رسان سبکا ہے جبکہ اثر قدم کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ آدمی اس زمین پر چلا ہے یعنی وہ
نشان پاؤن آدمیون کا کہ راہ چلنی سے زمین پر ہو جاتا ہے اور حقیقت مین وہ کوئی چیز نہین
ہوتا سوا خالی کہ قدم یعنی پاؤن آدمیون کا البتہ ایک چیز ہے اور زمین بہی ایک چیز ہے اور
اثر پاؤن کا کہ سوا اسکی کچہہ نشان دبنی زمین کے بسبب بوجہہ بدن آدمی کے کچہہ اور چیز نہین
تو اس اثر پاؤن سے کہ ایک چیز ناچیز ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی اودہر سی گذرا ہے
یعنے اس زمین پر سے کوئی آدمی پاؤن سے چلکر اودہر سے گیا ہے اور اسیطرح سی وہ اونٹ
کی مینگنیان کہ کسی زمین پر پڑی ہووین اونسے یہ معلوم دیتا ہے کہ کوئی اونٹ ادہر سے
گیا ہے تو ایسے بڑے بڑے آسمان کہ صاحب برجون کی ہین اور ایسی زمین کہ اوسمین بہت
سے راہین دور و دراز ہین کیطرح سے دلالت نکرینگے اوپر وجود ہستی اوسی خدا
عالم اور دانا کی یعنے جبکہ چہوٹی اور ناچیز سے کہ وہ اثر پاؤن آدمیکا اور ہو سکے

مینگنے اونٹ کا ہے گذر آدمی کا اور اونٹ کا معلوم ہو جاتا ہے تو بہلا کب ایسی بڑے
بڑے چیزون سے حق تعالی کا ہونا اور پایا جانا ثابت نہوگا جاننا چاہیئے یہ بات کہ فقط
یہ دلیل یعنے بڑی یہ دلیل اور بڑی دو دلیلین جہوٹے کہ وہ واسطے اکثر عورتون اور لڑکون
اور جاہلون یعنے ان پڑہون کے بیان کیجاتی ہین اگرچہ اون لوگون کے لیئے کہ وہ زیادہ پڑہے
دلیل ناقص یعنی ناتمام ہین اور باعث اور سبب یقین کا نہین ہو سکتین اسواسطے کہ ہم یقینی
جانتے ہین کہ جبتک اس دلیل کے ساتہہ وہ باتین کہ اونکا ہم اب بیان کرتے ہین نہ ملائی جاوین تو
کسطرح سی یہ دلیل تمام ہوویگی وہ یہ ہے کہ یہ چیزین کہ اعرابی نے یعنے اوس عربی کہ جنگل
بیابان مین رہتا تہا بیان کی ہین نشان پاؤن آدمی کا اور مینگنیان اونٹ کی کہ یہ دونون ممکن
چیزون سے ہین اور ممکن کا پایا جانا بغیر کسی دوسری چیز کے آپ ہی آپ نہین ہو سکتا اور
اگر فقط چیزین ممکن پائے جاوین اور اونکے ساتہہ کوئی واجب الوجود نہ پایا جائے تو دور
تسلسل لازم آویگا جیسا کہ تو ابہی اسکا بیان سن چکا ہے اور وہ دونون باطل اور محال
ہین لیکن بڑی یہ دلیل اور وہ دلیلین کہ مشابہ اسکے ہین اکثر لڑکون اور عورتون اور مردون
ان پڑہ اور کم عقلون کے لئی دلیل تمام یعنے کامل ہین اور واسطے اونکے باعث اور سبب
یقین کا ہوتی ہین جیسا کہ اشارہ کرتا ہے قول ہمارے پیغمبر کا ہیچ تعریف اوسکے دلیل کے
موافق اوسکے کی کہ مجہے یاد پڑتا ہے اور ذکر کرنا ہمارے علما کا کہ مجتہدین اس زمانی کے
ہین اپنے رسالون مین اور اسباب یہی جواب کئی طرح سے ہو سکتا ہے پہلا جواب اونمین سے
یہ ہے کہ جبکہ اسباب ظن اور یقین کے بہ نسبت لوگون کے مختلف ہوتی ہین جیسا کہ ہم دیکہتے
ہین کہ بعضے شخصون کو بعضی چیزون کا ایک ادہ دلیل اور قرینہ سی یقین ہو جاتا ہے اور
بعضے لوگون کے لئی اگر ویسے دس بیس دلیل اور قرینے بیان کئی جاوین تو بہی اونکو اون
چیزون کا یقین نہین ہوتا پہلے قسم سے ہین شیعہ کہ جبکہ انکی پاس کوئی ویسی آیت یا حدیث
کہ وہ دلالت کرتی ہوئی اوپر امامت حضرت امیر المؤمنین کے تو اونکو اوسکے سننی سی یقین
ہو جاتا ہے اور سنی لوگ اگر اوسیطرح کے دس بیس سنیں تو بہی کبہی ہو سکتا ہے کہ اونکے
بعضون کے لئی یقین حاصل نہووے بسبب اون شبہون کی کہ وہ لوگ بچپن سے اپنی باپ ماؤن
استادون سی سن چکی ہین کہ امیر المؤمنین خلیفہ اول نہین تہے اور ابوبکر کہ سن مین زیادہ تہا
اور جو کہ بڑا بوڑہا ہوتا ہے تو اوسکو زیادہ سلیقہ ہوتا ہے بہ نسبت چہوٹی سن والی کے

انتظام حال دیکھتے ہین کہ وہ کسی گانوؔن یا شہر مین ہو وے تھا اور وہ حضرت سن [illegible] مین جہوٹے تھی
پہر اسکی شہرت [illegible] امامت کا نہین ہوتا تو کیا تعجب اور کیا اچنبہا ہے کہ اسیطرح وہ لوگ
جو سن چکے ہین مفاہیم ممکن وغیرہ کو یعنے سمجھہ چکے ہین معنے ممکن اور واجب کو اور معنے علت
معلول اور معنے ترجیح بلا مرجح کو اور معنے دور تسلسل کو تو اونکو یقین تری دلیل
اعرابی سے نہووے اور جن لوگون نے کبھی ان باتون کو نہین سنا اور اونکی معنی [illegible]
اونکے کانون مین نہین پڑے تو اونکو اوس دلیل اعرابی سے یقین ہو جاوئ اور دوسرا وجہ [illegible]
یہ ہے کہ جبکہ ایک بات کی لیے دنیا مین کبھی کئی دلیلین ہوتے ہین تو ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ ان
لوگون کے لئی یعنے واسطے اون لوگون کے کہ وہ بہت پڑہے ہین اون باتون کے ساتھہ کہ [illegible]
اونکا ذکر ہو چکا ہے دلیل اعرابی ناتمام اور کامل ہو جاتی ہے اسیطرح سے اون لوگون کی لیئی بہی [illegible]
اعرابی کے ساتھہ کچھ اور باتین ہووین کہ یہ دلیل اون باتون کی ساتھہ دلیل کامل اور تمام ہو جاوے
شاید وہ باتین یہ ہووین یعنے جیسا کہ پہلی لوگون کے پاس اس بات پر کہ یعنی اون لوگون کے
پاس کہ بہت پڑھے ہین ممکن یعنی وہ چیزین کہ کبھی ہست یعنی پائی جاتی ہین اور کبھی نیست و نابود
ہو جاتی ہین یعنے آپ ہی آپ پائی نہ جا سکنے پر دلیل ترجیح بلا مرجح ہے جیسا کہ اوسکا بیان ہو چکا
اسیطرح سی اون لوگون ان پڑہ کی پاس اسپر دلیل یہ ہے کہ وہ کہین کہ ہم یقین جانتی ہین [illegible]
عقل یعنی اپنی عقل سے بغیر غور اور فکر کے یہ جانتی ہین کہ کوئی چیز اون چیزون مین کہ وہ کبھی ہست
ہوتی ہے یعنی پائی جاتے ہین اور کبھی نیست و نابود ہو جاتی ہین آپ ہی آپ پائی جا نہین سکتی ہی [illegible]
سبب کہ اگر لڑکے سے کہ کچھ بہی عقل رکھتا ہو وہی کہین کہ ایک چھوٹا سا مکان بغیر بنانی والی کے
بن گیا ہے تو نہین مانتا ہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اونمین سی کوئی چیز آپ ہی آپ نہین [illegible]
اور جیسا کہ پڑہے ہوئے لوگ واجب الوجود کے ہونیکو دور اور تسلسل سے ثابت کرتے ہین جیسا
کہ اسکے تقریر اور بیان اس فائدی مین سن چکے ہے اسیطرح سی ان ان پڑہ لوگون کے پاس [illegible]
کے واجب الوجود ہونے پر کئی دلیلین ہو سکتی ہین پہلی دلیل اونمین سے یہ ہی کہ ہم یقین
جانتی ہین کہ وہ شخص کہ خالق مالک ہمارا اور سب چیزون کا ہے یعنے وہ شخص کہ جسنے لوگون کو
اور چیزون کا یعنے اون لوگون کا اور اون چیزون کا کہ وہ کبھی ہست ہوتی ہین یعنے پائی
جاتی ہین اور کبھی نیست و نابود ہو جاتے ہین پیدا کرنے والا ہے وہ ہم سا نہین [illegible]
اسواسطی کہ وہ لوگ کہ جیسے ہین کبھی ہست و نیست ہوتی ہین ہم یعنے جانتی ہین کہ جیسا [illegible]

ناچیز سے ناچیز چیز جیسا کہ مینگنی اونٹ کی اور قدم آدمی کا بہی پیدا نہین ہو سکتا تو ایسی آسمان
بڑے بڑے اور ایسی زمین بڑے کہ اوسمین بڑی بڑی راہین دور و دراز ہین ہرگز ہرگز پیدا
نہو سکین گی تو اس سی یہ معلوم ہوا کہ وہ ہمسا نہووےگا کبھی ہست و نیست ہو نہین تو وہ واجب
الوجود ہووےگا اور دوسری دلیل اسپر یہ ہے کہ جو چیزین کہ کبھی ہست اور
کبھی نیست ہوتی ہین اونکی اس حالت سی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اونکا ہست اور نیست ہونا
اونکی ذاتون کی طرف سی نہین ہے نہین تو اگر ہستی اونکی ذات کی طرف سی ہوتی تو وہ ہمیشہ
پائی جاتی اور ہمیشہ باقی اور اسیطرح سی اگر نیستی اونکی ذات کیطرف سی ہوتی تو وہ ہمیشہ سی نیست و نابود ہوتی اور ہمیشہ
نیست و نابود رہتی تو اس سی یہ معلوم ہوا کہ ان چیزون کی ہستی اور نیستی اونکی غیر باعث سی ہے اور وہ دونون ان باتون
مین تابع غیر کے ہین اور یہ بڑا عیب ہے اور تم ای بہائی اور بہن ایمانی کئی دفع سن چکے ہو کہ حق تعالی کہ وہ
ہم سبکا خالق اور مالک ہے سب عیبون سے پاک ہے بہلا اوسمین ایسا بڑا عیب کب ہو سکتا ہے
اور اوسمین دوسری بات یہ ہی اگر معاذ اللہ حق تعالی کے ہستی و نیستی اوسکے غیر کے باعث
سے ہوتے اور وہ خدا اپنا وجود اوس غیر کا تابع ہوتا تو وہ غیر قابل خدا ہونیکے ہوتا نہ خدا
تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا اور اون لوگون کو یعنی ان پڑہ لوگون کو کچھ احتیاج طرف
سمجھنے یعنی دور تسلسل کے اور دلیل باطل ہونے ان دونون کے نہین ہے اسواسطی کہ اگر چہ
ان پڑہ لوگ اس احتمال کو کہ شاید ہمارا خالق اور مالک ہمسا ہووے فرض کرتے یعنی اس احتمال کو
اپنی خیال مین ٹہراتے تو البتہ یہ لوگ بہی طرف سمجھنی معنی دور اور تسلسل اور بیان دلیل باطل ہونے
ان دونون چیزون کے محتاج ہوتے واسطے باطل کرنے اوس احتمال کے اور جبکہ وہ
اوس احتمال کو خیال مین بہی نہین لاتے جیسا کہ تم ابہی اونکی دلیل مین دیکھہ چکی ہو تو ناچار ہے
کہ اونکو اون چیزون کی طرف کچھ احتیاج نہووےگی اور یہ دلیلین کہ اسوقت میرے خیال مین
آئی ہین اسی طور سے ہو سکتا ہے کہ کچھ اور بہی اونکے لئی دلیلین ہووین اور جبکہ لائے
اس بندہ کہاسی کو ان دونون دلیلون سے جسطرح سی کہ میری عقل ناقص مین گذرا تہا
خاطر خواہ فراغت حاصل ہوئی تو اب یہ امید ان بیچ خدمت اون لوگون کے کہ متوجہ ملاحظہ
اور دیکھنے اس رسالہ کی ہین اون لوگون مین سے کہ وہ صاحب علم و کمال ہین یون عرض کرتا ہے
کہ ای بہائی اور بہن ایمانی تمکو یہ چاہیئے کہ اس رسالہ سے یا اور رسالون مین سے ان پڑہ لوگون
کے لئی مانند دلیل اعرابی وغیرہ کی کہ آسان اور سہل ہووی بیان کرو اور وہ دلیلین کہ اونکو نفع [illegible]

وہ باتین مشکل اور وہ لفظین عربی کہ کبہی اونکی کانین نہین پڑین اور اونہون نے نہین
اونکی سامنی بیان کرو اسواسطی کہ ہو سکتا ہی کہ یہ لوگ جبکہ ان باتون کو سنین تو اونکی
پہلی باعث یقین کا نہووی جیساکہ ہمنے بارہا دیکہا ہے اور سنا ہی کہ بعضا شبہ آسان ہو
کہ ہر ایک اوسکو سمجہ سکتا ہے اور جواب اوسکا اوسطرحکا مشکل ہوتا ہے کہ ہر ایک
بلکہ جو کوئی کہ دقیق النظر اور بہت ذہین ہووے یعنے بڑا عقلمند اور بہت پڑہا ہووی
جگہہ پر احتمال اور گمان یہ ہوتا ہے کہ ایسی لوگون سے ایسی باتون کا ذکر و بیان کر
لیئے باعث معصیت اور گناہ کا ہووے لیکن اگر یہ لوگ کہین سے اون لفظون کو سن
اور معنی اونکے بہی سمجہ آوین یا تمہین نے بسبب غفلت کی ذکر اور بیان ان باتون کا
ہو وہی اور اس صورت مین اونکو اوس دلیل اعرابی وغیرہ سی یقین نہ آدے تو اوس دلیل
کو جسطرح آسان وسہل سے کہ ممکن ہووے اوسکی باتون کو ہندی سکے چندی کرکے سمجہا
اور اگر اونہون نے ان باتون کو سنا نہووی تو ہرگز ہرگز اونسی ان باتون کا ذکر او
بیان نکرو تمام ہوئین وہ باتین کہ جنکا بیان ہمین منظور تہا فللہ الحمد والمنہ فائدہ دو
بیچ بیان قادر ہونے حق تعالی کے ہے یعنی پیدا کرنے والا دنیا جہان کا اپنی کامون مین
ہے یعنے جب چاہے کسی کام کو کرے اور جب چاہے تو اوسکو چہوڑ دے اور موجب نہین ہے
یعنے جسطرح سے کہ آگ ہے اور آفتاب بیچ روشنی دینیکی اور خشک کرنے کی بعضی چیزونکی مضطر
و ناچار ہوتے ہین اور اونکے کام کبہی اونسے جدا نہین ہوسکتے اوسطرحکا حق تعالی نہین ہے
اس بات پر ہمارے پاس ایک دلیل یہ ہے کہ وہ چیزین دنیا مین کہ کبہی پائی جاتی ہین اور کبہی
نیست و نابود ہوجاتی ہین دو حالت سی خالی نہین ہے یا تو اونکو حق تعالی نے پیدا کیا ہے
تو اس صورت مین حق تعالی کا قادر و مختار ہونا ثابت ہو دیگا اسواسطی کہ اگر خدا پناہ بخدا
قادر و مختار نہوتا تو یہ چاہیئے تہا کہ وہ چیزین کہ اونکا ابہی ذکر او بیان ہو چکا ہے کبہی
نیست و نابود نہوتین اسلیئے کہ موجب یعنی مضطر کا کام اوس سے کبہی جدا نہین ہوتا تو
اس سے یہ معلوم دیا کہ حق تعالی قادر مختار ہے یہی ہمارا مطلب تہا اس فائدہ مین اور
اگر اسطرح سے نہووے یعنی وہ چیزین کہ کبہی نابود ہوجاتی ہین اونکا پیدا کرنے والا حق تعالی
نہووے بلکہ پیدایش اس دنیا کے اسطرح پر ہووے کہ حکمای یونان وغیرہ کے
کہتے ہین کہ خدا ایک ہی اوس سی سوای ایک چیز کی دوسری چیز نہین ہوسکتی جیساکہ

آگ سی سوای گرمے کی سردی پیدا ہو نہین سکتی اسیطرح سے خدا سے پناہ بخدا اسواسطے
عقل اول کے کہ اوسکو بلا تشبیہ مشابہ اوسکی سمجہتی ہین ان باتون مین کہ جیساکہ خدا کو
لیئے بدن اور کوئی رنگ اور بو وغیرہ اور مکان اور طرف اور ٹہرنا اوسکا نہین
یا چلا جانا اوسے نہین ہوسکتا اسیطرح سی یہ باتین اوس عقل مین بہی نہین ہوسکتین
اور جیساکہ آگ سے اثر اوسکا کہ گرمی ہے جدا نہین ہوسکتا اسی طرحسے اوس سی حق تعالی کے
ہے عقل کا پیدا ہونا جہوٹ نہین ہوسکتا یہ بات اونکی باطل ہے اسواسطے کہ اگر پیدایش
دنیا اوسطرح پر ہوتی کہ وہ کہتی ہین تو معاذ اللہ حق تعالی مین دو عیب بڑے
ہوتے ایک اونمین سے یہ ہی کہ ہمسے تو بہت سی کام ہوسکین اور پناہ بخدا اور
خدا سے کہ وہ ہمارے خالق کا خالق ہے یعنی وہ ہے پیدا کرنے والا عقل اول کا کہ
اسنے ہم سبکو موافق گمان باطل اونکے کی پیدا کیا ہے اور دوسرا عیب معاذ اللہ
خدا مین اونکے موافق مذہب کی یہ ہوگا کہ حق تعالی عقل اول کے پیدا کرنے مین مضطر
اور ناچار ہووے جیساکہ آگ ہے گرمی اور روشنی دینی مین اور ہم اپنی سب کامون
مین قادر یعنی مختار ہووین اور یہ بہی سب لوگ چہوٹے بڑے جانتے ہین کہ وہ شخص کہ
اوسمین ایسی عیب بڑے بلکہ کچہہ عیب اور برائیان ہووین تو وہ قابل اور لائق خدا
ہونیکے نہین ہوتا یعنے اس سے یہ معلوم ہوا کہ پیدایش ہم ممکنون کی اوس طور پر کہ حکما
گمان کرتے ہین باطل اور برا ہے حاصل اس کلام کا اور مطلب اسکا یہ ہے کہ اگر اون
چیزون کا پیدا کرنے والا حق تعالی ہووی تو اوسکا قادر اور مختار ہونا ثابت ہوگا
جیساکہ تو سن چکا اور اگر اون چیزون کو خدا نے پیدا نہ کیا ہووے بلکہ کسی اور نے
اونکو پیدا کیا ہووی اور خدا تعالی پناہ بخدا موجب ہووی یعنے مانند آگ وغیرہ
کے گرمی وغیرہ مین اپنی کامون مین مضطر اور لاچار ہووی خواہ اوس وضع پر
ہووے کہ اوسکو حکمای یونان وغیرہ کہتی ہین جیساکہ اوسکو تو ابہی سن چکا ہے
یا اور وضع پر ہووے لیکن جبکہ ان صورتون مین موجب ٹہرتا ہے تو یہ طرحین ہم
پیدایش دنیا مین نہوسکینگے یہ سب چہوٹی بڑے جانتی ہین اسواسطی ان طرحون
مین پناہ بخدا حق تعالی کا لاچار اور مضطر ہونا اپنی کامون مین کہ بڑے عیبون
سے ہے پایا جاویگا اور جسمین ایسی عیب پائی جاوین تو وہ قابل اور لائق خدا

ہونے کے نہین ہو سکتا یہ دلیل قادر مختار ہونے حق تعالی کے کہ ہمنی بیان کی ہے
واسطے اون لوگون کے ہے کہ وہ متوسط ہووین یعنے درمیان مین ہووین یعنے
نہ اون لوگون مین سے ہووین کہ ابہی اونہون نے پڑہنا شروع کیا ہووے اور نہ
اون لوگون مین سے ہووین کہ وہ سب کتابون کو پڑہ چکے ہین اور واسطے اون
لوگون کے ہے کہ وہ مانند اون لوگون کے ہووین کہ اونکا ابہی ذکر اوپر بیان ہو چکا
ہے یعنے وہ لوگ کہ وہ سمجہ سکتی ہووین ان متوسط لوگون کی دلیلون کو اور وہ دلیل
قادر و مختار ہونے حق تعالی کے کہ وہ لائق مبتدیون کے ہووے یعنی اون لوگون
کے قابل ہووے کہ ابہی اونہون نے پڑہنا شروع کیا ہے اور وہ لوگ کہ مشابہ اونکے
ہین فہم و دانست مین وہ دلیل یہ ہے کہ اگر معاذ اللہ خدا قادر و مختار نہوتا اپنی کامون
مین تو موجب ہوتا یعنے مانند آگ وغیرہ کی اپنے کامون مین مضطر اور لاچار ہوتا اور یہ
بڑا عیب ہی کہ یہ سب چہوٹے بڑے اور عورت و مرد اور عالم و جاہل یقینی جانتے
ہین کہ وہ شخص کہ وہ ہمارا خالق اور مالک ہے اور کوئی اوسکے مثل اور مانند نہین ہے
اور اوسمین ایسی ایسی صفتین پائی گئے ہین اور وہ سب صفتون بری سے بری ہے
یعنے پاک ہے اور جسمین کچہہ بہی بری صفتین پائی جاوین تو وہ قابل اور لائق خدا ہونے
نہوگا تو بہلا کسطرح جیسے ایسا بڑا عیب کہ ہم ناقص اور عیب دار اوس سے پاک ہین اوسمین
پایا جاویگا **فائدہ تیسرا** بیچ اسکے ہی کہ پیدا کرنے والا جہان کا عالم ہے یعنے سب
چیزون کو جانتا ہی ایک اسیر دلیل ہمارے پاس یہ ہے کہ اگر خدا پناہ بخدا عالم نہوتا تو
اوس سے پیدا کرنا ان ممکنون کا نہو سکتا جیسا کہ ہم دیکہتی ہین کہ جو کوئی کہ لکہنا نہین
جانتا تو اوس سے لکہنا نہین ہو سکتا اور جو کوئی کہ پڑہنا نہین جانتا تو وہ پڑہ
نہین سکتا ہے اسیطرح ہر کامون کا حال ہے تو اس سے یہ معلوم دیا کہ حق تعالے
پہلے سی جانتا تہا کہ اون ممکنون کی پیدائش اس وضع اور اس طور پر ہو سکے گی تب
تو اوسنے اون ممکنون کو اون وضعون اور اون طرحون پر پیدا کیا دوسرے
دلیل علم حق تعالی کے یہ ہی کہ اگر معاذ اللہ حق تعالی عالم نہوتا تو جاہل ہوتا یعنے بی علم
ہوتا یہ بہی بڑے عیبون سے ہے تو چاہیئے کہ ہمارا خالق اور مالک کہ بے شک و شبہ
ہمسا ناقص نہین ہے اوسمین یہ عیب نہووے اور پاک ہووے اس صفت بری سے جیسا

کہ اسکو تو پہلی فائدہ مین سن چکا ہے **تبصرۃ** جاننا چاہیئے یہ بات کہ یہ دلیلین
قادر ہونے حق تعالی کی اور عالم ہونے اوسکی کے ہمنی بیان کین دلیلین اس بات
کے ہین کہ حق تعالے کچہہ چیزون پر قادر و مختار ہے اور وہ ہے خدا کچہہ چیزون کو جانتا
اور وہ دلیلین نہین قادر اور عالم ہونے اوسی سے حق تعالی کے کہ اونسے یہ بات ثابت
ہووے کہ حق سبحانہ تعالی سب چیزون کو جانتا ہے اور سب چیزون پر قادر ہے جگہہ
اکثر اثبات کی دلیلون کو کہ عالم لوگ اس جگہہ پر لکہتی ہین مین نے خالی اشکال و اعتراض
سے یعنی مشکل ہونے سی اور ناقص ہونے سی اور کسی سے نہ پائین تو اس جگہہ مین ایک
دلیل کہ وہ سہل و آسان اور ظاہر مین وہ نقص و کسیکے سی خالی بہی تہی بیان کی وہ یہ ہے
کہ اگر خدا کسیقدر ہی پر قادر و مختار ہووی اور بعضی چیزون کے کرنے سی عاجز اور لاچار
ہووے جیسا کہ ہم ممکنون کا حال ہے تو وہ بہی ہماری طرح سے ناقص اور عیب دار ہوویگا
تو ہم اور وہ یکسان اور برابر ہو جاوینگے اس بات مین کہ جیسا کہ ہم بعضی چیزون پر
قادر ہین اور بعضی چیزون سے عاجز ہین اسیطرح سی اس صورت مین حق تعالی ہے یعنے
چیزون سے عاجز ہوویگا اور اس جگہہ پر یہ فرق بتانا کہ ہم مین اور خدا مین یہ فرق ہے
کہ ہم آسمان اور تہوڑی سے چیزون پر قادر ہوتے ہین اور خدا بری بڑے چیزون اور
بہت سی چیزون پر قادر ہوتا ہے یہ فرق کچہہ فائدہ نہ بخشیگا اسواسطے کہ اسطرح کا فرق
آدمیون مین بہی ہوتا ہے یعنی بعضی لوگون کو ہم دیکہتی ہین کہ بہت سی کامون پر اور بڑے
بڑے مشکل کامون پر قادر ہوتے ہین کہ غیر اونکے اون کامون سے اور ویسے
کامون سے عاجز ہوتے ہین اس صورت مین حق تعالی ہم ناقص اور عیب دارونکے
مشابہ ہو جاویگا یہ سب جانتے ہین کہ خالق اور مالک ہمارا اگر وہ یقینی ہمسا نہین ہے اور
ہم سب بہی وہ بہمی ہے سب صفتون نہین تو اس سے معلوم ہوا کہ حق سبحانہ و تعالی کہ خالق
اور مالک ہمارا ہے سب چیزون ممکن پر قادر ہوویگا اور کوئی چیز اوسکی
قدرت سے باہر نہوویگی مگر وہ چیز کہ محال ہووے یعنی وہ چیز کہ قابل ہستی اور پیدائش
کے نہووی اونمین سے ہے وہ چیز کہ وہ ساری سفید بہی ہووے اور وہی چیز ساری
سیاہ بہی ہووے ایک ہی وقت مین اور اسیطرح جیسے یہ بات کہ آسمان بڑے کا بڑا رہے
اور انڈا کبوتر یا مرغ کا چہوٹے کا چہوٹا رہے پہر وہی آسمان ویسی انڈے کی اندر

سما جاوے تو ایسا آسمان اور ایسی انڈے کا ہونا کہ پہلا دوسرے مین سما جاوے
قابل اور لائق پیدا ایش کے نہین ہے تو اوس پر حق تعالی اور کوئی قادر ہرگز ہرگز
قادر نہین ہوتا یعنے ایسی چیز کو کہ حق تعالی اور جو کوئی کہ قادر ہووے پیدا نہین
کر سکتا اسواسطے کہ ہم یقینی جانتے ہین کہ ایسی چیزین ہرگز ہرگز قابل اور لائق ہست
ہونیکے نہین ہے اسواسطے کہ حاصل ان دونون باتون کا اسبات کی طرف رجوع
کرتا ہے کہ ایک ہی چیز ایک ہی وقت مین ہست اور نیست ہووی اسواسطے کہ سب لوگ
یقین جانتے ہین کہ جمع ہونا نری سفیدی اور سیاہی کا ایک جگہہ پر ایک وقت مین
محال ہے یعنی کسی طرح سے نہین ہو سکتا کہ سب نری سیاہ ہووی اور وہی سب نری
سفید ہووی تو یہ کہنا کہ ایسی چیز کہ وہ ایک وقت مین نری تمام سفید ہووی اور
وہی اوسی وقت مین نری تمام سیاہ ہووی دنیا مین پائی گئی ہے اس سی یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ایسی چیز دنیا مین پائی گئی ہے ایک وقت مین اور اس بات سی کہ اوس طرح کے
سفیدی اور اسطرح کے سیاہی ایک وقت مین ہرگز ہرگز پائی نہین جا سکتین یہ معلوم
دیتا ہے کہ ایسی چیز ایسی وقت مین نہین پائی گئی اور یہ وہی بات ہے کہ ہمنی ابھی کہی تھی
کہ وہ یقینی محال ہے یعنی ایک ہی چیز ایک ہی وقت مین ہست ہووی اور اسی طرح کی ہے
یہ بات کہ آسمان بڑے کا بڑا رہے اور انڈا کبوتر وغیرہ کا چھوٹی کا چھوٹا رہے اور ایسا
آسمان ویسی انڈے کی اندر سما جاوی حق تعالی کی قدرت کی باعث سی یا کسی اور قادر کے
قدرت کی باعث سی تو اس بات سی کہ آسمان بڑے کا بڑا ہے اور وہی آسمان ویسی
انڈے مین سما جاوی بسبب قدرت حق تعالی کے یا کسی قادر کے تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ وقت
سما جانے اوس آسمان کے ویسی انڈے مین وہ آسمان جیسا کہ بڑا تھا بڑا رہا اور اس
بات سی کہ اسکو سب لوگ جانتے ہین کہ بڑی چیز مین چھوٹی چیز نہین سما سکتے سما تے اسی
بات کی کہ انڈا چھوٹے کا چھوٹا رہا اور اوسمین ویسا آسمان سما گیا بسبب قدرت حق تعالی
کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ویسا آسمان کہ وقت سما جانے اپنی کی انڈے مین بڑا تھا اوس
وقت مین بڑا نہ تھا تو ان دونون باتون سی یہ معلوم دیا کہ اگر حق تعالی یا کوئی قادر ایسا
قادر ہووے کہ آسمان بڑے کو کہ بڑے کا بڑا ہے اور انڈا چھوٹے کا چھوٹا رہے
پھر ایسی آسمان ویسی انڈے مین سما دے تو اس سی یہ معلوم دیتا ہی کہ آسمان

ایک ہی وقت مین بڑا رہے اور اوسی وقت مین بڑا نرہے اور یہ وہی بات ہی کہ اسکو
سب جانتے ہین کہ ہرگز ہرگز نہین ہو سکتے یعنی ایک ہی وقت مین بڑا ہونا آسمان کا
ہست ہووی یعنی پایا جاوی اور اوسی وقت مین نیست ہووی یعنی نہ پایا جاوے
حاصل اس طول سی یہ ہے کہ جو چیز کہ قابل اور لائق ہستی کے ہووی یعنی قابل اسکی ہووے
کہ دنیا مین پائی جا سکے اور اوسکو حق تعالی یا کوئی اور قادر پیدا نہ کر سکے تو اوسکو عاجز
کہتی ہین اور اوسکے لئی یہ بات عیبون سی شمار کیجاوی گی اور جو چیز کہ محال ہووی یعنی
وہ ایسی چیز دنیا مین سے ہووی کہ وہ لائق اور قابل پائی جانیکے نہووی تو ایسی چیز کے
پیدا نہ کرنے سی عاجز ہونا اور کوئی عیب اور برائی واسطے حق تعالی کے یا کسی قادر کے
نہین ہوتی اور جبکہ تو اس بات کو سمجھ چکا تو اب گوش دل سی سن اس بات کی وجہ کہ کیا وجہ ہے
کہ عورتین اور لڑکے اور ان پڑہ لوگ اقرار اس بات کا نہین کرتے کہ حق سبحانہ تعالی محال پر
قادر نہین ہے اسکی کئی وجہ ہین ایک اونمین سے یہ ہے کہ بخوبی معنی محال کے نہین سمجھتی نہین
تو یہ یقیناً جانتی کہ اوسکو کوئی قادر پیدا نہین کر سکتا اور دوسرے وجہ یہ ہے کہ وہ ڈرتے
ہین اس بات سی کہ اگر ہم یہ کہین کہ حق تعالی اسپر قادر نہین ہے یہ بات مخالف ہووے گی اوس بات
کے کہ سب لوگ کہتی اوسکو یعنی حق تعالی سب چیزون پر قادر ہے اور دوسرا ڈر انکو یہ لگتا
کہ حق تعالی کو جبکہ ہم کہین گے کہ وہ محال پر قادر نہین ہے تو حق تعالی کو عیب لگی گا تو ہم اوسکے
جواب مین یون کہین کہ شوق سے کہو یہ بات اور تم کچھہ نہ ڈرو اسواسطے کہ ہے ہم ان باتون
کا ایسا جواب انشاء اللہ تعالی تمہاری لیے بیان کرینگے کہ اوس سے تمہاری تشفی اور خاطر جمع
ہو جاوےگی وہ یہ ہے اکثر محال کے قسمین اسطرح کی ہوتی ہین کہ اونکی لیے حقیقت مین اور خیال مین
اصل نہین ہوتے بلکہ خیال اپنی طرف سی ایک احتمال واہی تباہی تراش خراش کے پیدا کرتا ہے
حاصل کلام اس جواب کا جس صورت مین کہ تم کہو کہ حق تعالی محال پر قادر ہے وہ بات کہ سب لوگ
کہتی ہے کہ حق تعالی سب چیزون پر قادر ہے بنی رہتی ہے اسواسطے کہ محال تو کوئی چیز نہین
ہے جیسا کہ تو ابھی سن چکا ہے تو اوسپر قادر نہونے سی کچھہ بات مشہور کے خلاف واقع
نہووےگی اور تم یہ ڈرتے تھی کہ اگر ہم اس بات کو کہین کہ خدا محال پر قادر نہین ہے اور اوسکو
پیدا نہین کر سکتا تو خدا مین عیب لگی گا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ تمکو توہم ہے اور یہ بات غلط
ہے اسواسطے کہ جو چیز کی قابل اور لائق پیدا کرنیکے نہووی تو اوسکی پیدا نہ کرنے سی قباحت

حق تعالی کے یا کسی قادر کی کیا عیب ہوگا عیب جب ہوتا کہ وہ چیز لائق اور قابل پیدائش کے
ہوتے اور پھر اوسکو حق تعالی پیدا نکر سکتا تو اوس سے یہ معلوم ہوتا کہ محال کے پیدا نہ کرنے
سے نہ تو واسطے حق تعالی اور نہ واسطے کسی اور کے قادر و نہیں سے کچھ عیب نہیں لگتا اور
تیسری ہم یہ کہتی ہین کہ اگر محال کوئی چیز بھی ہووے تو بھی اوسکے پیدا نہ کرنے سے کوئی عیب
اور برائی واسطے حق تعالی کے نہیں ہوتے اسواسطے قادر کے معنے یہ ہین کہ جو چیزین کہ وہ لائق
اور قابل پیدائش کے ہووین اونکو جب چاہے کرے اور جب چاہے تو اونکو چھوڑ دیوے تو اگر حق تعالی یا اور
کوئی قادر ان میں سے اون چیزون مین سے کہ وہ لائق اور قابل پیدائش کے نہیں ہے پیدا نکر
تو اوسکے ہو نہیں کچھ نقص اور عیب نہ لگیگا اور اگر ابھی تمہاری خاطر جمعی اور تشفی ان باتون
سے نہوئی ہووے اور تمکو یہ خیال ہووے کہ شاید اس بات مین ہماری عقلین چوک گئی ہووین
تو اب مین واسطے دلجمعی اور تشفی خاطر تمہاری کی ایسی بات بیان کرتا ہون کہ اوسمین یہ احتمال
نجاوی وہ یہ ہے کہ ہمارے اور تمہارے امام اولین امام المتقین یعسوب الدین حضرت امیر المومنین
نے ایسی شخص کے جواب مین جیسا کہ تو اسکو اس رسالہ مین سن چکا ہی وہ کلام ارشاد کیا کہ
حاصل اوسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی کو وصف ساتھ عجز کے نہیں کر سکتے مگر وہ چیز کہ تو نے
پوچھی یعنی آسمان کا انڈے مین سما جانا وہ نہیں ہو سکتی اور مشابہ اسکی حضرت عیسی اور حضرت
امام رضا سے اور بعضی اماموں سے جواب اس بات کا کئی حدیثون مین نقل کیا گیا ہے بحار الانوار
وغیرہ کی الحمد للہ اولاً و آخراً اور حق تعالی کو اور کسی قادر کو ایسی چیز کے نکر سکنے کی باعث سے
عاجز اور ناچار نہیں کہہ سکتی اسواسطے کہ عاجز اوسی کہتی ہین کہ ایک شخص بسبب اپنی ناقص ہونے
کے کسی کام کو نہ کر سکے اور اوسکے امثال اور اقران یعنی وہ لوگ کہ پابند اوسکے ہووین
اوس کام کو کر سکین جیسا کہ کوئی شخص بسبب اوسکی کہ ہاتھ اوسکے کٹی ہووین یا ہاتھ یا
تو اوسکے اچھی ہووین لیکن اوسنی نکبھی لکھنا نہ سیکھا ہووے اور رنگنا کسی رنگ کا
ہووے اور لکھہ نسکے یا اوسطرح کا رنگ رنگ نہ سکی تو اور لوگ اوسکو کہین گے کہ وہ لکھنی
اور رنگنی سے عاجز ہے اور اگر کوئی شخص کسی لکھنی والے سے یا رنگریز سے کہی کہ ایسا
قاف میرے لیے لکھدے کہ اوسکے پیٹ مین آسمان سما جاوی یا شیشے یا چینی کے برتن
رنگ دی اور یہ دونون کہین کہ ہم ایسا قاف یا ایسا برتن نہیں رنگ سکتے تو کوئی شخص
اسکو عاجز و لاچار نہ کہیگا بلکہ سب لوگ اوسی شخص کو دیوانہ کہین گے اور کہین گے کہ یہ دونون

چیزین لکھنی اور رنگنی کے قابل نہیں ہے تو اوسکو اور لوگ عاجز اور ناقص نہ کہین گے
اسواسطے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اوس شخص کے جواب مین کہ اوسنی اون حضرت
سے کہا کہ حق تعالی اس پر قادر ہے کہ انڈے کے اندر اتنی بڑے آسمان کو کر دیوی یون
فرمایا کہ اللہ لا یوصف بالعجز و الذی قلت لا یکون یعنی حق تعالی کو عاجز نہیں
کہہ سکتے مگر وہ بات کہ تو نے کہی نہیں ہو سکتی اور جاننا چاہیے یہ بات کہ حق سبحانہ تعالی کا قادر
ہونا محال پر اگرچہ ایسی بات حق ہے کہ اوسمین کچھ جگہہ شک اور شبہی کی نہیں ہے اور سب
عاقلون کو اس بات کا اعتقاد اور جاننا چاہیے لیکن ہر جاہل اور ان پڑہ کے سامنے اس
بات کا بیان کرنا اوس وضع پر کہ مینے یہان بیان کیا ہے نہیں چاہیے جیسا کہ کہا گیا ہے
کلم الناس علی قدر عقولہم یعنی کلام کرو آدمیون سے موافق عقلون اونکی کے بلکہ پہلی اونکی
عقلون کے امتحان اور آزمایش کرو اسطرح سے کہ اونسے پوچھو یہ بات کہ ایک چیز ایک وقت
مین ہست ہووے اور وہی چیز اوسی وقت مین نیست ہووے یعنی ایک چیز کے ہستی یعنی
پایا جانا اور نیستی یعنی نیست و نابود ہونا اوسکا ایک وقت مین ساتھی ان دونون چیزونکا پایا جانا ہو سکتا ہی یا نہین
اگر وہ اقرار کرین اس بات کا اور کہین کہ یہ بات کسیطرح نہیں ہو سکتی تو اوس سے اس بات کا بیان اوس وضع سے کہ اس عاجز
نے بیان کیا تھا یا اوس بیان سے سہل اور آسان وضع پر بیان کیا جاے اور اگر وہ اس بات کے سننے کے بعد یہ کہین
کہ یہ بات اگرچہ ہم سے نہیں ہو سکتے لیکن حق تعالی یقینی کر سکتا ہے اس بات کو اور وہ قادر ہے
اس پر تو ایسے لوگون کے سامنے اس بات کو نہ کہنا چاہیے اسواسطے کہ یہ لوگ حق تعالی کو ناقص
سمجھین گے کہ یہ بھی باعث تھا کہ ایک معصوم نے اوس شخص کے جواب مین کہ اوسنی یہ پوچھا
تھا کہ حق تعالی اس آسمان کو انڈے کی اندر کر سکتا ہی یون فرمایا کہ ہو سکتا ہے اور
اوسکے مثال موافق اوسکی فہم اور دانست کی یہ فرماتے کہ ایسا بڑا آسمان کسطرح سے چھوٹی
تیرے آنکھہ مین سما جاتا ہے اون معصوم کی اس مثال بتانے سے واسطے اوس سوال کرنیوالے
کے اور چپ ہونے اوس شخص کے بعد سننے اس مثال کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص بہت
نافہم تھا اسواسطے کہ وہ شخص اون حضرت کی اس جواب کے سننے کے بعد چپ ہو رہا اور خوش
ہو گیا باوصف اسکی کہ جواب اون حضرت کا مطابق اوسکے سوال کے نہ تھا اسواسطے کہ
اوسکے سوال مین تو یہ بات تھی کہ آسمان بڑے کا بڑا رہے اور انڈا چھوٹے کا چھوٹا
رہے اور اوسی طور سے وہ آسمان ویسی انڈے مین سما جاوے اور وہ مثال کے

حضرت نے اوسکی لیے بیان کی تھی یعنی سما جانا آسمان کا آدمی کی تپلی مین اسطرحسے نہین
ہوتا کہ وہ چیز کہ بڑی سی ہووے اپنی بڑائی پر باقی رہ کی اوس تپلی چھوٹے مین سما جاوے
بلکہ اسطرحسے ہوتا ہے کہ بڑے چیز چھوٹی ہوکے تپلی مین آتی ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہین
کہ چھوٹے آئینہ مین اور تپلی مین صورت آدمی اور چیزون کی کہ وہ بڑی ہووین تپلی اور
آئینہ سی چھوٹی ہوکے تپلی اور ویسے آئینہ مین آتی ہین اس کلام عالی مقام کو باوصف اسکی
کہ مطابق اوسکے سوال کے نہ تھا اون حضرت سنے واسطے دو فائدون بڑے کی بیان
فرمایا ہے کہ اونکو اب یہ ہیچمدان بیان کرتا ہے **پہلا فائدہ** اونمین سے یہ ہے
کہ ایسی لوگون سے کہ وہ بہت نادان ہووین تو اونسے حقیقت حال اس مسئلہ کی جیسا کہ
چاہیے بیان نہین کرنا چاہیے جیسا کہ بہی اس عاصی سنے بہی تمہاری خدمت مین ابہی ذکر
کیا تہا **اور دوسرا فائدہ** یہ ہے کہ وہ لوگ کہ اس مسئلہ کی حقیقت کو کما ہی جانتی
ہین یعنی جیسا کہ چاہیے تو اونکو لازم ہے کہ اسبات کو اونکی سامنی اوس وضع سی بیان
کرین کہ جہوٹ بہی نہووے اور اوس سے اونکی خاطر جمعی بہی ہو جاوے خوب اور بہتر
اون وضعون کے وہ وضع بیان کی ہے کہ اوسکی طرف اشارہ کیا ہے اون حضرت
نے اپنی کلام معجز نظام مین وہ یہ ہے جبکہ ایسی لوگ کہین کہ حق تعالی اس بات پر قادر
ہے کہ ایسی بڑے آسمان کو ویسے چھوٹے انڈے مین داخل کر دی تو اونکے جواب مین
یون کہا جاوے کہ جسطرحسے کہ حق تعالی کی قدرت کاملہ کی باعث سی تمہاری آنکہونکی تپلیون
کہ وہ بہت چھوٹی ہوتی ہین بہ نسبت انڈے کی کبوتر اور مرغ وغیرہ کے اتنا بڑا آسمان
سما جاتا ہے تو کیا تعجب ہے اور کیا اچنبہا ہے کہ اوسیطرحسے یہ بڑے آسمان اوسکی
قدرت کی باعث سی اون انڈون مین سما جاوین بلکہ یہ بات پہلی بات کی بہ نسبت اوسکی
قدرت کی نزدیک بہت سہل و آسان ہے اور جبکہ بحمد اللہ تعالی و توفیقہ یہ عاصی
بیان دلیل عموم قدرت حق تعالی سے فارغ ہوا تو اب عموم علم حق تعالی بیان کرتا
یعنے اب یہ عاصی اس بات کو بیان کریگا انشاء اللہ تعالی کہ حق سبحانہ و تعالی سب چیز
چھوٹے اور بڑے اور کھلے اور ڈہنکے کو جانتا ہے اور اس پر دلیل اوسیطرح
کے دلیل ہے کہ ہم اوسکو بیان کر چکے ہین عموم قدرت مین یعنے حق تعالی سب چیز
بڑے اور چھوٹے کیا اور نئی اور پرانی پر قادر ہے پہلے دلیل اس مطلب پر یہ ہے

کہ اگر حق تعالی بعضی چیزون کو جانے اور بعضی چیزون کو نہ جانے تو وہ پناہ بخدا ہمارا
ہمارے ہووےگا اور یہ فرق بتانا کہ حق تعالی بہت چیزون کو جانتا ہے اور ہم تہوڑے
چیزون کو جانتے ہین یہ بات تمہاری لیی کچھہ فائدہ نہین بخشتی اسواسطے کہ اسطرحکا
فرق ہم مین بہی ایک دوسرے سے پایا جاتا ہے اور یہ سب جانتے ہین کہ حق تعالی کہ ہمارا
خالق اور مالک ہے ہمسا نہین ہے نہ ذات مین اور نہ صفات مین تو اس سے یہ معلوم
ہوا کہ حق تعالی سب چیزون کو جانتا ہے اور دوسرے دلیل اس مطلب پر یہ ہے کہ
اگر کوئی بادشاہ کہ ہمسا ہوتا ہے اپنی ملک کی اور رعیت کی خبر نرکہتا ہووے تو سب لوگ
اوس بادشاہ کو نام رکہتی ہین اور بدنام کرتے ہین اوسکو اسطرحسے کہ یہ کیسا بادشاہ
ہے کہ اپنی ملک اور رعیت سی غافل ہے ان دو لوگون کی کچھہ خبر نہین رکھتا اور ایسا نکو
عیبون بادشاہ سی کہ وہ ہمسا ناقص ہے سمجھتی ہین تو یہ بات کسطرحسے اوس شخص کے لیے
کہ وہ یقینی ہمسا نہین ہے عیبو نمین سے نہووےگی تو اوس سے یہ معلوم دیا کہ اس صورت
مین ضرور ہے یہ بات حق تعالی سنے اپنی رعیت کا حال ان باتون مین جانتا ہووے کہ کون
اونمین سے بہوکا اور پیاسا ہے اور ننگا اور کہلا ہے اور کون صحیح ہے یعنی تندرست
ہے اور کون بیمار ہے اور کون کس پر ظلم اور زیادتی کرتا ہو اسطرحکی جتنی باتین ہین خواہ کہلی
ہووین یا چہپی سینہ مین ہووین یا مکان مین سبکو جانتا ہووے ہی نہین تو اوسمین بڑا
عیب کہ ہم ناقصون کے لائق نہین ہے پایا جاوی اور حال یہ ہے کہ وہ سب عیبون
سے پاک ہے تو اس دلیل سے یہ معلوم ہوا کہ حق تعالی پر کوئی چیز چھوٹی بڑے اور کوئی
کام اوسکے کامون سے یا اوسکے بندون کے کامون سے مخفی اور پوشیدہ نہین ہے
اور جبکہ مجکو بفضلہ تعالی ان دلیلون عموم قدرت اور علم حق تعالی سے کہ اکثر لوگ اسی
طریقی پر ہمارے عالمون مین سے لکہتی تہی فراغت حاصل ہوگئی تو اب مین بعون و مدد
الہی ایک دلیل نئے طرحسی انشاء اللہ تعالی بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی
نے واسطے دکہانے اپنی قدرت اور علم کے بعضی چیزون کو یہانتک بڑہایا کہ آدمیون
کا خیال اور قیاس اوسکے دریافت کرنے مین نہین پہونچ سکتا ہے پہر کچھہ چیزون
کو یہانتک چھوٹا کیا کہ اونکا نظر آنا مشکل ہوا اسبات کو اسطرح سی خیال کیا چاہیے
کہ بدن آدمی کو اوس انداز پر پیدا کیا کہ بالفعل ہے پہر آدمی کے بدن سی گھوڑی کی

بدنکو زیادہ کیا اور اوسکے بدن سی اونٹ کی بدن کو زیادہ کیا اور اوسکے
بدن سی ہاتھی کے بدن کو زیادہ کیا اور اونکے بدنون سے جسم پہاڑون کا زیادہ
کیا اور اونکے جسمون سی جسم دریاؤن کا زیادہ کیا جیسے کہ گنگا اور جمنا اور گھاگرا اور
اور دریا ہین اور اونکے جسمون سے ایسلے طبقی زمین کا زیادہ کیا کہ اوسپر دریا بہتی ہین
یہان مناسب ہے بیان اوس کلام کا کہ شرح جغمنی مین اوسکی مصنف نی کہا ہی جہان
کہین کہ بیان کرویت زمین کا کیا ہے یعنی گولائی زمین کا وہ کلام یہ ہے کہ پہاڑون
کا ہونا زمین پر کچھ منافی کرویت زمین کے نہین ہے اسواسطی کہ نسبت بڑی پہاڑکے
طرف زمین کے مانند نسبت ساتوین حصی عرض جو کے ہی طرف ایک ہاتھ کی اور اونکے
جسم سی جسم دوسرے طبقی زمین کا زیادہ کیا اسیطرح سی جسم ہر طبقی زمین کو جسم ہر ایک
طبقے زمین پر زیادہ کیا یہانتک کہ سات طبقی زمین کے پیدا کیے اسکا بیان انشاء اللہ تعالے
کئی طرح سے کرتے مین آویگا پہلے یہ ہی کہ بعضی حدیثون سے یون ثابت ہوتا ہی کہ حضرت امام
جعفر صادق ع سی ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے ساتھ سند معتبر کے یہ روایت کی ہے کہ زینب
عطارہ کہ ایک عطر بیچنی والی تہی وہ خدمت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حاضر ہوئی اور اون سے نے بزرگی اور بڑائی مخلوقات الٰہی سے سوال کیا تو حضرت نی اوس کو
فرمایا کہ مین بزرگے بعضی مخلوقات اوسکی کو تیرے آگی بیان کرتا ہون تو دریافت کر اوسکا حال
اسطرح سے ہی کہ یہ زمین پہلی اور جو کچھ چیزین کہ درمیان اوسکی ہین بہ نسبت دوسری زمین کے
کہ اس زمین کے نیچی ہے مانند ایک گرڈھے یا چہلی کے کہ بیابان مین پڑا ہووے اور اسیطرح سی
تیسرے زمین بہ نسبت چوتھی زمین کے اور چوتھی زمین بہ نسبت پانچوین زمین کے اور پانچوین
زمین بہ نسبت چھٹی زمین کے اور چھٹی زمین بہ نسبت ساتوین زمین کے مرتبہ درازی و کلانی
اور چیلانے اور مٹاپے مین ایک دوسری کی سی اسی قدر سے زیادہ ہے پہر بعد اسکے حضرت نے
اس آیہ کریمہ کو واسطے تشفی خاطر اوس عورت کی ارشاد فرمایا خلق سبع سموات ومن
الارض مثلہن ظاہرا ترجمہ اس آیہ شریف کا یہ ہے یعنی خدا نے پیدا کیا سات آسمانون کو
اور سات زمینون کو مانند اوسکے یہ جو کچھ بیان کہ بزرگے اور بڑے ہونے خلقت زمین کا ہوا ہے
موافق کلام اللہ اور فرمانے ہمارے پیغمبر کے ہی اور دوسرا طریقہ بیان بزرگے اور بڑے
ہونے زمین کا موافق دریافت حکماے یونان کے کیا جاتا ہے یونان دریای شور یعنی سمندر

مین ایک جزیرہ تہا کہ جسکو ہندی مین ٹاپو کہتی ہین اوس قطع مین ایک شہر یا ملک تہا کہ اوسمین
بڑے بڑے عاقل اور فہمیدہ اور حکما ہوتے تھی اور رہتے تھی مثل افلاطون وغیرہ کی اونہون
نے اسطرح سے کہا ہے اور لکہا ہے کہ احاطہ زمین یعنے گہر زمین کا خواہ خط کہینچی سے یا ڈور
پارسی کے پانے سی اگر کرین تو زمین آٹھ ہزار فرسخ ہے اور فرسخ تین میل کا ہوتا ہے
اور میل تین ہزار گز ہے اور گز چوبیس اونگل کا ہوتا ہے اور اونگل برابر چھ عرض جو کی ہی
اور عرض جو کا برابر چھ بال گھوڑیکی گردن کے ہی اور مٹاپا زمین کا دو ہزار چار سے بیس
فرسخ کا حکماے یونان نے کیا ہے یہ بیان موافق رسالہ قوشجیہ کی ہے اور رسالہ کند [illegible]
مین یون لکہا ہی کہ صورت زمین کی نزدیک اکثر حکما کی گردہی ہے یعنی گول ہے مانند [illegible]
کے مگر بعضے اہل فرنگ اوسکو بیضاوی جانتی ہین یعنی طول زیادہ اور عرض کم ہے مانند انڈے
کے اور یہہ کہا ہے اوسی کندن لعل نے کہ عرض زمین کا کم ہے طول سے چوبیس میل اور تیسرا
طریقہ موافق حکماے فرنگ کی بیان کرنیمین آتا ہے کہ دانایان فرنگ نی اسطرح سے پیمایش زمین
مین لکہا ہے کہ گہیر زمین کا چوبیس ہزار آٹھ سی بہتر میل ہے اور مٹاپا زمین کا سات ہزار
نواسی میل کا شمار کیا ہے اور چوتہا طریقہ پیمایش زمین کا از روے شرع ہنود کی کہ محمد غیاث الدین
بن جلال الدین بن شرف الدین ساکن بلدہ مصطفے آباد عرف رامپور کا تہا اوسنی ایک کتاب
کہ نام اوسکا غیاث اللغات ہی اور اوسنے اوس کتاب کو واسطے بیان معنی لغتون عربی کے
تصنیف کیا ہے بیچ بیان معنی لفظ ارجا کے بعد تحقیق موافق کبتران ہنود کی پیمایش زمین
کے موافق اونکے لکہی ہے مطابق اوس کتاب کی بیان کرنے مین آتا ہے وہ لکہتا ہے
کہ پیمایش زمین بطور حکماے ہند اسطرح سے ہی کہ چیلان آٹھ بال گہوڑیکے گردن کی ایک
جو ہے اور چیلان آٹھ جو کے ایک انگشت ہے اور چوبیس انگشت کا ایک دست ہاتھ ہے
اور چار ڈنڈ ہے اور ایک ڈنڈ کے ایک لاٹھی ہے اور دس ہاتھ کا ایک بانس ہوتا ہے
اور بیس بانس کا ایک نوسین ہے اور دو ہزار ڈنڈ کا ایک کروہ ہے یعنے آٹھ ہزار
کے گنتی کو ایک کروہ کہتی ہین اور چار کروہ کی تئین ایک جوجن کہتی ہین اور سو جوجن
کو ایک دیسی کہتی ہین اور سو دیسی کو ایک منڈل کہتی ہین اور سو منڈل کو ایک
کنڈ کہتی ہین پس اس حساب سی لو کنہ شماری زمین ہے بعد بیان اس چوتھی طریقی
کے یون لکہا جاتا ہے کہ جب ہمکو بحمدہ تعالی بیان بڑائی زمین سی فراغت ہوئی تو ہم

کہتی ہین کہ زمین سے بڑا سمندر ہے ہوا سلئی کہ وہ اکثر زمین کو گھیرے ہوئے ہی مگر قدرے
قلیل کہ اوسکا چندان اعتبار نہین ہے اور جو چیز کہ کسی اور چیز کو گھیرتی ہی وہ اوس سے
بڑی ہوتی ہی اور سمندر سے بھی بڑی ہوا ہے کہ وہ دونون کو گھیرے ہوئے ہی اور
اوسمین بڑے بڑے پہاڑ مثل کوہ قاف اور بڑے ابر اور بادل اور مکانات بلند ہین اور ظاہر
یہ ہے کہ کوئی مکان زیادہ بلند مکان نمرود لعین سے دنیا مین نہ بنا ہوگا کہ جیسا کہ تفسیر خلاصۃ
المنہج والے نے لکھا ہے کہ جلد معالم مین جناب امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کے ہے قصہ نمرود
بن کوش بن کنعان کا اور قصہ مختصر جسکے ہی کہ جب نمرود ملعون نے جناب ابراہیم خلیل اللہ
علے نبینا و علیہ السلام کو آگ مین ڈالا اور اوسمین سلامت دیکھا تو کہا اوسنے کہ ابراہیم خدا
برگزار رکھتا ہے کہ اوسکے تئین اوس آگ عظیم سے بچایا مین چاہتا ہون کہ اوپر آسمان کی جاؤن
اور اوسکے خدا کو تئین دیکھون امرا اور لشکردار جو اوسکے تھی اونہون نے کہا کہ آسمان
نہایت بلند ہے جانا آدمی کا آسمان پر ممکن نہین ہے نمرود نے یہ بات سنکر کہا کہ ایک مکان
بطور مینار کے بہت بلند بناؤ قصہ مختصر ایک مینار موجب حکم اوس ملعون کے بننے لگا تین برس کے
عرصے مین تیار ہوا تو اوس پر گیا اور آسمان کو وہان سے دیکھا جیسا کہ زمین سے دکھائی دیتا تھا
وہان سے بھی ویسا دکھائی دیا دوسرے روز وہ مکان قدرت خدا سے گر پڑا اور اوسکے گرنے کا
خلق اللہ بہت ہلاک ہوئے اور حال گرنے اوس مکان کا سورہ نحل مین مفصل لکھا ہے خلاصہ
یہ کہ جب وہ مینار گر پڑا تو اوسکے گرنے سے وہ نہایت خفا اور غصے ہوا اور کہنے لگا کہ آسمان
پر جاؤنگا اور ابراہیم کے خدا سے کہ جسنے میرا مینار گرا دیا ہے لڑونگا پس اوسنے اس
ارادے پر چالیس گدہ پالے اور اونکو گوشت کھلا کھلا کر موٹا اور طیار کیا اور صندوق چہار
گوشہ بنایا اور دو دروازے اوسمین رکھے ایک اوپر کے طرف اور ایک نیچے کیطرف اور چار
کونون پر اوس صندوق کے چار نیزے جڑوائے پھر گدہون کے تئین کئی روز بھوکا
رکھا اور چار مردار نیزون پر لٹکائے ہر چہار طرف گدہون کے سر پر اور ہر پایہ صندوق کا
گدہون کے سر پر باندھا اور آپ اور وزیر اوسکا اوسمین بیٹھے الغرض کہ گدہ نہایت بھوکی تھی
گوشت کو دیکھکر اوڑنے چلے گئی نمرود نے دروازہ اوپر کا کھولا اور دیکھا آسمان کو تو اوسی
صورت پر پایا جیسے کہ زمین سے دیکھتا تھا رفیق سے اپنے کہا کہ تو بھی دروازہ نیچے کا کھولکر دیکھ کہ
کیا نظر آتا ہے اوسنے جب دروازہ نیچے کا کھولکر دیکھا تو کہا اوسنے کہ سوائے پانی کی کچھہ نظر

نہین آتا پھر ایک رات دن اوڑ گئے پھر اوسیطرح دروازہ اوپر کا نمرود نے کھولا اور دیکھا
وہے حال نظر آیا اور رفیق نے بھی اوسکے حکم سے نیچے کا دروازہ کھولکر دیکھا تو کہا کہ سوا
تاریکی کے کچھ نظر نہین آتا نمرود ڈرا اور نیزون کے تئین مع مردار نیچے کے طرف سرنگون کیا گدہون
نے جب گوشت کو تئین نیچے کے طرف دیکھا تو میل نیچے کے طرف اوترنے کا کیا اور جسوقت کہ قصد نیچے
اوترنے کا کیا تو کہتی ہین کہ اوسوقت ایک آواز مہیب گدہون کے پرون سے ظاہر ہوئے
کہ قریب تہا کہ زائل ہو جائین اور یہ بھی لکھا ہے کہ وقت نیچے آنیکے نمرود نے رفیق
سے کہا تہا کہ ایک تیر آسمان پر پھینک اوسنے ایک تیر آسمان پر پھینکا وہ تیر خون آلودہ آیا
نمرود نے کہا کہ مینے کام صاحب آسمان کا تمام کیا اور حکماے یونان نے اس طبقہ ہوا کو اسطرح
سے تقسیم کیا ہے کہ اب مذکور ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اونہون نے اپنی کتابون مین ساتھ ا
ظن اور تخمین کے یون لکھا ہے کہ کرہ ہوا مین چار طبقے ہین دو اوسمین سے متصل اور قریب
کرہ نار کے یعنے آگ کی ہین اور دو متصل کرہ آب کی یعنے پانی کے ہین پہلے طبقے مین جو بہت
قریب ہے آگ سے ستارے دمدار اور نیازک یعنی ستارے طولانے بصورت نیزہ ظاہر ہوتے
ہین اور دوسرے طبقے مین شہاب ثاقب حادث ہوتے ہین اور فرق درمیان نیازک اور
شہاب ثاقب کی یہ کہتی ہین کہ نیازک دیر تک ٹھہرتے ہین بخلاف شہاب ثاقب کی کہ یہ آناً فاناً
رہتا ہے اور بس اور طبقہ تیسرا الطبقہ زمہریر ہے کہ اوسمین سردی بوجہ کمال ہے اور اسی
سبب سے اوسمین ابر اور برق یعنے بجلے اور برف اور اولے اور رعد پیدا ہوتے ہین اور
چوتھے طبقے مین کہتے ہین کہ ہواے کثیف ہی کہ اثر شعاع آفتاب کا اوس تک پہونچتا ہے
اسطور سے کہ پہلی شعاع آفتاب کی روی زمین پڑتے ہی اور بعد اوسکے منعکس ہو کی اوپر
طبقے مین اثر کرتے ہی اسی سبب سے اوسمین فقط سردی باقی نہین رہے ہی مراد اوس طبقے
سے یہی ہوا ہے کہ سبب انسان اور حیوان خشکے کی اور درخت وغیرہ اوسمین ہین اور یہی
سبب حیات انسان اور سب جانورون خشکے کا ہے اور آگ کا کرہ کہ ہوا کے کرے کو گھیرے
ہے اور جو چیز کہ کسی دوسرے چیز کو گھیرے ہوتی ہے وہ اوس سے یقینی بڑے ہوتی ہی
جیسے کہ ذکر اسکا اوپر بیان ہو چکا ہے تو کرہ نار کرہ ہوا کو احاطہ کی ہے یعنی گھیرے
ہے کرہ ہوا سے بڑا ہے اور جبکہ ہمکو بحمدہ تعالی بڑائی زمین سے موافق کلام اونکے
لوگون کے اور بڑائی کرہ پانی اور ہوا اور آگ سے فرصت اور فراغت حاصل ہوسکی

تو اب ہم بڑائی آسمان کے مطابق کلام اللہ کی موجب ارشاد جناب رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور بعضی اون لوگون کے کلام سی بیان کرتے ہین پہلی اوسمین
سے ذکر کلام اپنے پیغمبر کا بیان کرنے مین آتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے آسمانون کے بڑے ہونے مین فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ زمینین اور جو کچھ
چیزین کہ درمیان زمینون کے ہین اور جو کچھ چیزین کہ نیچی کائی زمین کے ہین یہ سب
چیزین نزدیک آسمان اول کے مانند مانند ایک چھلے کی ہے یہان مناسب ہی بیان
اوس کلام کا کہ کتاب شرح چغمنی مین یا بعضے حواشی اوسکے مین یا کسی شرح تذکرہ
ہیئت مین اوسوقت مین کہ یہ ہیچمدان جناب غفران مآب جناب والد ماجد اوستاذ الکل
فی الکل سند العلماء الکمل جناب السید دلدار علی نور اللہ ضریحہ العلی الوفی دام ظلہ
الزکی کے درس سے شرح چغمنی وغیرہ مین مستفید ہوتا تھا دیکھا تھا کہ نسبت تمام زمین کی
آسمان اول کے مانند ایک نقطی کے ہے اور اسیطرح ہر آسمان کا حال ایک دوسرے
کی نسبت لنبان اور چکلان اور مثابے مین آنحضرت نے بیان فرمایا ساتوین آسمان
تک اور سب یہ ساتون آسمان اور جو کچھ کہ درمیان اونکے ہی اور نیچے اونکے اور اوپر
اونکے ہے نزدیک کلانی دریا مکفوف کی کہ وہان قدرت اور طاقت آدمی کی پہونچنے
کے نہین ہے وہ دریا اسقدر بڑا ہے کہ اوسکے روبرو یہ سب کچھ مثال ایک چھلے کی
ہے کہ بیابان وسیع مین پڑا ہو وے اور تمام یہ چیزین مع دریائی مکفوف کی اور جو
کچھ کہ نیچے اور اوپر اور درمیان اوسکے ہین نزدیک پہاڑون اولے کی مانند ایک چھلے
کے ہی کہ بیابان لا انتہا مین پڑا ہو وے اور تمام یہ چیزین کہ ذکر کی گئی ہین نزدیک
حجب نور کے کہ ستر ہزار حجاب ہین یعنے ستر ہزار پردے نور کے ہین کہ نور اور روشنی
اونکے آنکھون کو اندھا کرتے ہی مانند ایک چھلے کے ہی کہ بیابان بے منتہا مین پڑا ہووے
اور تمام یہ چیزین نزدیک کلانی اوس ہوائی کہ دلون کو ملائکہ کے حیران کرتی ہے مانند
ایک چھلے کے ہے کہ بیابان مین پڑا ہووے اور اسیطرح تمام یہ چیزین کہ نزدیک وسعت
کرسی کے مانند ایک چھلے کے ہی اور تمام یہ چیزین کہ ذکر کی گئین نزدیک عرش عظیم
کہ مانند ایک چھلے کے ہی اور بعضی عالمون نے یہ فرمایا کہ احتمال ہے کہ مراد کرسی
اور عرش سے دو آسمان ہووین تو اوسکے موافق کلام ہمارے پیغمبر کا مطابق

ہو جاویگا واسطی کلام حکماء یونان کے جیسا کہ انشاء اللہ تعالی بیان کرنے مین آتا ہے
اور دوسرا طریقہ بیان کرنے آسمانون کا بطریق حساب حکما اور ریاضیین کے کہ اونکے
کتابون میں مانند رسالہ قوشجی وغیرہ کی اوسکو تقریبا اور تخمینا استنباط اور نکال سکتی
ہین ہر چند کہ تصریح ان سب چیزون کے اون کتابون مین نہو وے یہ ہے کہ گھیر اگلا یا
پہلے آسمان کا کہ جسپر چاند ہے پانچ لاکھ اٹھتیس ہزار دو سی چار فرسخ
ہے اور گھیر اگلا یا آسمان دوسرے کا کہ جسپر عطارد ہے ستر لاکھ تیس ہزار نو سے
ساٹھہ فرسخ ہے اور گھیر اگلا یا تیسرے آسمان کا کہ جسپر زہرہ ستارہ ہی پاسٹھہ لاکھہ
اکاون ہزار دو سے پینتالیس فرسخ ہے اور گھیر اگلا یا چوتھی آسمان کا کہ جسپر آفتاب
ہے ایک کرور ستائیس لاکھہ سینتالیس ہزار تیرہ فرسخ ہے اور اسیطرح گھیر اوپر
گلا یا پانچوین آسمان کا کہ جس پر مریخ ہے تین کرور بارہ لاکھہ چوالیس ہزار دو سی
چوبیس فرسخ ہے اور گھیرا اور گلا یا چھٹی آسمان کا کہ جسپر مشتری ہے پندرہ کرور آٹھہ
لاکھہ ایک ہزار نو سے بائیس فرسخ ہے اور گھیرا اور گلا یا ساتوین آسمان کا کہ جس پر زحل
ہے اکیس کرور چھہ لاکھہ تیس ہزار ایک سو اکاسی فرسخ ہے اور گھیرا اور گلا یا آٹھوین
آسمان کا کہ جس پر ستارہ ثوابت ہین یعنے بڑے ہین اکیس کرور ساٹھہ لاکھہ چوبیس
ہزار ایک سے اکہتر فرسخ ہے اور حکماے یونان نے یہ بھی لکھا ہے کہ گھیر اور
گلا یا فلک اعلی کا اسقدر بڑا ہے کہ سوای خدا ای عز و جل کے کوئی نہین جان سکتا
ہے بلکہ بعض فضلا کے کلام سے یون مفہوم ہوتا ہے کہ آٹھوین فلک کا ہی کہ اوسمی فلک
ثوابت کتنی ہین گھیر اسکا معلوم نہین ہو سکتا بلکہ اوسکے کلام سی ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ہونا
بھی اوسکا ثابت نہین ہے بلکہ ثوابت کی واسطی بھی کئی آسمان بعض قاعدون سے
ریاضی کے معلوم ہوتے ہین اور سواے صانع متعال اور خداوند لا یزال کے
کوئی شخص اونکا شمار اور مقدار اونکے گھیرون کی نہین جانتا اور بعضے اس باب مین
سواے حکماء یونان کے قول ہنود کا اور قول انگریزون کا نہین لکھا اسواسطے کہ
ہنود اور انگریز آسمانون کے ہونے کے قائل نہین ہین اور جبکہ یہ گنہگار بیان عظمت
اور بڑائی مخلوقات حق تعالی سے جیسا کہ دل اس عاصی کا چاہتا تھا بحمد اللہ تعالی

فارغ ہوا تو اب یہ کہتا ہی کہ جب تم آسمانوں کی بڑائی کو اوسقدر کہ مین نی ذکر کیا دیکہ
اور سن چکی تو اس سی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے جو قرآن مین فرمایا ہے
والی السماء کیف رفعت کہ حاصل مضمون اوسکا ہے کہ آیا تم نہین دیکہتی طرف آسمان کے
کہ کیسا بلند کیا گیا ہے اگر آسمان سی آسمان دنیا یعنی آسمان قریب اور پست مراد ہووے
تو معنی اس کلام کے کہ کسطرح سی بلند کیا گیا ہے یہ ہووینگے کہ آسمان پست اسقدر
اور ایسا بلند کیا گیا ہی کہ نہ کوئی حکما ہی یونان اور نہ کوئی حکما ہی فرنگ و ہند سی حکمت
و تدبیر اور نہ کوئی بادشاہ جبار و قہار کہ جس چیز کو چاہتی ہین بسبب اقتدار او رکہتے
کے کر گذرتے ہین باوصف عزم اور ارادہ اونکی کے اوس آسمان تک پہونچ سکا ہی
اور نہ کوئی پہونچ سکتا ہے اور اگر اس آسمان سی مراد فلک اعلی ہو دی کہ نام اوسکا
فلک الافلاک ہے یعنے وہ آسمان کہ سب آسمانون سے بلند ہے اور اوپر ہے تو معنی
اسکے یہ ہووینگے کہ وہ آسمان اسقدر اور ایسا بلند کیا گیا ہے کہ ایسی بڑے بڑے حکما
یونان کہ بہت سی احوال ستارونکی کہ اونہون نے وہ بزور عقل کے لکہی ہین اور وہ
مطابق اونکے کہنی کے پائی جاتے ہین اوسکے حساب اور پیمایش تک خیال اور عقلین ایسے
عاقلون کے بہی پہونچ سکتین جیسا کہ اونہون نے اپنی کتابون مین اسبات کی اقرار
کی ہے کہ اوس آسمان کا حساب اور پیمایش بسبب نہایت بزرگی اور بڑائی کی نہین ہو سکتا
اور جبکہ ہمکو بحمدہ تعالی تفصیل بڑائی مخلوقات حق تعالی سے فرصت حاصل ہوئی تو اب
ہم تفصیل چہوٹاپے اون چیزون کی اوسقدر کہ اوسکا ذکر اوس دلیل مین ہو چکا ہے
ذکر کرتے ہین یعنی حق سبحانہ تعالی نے واسطے ظاہر کرنے قدرت کاملہ اپنی کے انسان کے
دکہانے کو بعضی چیزون کو چہوٹا کرتے کرتے یہانتک چہوٹا کیا کہ آنکہون سی دیکہنا اونکا
انسان کو مشکل ہوا بلکہ دیکہنی سے باہر ہو گئین اسبات کو اسطرح سے خیال کیا چاہیے
کہ انسان کے بدن سے کہ اشرف مخلوقات حق سبحانہ تعالی سی ہے بکری کے بدن کو
چہوٹا کیا اور بکرے کی بدن سے بلی کے بدن کو چہوٹا کیا اور بلی کے بدن سی مرغ اور
کبوتر کے بدن کو چہوٹا کیا اور مرغ و کبوتر کے بدن سے بٹیر اور طوطی کے بدنکو چہوٹا
اور بٹیر اور طوطی کے بدن سے اور چرکون اور چڑیون اور لالون کے بدن کو چہوٹا
کیا اور چڑیون وغیرہ کے بدن سی ربیون کے بدن کو چہوٹا کیا اور رجی ایک

جونکی ہے کہ مرغونکی ہوتی ہے کہ اوسکا نظر آنا آدمیونکو مشکل ہوتا ہے اگر کوئی چاہے
کہ اس سے بہی چہوٹی چیزون کو خیال کرے تو ہم اس سی بہی چہوٹی چیزون کا بیان
کر سکتی ہین اور اوسکا بیان دو طرح سے ہو سکتا ہے پہلی تو یہ ہے کہ ہمنے بارہا اکثر
لوگون سے سنا ہے کہ انگریزون نے ایسے شیشے اور آلات بنائے ہین کہ اوس سی جو پانی
صاف دیکہا چاہے تو پانی کے اندر ننہی ننہی کیڑے ہوتے ہین وہ بہی نظر آتے ہین لیکن
یہ بات جبکہ یقینی نہین ہے بلکہ ظنی ہے تو اب دوسرے طرح سی دلیل چیز کہ وہ یقینی ہے
بیان کرنے مین آتی ہے وہ یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے واسطی انسان اور حیوان کے
بہوک اور پیاس دی ہے اور واسطے برطرف اور دور ہونے بہوک اور پیاس کے
پانی اور کہانا مقرر کیا ہے اور واسطے ہضم ہونے ان دونون کے ایک قوت مخدومہ
عنایت کی ہے کہ اوسکا نام غاذیہ ہے اور اوس قوت مخدومہ کی واسطے چار قوتین خادمہ
پیدا کی ہین کہ وہ جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ واسطے نقل یعنے بہوک کی ہی معنی
قوت مخدومہ کی کہ نام اوسکا غاذیہ ہے اور اوسکا کام یہ ہے کہ کہانیکی صورت اور حقیقت
کو تبدیل کرتی ہے اور پہیرتے ہی طرف ایسی چیز کے کہ وہ مشابہ ہوتی ہے ساتہ گوشت
اور پوست کہانی والی کے تو یہ کہ وہ کہانا کہ اوسنی کہایا تہا بدلا ہو جاوہی اوس ٹکڑے
بدن کا کہ وہ بسبب گرمی بدن کی گہل گیا تہا اور وجہ محتاج ہونے غاذیہ کی طرف اون چار
قوتون خادمہ کی یہ ہے کہ کام غاذیہ کا جب ہوتا ہے کہ غذا یعنی کہانا معدہ تک یعنی آنتون
اور جگر تک پہونچے اور ٹہری اور ہضم ہووی اور لب لباب اوسکا باقی رہے اور یہ باتین
بدون اون چار قوتون خادمہ کی نہین ہو سکتین بنابر قول حکما کی واسطی اوس قوت مخدومہ کے
اور وجہ محتاج ہونے اوسکی طرف قوت جاذبہ کی یہ ہے کہ کہانیکا پہونچنا معدہ یعنی آنتون
اور اوجہ کہانے والی کی آپہی آپ ممکن نہین تو ضرور ہوا اوسوقت مین کہ کوئی قوت یعنی
کوئی چیز ایسی ہوئی کہ کہانیکو طرف آنتون اور اوجہ کی منہ اور حلق سے کہینچ لیجاوے
ایسی قوت کو جاذبہ کہتی ہین اور وجہ محتاج ہونے غاذیہ کی طرف ماسکہ کی یہ ہی کہ جب بسبب
جاذبہ کے کہانا آنتون اور اوجہ مین پہونچ چکا تو اب ضرور ہے کہ کوئی وقت یعنی کوئی چیز
ایسی ہووی کہ کہانیکو دیر تک آنتون مین اور اوجہ مین ٹہراوی کہ غاذیہ اوسکو مشابہ بدن
اپنی کہانی والی کے کرے لیوی اس قوت کو ماسکہ کہتی ہین اور وجہ محتاج ہونے غاذیہ کے

طرف ہاضمہ کی یہ ہے کہ وہ کہانا کہ بسبب کام جاذبہ اور ماسکہ کی آنتونمین اور اوجہ مین پہونچکر
اور ٹہر چکا ہے اوسکو یعنی کہانیکو کوئی قوت یعنی کوئی چیز ایسا کر دیوی کہ وہ قابل مشابہ
ہونے بدن کہانے والی کے ہو جاوے یعنی کوئی چیز ایسی ہووی کہ کہانیکو لائق اسکے
کر دیوے تو اوسمین صورت مشابہ بدن کہانے والی کے سی غاذیہ پیدا کر دیوی یعنے
غاذیہ جیسے کہ نان بائی کے ہی کہ یہ پسنہار سی گیہوون کو پیسکے اور صاف کرکے لاوے
اور نان بائی اوسمین پانی ملاکی گوندہے یہانتک کہ وہ آٹا قابل اور لائق روٹی پکانیکی
ہووے تو نان بائی اوسکے روٹیان طیار کر دیوی تو اسی طور سے جبکہ ہاضمہ اوس
کہانیکو قابل اسکے کر دیوی کہ وہ مشابہ بدن اپنی کہانی والی کے ہو سکی تو غاذیہ اوسکو
مشابہ بدن اوسکی کے کر دیتی ہے اور وجہ محتاج ہونے غاذیہ کی طرف دافعہ کی یہ ہے
کہ جو کہانا ہوتا ہے وہ ملا ہوتا ہے دو چیزون سی ایک تو ایسی چیز ہوتی ہے کہ وہ قابل
اور لائق کہانیکے نہین ہوتی اور دوسری چیز ایسی ہوتی ہے کہ وہ قابل اور لائق کہانیکی
ہوتی ہے اوسکے مثال یہ ہے کہ جب آدمی چاہے کہ گوشت کہاوی تو ضرور ہے کہ ہڈیکو
دور کرے اور بوٹی کو کہا وے ایسا ہی طور ہر چیز مین ہوتا ہے اسی طور سی کہانا جبکہ
آنتونمین اور اوجہ مین جاتا ہی تو اوسمین بہی کچہہ چیز قابل اور لائق کہانے اعضا ہی آدمی
کے ہوتی ہے اور کچہہ چیز اوسمین سے قابل اور لائق کہانی اونکی کے نہین ہوتی تو
ضرور ہے کہ کوئی قوت ہووے یعنی کوئی چیز ایسی ہووی کہ بدن آدمی مین سی وہ چیز
اوس چیز کو کہ وہ قابل اور لائق کہانیکی ہے جدا کرے اور اوس چیز کو کہ وہ اوسمین
سے قابل اوسکے نہین ہے جدا کرکے بدن سی دور کرے اوسی کا نام دافعہ ہے
اور جبکہ ہضم کامل ہو چکا تو ظاہر ہے کہ پہر وہی قوت جاذبہ اوس کہانے کو ہر عضو یعنی
ہر ٹکڑے بدن کی طرف کہینچ لیجاتی ہے جیسا کہ پہلی منہ اور حلق کیطرف سے کہینچ لی گئی تہی اور
اسی طور سی ہر جانور اور صاحب حیات مین یہ ہی قوتین ہوتی ہین اور جب تو اونکو
خوب سمجہ چکا تو اب تو یہ خیال کر کہ مرغی یا اور جو جانور کہ اوسکی برابر ہووی یا اس سی بہی
چہوٹا ہووی بس جو کہانا کہ وہ کہا ویگا البتہ اوسکی بدن سے وہ کہانا چہوٹا ہو دیگا اور
جبکہ وہ کہانا اوسکے پیٹ مین ہضم ہوا اور دافعہ نی اوسکی ثقل کو یعنی پہوک کو دور کیا
تو اور بہی چہوٹا ہو جاویگا اور جبکہ پہر جاذبہ نی اوس کہانیکو ہر عضو کی طرف اوسکی عضوین

سے تقسیم کیا یعنی بانٹا تو یقین ہے کہ جتنے کا حصہ خصوصًا چہوٹی چیزو کا حصہ مانند جزلایتجزی
کے ہو ویگا یعنی ایسا ٹکڑا ہو ویگا کہ پہر اوسمین ٹکڑے کرنا کسی طور سے ممکن نہو ویگا اور
اور جاننا چاہیے یہ بات کہ حق سبحانہ و تعالی اگر چاہتا تو اپنی ہست ہونی اور قادر اور عالم
ہونے کو بلکہ عموم علم و قدرت اپنی کو جیسا کہ اسکا بیان انشاء اللہ تعالی آویگا ایک طرحکے
چیزون کی پیدا کرنے سے ظاہر کرتا یعنی بسبب بڑہانی اور گہٹانے ایک طرحکے چیزون کے
مثلاً آدمی کی بدن کو بڑہاتا اور گہٹاتا اوسقدر کہ ابہی ہمنی اوسکو مختلف چیزونمین بیان
کیا ہی تو ہو سکتا تہا اور وہ بہی کفایت کرتا اس بات کی ثابت کرنیمین لیکن حق سبحانہ تعالی
نے یہ چاہا کہ دور کرے اوس شک کو کہ اوسکو شیطان جن اور انس ولون منافقون
اور کافرون مین اور دلون مومنون ضعیف العقل مین ڈالتی ہین وہ شک یہ ہی کہ اگر
حق تعالی اپنی قدرت وغیرہ کو کہ ابہی اونکا ذکر ہو چکا ہے ایک طرحکے چیزون کی بڑہانی اور
گہٹانی سے اوس حد قدرت تک کہ اوسکا ابہی بیان ہوا ہی ثابت کرتا تو یہ لوگ یہ کہتی کہ خدا
کو آدمی کی پیدا کرنے پر قدرت تہی یعنی آدمی بہی خدا کو پیدا کر سکتا تہا یہی باعث ہی کہ
خدا نی اونہین کو بہی کبہی چہوٹا کیا اور کبہی بڑا کیا تو اسواسطی حق تعالی نے اس بڑے
اور چہوٹا پنے کو مختلف چیزونمین ظاہر کیا جسطرح کہ ہم ابہی بیان کر چکے اور اس جگہہ پر یہ کوئی
نہین کہہ سکتا کہ جیسا کہ ایک طرحکے چیزون کے گہٹانی اور بڑہانے سی وہ شک ہوتا ہے
اسیطرح سی مختلف چیزون کے گہٹانے سی اور بڑہانے سی اونہین لوگون کو یہ شک ہو سکتا ہے
کہ وہ لوگ یہ کہینگے کہ حق سبحانہ و تعالی ایک طرحکے چیزون کو جبکہ اوس قدر بڑہا گہٹا نہ سکا
تو اوسکو مختلف چیزون مین دکہایا اسواسطی کہ اسبات کا جواب دو طرح سی حق سبحانہ
تعالی نے اپنی مخلوقات مین دیا ہے ایک اونمین یہ ہے کہ بڑی چیز کے بچے کو بہت اوس سے
چہوٹا ہوتا ہے اوسکے باپ ماکی برابر تک پہونچاتا ہے تو اوس سے یہ معلوم ہوا کہ چہوٹے
کی صورت وضع بڑے چیز کو پیدا کر سکتا ہے بلکہ چہوٹے کو ہر طرف مین یعنی طول اور عرض
اور عمق مین یعنے چکلان اور لنبان اور گہرایے مین بڑہانا بہت مشکل ہے کہ آدمی سی
نہین ہو سکتا اور دوسرا جواب یہ ہی حق تعالی نے کہ مثال چہوٹے بڑے بغیر بچے اور
باپ ماکی ہین گویا اونکو اسی جواب کی لئی پیدا کیا اونمین سے ہی چہوٹے چہونٹی اور
اور بڑے چیونٹی اور انہین مین سے بلی اور چیتا اور شیر اور تیندوا اور چہو ہیا اور

چیزون کو ملین ہی کیا ہے یعنی دست لانے والی کیا جیسے کہ تیر خشت ہی اور ویسی ہی
چیزکو قابض سے کیا جیسے کہ بیل ہے یعنی ویسی وصف دستہ کہ بعد تجربون اور آزمایشون کے
معلوم ہوتا ہے جیسا کہ یہ اوصاف کتابون مین حکمت کی اور طب کی بیان ہوتے ہین یہ جو ہمنے
ابہی کچہہ صفتین اون چیزون مین بیان کی تہین مجمل بیان کی تہین یعنی بغیر تفصیل کے تہین
اب مین اونکی کچہہ تفصیل بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مردہ مین سی زندیکو اور زندی مین
سے مردہی کو نکالتا ہے جیسا کہ منی سے کہ ایک چیز بے حیات ہے انسان کو کہ صاحب حیات
ہے نکالتا ہے اور انسان سے کہ صاحب حیات ہے بالون اور ناخون کو کہ حیات نہین رکھتی
پیدا کرتا ہے اور اگر مردے اور زندے سی وہ معنی لیوین کہ جسکو عرف مین مردہ اور زندہ کہتی
ہین تو اسکے مثالین اسطرح سی خیال کی جاوین کہ مردی مین سے کیڑونکو کہ زندہ ہین پیدا
کرتا ہے اور زندہ سی یعنی عورت زندہ مین سے مردی لڑکے کو پیدا کرتا ہی یہ اشارہ ہی طرف
تفسیر ظاہری کلام حق تعالی کے اور ایک معنی باطنی اس کلام کے یہ ہین کہ حق تعالی کبھی مومن سے
کہ وہ زندہ دل اور عاقل ہے اور کبھی برعکس اسکی یہ مضمون تفسیر باطنی اہلبیت علیہم السلام
سے منقول ہوا ہے کہ وہ واقفان اسرار علوم نبوی اور دانایان معارف حکمت ربانی ہی
ہین اسی جہت سی کہا گیا ہے کہ اہل البیت ادری بما فی البیت اور کبھی سبز کو زرد اور پہر اوسکی
ہے جیسا کہ کلیون شاخ کی طرف سرخ طرف سرخ اور زرد اور سفید اور سیاہ پہولون کے
کرتا ہے اور کبھی پہولون زرد اور سرخ اور سیاہ اور سفید کی طرف بدل کرتا ہے اور اسیطرح
کچی پہولون کو کہ پہلے سبز ہوتے ہین طرف ان رنگون کے بھی بدل کرتا ہے جیسا کہ کیریون کو
کو طرف آنبہ زرد اور سرخ سفید ویسے بدل کرتا ہے اور ان رنگون کو کبھی ساتھ اور
رنگون کے بدل دیتا ہے جیسا کہ کو نیلوان [illegible] زرد اور سرخ کو زرد اور سبز کر دیتا ہی اور ایک
سے پہول کو دو تین وقتو مین طرف اور رنگون کے بدل دیتا ہے جیسا کہ گل خیرو کو کہ حالت
تری مین سرخ رنگ ہوتا ہے بعد سوکہنی کے طرف اودی بلکہ نیلے کی بدل دیتا ہے اور
اسیطرح گلابی پہولون کو وقت خشک ہونیکے طرف سفیدی کے پہیر دیتا ہے کہ شاید اوسکو
مکھی کہتے ہین اول روز سفید رنگ ہوتا ہے اور آخر مین سرخ یا اودا ہو جاتا ہے
اور اسی طورست غور اور فکر کیا چاہیئے درخت عجوبہ مین کہ حقیقت مین وہ عجوبہ ہے اسواسطے
کہ اوسمین بہت سی چیزین عجیب جمع ہوتے ہین اوسمین سے ایک یہ ہی کہ مزہ اوسکا اول

روز مین شاید کہٹا ہوتا ہے اور جبکہ کچہہ دن زیادہ چڑہتا ہے تو وہ نر اکسیلا ہو جاتا ہی اور
اوراوسکے پتو مین جابجا بلندی ہوتے ہی اور اوسکے بونے کی طرح بہی عجیب ہے اسواسطے
کہ اور درختون کے بونے مین بیج یا گٹہلی یا قلم کسی شاخ کی زمین مین بوتے ہین اور اوس
درخت کی پتے کو بعد کچہہ مرجانے کی بوتے ہین تو ہمنے یہ سنا ہے کہ اوسکی بلندی پتو مین سے
پتیان اور شاخین اوس درخت کی پہوٹتے ہین تو اسمین کئی طرحکا تعجب ہے ایک تو پتے سے
پتون اور شاخ کا نکلنا اور دوسرے ان چیزون کا اوسمین سے نکلنا بعد مرجانی کے اسواسطے
جس چیز مین کہ کچہہ اثر ہوتا ہے یا کوئی قوت ہوتی ہے تو اوسکا ظہور وقت تر اور تازگی اوس
چیزکے زیادہ تر ہوتا ہے بہ نسبت مرجانے اور خشک ہونے سی اور چہوٹے کو بڑا کرتا ہے اور بڑے
کو چہوٹا کرتا ہے جیسا کہ چہوٹے میوہی کو بڑہاتا ہے اور بڑے میوؤن کو بعد رسیدہ ہونے
اور پکنے اور خشک ہونے اونکی چہوٹا کرتا ہے اور اگر اس سے بہی واضح اور روشن
مثال کو چاہو تو یون خیال کرو کہ جب آگ کو کسی لکڑے یا گہانس مین لگادین تو لپک اوسکی
بعد چہوٹے ہونیکی بڑہتے ہے اور پہر بڑہنے کی بعد وہی لپک گہٹ جاتی ہے اور چہوٹی ہو جاتی ہے
اور اسی طور سے جبکہ بڑے لیسے کولیکو آگ مین رکہدیوین تو پہلے تو تہوڑا سا وہ سلگتا ہے
پہر دمبدم آگ اوسمین زیادہ ہوتے جاتے ہی یہانتک کے سب وہ کولا آگ ہو جاتا
ہے اور پہر دمبدم وہ انگارا راکہہ ہو ہوکے گہلتا جاتا ہے یہانتک کہ آگ اوسمین سے
بالکلیہ فنا یعنے نیست اور نابود ہو جاتی ہے اور چہوٹے سے بڑیکو نکالتا ہے اور پیدا کرتا ہے
اور بڑے سے چہوٹے کو نکالتا ہے اور پیدا کرتا ہے اسطرحسے بہت سی مثالین بیان ہو سکتی
ہین جیسا کہ یہ کسی پر مخفی اور پوشیدہ نہین ہے لیکن بطور نمونیکے کچہہ مثالین واسطے
زیادتے توضیح کے کم عقلون کی لیے بیان کی جاتی ہین اونمین سے یہ ہین کہ دالفرن اور
گٹہلیون درختون سے کہ بہت سخت ہوتے ہین بڑے بڑے درختون کو نکالتا ہے حق تعالی
اپنی قدرت کاملہ سے جیسا کہ پیپل کے بیجونمین سے کہ بہت چہوٹی ہوتے ہین ایسا بڑا درخت
عظیم الشان نکالتا ہے اور بڑے بڑے درختونمین سے چہوٹے چہوٹے پہولون اور پہلون
کو نکالتا ہی اور میٹہی کو کہٹا اور کہٹی کو میٹہا کر دیتا ہے جیسا کہ کیریون کو بعد پکنی اونکے
انبہ ہونیکے میٹہا کر دیتا ہے اور گڑکے شیرے کو بعد سرکا کر دینے کے کہٹا کر دیتا ہے
اور سخت کو نرم کرتا ہے اور نرم کو سخت جیسا کہ کچی پہلون کو کہ سخت ہوتی ہین بعد پکنے

اور رسیدہ ہونے کی نرم کر دیتا ہے اور کچی گٹھلیونکو بعد پکنے اونکی کے سخت کرتا ہی مانند
خرمے اور آڑو اور شفتالو کے اور ترکو خشک اور خشک کو تر کرتا ہے اور اوسی عموم قدرت [illegible]
یعنے اوس سے یہ معلوم دیتا ہے کہ وہ جل جلالہ سب چیزون پر قادر ہے اور اونہین چیزون
مشکل مین سے کہ ظاہر عقل ہماری یعنی بغیر غور اور فکر اوسکو محال جانتی ہین نئی وضع اور
نئے طور سے کہ اس ہیچمدان کے خیال مین آیا ہے بیان کرتا ہے وہ یہہ ہے کہ حکمہ [illegible]
حق تعالی کو پہلے تو بطور چیستان اور پہیلے کے ذکر کرونگا تو یہ کہ جب سب سننے والے خوب اوس
چیز کے مشتاق ہووین تو پہر اوسکو ظاہر کرونگا کہ اسمین لطف زیادہ ہووے گا ایک تو اوس
سے یہ ہے کہ خدا کی مخلوقات مین سے وہ کونسی چیز ہے کہ اوسمین اوصاف متضادہ یعنی
ایسے صفتین کہ اونکا اک جگہہ پر جمع ہونا نہین ہو سکتا پائی گئی ہووین جیسا کہ بلا تشبیہ ایسے
صفتین جناب امیر علیہ السلام مین جمع ہوتے تہین جیسا کہ اونکا بیان انشاء اللہ تعالی ہوگا
اون صفتونمین سے ایک یہ ہے کہ ملی ہوئے چیز کو یعنے وہ چیز کہ ظاہر مین ایک معلوم ہوتی
ہووے اوسکو بہت سی چیزین کرکے منتشر اور پراگندہ کر دے یعنے سب اوسکے ٹکڑون کو
جدا جدا کر دے اور منتشر اور پراگندہ یعنی بہت سی چیزونکو جمع کرکے ایک کر دی اور
دوسرے صفت ویسی ہے کہ وہ بہت لوگون کے واسطے نفع پہونچانے والی ہے اور وہی ہے
بہت اونکو ضرر پہونچانے والی ہے اور اوسمین ایک صفت اوسکے ذات مین ایسے ہی کہ اوس سے
جدا نہین ہوتے اور اوسکے مشابہ کہ اوسکے ذات سے باہر پائے جاتی ہے اور یہہ اوس [illegible]
صفت کی تابعون سے ہے دور تک منتشر ہوتی ہے یعنے پہیلے رہتی ہے اور اوسکے تابع کے
واسطے بہی اور تابع ہے اور یہ دوسرے صفت کا حال یہ ہے کہ تہوڑ لیسے مانع سی وہ غائب
ہو جاتی ہے دم بہر مین اور جبکہ وہ مانع برطرف ہو جائے تو وہ پہر پیدا ہو جاتی ہے نہ اوسکے
غائب ہو جانیکے جگہہ معلوم دیتی ہے اور نہ پہر چلے آنیکے اور اونمین سے ہے یہہ کہ ہوا
فنا کرنے والے ہے اور وہی ہے ہوا باعث حیات اور باقی رہنے اوسکے کی ہے اور اوسکی دو
ایک اصل ہے اور فروع یعنی شاخین اصل اوسکے اصل مرکبات یعنے اصل اون چیزون
کے ہے کہ حق تعالے نے اونکو کئی چیزون سی ملا کر پیدا کیا ہے اور بنایا ہے اور بعض فرع
اوسکے اصل ہین ستارون شہاب ثاقب کی کے اور ستارون دم دار کے اور وہ ایک ہے
بلکہ پہلی ہے اون پانچ چیزون مین سی ایک دوسر ایسی شدید اور سخت اور زیادہ [illegible]

اور اسی واسطے حق تعالی نے اوسکو اپنی نافرمانی کرنے والون کے لیئے تہریک غالب ٹہرایا
ہے وہ ایک ہے بسیطون مین سے یعنی اون چیزونمین سے ہے کہ حق تعالے نے اوسکو
کسی چیز سے ملا کی نہین بنایا اور پیدا کیا اب تو مینی ایسی صفتین اوسکے ظاہر کر دین کہ
اب اوسکے نام بتانے کی واسطے کسی شخص کے احتیاج باقی نہین رہے بلکہ مثل آفتاب کے
روشن اور ظاہر اور کہل گیا اور کونسے چیز مخلوقات حق تعالے مین جاندار نہین ہوتے
مانند ہیلے اور پتہر کے اور وہ ایسی جگہہ مین محبوس یعنے قید کی گئی ہو کہ اوسمین
ہوا اور کسی چیز کے جانیکے جگہہ نہین ہوتے اور بعد تہوڑ لیسے مدت کے اوسمین جان [illegible]
ہونے اور آواز اور حرکت اور چلنا پہرنا اوسمین ہو جاتا ہے اسمین بہی ایسے صفتون کو
بیان کر دیا ہے کہ اوس سے بہی یہ چیز معلوم ہو گئی عاقلون پر اور کچہہ قدرتین اور
کاریگریان عجیب عجیب کہ اس ہیچمدان کو کہانے کی انار مین معلوم دے ہین اوسکو ظاہر
بظاہر بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ جب انار کے کلی پہلی جو شاخ مین انار کے لگتی ہے
تو سبز ہوتے ہے اوسکو جبکہ توڑو تو اوسمین سے انار کے دانے خشخاش اور خرفے سے
زیادہ چہوٹے نکلتے ہین اور اونکا فراہیکا یا کسیلا ہوتا ہے اب اس کلی مین سے اور اون
دانون مین کہ اوسمین ہین جسطرح سے کہ مین بیان کرتا ہون اور غور اور فکر کرو اور کان
دل سے سنو اور آنکہہ عقل سے دیکہو تو جانو گے تو کیا کیا قدرت خدا کی اوسمین نظر آتی
ہے اور ہزارون اوسمین کاریگریان کہ ہمارے عقل اونہین پہونچ نہین سکتے وہ یہ ہین
کہ کسطرح سے اس سبز کلے کو سرخ اور لال گلنار حق تعالے کر دیتا ہے اور کسطرح سی
ایسے چہوٹے دانے کو بے توڑے پہوڑے بڑہا دیتا ہے اور لوگون سے اور بنانی والون
سے کوئی چہوٹی چیز بغیر توڑے اور پہوڑے بڑہ نہین سکتی اور کسطرح سی اون دانون
کے اندر پہیکا بیج اور سفید بیج سے گرو پانی میٹہا اور لال یا سفید اور ایک زرد چہلی اونمین
سرخ یا سفید دانون سے ملی ہوئے کسیلے اور پہر کسطرح سے ایک چہلکی کو اندر سے زرد
اور خوشرنگ اور باہر سے لال یا زرد یا سبز اور کسیلا کرتا ہے اور یہ سب مزے اور رنگ
ایک شاخ انار سے کہ سینک اور سرکے سی سبز گم ہوتے ہے یہ سب رنگ اور یہ سب مزے
کہ ایک دوسرے سی ملتی نہین ہین ایک ہی پانی کو اور مزے کو اور رنگ کو ایسی دیا ایسے
مزون اور رنگون کو پیدا کر دیتا ہے اور اندر اس انار کے ٹپ لعاب اور دریا کی ایک

نطفے مین جمع کیا ہے وہ بیج اور دانہ ہے کہ اوسمین قوت جڑ اور شاخون اور پتون
اور میوہ پہل کے کہ سب کام ایسے مشکل اور قریب محال کے ہین عقل کے نزدیک کہ اگر
لوگون نے آنکھون سے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی نہ مانتے اور باور نہ کرتے لیکن جبکہ ہزار دفعی
اوسکو دیکھ چکے ہین تو اوسکے کاریگریون مین کچھ غور اور فکر نہین کرتے اور حیرت اور
تعجب اوسی اونکو نہین حاصل ہوتا اسواسطے کہ سب لوگ دانا اور غیر دانا کی عادت سی ہے
کہ جس چیز کو بہت دفعی اور بہت سا دیکھتی ہین اگرچہ وہ چیز بہت عجیب ہووی اور اوسمین
بہت سی بڑے بڑے کاریگریان ہووین تو وہ اوسکے دیکھنی سے کچھ تعجب نہین کرتے اور
خوش نہین ہوتے اور اگر کوئے چیز نئے اور خلاف عادت دیکھتی ہین اگرچہ اوسمین اونسے
کاریگریان نہووین تو بہت سا تعجب اونکو حاصل ہوتا ہے اسی باعث سی ہے کہ وہ جب
دیکھتے ہین کہ پانی مین کیڑے اور مچھلیان پیدا ہو جاتے ہین تو وہ اوس سے کچھ تعجب نہین
کرتے اور اگر حوض وغیرہ انہین پانیونمین آدمے کا لڑکا یا کوئے مرغے یا کبوتر کا بچہ پیدا
ہو جاوے تو تمام شہر کے عاقل اور دانا اور لڑکے اور بوڑہے اور جوان عورت اور
مرد اوسکے دیکھنی کو جمع ہووینگے اور یہی باعث ہے کہ اگر کوئے نئی چیز کہ اوسمین ایسے
اور اوسقدر کاریگریان نہووینگے تو سب لوگ اوسکے کاریگریون مین غور اور فکر کرسا تعجب
کرتے ہین اور اقرار ساتھ ہستی اور علم اور قدرت اور حکمت اوسکے کی کرتے ہین جیساکہ جب
کبھی کسی عورت کے پیٹ سے لڑکے کی جگہہ پر کوئے چیز مانند سانپ یا مچھلے یا نیولے اور بندر وغیرہ
کے پیدا ہو جاوے تو اوسکے دیکھنے کے واسطے تمام شہر کے لوگ بلکہ اور شہرون کے بہی آتے
ہین اور حال یہ ہے کہ آدمے سے جو آدمے کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اوسمین جو جو کاریگریان
عقل و شعور اور خوب صورتیان وغیرہ سے جو ہوتے ہین ان جانورون مین نہین ہوتے
ہین اور کوئے شخص سوا اقربا اوسکے کے دیکھنی کو نہین آتا اور اوسکے صنعتون اور
صفتون پر تعجب نہین کرتا اور وہ لوگ یہ خیال نہین کرتے کہ جو کوئے اسپر قادر ہے
اس پانیونمین سے کیڑون اور مینڈکون اور مچھلیون کو رنگ برنگ کہ کوئے اونمین
سب سیاہ اور کوئے سب سفید اور کوئے سب سرخ اور کوئے کچھ سرخ اور کوئے
سفید ملی ہوئے اور کوئے بطور باندھنے کے اور کوئے چھوٹے اور کوئے بڑے مانند جلوا
اور گرئے اور روہو اور سوسے اور بام اور موہی اور پڑہن اور سنگین اور بنی او

جہینگا اور کچھوا اور گھڑیال اور مگرمچھ اور گھونگا اور گینگٹا اور سیپی اور اوسکے اندر کیسا
موتے گول اور غلطان اور سفید آبدار چمکتا ہوا اور مرجان قیمتی پیدا کرے تو وہ کسطرح
اس پر قادر نہووے گا اور کیا تعجب ہے کہ وہ ہے ان پانیونمین سے آدمی کی لڑکے کو یا کبوتر
وغیرہ کے بچے کو پیدا کر دے اسواسطے کہ جسنے خالی پانے حوض وغیرہ مین یا اون پانیون
مین ساتھ مٹی اور گرمے آفتاب وغیرہ کے یہ تاثیر دی ہے کہ بغیر نر
مادہ کے جانورون مین سے جانورون کو پیدا کرتا ہے اوس سے کچھ تعجب نہین ہے کہ اونمین
ویسی تاثیر دیوے کہ آدمے کی لڑکے اور جانور کے بچے بہی پیدا ہو جاوین حکمائے یونان کہ بڑے
عاقل تھی اونہون نے بہی اقرار اسبات کا کیا ہے کہ ہو سکتا ہی کہ پیدایش آدمی کے بغیر ہم ہو جاوے
جیسا کہ جناب والد ماجد جناب غفران مآب عطر اللہ مضجعہ الشریف نے عماد الاسلام مین اس
بات کو اونسے نقل کیا ہے اور کیونکر مرد عاقل دیندار اس بات کا انکار کرسکتا ہے اور حال
یہ ہے کہ دلیل عقلی اس بات پر قائم اور موجود ہے وہ یہ ہے کہ اگر حق سبحانہ و تعالی اسپر قادر
نہوتا تو حضرت آدم بے ماں باپ کے کسطرح سے پیدا ہو سکتے اور اسی طرح سی پہلا مرغ اور
پہلا کبوتر کسطرح سے پیدا ہو سکتا بلکہ اسمین خدا کو گویا یہ حکمت اور قدرت دکھانے منظور
ہے کہ ہم سب چیز پر قادر ہین ہر طرح سے انہین چیزون کو بے عورت اور مرد کے آدمیون اور
سے اور بے نر مادہ کے جانورون میں سے پیدا کرسکتے ہین جیساکہ پہلے دفعی مین پیدا کیا
تھا اور کبھی اونہین منی آدمیون اور منی جانورون سے پیدا کرتے ہین اور یہ لوگ کہ
پیدایش انسانون سے یا اور جانورون سے خشکی کے کہ پانیون حوض یا تالاب اور دریا
مین بہت تعجب کرتے ہین اور اقرار ساتھ وجود اور قدرت حق تعالی کے نہین کرتے واسطے
دور ہونے تعجب اونکے ہم کہتے ہین کہ ہمنے بہت سی لوگون سے سنا ہے اور کتابون میں
مین دیکھا ہے کہ آدمی اور جانور خشکی دریا مین بہی ہوتے ہین فقہ کی کتابون مین بعضی اون کتابون
مین کہ اونمین حکم نماز اور روزے کا کہتے ہین اور باتین اسبات پر دلالت کرتے ہین اور ہمارے
اسبات پر دلیلین ہین وہ یہ ہین کہ کہتے ہین کہ کتا اور سور نجس العین ہین مگر کتا اور سور
دریائے اور بعضی دوستونمین سے کہ وہ شاید اوسکے رہتی والون مین سے تھی وہ
کہتی تھی کہ ایک دن قریب اوس دریا کے کہ وہاں بہتا ہی یعنے گھاگرا اوسکے کنارے پر
پھرتے تھے دیکھا اونہون نے ایک کتا ترائے مین پھرتے پھرتے دریا مین داخل ہوا اور

اور غوطہ مارکے اوسی دریا مین غائب ہوگیا اور بعضی دوستو مین کہ وہ عادل اور
فاضل تھی اونہین نے یہ نقل کی ہے کہ بعضی انگریزون نے جہاز پر سمندر سی ایک مچھلی نکالی
کی تھی کہ اگلا دھڑ اوسکا منہ سی سینے تک صورت عورت پر تھا اور پچھلا دھڑ اوسکا بطور
مچھلی کی تھا اور وہ آواز گانے بجانے سی خوش ہوتی تھے اور سوا اوسکے کچھ نہ کھاتے
تھے اور بعد کچھ مدت کی اونکے تعلیم سے اتنا کہنی لگی تھی کہ مسکا لاؤ اور وہی یہ کہتی تھے
کہ اونکو غرض سکھانے کلام سی یہ تھی کہ اوس سے کچھ احوال دریا کا پوچھیے اور تدبیرین کریں
وہان پر یعنی دریائی چیزون پر تسلط اور غلبہ حاصل ہووے اور نئی ایک طرح ثابت کرنے
وجود اور حکمت اور علم اور قدرت حق تعالی سے یہ ہے کہ خدا کی قدرت دیکھیے مضار اشیا مین
یعنی وہ چیزین کہ ضرر پہونچاتے ہین آدمیون اور جانورون کو جیسا کہ وہ ظاہر ہوتے ہین
زہرون سانپ اور بچھو اور کاٹنے کتی دیوانے مین اب اسی مین اسطرحکی غور کرو کہ زہر سانپ
اور بچھو کو کہ ایک ذرہ سا جانور مخلوقات حق تعالی مین سے ہے کیا تاثیر اوسکے زہر مین
دی ہے کہ چھوٹے اور بڑے مخلوقات سب ڈرتے ہین اور اوسکے کاٹنے سی مرجاتے
ہین کسطرح سے چھوٹے کو غالب کیا ہے بڑے پر اور اوسکی زہر کے تاثیر یہانتک سنی ہے کہ
بعضے اونمین سے ایسے ہوتے ہین کہ جس سوراخ مین وہ رہتے ہین اوس سوراخ کے گرد
و پیش کے زمین مین گھانس نہین جمتی اور بعضی سانپون کے زہر مین ایسے تاثیر ہوتی ہے
کہ جب وہ کسیکو کاٹین تو بعد مرنیکے یا قبل اوسکے بسبب حدت اور تیزی اوس زہر کے کھوپری
پھٹ کی سر کا بھیجا نکل آتا ہے جیسا کہ چھوٹے بیٹے میر احمد علی نانوتے کا ماجرا زبانی اونکے
والد کے یا غیر اونکی سے اسیطرحکا سنا گیا تھا اور بعضے سانپ کی زہر کو یون نقل کرتے
ہین کہ ایک سر لکڑی کا سانپ کی منہ مین دیا جاوے تو اوسکے تیزی زہر سے لکڑی پھٹ جاتی
ہی اور سمیت یعنی زہر کاٹنے کتی دیوانے کا اور وہ تاثیرین کہ اوسکی زہر سے بدن اوس
شخص مین کہ جسکو وہ کاٹتا ہے اوسمین پہونچتی ہین اور پیدا ہوتے ہین وہ عجیب ہوتے
ہین اور نہایت قدرت اور کمال توانائی حق تعالی پر دلالت کرتے ہین اونمین سی یہ ہے
کہ پانی اور بجلی کی چمک سی جھجکتا ہے اور بہت ڈرتا ہے اور چمک تلوار اور چاند سورج
اور چاندی اور سونے سی اور چمک جواہر سے نہین ڈرتا یہانتک کہ اگر کوئی اوسکو چاہے
کہ پانی پلانے کی واسطے قریب اوسکی پانی کسی برتن مین لاوے تو وہ اوس برتن پر

اوس زور سے ہاتھ مارتا ہے کہ وہ برتن پانی کا دور گر پڑتا ہے اور سننی مین آیا ہے
کہ اگر یہ شخص کسی اور کو کاٹے تو اوسکا بھی حال ویسا ہو جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ اوسکے
پیشاب مین کیڑے مشابہ پلون کے پیدا ہو جاتے ہین اور حکیمون سے بھی اوسکا علاج مشکل
ہوتا ہے اور سنا گیا ہے اونکے اقوال مین سے کہ خوف لاحق ہونے ان عارضون کا واسطے
اوسکے کاٹنے کے برس دن تک یا دو برس رہتا ہے بعضے طبیبون مین سے اوسکے پانی
پلانے کی حکمت اسطرح سے بیان کرتے تھی کہ کپڑے کو پانی سی بھگو کے اوسکے منہ مین وقت پیاس
کے دین اور اوسکے زخم کو بہرنے نہ دین کہ اوسکے واسطے اسمین بہتر ہے اور اوسی طور سے
استنے لوگون نے ہم سے نقل کیا اس بات کو کہ ظن بلکہ یقین ہمکو اونکے کہنے سی حاصل ہوتا ہے
کہ جبکہ بس کہیر اکسیکو کاٹے تو اوسکے خواص زہر سے یہ امر عجیب ہے کہ اوس جانور اور آدمی
مین سے جو کوئی کہ پہلے نہاوے تو وہ بچ جاتا ہے اور زندہ رہتا ہے اور دوسرا مر جاتا ہے
یہانتک مشہور ہے کہ وہ جانور جسوقت مین پانی نہین پاتا تو پیشاب کر کے اپنی پیشاب مین
لوٹ جاتا ہے اسمین سب لوگون کے عقلین حیران ہین کہ نہانے کو ایک کی زندہ رہنے مین اور
دوسرے کی مرجانے مین کیا دخل ہے اور اگر کچھ نہانے کو دخل ہے تو جسکو کہ کاٹتا ہے
احتمال ہے کہ اوسکو مفید ہو لیکن اوس جانور کے نہ نہانے مین یہ تاثیر ہووے کہ وہ مرجاوے
تو اسکے کچھ وجہ عقل سے معلوم نہین ہوتے اور کسنی اوس جانور بے عقل کو یہ دوا اور علاج
بتا دیا ہے اس علاج کا بتانے والا اوس جانور کو اور جاننے والا اوسکے وجہ کا کوئے نہین
ہے سوائے اوس قادر کامل کے کہ بڑے بڑے چیزون دشوار اور مشکل پر قادر اور توانا ہے
اور بے جفتا اور بے مثال ہے اور اوس عالم ماہر سے کہ اوس سے کوئے چیز چھپی نہین کچھ بعید
اور عجیب نہین ہے کہ ایسی تاثیرین دیوے اور اوسکے بھید کو جانے فتبارک اللہ احسن
الخالقین اس جگہ پر واسطے دور ہونے تعجب لوگون کے کچھ اور عجائب قدرت کو بیان کرتا
ہون مین اونمین سے ہے یہ کہ آگ کہ وہ بیچ جلانے سخت اور نرم کے اور بڑے چھوٹے اور تر
خشک کی کچھ قصور نہین کرتے ہے اور کسی چیز باقی نہین رکھتی کسیطرح سے ایسی کپڑے اور کاغذ
وغیرہ کو کہ بہت نرم ہین جسوقت کہ وہ خوب کھینچ کر لپیٹی جاوین کسی پتھر یا لکڑے صاف پر تو نہ
جلا سکے اور نہ لیک اوسمین تاثیر کر سکتے ہے تعالی اللہ عما یشرکون ولعفون اور اسی طور سے
کیا تاثیر اوسی خدا نے دانون کے چھلکو نمین دی ہے کہ اگر وہ مع چھلکے لوٹے جاوین زمین مین

تو وہ ہرے ہو جاتے ہی اور اوسمین سے شاخین اور پتے نکلتے ہین اور اگر توڑ کر اور
چھلکے دانون پر کے چھیلکر زمین مین ڈالین یعنے بوئین تو کیا ہے زمین کو کمایا اور بنایا
ہووسے اور محنت سینچنے وغیرہ کی کرین تو ہرگز ہرگز اوسمین سے پتی بہی نہ نکلے گی اور اگر
ہزارون افلاطون بہی حکمت کرین اوس دانیکے جمنی مین اور ہرے ہو نہین تو کچھہ اثر نکو کی
عقلین افلاطون اور اوسکے اوستادون کی چرخ مین آتے ہین اور حیران ہوتے ہین
اسمین کہ کیا سبب کہ وہ بہی دانہ اور گرے بغیر اونہین چھلکون کے کہ عقل سے کچھہ علاقہ ظاہر
مین نہین معلوم دیتا کہ کیون نہین اوگتا اور کیون نہین ہرا ہوتا اور اسی طور سے غور
اور فکر کرو کہ کس کس طرحکے گٹھلیان سخت اور مضبوط کہ پتہر سے بہی اونکا توڑنا مشکل اور
دشوار ہوتا ہے جبکہ اوسمین سے پتی اور شاخین نکلی چاہتی ہین تو وہ شاخ نرم کہ اوسکے
کچھہ حقیقت اوس گٹھلی کے آگے نہین ہے کسطرح سے چیر پھاڑ کے اپنے سر کو پیرہن سخت سی باہر
لاتے ہے یا وہ ایسا سخت چھلکا بجز دنکلنے اوس پتی اور اوس شاخ کے خود بخود پہٹجاتا ہے
سبحانہ من قادر ما اقدرہ او نہین سے وہ ہے ٹوٹکا کہ وہ بہی بہت مشہور ہے اور شیاع کو
پہونچ گیا ہے کہ جو شیر پینے وغیرہ ایسے ہو وسے کہ اوسکے کہانیکو چیونٹیان اپنے سوراخون
اور گہر و نہین سے نکل کے اوس چیز کے پاس جمع ہوتے ہین اور اوسکو کہاتی ہین جبکہ وقت رکہنے
مین اوسکے رکہنی والا اوس چیز کا اپنی ناک کو بند کرے اور دم کو روک کے اوسکو رکہی تو
اوس چیز کے کہانے کو وہ چیونٹیان نہین آتے ہین تو عقل مین اسکی وجہ نہین آتی کہ ہمارے
ناک بند کرنے کو کیا دخل ہے اسمین کہ اون جانورون کے ناک مین بو اوس چیز کے نہین پہونچے
اور اسی طور سے کچھہ وجہ معلوم نہین دیتی کہ اسمین کہ جب کسی آدمی کا ہاتہہ کسی کہانے مین
لگے تو وہ سڑ جاتا ہے اور اگر نہ لگے تو یعنے کسی چمچی یا لکڑے یا پتہر وغیرہ سے چہووین تو نہ
سڑتا اور اسی طور سے غور اور فکر کرو کہ کونسے چیز اور قوت حق تعالے نے درخت انجیر(?) مین
کہ اور درختون اور گہانس مین عنایت نہین کے کہ جب کوئے اوسکی پتونکو چہووے تو وہ سوکہ
جاتے ہین بخلاف اور درختون کے کہ اگر اونکے پتونکو کتنا ہے چہووین تو اونمین کچھہ بہی اثر نہین
ہوتا ہے اور اسیطور غور کیا چاہیے اسمین کہ اوسی خداوند قادر اور کامل نے بہنگرے(?)
مین کیا تاثیر دی ہے کہ اوسکے امثال مین نہین ہے وہ تاثیر یہ ہے کہ بالے گندلے کو صاف
کر دیتے ہے اور خون بہتے کو بدن آدمی وغیرہ سی بند کر دیتی ہے اور اسیطرح سی غور او

کیا چاہیے اسمین کہ کسطرحکے کہٹائی کمرکہ مین عطا کی ہے اور کہٹائیون مین عنایت نہین کی وہ
یہ ہے کہ اسکے کہٹائی سے دانت کہٹے نہین ہوتے بخلاف اور کہٹائیون کے کہ اگر تہوڑی سی
بہی کہائی جاوین تو دانتونمین اثر اونکا ہو جاتا ہے بلکہ وہ کہٹائی کہ اور کہٹائیون کے
کہانے سی دانتون مین ہو جاتی ہے وہ کمرکہ کے کہانی سے جاتی رہتے ہی اور اسیطرح
سے غور اور فکر کیا چاہیے کہ اوس قادر کامل نے کیا تاثیر دی ہے مقناطیس مین کہ
لوہا بے اختیار اوسکی طرف رغبت کرتا ہے یا وہ اوسکو جبراً اور قہراً اپنے طرف کہینچتا ہے
جیسا کہ ہمنے دیکہا ہے کہ سوئے وغیرہ چہوٹے قسم لوہے کی مقناطیس مین لپٹ جاتی ہین اور
مجہے یاد پڑتا ہے کہ کسینے لوہے کی ایک مچہلی بنائے تہی جبکہ اوسکو پیالی مین پانی بہر کر
چہوڑ دیتے تہی اور باہر پیالی کے مقناطیس کو پہیرتے تہی تو وہ مچہلی ساتہہ اوس مقناطیس
کے اندر پیالے کے پہرتے تہی اور سنا ہے مینے کہ کسی شہر مین ہندوونے اپنے معبد مین ایک
بت لوہے کا بنایا تہا کہ وہ ہوا مین معلق تہا یعنے ادہر مین اوس معبد کے ٹہرا تہا اور وہ بڑا
عبادت خانہ اونکا تہا اور جب کسی بادشاہ اسلام کا اوس پر تسلط ہوا اور غالب آیا اور اوسکو
کہود وایا تو وجہ اوسکے یہ معلوم دی کہ چار طرف اوس معبد مین مقناطیس کا پتہر برابر سے
نصب کیا تہا اور ہر ایک طرف سی وہ پتہر اوس بت کو کہینچی ہوئے تہا اسی باعث سی وہ
بت ہوا مین لٹکا تہا اور جبکہ چار دیواری کو اوسکے کہودا اور وہ مقناطیس کہ اوسمین نصب
تہا گر پڑا تو وہ بت بہی گر پڑا اور اوسکے تاثیر مین سے ہی کہ جب اوسکو ایک پر مرغ قبلہ نما
لگاتے ہین تو وہ سوا سی قطب جنوبے کی کسے اور طرف نہین ٹہرتا اور کلام ذکریا بیٹے محمد سے
کہ وہ مصنف کتاب آثار البلاد ہے معلوم دیتا کہ دنیا مین کوئی مقناطیس آدمی کا بہی ہوتا ہے اب
اس جگہہ پر کچھہ کلام اوسکا واسطے سند سبات مین ذکر کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مصنف اوس
کتاب نے بیچ بیان شہرون اقلیم پانچوین کے یون لکہا ہے مدینة النحاس ویقال لها
ایضا مدینة الصفر لها قصة عجیبة مخالفة للعادة وجدالکنی رایت جماعة کتبوها
فی کتب معدودة مع ذلک فانها مدینة مشهورة الخ یعنے شہر تانبے کا اور کہا گیا ہے
کہ شہر پیتل کا اور اوسکا قصہ نہایت عجیب ہی اور بہت مخالف ہے عادت کی لاکن مینے دیکہا
ہے کہ کئی شخصون نے اپنی کتابونمین اوسکو لکہا ہے اور ساتہہ اوسکے وہ شہر مشہور
ہے لیکن اوسکی صاحب کتاب نے یون کہا ہے کہ ابن فقیہ نے کہ گئے ہین اسگلے علما

طرف اسکی کہ بنایا ہے اوسکو ذوالقرنین نے اور امانت رکہا ہی بیچ اوسکی اپنے گنجون کو اور
کچہ ایسا اوسپر طلسم اونہون نے بنایا ہے کہ کوئی اوسپر واقف اور خبردار نہین ہو سکتا اور بیچ
اوسکے شہر کے حجر البہتہ یعنے پتہر بہتہ اور وہی مقناطیس آدمیون کا اور یہی باعث ہی کہ جب
کوئی آدمی اوسکی برابر ہوتا ہے تو وہ پتہر کہینچتا ہے جیسا کہ مقناطیس کہینچتا ہے لوہے کو اور
وہ آدمی اوس سے جدا نہین ہوتا یہانتک کہ مرجاتا ہے جیسا کہ انشاء اللہ تعالی اوس قصے
کے سننے سے یہ حال معلوم ہوگا اور شکل اندلس مین سے ہے وہ قصہ یہ ہے کہ جبکہ عبد الملک بیٹے
مروان کو خبر اوس شہر کے پہونچی اور خبر اون گنجون کے کہ وہان ہین تو اوسنے لکہا اور
حکم کیا موسی بن نصیر کو کہ وہ اوسکی طرف سے عامل شہرون مغرب کا یعنے پچہان کا تہا کہ
وہ اوس شہر نحاس مین جاکر وہان کے خبرون سے اوسکو خبر دے اور مطلع کرے جب کہ موسی
بن نصیر کو یہ خط قروان مین کہ کوئی شہر تہا پہونچا تو اوسنے اسباب سفر مہیا اور طیار کرکے
ساتہہ ہزار سوار کے اوس شہر کی طرف گیا اور جب وہان سے وہ پہرا تو اوسنے عبد الملک
بیٹا مروان کو ایک عرضی اوسکے جواب خط مین یون لکہی کہ وہ شخص بموجب حکم امیر المومنین
کے چار مہینے کے سفر کا سامان کرکے اوس شہر کی طرف گیا اور پہر وہ اپنے عرضی مین یون
لکہتا ہے اور کہتا ہے کہ مین گیا جنگلون اندلس مین کہ وہ شہر اوسمین ہے اور میرے ساتہ
تہے ہزار سوار اور اوس شہر کے تلاش مین گیا مین اون راہون ٹوٹے ہاتہے مین کہ اونکی نشانیان
مٹ گئے تہی اور اونکے راہون سے گویا مہر گر گئے تہی اور کچہ اوس شہر کے راہ معلوم نہ دیتے
تہے یہانتک کہ اون راہون مین چلا گیا مین تینتالیس دن بعد اوسکے نظر آیا ایک شہر کہ دیکہوایا
تہا نہ سنا تہا مثل جو مانند اوسکے کسی حسن والے اور نہ دیکہنی والی نے جہکتی تہے اور گنج
وسیتے تہی کنگرے اوسکے تین دن کے راہ سے اور ہول آیا اور ڈرے ہم اوسکے صورت
ہولناک اور ڈراونے سے جہ پہر نزدیک اوس شہر کے گئی تو یہ کہ ہمکو کچہ احوال وہان کا
ہو وے اور خبر اوسکے معلوم ہوسے پہر اوس شہر کے قریب کی طرف ہم اوترے پہر بہیجا ایک
شخص کو سوار اوسکے ساتہہ کرکے بہیجا تو یہ گئے وہ گرد شہر کے تاکہ دیکہے اوسکے احاطہ کے
پہر کر اوسکے دروازے کو ڈہونڈہکے پیدا کرے پہر وہ شخص ہمسے دو دن تک غائب رہا
اور تیسرے دن ہمارے پاس جو آیا تو ہمکو اوسنے یہ خبر دیکہ کہ ہم گرد اوسکے پہرے اور دیکہے
ہمنے اوسکے لیئے دروازہ نہ پایا اور نہ کوئی راہ پہر مینے سب اسباب اون لوگون کا کہ

وہ میرے ساتہہ اور میرے ہمراہیون مین تہے اوسکے دیوار احاطہ کے پاس اوپر نیچے رکہا تو یہ
کہ کوئی اوسپر چڑہ کے مجہے وہان کے خبر دیوے لیکن وہ سب اسباب جو تہائی دیوار اوس احاطے
کو بہی نہ پہونچا بسبب بہت ہونے اور بڑے ہونے اوس دیوار کے پہر اوسوقت مینے یہ حکم کیا
سیڑہیان ایک دوسرے پر باندہے جاوین پہر اوسکو مینے اوس دیوار کے احاطے پر لگایا
اور مینے یہ کہا اور ٹہرایا کہ جو کوئی اوپر چڑہ کے وہان کے مجکو خبر دیوے تو مین اوسکو دس ہزار
درہم یعنے روپئے اوسوقت کی دونگا تو ایک شخص نے ہمارے ہمراہیون مین سے اس بات کو
قبول کرکے اوس سیڑہی پر دعا اور تعویذ پڑہ پڑہ اور پہونک پہونک کی چڑہنا شروع کیا جب
وہ شخص بلند ہوا دیوار احاطہ اوس شہر پہ اور دیکہا اون چیزون کو کہ وہان تہین تو ہنسا اور
تہلہا ار اور اوسکے اندر کود پڑا ہمنے اوسکو پکارا اور یہ کہا اوسکے کہ جو کچہ کہ وہان ہے
اور تونے اوسکو دیکہا ہے ہمکو اوسکے خبر دے اوسنے کچہ بہی ہمکو جواب نہ دیا پہر مینے
یہ ٹہرایا اور کہا کہ جو کوئی کہ خبر اوس شہر کے اور اوس شخص کے کہ اوس مین کود پڑا ہے مجہے
لا دیوے تو مین اوسکو ہزار اشرفی اوس زمانے کی دونگا تو ایک شخص دلاور
گہرانے حمیر سے اس بات کو قبول کیا اور اون ہزار اشرفیون کو لیکر اوس سیڑہی پر چڑہا اور جبکہ
وہ برابر دیوار کے اوس حاطہ کے ہوا تو ٹہٹہا مارکے ہنسا اوس حاطہ کے اندر کود پڑا پہر ہمنے
اوس آدمی کو پکارا اور یہ کہا کہ ہمکو وہان کے خبر دے اور جو کچہ کہ تونے دیکہا ہے اوسکو
بتا اوسنے بہی کچہ جواب نہ دیا پہر تیسرا شخص چڑہا اوسکا بہی حال اون دونون شخصون پہلون
کے طرح سے ہوا پہر کسی اور نے ہمراہیون اور ساتہیون سے وہان کے جانے کا قصد اور
ارادہ نہ کیا اور جبکہ مین دریافت احوال اوس شہر سے مایوس ہوا یعنے مجکو یاس اس بات
سے ہوگئی تو مین وہان سے چلا آیا یہ احوال کہ بیان ہوا موافق روایت ابن فقیہ کی ہے
کہ وہ کوئی عالم تہا عالمون سے اور ابو حامد اندلسی نے کہا ہے کہ حاطہ اوس شہر نحاس کا چالیس ذرعہ
سے ہے اور بلندی دیوار اوسکے پانچ سے ہاتہہ کے ہے جیسا کہ لوگ کہتی ہین اور اوس
دیوار حاطہ پر ایک نوشتہ ہی کہ اوسمین یہ لکہا ہے کہ بنایا ہے اوسکو ذو القرنین نے اور
صحیح یہ ہے کہ بنایا ہے اوسکو سلیمان بیٹے داؤد نے اور اوسکے نیو اور بنا مضبوط محکم ہے
پہر اوسی ابو حامد اندلسی نے یہ کہا ہے کہ گیا موسی بیٹا نصیر کا یعنے وہی موسی کہ عبد الملک
بیٹے مروان کے طرف سے عامل شہر قروان مین تہا اور ابہی ذکر اوسکا ہوا ہے گیا طرف اوس

شہر کے ساتھ اپنی لشکر کے اور بنائے قریب اوسکی حالطہ کی ایک عمارت بڑی ہی بلند اور ایک
زینہ بھی اوسنے چوب ایسا بنایا تھا کہ وہ بلندے یعنی سرے دیوار اوس حالطی تک پہونچتا
تھا اور کہا اوس عامل نے کہ جو کوئی کہ داخل ہووے اس شہر مین اور وہان کے خبر سنے
لیے لاوے تو مین اوسکو مال بہت سا دونگا ایک شخص اوسکے دیوار پر چڑھا جب اوسنی اوس
شہر کو دیکھا تو ہنسا اور اپنے تئین اوسکے اندر ڈال دیا اوس احاطہ کے اندر سے
آوازین ہولناک یعنے ڈرانے لوگون کے کانون مین سنائی
دین پہر اوسی عامل نے دوسرے شخص کو اوسین بھجایا اوسنی بھی اوسیطرح سے اپنی تئین اندر
اوس احاطی کے ڈالدیا پہر اوسی عامل نے بعد اوسکے ایک شخص شجاع اور دلیر بہادر کو بلا
اسطرح سے کہ اوسکے کمر ایک رسی مضبوط باندہے اوسنی بھی جب اوس شہر کو دیکھا تو اپنی تئین
اوسکے اندر ڈالدیا اور لوگون نے اسطرف سی رسی کو کھینچا یہانتک کہ وہ کمر کے پاس سی دو
ٹکڑے ہوگیا اور رسی کھینچ آئے اور جبکہ اوس عامل کو وہان کے خبر معلوم ہونے سی ناامید
حاصل ہوکے تو وہ وہان سے اور طرف چلا گیا جب تو اسکو سن چکا تو وجہ اس بات کی کہ کیا
وجہ تھی کہ جو شخص کہ دیوار حالطہ اوس شہر پر چڑھتا تھا تو اپنی تئین اوسکے اندر ڈالدیتا
تھا اوسکے لئی کئی وجہین ہو سکتی ہین ایک وجہ اونمین سی یہ ہے کہ شاید اوس حالطی کے
اندر حجر البہتہ کہ مقناطیس آدمیون کا ہے اور اوسکا ذکر پہلے اس فقرے کی ہو چکا ہے ایسے
جگہہ پر لگایا ہووے کہ جو کوئی اوسکے دیوار پر چڑھتا ہووے تو وہ اوسکو نظر آتا ہووے
اور وہ پتھر اوسکو کھینچ لیتا ہووے اور وہ اوس سے جدا نہین ہو سکتا ہووے یہانتک
کہ وہ مرجاتا ہووے اور دوسرے وجہ یہ ہے کہ شاید اندر حالطہ اوس شہر کے واسطے حفاظت
اور نگہبانی اون گنجون کے کہ وہ اندر اوسکے ہین حضرت سکندر یا حضرت سلیمان علی نبینا
وعلیہما السلام نے کچہہ لوگون کو قوم جن سے ٹہرایا ہووے جیسا کہ اوسکو کہا ہو زہری نے کہ وہ
ایک عالم ہے عالمون سنیون مین سے اور تیسرے وجہ یہ ہے کہ شاید نہ یہ وجہ ہووے اور نہ
وہ وجہ بلکہ کوئی اور ایسی وجہ ہووے کہ عقل ہمارے اور عقل کسی عاقل کے اوس تک نہ پہنچ
ہووے سوائے حق تعالے کی کہ وہ جاننے والا ہے بھید اور چھپی کا کہ کوئی اور نہ جانتا ہو
جیسا کہ ہمنے بعضی چیزون عجیب مین اسطرح کے جیسی کنہون اور وجہون کی طرف اشارہ کیا ہے
اور اونمین سے یہ ہے یہ بات کہ پہلے دو ٹکڑے مین یعنے پہلی دفعہ کی بارش منہ کی برسات مین

ہوتی ہے ہمارے اکثر شہرونمین شہرون ہندوستان سی کچہہ جانور نہایت سرخ رنگ کہ
اونکا نام بیر بہوٹے ہے اور وہ بہت مشابہ بکڑیون کے ہوتے ہین اور اوپر کے جلد اور چمڑہ
بہت مشابہ مخمل سرخ کی رنگت اور نرماہٹ کی ہوتا ہے اور کیا بعید ہے کہ لوگون نے اونکے
رنگت دیکہہ کے اسطرح کا کپڑا ایجاد کیا ہووے اور قبل دیکھنی ان جانورونکے اسطرح کا کپڑا نہ بنا
ہووے اسطرح کے جانور اس منہ مین سے پیدا ہو جاتے ہین یا یہی بکڑیان بدرنگ
اوس منہ کی تاثیر سے اونکی رنگت اور چمڑے مین یہ دو نو صفتین پیدا ہو جاتے ہین اور منہ
مین کہ قبل اسکے اور بعد اسکے ہوتے ہین اونمین یہ جانور اور یہ بات حاصل نہین ہوتے تو اس
مقام مین غور اور خیال کیا جاوے کہ کیا خصوصیت اور کیا تاثیر اس سے پہلے پانی منہ مین رکہی
گئی ہے کہ اور پانیون برسات اور غیر برسات مین نہین دی گئی ہے اسکے سنی سے
دور اور بر طرف ہو جاتا ہے وہ تعجب کہ لوگون کو سننی تاثیر اوس منہ سی کہ ہوے گا قریب قیامت
کے اور اوس سے مردہ زندہ ہو جاوینگی جیسا کہ یہ بات بعضی حدیثون مین آئی ہے اور
عجائب مخلوقات حق تعالی مین سے ہے جگنو یعنی وہ جانور کہ وقت شب کی یعنے راتون مین مانند
تارون کے چمکتے ہین اور وہ کئی قسم کے ہوتے ہین ایک قسم اون قسمون سے کہ مشابہ وہ ہین مکہی
کے ہوتا ہے وہ پرندون مین سے ہے یعنی اون جانورون مین سے ہے کہ پردار ہین اور …
ہین اور دوسرے قسم اونمین سے کنکھجائی ہوتے ہے کہ پردار نہین ہوتے ہے اور قسم اول کو
ہمنے اکثر دیکھا ہے اور قسم دوسرے کو اکثر لوگون سے مینی سنا ہے اور شاید ایکبار مین نے
اوسکو دیکھا بھی تھا اور تیسرے قسم اونمین سے ہین کیچوے کہ وہ زمین مین رہتے ہین اسمین
اسطرح سے بغور اور فکر دیکھو کہ آب اور خاک سے جو چیزین حق تعالی نے پیدا کی ہین تو وہ کثیف اور
بے نور ہین اور اسی جانور کا تمام بدن ناکثیف اور بے نور ہے کسطرح سی اوس خدا قادر بیمثال
نے بعضی جگہہ کو اوسکی بدن سی نور چاند اور تارون کا سا دیا ہی اور بعضی چیزون بے جان مانند
نمل اوسکے نور کے عطا کیا ہے لیکن وہ ہر وقت اونمین دکہائی نہین دیتا بلکہ وہ بعضی طرح
سے دکھائی دیتا ہے جیسا کہ مینی سنا ہی کہ پانی سمندر کا رات کی وقت مین جبکہ بلندی سے
ڈالا جاوے تو آگ کی چنگاریون کے طرح چمکتا ہے اور قند اور بتاسے کو کہ رات مین یا اندہیرے
مین توڑین تو اوسمین سے بھی روشنی آگ کی سے ظاہر ہوتی ہے اور اسی طرح سی پتھر چقماق
لوہا زور سے مارین تو چنگاریان بیچ میں نکل آتے ہی اسمین بسطور سی غور اور فکر کے نہایت قدرت

حق تعالی خیال کرو کہ کسطرح سی آگ اور روشنی کو چھپایا ہے بعضی چیزونمین اور بعضی
مین کہ مشابہ اوسکے ہین یہ بات پائی نہین جاتی اور لوہے کی مارنے کو پتھر پر اور تور
قند وغیرہ کے کیا دخل ہے کہ اونمین سے آگ اور روشنی پیدا ہو جاتی ہے بالکل آگ
اور غور کرو عجیب خلقت زمین مین کہ حق سبحانہ و تعالی نے اوسمین کیا تاثیر رکھی ہے
کہ درخت اوسمین اوگتے ہین اور جمتے ہین اور بار ور ہوتے ہین یعنے پہولتے اور پہلتے
ہین بخلاف اوسکے کہ آتے ہین یا لکڑی کے بورے مین بووین تو اسطرح نہین جمتے ہرا
خدا نے واسطے دکھانے قدرت کاملہ اپنی کے بعضے درختون کو اسطرحسے پیدا کیا ہے کہ ا
کبھی چاہیے کہ پانی پہونچے اور کبھی نہ پہونچے اور اگر اوسمین ہر وقت پانی دیجیے تو وہ
سڑ جاتے ہین مانند تنبو اور نرگس کے اور وہ درخت کہ ہر وقت پانی کے نہ پہونچنے سے
خشک ہو جاتے ہین مانند سنگھاڑے وغیرہ کے اور یہ ایسے درخت ہین کہ انکے پیدائش
پانی چاہیے اور حیات انکے بغیر پانی نہین ہو سکتی جیسا کہ بعضے جانور ہین جیسے
ہوتے ہین مانند مچھلی وغیرہ کے اور یہ قسم کے درخت بھی بیرون زمین کے پیدا نہین
پھر اوسے خدا نے واسطے قدرت نمائی اپنے کے بعضی درختون کو بے علاقہ زمین کی
مین پیدا کیا ہے کہ جل گھٹی اور سنگھاڑا پانی پر ہوتا ہے کہ اوسکے جڑ کو کچھ علاقہ زمین
نہین ہوتا اور اونمین سے وہ عجائب اور اور حکمت اور صنعت حق سبحانہ تعالی کی ہین
کہ اونکو نکالا ہے اور گمان کیا ہے انگریزون نے کہ وہ بڑے عاقل اور دانا ہین اور
عجیب عجیب طرحکے دوربینین نکالی ہین کہ اونسے احوال چھوٹے چھوٹے تارون کا کہ
فلک کی اونمین سے معلوم نہین دیتا تجویز احوال اونکا معلوم دیا اور زحل وغیرہ
تارون مین اونہین دوربینون سے یہ دریافت کیا کہ وہ زمینین ہین مثل اس زمین
کے بلکہ زیادہ ہین اس سے اور بعضے اونمین سے کہ آفتاب سے بہت دور ہین چاند چار
بلکہ پانچ پانچ اور سات سات چاند اور بعضے حق تعالی نے واسطے روشنی اون زمینون
کے پیدا کیے ہین تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ انگریزون نے ظن اور گمان اسطرح
کیا ہے کہ یہ تارے اور سیارے جو کہ نظر آتے ہین اور لوگ اونکو آسمان گمان کرتے
ہین یہ انتہا نظر ہے یعنے جہانتک کہ نظر جا سکتی اور پہنچ سکتی ہے تو وہ انکے چیز
نظر آتے ہین انہین سمجھو اوس حد تک نظر پہونچ گئی اور کوئی چیز اوس جگہ قابل

جا نیکے نہ پائی گئی تو وہان ایک تاریکی معلوم دیتی ہے اور آفتاب مانند مرکز کے ہے
یعنے مانند اوس مندیلی کے ہے کہ چرخے مین ہوتا ہے یا اوس لکڑی کے ہے کہ گردے
مین ہوتے ہے آفتاب اپنی جگہہ پر ٹھہرا ہے جیسا کہ یہ دونون لکڑیان اپنی جگہہ پر ٹھہرے
رہتے ہین اور اکثر تارے گرد اوسکے پھرتے ہین جیسا کہ چکھڑیان اور گریان گرد اون
دونون لکڑیون کے پھرتے ہین سورج کا مثلا موافق اوس نقشہ سورج کے اور اکثر تارون
کے کہ چھاپہ خانے مین ہمارے بادشاہ اودھ کے چھاپا گیا تھا سن بارہ سے پچاس مین
قریب آٹھ لاکھ تراسی ہزار دو سے چالیس میل ہے اور پچیس دن اوسمین لگتے
مین اپنے مدار پر کہ مانند لکڑی کے گردے کی ہے گھومتا ہے اور ہماری یہ زمین کہ نو کرور پچاس
لاکھ میل سورج سے فاصلہ رکھتی ہے یعنے سورج اتنا دور ہے وہ تین سو پینسٹھ دن اور
چھ گھنٹے مین سورج کے گرد گھومتی ہے اوسکے مثلا پاسات ہزار آٹھ سو میل ہے اور چاند
ہمارے زمین کا دو ہزار ایک سو اسی میل کا ہے وہ زمین سے دو لاکھ چالیس ہزار میل
دور ہے ہر ایک مہینے مین ایک مرتبہ زمین کے گرد گھومتا ہے وہ خود بھی روشنی رکھتا
مگر سورج کا عکس پاکر زیادہ روشن ہوتا ہے ہمارے زمین سے چاند کو اسطرح سے
روشنی پہونچتی ہے جسطرح چاند سے ہمارے زمین کو پہونچتی ہے یعنی مشتری سے بڑا
کہ ہندو جیوتشی گرو کہتے ہین سب ستارون سے بڑا ہے جیسا کہ ہمارے زمین سے ہزار
حصے بڑا ہے اوسکا مثلا اکانوے ہزار میل ہے وہ سورج سے انچاس کرور چالیس لاکھ
میل دور ہے چار چاند اوسکے آسمان پر روشنی کرتے لیکن اہل مشتری جو رہتے ہین
ہمارے زمین کو نہین دیکھ سکتے اور زحل یعنے سنیچر جو سو حصے زمین سے بڑا ہے سورج
سے نو کرور ساٹھ لاکھ میل دور ہے اور اوسکا مثلا اٹھتر ہزار میل ہے وہ پینتیس برس مین
گرد سورج کے پھرتا ہے سات چاند اوسکے روشنی پہونچانے کے لئے خدا نے مقرر کیے
ہین یورانس یعنے ہرشل سیارہ زمین سب سی دور ہے ایک ارب یعنے ایکسو چالیس
کرور پچاس لاکھ میل سورج سے دور ہے اور اسی دوری کے سبب ہندوؤن کو یہ تارا
اب تک نظر نہ آیا تھا اوسے پہلے پہل سن سترہ سو اکاسی عیسوی مین انگریز ہرشل نے اوسکو
انگلنڈ مین دوربین سے دیکھا تھا اوسکا مثلا چونتیس ہزار ایک سو ستر میل ہے اوسکے
روشنی کے لیے چھ چاند ہین وہ سات سو برس مین دورہ گرد آفتاب کے پورا کرتا ہے

مین دکہائی دیتا ہے کہ اوسمین ایک دریا ہے اور دریا مین کچہہ جانور اور لوگ نہاتی ہین اگر
یہ بات حقیقت مین سے ہے تو انکار ان باتون کا انکار بدیہات کا سا ہووے گا اور جب بحمد اللہ
تعالے بیان ان عجائب سے فارغ ہوا تو اب مین تبرکًا بعضے عجائب حدیث مفضل سے نقل
کرکے اس مطلب کو تمام کرتا ہون اونمین سے یہ ہے کہ غور اور فکر کرو کاریگرے حق سبحانہ
تعالے کو کہ کس حکمت اور تدبیر سے پرورش کرتا ہے حمل کو یعنے بچے کو تین ظلمات مین یعنے
اندر تین اندہیریون کے کہ ایک اندہیارے پیٹ کی ہے اور دوسرے اندہیارے رحم کا
ہے یعنے بچہ دان کے اور تیسرے اندہیارے مشیمہ کے ہے وہ ایک جہلی ہوتی ہے کہ بچے کے
بدنکو ڈہانکے اور گہیرے ہوتے ہے کسطرحسے حق تعالی اوسکے پیدایش اور افزایش کو یعنے
بڑہنے کو اور تدبیر کہانے اور پینے اوسکے کو کرتا ہے اندر ان تین اندہیریون کے جہان
نہین کہ وہ بچہ کسی حیلہ اور تدبیر سے طلب کہانے پینے اپنے کو اور دور کرنے کسی ایذا کو خارج
کرسکے کسی نفع کو اپنے لیے نہین کرسکتا حق تعالے اوسکے لیے خون حیض یعنے اوس خون سے
کہ عورتون کو ہر مہینے مین آتا ہے کہانا پانی اوسکو پہونچاتا ہے جیسے کہ درخت اور گہانس
کو پانی سے کہانا پانی پہونچتا ہے اسی حال پر اور اسی طور سے رہتا ہے کہانا پینا اوسکا
یہانتک کہ کامل ہوتی ہے اوسکے خلقت یعنی تمام ہو چکتے ہے پیدایش اوسکے اور قوت
اور قوی اور توانا ہوتا ہے چمڑا اوسکا اور متحمل ہونے ہوا کے یعنے اسطرح سے اوسکا
چمڑا قوی اور مضبوط ہوتا ہے کہ ایذا سردے اور گرمے ہوا کے اوٹہا سکتا ہے اور آنکہین
بینا ہوتے ہے اوسکے اس بات پر کہ مقابلہ روشنائی اور چمک کی کہلین اور شہر میں
تو غالب ہوتا ہے اسوقت مین اوسکی مان پر درد زہ یعنے درد بچہ ہونے کا اس شدت اور
زور سے کہ اوسکے شدت سے بہلا اوسکے مان کے لیے ایسا قلق اور اضطراب ہوتا ہے یعنی گہبرا
اور تڑپنا حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ پیدا ہوتا ہے واسطے اوسکے لڑکا اور جبکہ پیدا ہوتا
بچہ تو نقل کر دیتا ہے اور پہونچا دیتا ہے حق تعالے اوس خون کو کہ اوسکو وہ بچہ کہاتا
پیتا تہا اوسکے رحم سے یعنے بچہ دان سے طرف چہاتیون اوسکے کی اور بدل جاتی ہے اوس
خون کے رنگت اور مزہ طرف اور رنگ اور مزے کے اس کلام امام علیہ السلام مین کہ
یہ اسطرحسے غور اور فکر کرکے خیال کرو تو یہ قدرت اور علم اور حکمت حق تعالی اوسکے
کو تیرے ظاہر اور روشن ہو جاوے اون جگہونمین سے یہ ہے کہ فکر اور غور کرو

بچہ مین کہ کسطرحسے حق تعالی اوسکو اندر تین اندہیریونکے اوس چیز مین کہ وہ کیسے
چیزون مین لپیٹی ہوئی ہے بڑے بڑے کاریگریون اور باریکیون کو کہ اوسکے بڑے بڑے
کاریگر عاجز ہین عاجز ہین کرتا ہے اسبات سے بڑا کمال اور نہایت قدرت حق تعالی
کے معلوم ہوتی ہے اسواسطے کہ کیسا ہے کامل مصور اور کتابت مین کہ ہووے
تو اوسکا کمال صنعت اور کاریگرے تاریکے اور اندہیرے مین ادر ڈہکے ہوئے چیزمین
جیسا کہ چاہیے ظاہر نہین ہوسکتے تو وہ شخص کہ ہزارون اور لاکہون دفعہ ایسے
چیزونمین بڑے بڑے باریکیون اور کاریگریون رات اور دن مین بجا لاتا ہے جہان
کہین کہ چاہتا ہے اور اونمین کچہہ بہی فرق اور نقصان نہین پڑتا تو اس سے یہ معلوم
دیتا ہے کہ بڑا کامل ہے بلکہ وہ شخص ہمسے ناقصون کے طرح سے نہین ہے نہین تو
اسے صنعت اور کاریگرے مین جیسا کہ ہم سب لوگ محتاج روشنے اور کہلے ہونے
اوس چیز کے کہ اوسمین کاریگرے کو بجا لاتے ہین وہ بہی محتاج ہوتا دوسرے
جگہہ اون جگہون مین سے یہ ہے کہ کسطرحسے حق تعالی نے اوس خون کو کہ وہ لیتی
رحم اور بچہ دان مین تہا بلندی چہاتیون مان اوسکے کی نقل کرتا ہے اور پہونچاتا ہے
اور کس طور سے اوسکے وصف نجاست کو طرف پاکیزگے اور طہارت کے پہیر دیتا ہے
اور کس عضو سے کہ آدمے اوس سے نفرت کرتے ہین طرف عضو کی نقل کرتا ہے اور
پہیر دیتا ہے کہ آدمی اوسکے طرف رغبت کرتے ہین اور کس وضع سے پہیر دیتا ہے اوسکے
نہایت رنگت سرخ کو طرف اوس سفیدی کے کہ اوس سے زیادہ سفید ہونا گویا
محال ہے اور کسطرح سے خونمین جو نفرت تہی اوسکو بدل دیتا ہے طرف اوس رغبت
کے کہ وہ دودہ مین پائے جاتے ہے اور بڑے مصلحتون سے کہ لکڑے مین پائے جاتے
ہے ترنا اور پیرنا اوسکا ہے پانی پر اسواسطے کہ اگر یہ صفت لکڑے کی کہ ترنا اور پیرنا پانی پر
ہے نہ پائے جاتے بلکہ یہ صفت پتہر اور لوہے وغیرہ کے ہوتے کہ پانی کے اندر ڈوب جاتے
تو کشتیون اور جہازون کا بنانا دشوار اور مشکل ہوتا اور لیجانا چیزون بہارے کا اور
اسباب بوجہلکا ایک شہر اور گاؤن سے طرف دوسرون کے لوگون پر بہت مشکل ہوتا
اور وہ نفع اور فائدے کہ کشتیون اور جہازون سے اب حاصل ہوتے ہین اور قدرت
مین لوگون کے لیے حاصل نہ ہوسکتے اور غور اور فکر اے مفضل ان چیزون

پتون سے اور گہاس مین کہ اونکو لوگ دوا اور بیماریون مین علاج کرتے ہین کہ کیا کیا جواہر
اور فائدے اونکے بعضون مین دیئے ہین کہ اونکے غیر مین وہ خواص اور فائدے نہین کہ
کوئے اونمین سے ایسے پیشہ جاتی ہے اندر جوڑون کے اور نکالتے ہے وہان سے
بلغم وغیرہ مواد غلیظ کو مانند شیطرج کے کہ اوسکو فارسے مین چڑک اور ہندسا مین
جتیہ کہتے ہین اور کوئے نکالتی ہے بدن سے سوداکو مانند افتیمون کے کہ اوسے ہندے مین
اکاس بیل اور کوئے برطرف اور دور کرتے ہے ریاح کو مانند سکبینج کہ اوسے فارسے
مین سکبینہ اور ہندسے مین کندل کہتی ہین اور کوئے تحلیل کرتے ہے اور دور کرتے ہے
ورمون کو اور مشابہ انکے کو کسنی ان اثرونکو اون چیزونمین رکہا ہے نہین رکہا ان
تاثیر اور اثرون کو مگر اون چیزونمین مگر اوس شخص نے کہ پیدا کیا ہے اونکو ان منفعت کے
نفع کے لیے اور کسنی پہونچایا ان لوگون کو انکے تاثیرین نہین پہنچایا ان تاثیرون کو
مگر اوس شخص نے کہ رکہا ہے اونکو اون دواؤنمین اور اگر مان لین ہم اسبات کو کہ اونہون
نے ان تاثیرون کو اپنے عقل سے اور تجربون سے دریافت کرلیا ہے تو اسبات مین کچہ
شبہ نہین ہے کہ حیوانون کو ان چیزون کے تاثیر نہین بتائے مگر حق سبحانہ تعالے
نے اس مقام مین یعنے جگہہ بیان علم و قدرت حق تعالے مین بیان کرنا کئے فائدون کا
ضرور ہے اونمین سے یہ ہے کہ ہر مؤمن کو لازم اور ضرور ہے کہ جانے معنے لفظ قضا
و قدر کو اسواسطے کہ اون دونون لفظون کے کئے معنے ہین اور بعضے معنے اون دونون
لفظون کے اوس کلام مشہور مین کہ زبانون لوگون شیعہ اور سنی کے جاری ہے
کہ ہر چیز مین حق سبحانہ تعالے کے لیے قضا و قدر ہے اور کوئے چیز اوسکے قضا و قدر سے
باہر نہین ہے موافق شیعہ کے بنتی ہین اور بعضے معنی بنا بر انکے نہین بنتے ایک وہ معنے
کہ موافق انکے نہین بنتے ان دونون لفظون کے چیز کا ایجاد اور پیدا کرنا ہے جیسا کہ
حق سبحانہ و تعالے قرآنمین فرماتا ہے وقضیہن سبع سموات یعنے پیدا کیا سات آسمانون
کو اسواسطے کہ اگر آن دونون لفظون کے معنے اوس کلام مین ایجاد اور پیدا ایش کے
لیے جاوین تو اوسکے معنے یہ ہوویںگے کہ جتنے چیزین دنیا مین پائے جاتے ہین خواہ
وہ آدمی ہوویں خواہ حیوان یا مشابہ اونکے خواہ رنگ و بو اور کامون آدمی اور
جانورون کے طرح ہوویں سب وہ پیدا کئی گئے اوسکے ہین یہ معنے برے ہین اسلیے

کہ اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ حق تعالی آپہی تو اپنے بندون کے ہاتہہ پر ظلم و جور
وغیرہ برے کام پیدا کردے اور پہر آپہی اونکو اون پر عذاب کرے یہ نہایت ظلم و ستم
ہے کہ اچہے بندے اوسکے بہی ایسے ظلم و ستم پر جرأت نہین کرتے تو حق سبحانہ تعالے کہ بڑا
عادل ہے کسطرح سے ایسے ظلم اپنے بندون پر کرےگا دوسری معنے قضا کے حتم
و لازم ہے یعنے ضرور ہونا ایک چیز کا یہ بہی معنے بندون کے کامونمین نہین بن سکتے
اسواسطے کہ سہو البیاض حق تعالے نے کسے اچہی برے کام کو اپنے طرف سے حتم اور فرض
نہین کردیا کہ اونکے کرنے یا نہ کرنے مین بندے مجبور و ناچار ہوجاوین بلکہ اچہی اور
برے کام کو اونکے اختیار مین رکہا ہے کہ اگر چاہین کرین اور اگر چاہین نہ کرین تیسرے
معنے حکم ہین اور بیان لفظ قدر مین صاحب مجمع البحرین نے ایک کلام لکہا ہے کہ حاصل
مطلب اوسکا یہ ہے کہ معنے تقدیر الشئے کے زبان عرب مین اندازہ کرنے طول و عرض
ایک چیز کے ہین اور موافق شرع کے یہ ہین کہ قدر اون چیزون کو کہتے ہین کہ قضا حق تعالے
کے اوپر جاری ہوئے ہووے یعنے حق تعالے نے اونکا حکم کیا ہووے ساتہہ جاری ہونے
اوسکے کی تمام ہوا کلام ان رحمۃ اللہ تعالے علیہ کا انکے کلام اونکا یہ خوب ہے اور وہ کلام کہ اونہون
نے اوسکو بعد اسکے بیان کیا ہے کہ حاصل اوسکا یہ ہے کہ قدر اون چیزون کو کہتے ہین کہ اونکو
نقشون حتمی یعنے ضروری مین لکہا ہے تو یہ بات اچہی نہین ہے اسواسطے کہ بہت سے حدیثون
سے یہ بات ثابت ہوئے ہے کہ دعا و تصدق وغیرہ کے باعث سے قضا و قدر غیر حتمی بدل جاتے
ہین تو اس بات سے صاف یہ بات معلوم دے کہ قضا و قدر دو طرح پر ہوتے ہین حتمی یعنے ضروری
اور غیر حتمی یعنے غیر ضروری اور اوسکے طرف اشارہ کیا ہے جناب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام
نے ایک حدیث مین کہ جبکہ پوچہا تہا ایک مرد پیر نے اسبات کو کہ آنا ہمارا طرف شہر شام کے
ساتہہ قضا و قدر حق تعالے کے تہا یا نہین فرمایا اون حضرت نے کہ اے مرد پیر نہین چڑہے
تم کسی بلندی پر اور نہین اترے تم کسی پستی اور گڑہے مین مگر یہ کہ وہ سب باتین ساتہہ
قضا و قدر حق تعالے کے تہین پہر کہا اوس مرد پیر نے عند اللہ احتسب عبائی یعنے خدا کے
پاس گمان کرتا ہون اس تعب اور مشقت کو یعنے بیچارے اور مصیبت کی طرح سے سمجہتا ہون
اس مشقت اور محنت کو یعنے جیسا کہ بیمارے اور مصیبت چار ناچار آدمی کو خدا کی طرف سے
پہونچ جاتی ہے اور آدمی کو اوسمین کچہہ اختیار نہین ہوتا اسیطرح سے یہ محنت اس سفر

چار ناچار بے اختیار خدا کی طرف سے پہونچ گئی ہے اسواسطے کہ جب قضا و قدر الٰہی مین
یہ گذرا تہا کہ یہ محنت سفر کے ضرور ہووینگے تو اس سفر کا ہم ارادہ کرتے یا نہ کرتے چار ناچار
خواہ مخواہ ہمپر یہ محنت پڑے اور جبکہ یہ محنت اور سفر اوسکے ہمارے اختیار نہوئے تو اس
سفر مین ہمکو سوائے محنت اور مشقت کی کچہہ حاصل اور فائدہ نہووے گا اور ہماری محنت
اکارت اور رایگان ہووینگے پہر فرمایا اون حضرت نے کہ شاید تونے گمان کیا ہے قضائے
حتم اور قدر لازمے یعنے قضا و قدر ضرورے اگر اسطرح کے بات ہوتے تو باطل ہو جاتا ثواب
اور عذاب اور حکم اور نہی یعنے اچہی اور برے کام بندون کے ساتہہ قضا و قدر کے لازم ہوتے
یعنے اگر وہ کام اسطرح کسی ضرورے اور لازم بندون سے ہوتے کہ کسیطرح اونسے چہوٹ نہ سکتے
اور چار ناچار وہ اونسے ہوتے اور وہ اونکے اختیار مین نہوتے جیسا کہ رعشہ ہے یعنے کانپنا
بسبب بڑہاپے وغیرہ کے اور گر پڑنا ہے تو ثواب دینا ان کامون اچہون اختیاری
پر باطل ہوتا یعنے بیجا ہوتا اور عذاب کرنا ان کامون برے بے اختیاری پر بہی باطل ہوتا
اسواسطے کہ عذاب کرنا بے اختیاری کامون پر ظلم و ستم ہے اور حق تعالے اوس سے پاک
ہے اور نہ بنتا اوس صورت پر حکم و نہی اور عتاب اور غصہ اور نہ بنتا وعدہ ثواب اور
عذاب کا اسواسطے کہ حکم کرنا اور منع کرنا بے اختیاری کامون سے بیہودہ اسطرح سے وعدہ
ثواب اور عذاب کا اونپر نامعقول اور لغو ہوتا اور مذمت اور برائی کرنا گنہگاری اور
مدح اور تعریف کرنا نیکوکاری کے درست نہوتے تمام ہوا حاصل مضمون اوس حدیث کا
اور جب تو ان معنون کو سمجہہ چکا تو اب تو معنے اوس کلام مشہور کے حدیث حضرت امیر المومنین
علیہ السلام سے سن وہ یہ ہے کہ اون حضرت نے یون فرمایا اعمال یعنے کام بندون کے
تین طرح پر ہوتے ہین ایک اونمین سے واجبات ہین اور دوسرے فضائل ہین یعنے
وہ چیزین ہین جنکے باعث سے آدمی کے لیے فضیلت یعنی زیادتی نیکی اور خوبی مین
اور ون پر حاصل ہوتے ہے اور تیسرے گناہ یعنے برے کام لیکن واجبات یعنے وہ عبادت
اور وہ چیزین کہ حق تعالے نے اونکو اپنے بندون پر واجب کیا ہے ساتہہ قضائے حق تعالے
کے ہین معنے اوسکے یہ ہین کہ وہ ساتہہ حکم اور امر خدا کے ہین اور ساتہہ رضا اور خوشی اوسکے
کے ہین اور ساتہہ تقدیر اوسکے کے ہین یعنے ساتہہ علم اوسکے کے ساتہہ مقدار اونکے کے اور
وہ مشیت اور علم اوسکے کے ہین یعنے حق تعالے یہ چاہتا ہے کہ اونکو بندے اپنے اختیار سے

بجا لاوین اور خدا اون سبکو جانتا تہا اور فضائل حکم خدا سے نہین ہین لیکن ساتہہ
رضامندی اور قضائے حق تعالے کے ہین یعنے ساتہہ پیدائش اور ارادے اور علم
اوسکے کے ہین اور معاصی یعنے گناہ اور برے کام بہی ساتہہ حکم خدا کے نہین ہین لیکن
ساتہہ قضائے حق تعالے کے اور ارادے اور علم اوسکے کے ہین پہر حق تعالے اون پر
عذاب کرے گا فقط فرمایا ہے شیخ صدوق علیہ الرحمہ کہ ایک عالم ہین جلیل القدر ہمارے
عالمون سے تفسیر معنون اس حدیث مین اسطرح سے معنی قول اون حضرت کے کہ گناہ ساتہہ
قضائے حق تعالے کے یہ ہین کہ وہ ساتہہ نہی خدا کے ہین یعنے حکم اوسنے خدا کا اوپر بندون
اوسکے کے یہ ہے کہ باز رہین وہ گناہ سے اور معنی قول اون حضرت کی کہ گناہ ساتہہ قدر
حق تعالے کے ہین یہ ہین کہ وہ گناہ ساتہہ علم حق تعالے کے ساتہہ مقدار اونکے کے یعنی حق
تعالے جانتا ہے مقدار اون گناہون کو اور معین کرتا ہے مقدار اونکے کو اپنے علم مین یعنے
لکہتا ہے اونکے قدر اور عدد کو لوح محفوظ مین اور معنے قول اون حضرت کے کہ گناہ ساتہہ
مشیت اوسکے کے یعنے ساتہہ ارادے اوسکے کے یہ ہین کہ حق سبحانہ و تعالے نے ارادہ کیا ہے
یعنے چاہا ہے اس بات کو کہ باز رکہے اپنے بندے کو گناہ سے بزور قدرت اور قوت کامل
اپنے کے بلکہ زبانے اوسکو گناہ سے نہی کرے یعنے ساتہہ کہنی کے اور رغبہ کے اور ڈرانے
کے آتش جہنم سے اوسکو گناہ سے منع کرے اور باز رکہے تمام کلام جناب صدوق علیہ الرحمہ
کا کہ اونہون نے تحقیق معنون حدیث حضرت امیر المومنین ع مین فرمایا تہا یہ معنی قضا و قدر
کے جناب امیر نے ارشاد کیے ہین اور وہ کلام شیخ کا کہ اونہون نے تحقیق کلام اون حضرت
مین بیان فرمایا ہے اکثر اون معنون مین سے علاقہ رکہتے ہین ساتہہ فعلون بندون اور
خلقون اور صفتون اونکے سے اور جبان کہ یہ دو لفظین کہی جاوین حق تعالے مخلوقات
مین یعنے اون چیزون مین کہ آپ اوسنے اونکو پیدا کیا ہے تو اوس جگہہ پر اون دو لفظون
لفظون سے معنے پیدا کرینگے اور اندازہ کرنے مقدار اونکے کے بہی لے سکتے ہین اور کسیطرح
سے قباحت اور برائے ظلم اور ستم وغیرہ کے جیساکہ اوس کلام مشہور مین لازم آتے
تہین بیان لازم نہین آتے ہین اور عقیدون شیعہ مین سے بے یہ ہے اور وہ جبکہ
شاگردون علم حق تعالے مین مناسب ہے بلکہ بسبب اوسکے سنی شیعون پر طعن و تشنیع کرتے
ہین بسبب جہل یا بے انصافی کے تو اوسکا بیان بیان ضرور ہووے گا وہ یہ ہے کہ وہ جبکہ

بداکی زبان عرب مین دو معنی ہین ایک معنی اونمین سے بدل جانا رای کا ہے یعنے ایک چیز کو
بعد غور اور فکر کے یا بغیر اوسکے پہلے اچہا سمجہے اور بعد اوسکے جب دوبارا غور اور فکر کرے تو ر اس
اوسکے اوسکی اچہائی سے طرف برائی اوسکے پہر جاوے صاحب مجمع البحرین کہ اونہون نے
کتاب کو بیان معنوں لغتوں عرب مین لکہا ہے بعد لکہنے اس بات کی معنی بدی کے ظاہر ہونا کے
ہین یون بعضے عالمون سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے یون فرمایا ہے کہ کبہی لفظ بدی اونکی
زبان مین استعمال کی جاتی ہے اس معنو نمین کہ جاننے سے ایک چیز کو بعد اوسکے کہ جانتا تہا
معنے کی راہ سے ہم حق تعالی مین بدا کے قائل نہین ہین یعنے ہم اوسکو نہین کہتے کہ حق تعالی کو
مسئلہ کا بدا ہوتا ہے اور جو کوئے کہ کہ خواہ شیعو نمین سے ہووے یا غیر اونکے سے کہ شیعہ
اس معنے سے حق تعالے کے خبر ونمین بدا کے قائل ہین تو یہ یقینی ہم پر افترا ہے اور جھوٹ
باندہنا ہے اور کسطرح سے ہو سکتا ہے کہ شیعہ اس معنی والی بدا کو کہ اوسمین واسطے حق تعالے
کے جہل کے بدترین صفتون کی ہے ثابت ہوتی ہے خبر دون حق تعالے مین قائل ہووینگے اور
حال یہ ہے کہ یہ لوگ تو بڑے صفتون کو کہ ہمارے اور سنیون کے باتفاق لائق خدا کے نہین
ہین ثابت نہین کرتے اور فعلون کو کہ سنی واسطے حق تعالے کے ثابت کرتے ہین وہ حق
تعالی کے لیے ثابت نہین کرتے تو ایسی بدے کو حق تعالے کے لیی وہ کب ثابت کرینگے اور
معنے بدی کے زبان عرب مین یہ ہین کہ ایک چیز ظاہر ہووے بعد اوسکے کہ ظاہر نہ تہی جیسا کہ
عرب اپنی زبان مین یون کہتے ہین بدا النار سور المدینۃ و وجد الرائے اور قرآن شریف
مین بہی اسے معنی سے آیا ہے بدا لہم السیئات ما عملوا ان سبہونکی معنے یہ ہین کہ ظاہر ہوا
لیے سور شہر یعنے وہ دیوار کہ بطور قلعی کے گرد تمام شہر کے ہوتی ہے اور ظاہر ہوا چارہ
منہ دیکہنے والے کا اور ظاہر ہو جاوینگے اونکے لیی وہ گناہ کہ دنیا مین عمل مین لائے تہے
کو ساتہ اس معنے دوسرے کے ہم شیعہ یعنی خبر دون نبی اور امام مین کہ خدا کی طرف سے لائی
ہین قائل ہین اور اوسمین کوئے برائی اور قباحت واسطے خدا کے اور ہمارے لیے نہین ہے
یعنے ہم شیعہ کہتی ہین کہ ہو سکتے ہے یہ بات کہ حق سبحانہ و تعالے بواسطہ نبی یا امام کے
پہلے ایک خبر کو ظاہر کرے یعنے پیغمبر اور امام بہی حق تعالی کے طرف سے اپنی امت کو
خبر دیوینگے اور حق تعالے اوس خبر کو اوسی وقت خبر اوس شخص مین پیدا کرے بلکہ اوسکے
خلاف کو ظاہر کرے واسطے ظاہر کرنے یعنے فائدون اور مصلحتون کے نہ یہ کہ پہلا

دوسرے چیز کے خوب خدا کو معلوم نہ تہی اور جبکہ اوسکو اوسکی خوبی معلوم ہوئی اور اوسکے
باعث سے اوسکے راے بدل گئی تو اوسنے دوسرے چیز کو پیدا کیا تو قباحت ہوتے جیسا کہ
حضرت عیسے علے نبینا و علیہ السلام سے نقل کی گئی ہے ایک حدیث کہ حاصل مضمون اوسکا یہ ہے
کہ اون حضرت نے جبکہ یہ دیکہا کہ ایک عورت کو شادی کرکے اوسکے شوہر کے گہر لیی جاتے
ہین تو یون فرمایا کہ آج کے دن تو اوسکے شادی کرکے لیے جاتے ہین اور کل یہ عورت مر جاویگی
دوسرے دن لوگ خبر لائے کہ وہ عورت جیتی ہے حضرت عیسے مع اپنے حوارین کے اوسکے
دروازے پر گئے اور دروازے پر دستک دی شوہر اوس عروس کا نکل آیا حضرت عیسے نے
فرمایا کہ اپنے عورت سے میرے آنیکے اجازت طلب کر جب اوس عورت نے پردہ کیا اور نقاب
اپنے منہ پر ڈالا حضرت عیسے اوسکے گہر مین تشریف فرما ہوئے اور کہنے لگی کہ آج کے رات
تجہسے کونسا عمل نیک صادر ہوا ہے اوسنے عرض کی کہ یا روح اللہ میننے کوئے عمل نیک نہین
کیا مگر یہ کہ ایک محتاج موافق معمول کے شب جمعہ کو میرے مکان پر آیا کرتا تہا اور مین کچہہ قسم
طعام سے اوسے دیتے تہی اور اوس رات کو مین اپنے شادی مین مشغول تہی اور اہل و اقارب
میرے کاروبار مین تہے اور وہ سائل بار بار آواز دیتا تہا اور کوئے اوسکا جواب نہ دیتا تہا جب
اوسکے آواز میرے کانمین پہونچے باوجود اسکے کہ مین شرم و حجاب مین چہپی تہی لوگون سے
پوشیدہ کچہہ کہانا اوس سائل کو موافق معمول کے دے آئی حضرت عیسے نے فرمایا کہ اپنی جگہہ سے
اوٹہہ کہڑے ہو جب وہان سے ہٹے لوگون نے دیکہا کہ ایک مار سیاہ اوسکے کپڑون کے نیچے
سے باہر آیا کہ اپنے دم کو کاٹتا تہا حضرت عیسے نے فرمایا کہ برکت سے اس صدقہ کے کہ تونے رات
کو دیا تہا یہ بلا تجہسے دور ہوئے اور اسیطرح ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ایک یہودی
ہیزم فروش کے حق مین فرمایا کہ اوسکو سانپ کاٹیگا اور یہ مر جاوےگا جب بعد عرصی کے
وہ شخص حضرت کی طرف سے سر پر بوجہ لکڑیون کا رکہے ہوئے گذرا تو لوگون نے جو وہ زندہ سے
سوال کیا تو حضرت نے فرمایا کہ بوجہ لکڑے کا سر سے گرادے جب اوسنے گرادیا تو لوگون نے
دیکہا کہ اوسمین سے ایک سانپ لکڑے کو منہ مین دابے ہے حضرت نے فرمایا کہ تونے
آج کے دن کونسا نیک کام کیا ہے کہ اوسکے برکت سے اس بلا سے بچ رہا اور عمر تیری
بڑہ گئی اوسنے کہا مینی تجز اوسکے کوئی کام نہین کیا کہ میرے دو روٹیان تہین ایک مینی کہائی
اور دوسرے کو تصدق کیا حضرت نے فرمایا کہ اسے صدقے نے تجہسے اس بلا کو دور کیا جب

جب تو ان قصون کو سن چکا تو اب جان کہ پہلے خبر دینے کا جو ان دونون پیغمبرون کو حکم ہوا
اوسکی پہلی مصلحت یہ ہے کہ آدمیون پر خوبی اور نیکی تصدق کے ظاہر ہووے اور دوسرا
فائدہ پہلے خبر دینے مین یہ ہے تا کہ معلوم ہووے کہ ہمیشہ خدا اپنے بندون کے کامون مین دخل
دیتا ہے اور یہ بات نہین کہ جو کچھ کرنا تھا کر چکا اب خدا معطل ہے کچھ دخل نہین کرتا جیسا کہ
یہود اور مجوس اور امثال اونکے کہتے ہین تیسرا فائدہ بیچ اسکے یہ ہے کہ دعا کرنا مخالف قضا
اور قدر کے نہین ہے اکثر لوگون کے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ جو قضا و قدر الٰہی مین گذرتا ہے
وہی ہوتا ہے اور دعا سے کچھ فائدہ نہین ہے یہی باعث ہے کہ اکثر لوگ بہت چیزون کے واسطے
اوقات قبول دعا ہونے مین ساتھ تمام شرطون قبول دعا کے برسون پڑے پڑے دعاؤن ہی
دعا کرتے ہین اور کچھ بھی اثر قبول دعا ظاہر نہین ہوتا بلکہ دعا کرنا مخالف راضی ہونے قضا و قدر
الٰہی کے ہے اور اجماع مسلمانون سے معلوم ہوا ہے کہ راضی ہونا قضا و قدر الٰہی پر واجب ہے
اور اجماع مسلمانون کا حجت ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ خیال باطل اور فاسد ہے اسواسطے
کہ کبھی قضا و قدر الٰہی مین یہ گذرتا ہے کہ فلانے شخص کے عمر تیس برس کے ہے اور جبکہ وہ شخص
یا بیٹا اوسکا اوسکے طول عمر کے واسطے دعا کریگا تو پچاس ساٹھ برس کے عمر اوسکے ہو جاوے گی
اسواسطے کہ ہو سکتا ہے کہ پہلی مصلحت اسمین رہی ہووے کہ وہ شخص تیس برس زندگانی کرے
اور دعا کے باعث سے مصلحت اسمین ہو جاوے کہ دس بیس برس عمر کو اوسکی حق تعالیٰ بڑہا دیوے
اور اگر بعضی حاجتین یا اکثر حاجتین بسبب نہونے مصلحت کے نہووین تو اس سے لازم نہین آتا
کہ دعا کو کچھ اثر قبول ہونے حاجتون مین نہووے تفصیل اوسکی یہ ہے کہ حاجتین تین طرح سے
خالی نہین بعضی حاجتین ایسی ہوتی ہین کہ آدمی دعا کرے یا نکرے مصلحت اونکے دینے مین ہوتی
ہے اور دعا کو اوسمین کچھ اثر نہین ہوتا ہے اور بعضی حاجتین ایسی ہوتی ہین کہ اگر تمام عمر
دعا کرے اور تمام شرطین قبول دعا کی بجا لاوے اور کسی دعا کے پڑہنے کو نچھوڑے تو بھی مصلحت
دینے اوس چیز کے بسبب ان دعاؤن کے نہین بدلتی اور وہ حاجت قبول نہین ہوتی اور
بعضے حاجتین ایسی ہوتی ہین کہ اگر دعا کرے اور شرطین قبول اوسکے کو رعایت کرے تو البتہ
دعا قبول ہووے اور اگر دعا نکرے تو وہ چیز اوسکو ہرگز حاصل نہووے اسواسطے کہ کبھی
چیز کے دینے مین مصلحت ہوتی ہے اور بسبب دعا اور تضرع اور زاری کے مصلحت دینے
[illegible] ہو جاتی ہے اور جس چیز کے کرنے مین مصلحت ہووے تو خدا اوسکو البتہ ترک

نہین کرتا اسطرحکے حاجتون مین دعا کو البتہ دخل ہے اور اون دو طرحون پہلی کے باعث سے
لوگ جانتے ہین کہ جو مقدر ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اور دعا کو حاجتون کے بر آنے مین کچھ دخل
نہین ہے اسواسطے کہ جب آدمی دیکھتا ہے کہ پہلے قسم کے حاجت بدون دعا کے حاصل ہو گئے
تو کہتا ہے جو مقدر تھا خواہ کوئی دعا کرے و خواہ نہ کرے آپہی حاصل ہوتا ہے اور دوسرے
قسم کی حاجت مین بہت سی دعائین کرے اور کچھ بھی اثر نہین ہووے تو کہتا ہے کہ جب اس
حاجت کا قبول نہونا مقدر تھا تو کسی دعا سے کچھ بھی نہوا اور جبکہ تو جان چکا کہ دعا کو تیسرے
طرحکے حاجت مین یقینی دخل ہوتا ہے تو چاہیئے کہ ہرگز دعا کرنے کو کسی مطلب مین ترک نکرے
اسواسطے کہ ہر مطلب مین احتمال ہوتا ہے کہ شاید یہ مطلب اوسی طرحکا ہووے کہ جسمین دعا کو
دخل ہے تو آدمی عاقل کسطرح سے اوس کام کو کہ اوسمین احتمال ضرر کا ہووے کرے اور چاہیئے
کہ کبھی مصلحت اوسمین ہوتی ہے کہ دیر کے بعد ایک چیز کسی شخص کو دیجاوے تو آدمی ایکبار
یا دو بار کی دعا کرنے مین ملول اور نا امید نہووے اگر کہے تو کہ تو نے کہان سے جانا کہ دعا
کو حاجت کی قبول ہونے مین دخل ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ دعا کو کچھ دخل نہووے اسواسطے کہ
ہو سکتا ہے کہ وہ حاجت کہ بعد دعا کرنے کے قبول ہوتی ہے وہ ہونی واسطے رہی ہووے
اور جب کسی شخص نے دعا کے تو جانا اوسنے اور اور شخصون نے کہ یہ حاجت بسبب دعا کرنے کی بر آئی
تو اوسکے جواب مین ہم یون کہین گے کہ اسکو ہمنے دو طرح سے جانا پہلے یہ ہے کہ ہمنے دیکھا ہے
کہ بعضے اوقات مین باپ شفیق کو بعضے چیز کے دینے مین اپنے بیٹے کو مصلحت نہین ہوتے اور اسیطرح سے آقا
کو بعضے چیز کے دینے مین اپنے غلام کو مصلحت نہین ہوتے اور جب یہ دونون بہت تضرع اور
زاری سے اور گڑگڑا کے اوسے چیز کو طلب کرین تو بعضے چیز دینمین یقینی مصلحت بدل جاتی
ہے اور دینا اوس چیز کا بعد ایسے طلب کی مستحسن اور نیک ہوتا ہے اور نہ دینا برا اور قبیح
ہو جاتا ہے اور آدمی عاقل ایسے امر قبیح سے پرہیز و اجتناب کرتا ہے تو حق تعالیٰ کہ ہر قبیح
اور برائی سے پاک اور منزہ ہے کسطرح سے ایسی امر قبیح کو کرے گا اور ایسے امر نیک کو ترک
کرے گا دوسرا یہ ہے کہ ہمکو اپنے اور غیر کے احوال دیکھنے سے بقرائن اور تجربہ ثابت
ہوا ہے کہ بیشک دعا کو بر آنے حاجتون مین بڑا دخل ہے کچھ حکایت اور تجربا بے کم و کاست
ذکر کرتا ہون تا شاید منکر و مجادل گمراہی سے راہ حق کے طرف پھرین اونمین سے یہ ہے
ایک دفعہ میرے گھر مین اور ایک آشنا کو ایسے بیماری شدید ہوئی تھی کہ ہمکو اور طبیب کو کہ اوسکا

احوال بیمارون کا دیکھتے تہی اور تجربون سے اونکو دریافت ہوا تہا کہ ایسے بیماری سے
صحت نہین ہوتے پاس صحت اون دونون بیمارون سے ہوتے تہے اور کوئی تدبیر دوا کارگر نہوتی
تہے اور بعد دعا کرنے میرے کے یا کسے شخص صالح کے ویسے بیماری شدید سی تحقیق قریب اوسکے
ظاہر ہوتے تہی یہانتک کہ شفاء کامل حاصل ہو گئی اور ایک دفعہ میرے ایک بہتیجی کو چیچک
بشدت نکلی تہے اور علامتین ردے اور برے اوسمین تہین یعنے دانے اوسکے بہرتے
نہین تہی اور سیاہ ہوتے جاتے تہے اور سینہ اور مقام دل پر دانے نکلتے تہی اور اوسکے دل
اور ہم سبکو بڑے تشویش بلکہ یاس تہی اور یہ حال اوس لڑکے کا ماہ رمضان المبارک مین تہا کہ
شب قدر مین کہ ہمنے اور مؤمنین نے دعا کی اوسی دن سے دانے بہرنے لگے اور سیاہی دانون
کے برطرف ہو گئی اور بعد کئی روز کے صحت حاصل ہو گئی اور ایک قرینہ اوپر قبول ہونے دعا کے
یہ ہے کہ کبہی حاجت موافق دعا کرنے کے قبول ہوتی ہے اوسمین سے یہ ہے کہ
ایک دفعہ بہائے میرے بہت بیمار ہوئے تہے مینے دعا کی اونکے واسطے اسطرح سے کہ خداوندا
دور کر اوسکے بیماری مہلک کو بعد اوس دعا کے اون سے وہ بیماری کہ اوسمین احتمال ہلاکت تہا
برطرف ہو گئی مگر ایک بیماری غیر مہلک عارض رہے اور اوسمین سے یہ ہے کہ ایک لڑکے کو چیچک
برے قسم کے نکلے تہی اور دوسرے لڑکے کو اچہی قسم کے نکلے تہی اور دوسرے لڑکے کی مان نے
دعا کے بیچ ایام متبرکہ کے کہ لڑکا دوسرا اچہا ہو جاوے اگرچہ میرا لڑکا مر جاوے اس دعا کے
بعد وہ لڑکا کہ اوسکے چیچک برے نکلے تہی اچہا ہو گیا اور اوسکا لڑکا بعد کئی روز کے مر گیا اور اونمین
سے یہ ہے کہ میرے گہر مین حمل آٹہہ ساتہہ دفعہ گر گیا اور یہ عادت معمول ہو گیا تہا کہ جب دوسرا یا تیسرا
مہینا ہوتا تہا تو حمل گر جاتا تہا اور بعضی قابلہ مشہور نے دوا بہی کئے تہی اور کچہہ مفید نہوئی بعد
اوسکے مینے دعا کی اسطرح سے کہ خداوندا اس دفعہ کو حمل کو سقوط سے محفوظ رکہہ اور الہام کر مجہے
اوسکے دوا کو بعد اوسکے مجکو کہ کچہہ دخل طبابت مین نہ تہا بسبب سنی ایک نسخہ کے الہام ہوا کہ اگر
اثنای حمل مین مسہل ہوئے تو اوس عارضے کی واسطے مفید ہو وے اس امر کے واسطے مینے اتفاق
دیکہا خوب آیا مینے معالج سے اسکا اظہار کیا تو اونہون نے کہا کہ مسہل حمل مین مناسب نہین ہے
عمل ظاہر ہوئے تو بہتر ہے مینے اسپر استخارہ دیکہا تو منع آیا بعد اوسکے مینے مسہل نہ دینے پر استخارہ
پہر دیکہا تو برا آیا مینے خود جرأت کرکے مسہل دیا مقدمات اور آثار سقوط کے برطرف ہو گئے پہر
دوبارہ معالج سے اظہار کیا کہ مینے مسہل دیا اور مفید ہوا تو اونہون نے بہی جرأت کرکے مسہل

دینا شروع کیا یہانتک کہ وضع حمل تک پندرہ سولہ مسہل ہوئے اور لڑکا صحیح و سالم پیدا ہوا
اسیطرح کے بہت سی اور حکایتین اور ماجرے ہین اگر لکہی جاوین تو بہت سی ورق یک قلم سیاہ
ہو جاوین عاقل کے واسطے اتنا ہے کافی ہے حاصل اس کلام نیک انجام کا یہ ہے کہ جیسا ہمنی بارہا
دیکہا کہ بعد دعا کے وہ چیزین کہ ہم اونکے ہونے سی مایوس تہے ہو گئین اور جس وضع پر کہ ہمنے طلب
کیا تہا اوسی وضع پر وہ چیز ہو گئے اور کوئے سبب ظاہری
سوائے دعا کے نہ تہا تو یقینی معلوم دیا کہ دعا کو اثر ہے اور یہ کہنا کہ دعا کو کچہہ ان جگہون مین
اثر نہین بلکہ شاید ان جگہو نہین یہ مقدر رہا ہو وے کہ بعد اتنے دنون کے یہ چیز ہو وینگے اور
دعا جو قبل ان دنون کے ہوئے تو لوگون نے جانا کہ یہ دعا کا اثر ہے یہ بات مانند اوسکی ہے کہ کوئی کہے کہ آگ کو چیزون
کے جلانے مین کچہہ اثر نہین بلکہ شاید خدا اسے چیزون کو جلاتا ہو وے اور آگ کا حال مانند پانی کے
ہو وے اسباب مین کہ کچہہ اوسکو جلانے مین دخل نہین ہے اگر کہی تو کہ آگ مین جو چیز کہ ہم ڈالتی
ہین تو وہ جلا دیتے ہے اور دعا کا حال یہ نہین ہے کہ جب دعا کرین تو وہ چیز ہو جاوے بلکہ
بعضے چیزون کے دفع کے واسطے ہم برسون دعا وقت اجابت مین کرتے ہین اور بڑے بڑے
دعائین پڑہتے ہین اور وہ چیز دفع نہین ہوتے اور بعضی بیمار سے اور کوئے چیز بعد دعا کے دفع ہو جاتی
ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کچہہ دعا کو اثر نہین ہے تو اوسکے جواب مین ہم کہین گے کہ آگ کا بہی حال
اسیطرح سے ہے یعنی کبہی بعضی چیزون کو نہین جلاتے اور کبہی جلاتے ہے اسواسطی کہ حضرت
ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام آگ مین گرے اور آگ نے اونکو نہ جلایا اور ابرک کو نہین جلاتے اور
کپڑے کو کہ صاف اور چکنے پتہر پر کہ کے باندہے ہے تو اوسکو بہی نہین جلاتے اور جلید ارد بکے ہوئے
کولون پر لوٹتے ہین اور کپڑے اونکے نہین جلتے اور اکثر لوگ نقل کرتے ہین کہ بعضے شخص کوئلہ سرخ
کیا ہوا آگ مین ہاتہہ پر اوٹہا لیتے ہین اور ہاتہہ نہین جلتا اور جب آگ نے اتنی چیزون کو نہ جلایا
تو ہم کہین گے کہ اگر آگ مین جلانے کا اثر ہوتا تو اتنے چیزون کو کیون نہ جلایا تو اس سے معلوم
ہوا کہ آگ کو جلانے مین کچہہ دخل نہین ہے اور خدا اسے جلاتا ہے نہین تو آگ ہر وقت اور ہر چیز
کو جلاتے اور اگر کہے تو کہ جو چیزین کہ نہین جلتین بعضے تو قابل جلنے کی نہین ہین اور بعضی مین جلانے
کی کوئی شرط نہ پائے گئے ہونگے تو اسیطرح ہم بہی کہین گے کہ وہ حاجتین کہ بر نہین آتین
بعضی تو قابل قبول کے ہونے کے نہین ہوتین اور بعضی مین کوئے شرط قبول ہونے دعا کی پائے
نہ گئی ہونگے اور تیسرے یہ ہے کہ بعضے وقت آدمی اپنی حاجت کی بر آنے کے واسطے کسی عبادت کو

عذر کرتا ہے اور اوس صورت مین حاجت اوسکو دینا لطف ہے یعنے لڑکے کا ہونا اوسکو طاعت
قریب کر دیتا ہے اور معصیت سے دور کر دیتا ہے اور لطف کا کرنا خدا پر واجب اور ضروری
اور خدا امر ضروری کو ترک نہین کرتا بشرطیکہ اوس امر کا ہونا اوس شخص کے دین یا دنیا مین
مضر نہووے اور ایسے دعا بھی باعث تبدیل مصلحت کی ہوتی ہے جیسا کہ یہ بات عاقل پر مخفی
نہین ہے لکن یہ بات کہ دعا منافی اور مخالف قضا و قدر کے ہے اس اعتراض کا جواب یہ ہے
کہ جسوقت کہ آدمی طلب کرے ایک چیز کو کہ اوسکے دینے مین مصلحت ہے قریب اوسوقت کی کہ معلوم
ہوا ہے کہ خدا اوس چیز کو اوسوقت مین اس شخص کو دیگا تو یہ دعا موافق قضا کی ہووے گی
نہ منافی اور مخالف اور اگر طلب کرے آدمی اوس چیز کو کہ اوسکے دینے مین مصلحت نہ تھی لیکن
خدا کے علم مین گذرا تھا کہ اگر وہ شخص اوس چیز کو ایکبار بھی طلب کرے گا تو دینا اوس چیز کا اوسکی
مصلحت ہو وے گا یا اگر بہت تضرع کرے گا تو اوسکے دینے مین مصلحت ہو جاوے گی تو ان دونو
صورتون مین بھی موافق قضا و مقدر کے ہے اور اگر طلب اوس چیز کو کرے کہ اوسکے دینے مین
مصلحت ہووے ایک زمانے مین اور یہ شخص طلب کرے قبل اوس زمانے کے اور کہے اسطرح سے کہ
خداوندا دے مجھی وہ چیز اور یہ نہ کہے بلکہ موافق اوسکے ہو دیگے اور اگر طلب کرے اوس چیز کو
کہ اوسکے دینے مین کبھی مصلحت ہووے تو البتہ دعا کرنا اس صورت مین منافی قضا اور تقدیر کے
ہو وے گا یا طلب کرے ایسے چیز کو کہ اوسکے دینے مین مصلحت ایک زمانے مین ایک زمانے مین ہووے گی
اور یہ شخص کہے کہ خداوندا دے مجھے یہ چیز ابھی قبل اوس زمانے کے تو بھی منافی قضا و قدر کے ہووے گی
لیکن جبکہ یہ بات معلوم نہین ہو سکتی اور بندے کو لازم ہے کہ ہر چیز مین اپنے آقا کی طرف رجوع
کرے اسواسطے کہ رجوع کرنا بندے کا اپنے آقا کی طرف خوب ہے اور رجوع نہ کرنا تکبر اور سرکشی
ہے اور یہ بات بہت ہے اور صورتین منافی ہونے دعا کی بہت کم ہین اور موافق ہونے کی بہت
ہین تو ترجیح دعا کرنے مین اون وجوہ سے ہووے گی یہ ترجیح اور خوب ہونا دعا کا دلیل
عقلی سے ثابت ہے اور دعا کا خوب ہونا ہر وقت مین شرع کے راہ سے بھی ہے اسپر دلیل یہ ہے
کہ خدا نے دعا کا حکم کیا ہے اور دعا نہ کرنے کو تکبر شمار کیا ہے اور دعا کا کوئی وقت معین نہین
رکھا تو شرع کے راہ سے ہر وقت دعا کرنا خوب ہووے گا چھٹی یہ ہے کہ تضرع اور زاری
کرنا بندے کا بیچ طلب کسی چیز کے آقا سے نہایت رجوع بندے کے ہے طرف آقا کے اور کمال
آداب واسطے بندے کے ہے اسواسطے کہ بندہ کسی چیز کے طلب مین تضرع اور زاری نہین

کرتا مگر یہ کہ بندہ کو بہت احتیاج ہووے اوس چیز کی طرف اور آقا کی طرف بندہ رجوع نہین کرتا مگر بالتو
اسواسطے کہ جانتا ہو بندہ کہ یہ چیز اوسکو نہ ملیگی بغیر آقا سے اور آقا بھی اوسکو مانگنے سے نہ دیگا تو بندہ چاہتا ہے کہ بسبب تضرع
اور زاری کے آقا رحم کرے اور وہ چیز اوسکو دیدے اور یا اسواسطے کہ یہ چیز اگرچہ غیر سے آقا کے بھی مل سکتی ہے مگر غیر آقا کر
بندے کو طلب کرنا مناسب اور لائق نہین ہے پانچوین یہ ہے کہ بہت سی حدیث اور آیات
سے معلوم ہوا ہے کہ حق تعالے تضرع اور زاری کے باعث سے رحم کرتا ہے اور کیونکر نہ
کرے کہ اگر کوئی شخص بندون کے سامنے رو رو کے ایک چیز کو طلب کرے تو بندہ اوسپر
رحم کر کے وہ چیز دے ڈالتا ہے تو خدا کہ ارحم الراحمین ہے کیونکر نہ رحم کرے گا چھٹی دلیل قرآن
سے یہ ہے کہ حق تعالے قرآن مین یون فرماتا ہے کہ دعا کرو میرے جناب مین مین قبول کرونگا
تمہارے دعا کو اور اگر دعا کو حاجتون کے قبول ہونے مین کچھ بھی دخل نہ ہوتا تو اسطرح کا کلام
خدا نہ کہتا اور خدا سے اسطرح کا کلام درست نہوتا اور جن چیزون کا خدا وعدہ کرتا ہے تو وفا
کرتا ہے ساتوین دلیل حدیث سے یہ ہے کہ خدا کا کلام ایک حدیث مین اسطرح پر ہے کہ مجھی کسے
چیز کے کرنے مین تردد نہین ہوتا جیسا کہ موت دینے اور مارنے بندۂ مؤمن مین ہوتا ہے اسواسطے
کہ بندۂ مؤمن ناگوار رکھتا ہے موت کو اور مین اوسکے ایذا رسانی کو مکروہ رکھتا ہون اسحا
حدیث سے یہ معلوم دیتا ہے کہ خدا رنج اور ایذا دینے مؤمن کو مکروہ جانتا ہے اور جب تو اسبات
کو سن چکا تو اسکو بھی جان کہ جب کوئی غلام اپنی آقا سے بہت بجد ہو کی کسے چیز کو طلب کرے اور وہ
آقا اوسکو تو بھی وہ چیز نہ دے تو اوس غلام کو البتہ رنج ہو ویگا تو اب اس سے یہ معلوم ہوا کہ جب بندہ
مؤمن تضرع اور زاری سے کسی چیز کو طلب کرے اور اوس چیز کے دینے مین اوس بندی کا ضرر
دین یا دنیا کا نہووے تو ہم یقینی جانتے ہین کہ خدا اوس چیز کو البتہ دیوے گا اسواسطے کہ جب خدا
اوس چیز کے دینے پر قادر ہوا اور رنج و ایذا بندے کی اوسکو گوارا نہووے تو اوس چیز کو یقینے
اور اگر اوس چیز مین کچھ ضرر دین یا دنیا کا ہووے اور بندہ نجانتا ہو دیگا تو اس سبب سے کہ خدا
بہت اپنی بندون پر شفقت رکھتا ہے اوس چیز کو اگر بندہ کتنا ہے تضرع اور زاری سے طلب
کرے تو بھی ہرگز اوسکو خدا نہ دیگا اور اگر جس چیز کا دینا بے مانگے بموجب مصلحت خدا کی ہوتا ہے
تو بے مانگے ہوئے خدا اوس چیز کو دیتا ہے اب ایک ایسے مثال تو دیتا ہون کہ سب باتین مانند آفتاب
کے تجھپر ظاہر اور روشن ہو جاوین وہ یہ ہے کہ ہمارا کسی چیز کا مانگنا حق تعالی سے ایسا ہی کہ لڑکا
اپنے شفیق باپ سے کسی چیز کو مانگے اور جیسا کہ دعا تین طرح پر ہوتے ہے اسیطرح سے لڑکون کا

مانگنا اپنے باپ سے بہی تین طرح پر ہوتا ہے پہلے طرح یہ ہے کہ لڑکا مانگنی اپنے باپ سی ایسے
چیز کو کہ وہ دیے سکتا ہووے اور اوس چیز کے دینے مین کسیطرحکا ضرر نہ باپ نہ بیٹے کو ہووے
اور وہ باپ اوس بیٹی پر بہت شفقت رکہتا ہووے تو یقینے وہ باپ اوس چیز کو دیوے گا
دوسرے طرح یہ ہے کہ یہی بیٹا مانگی ویسے باپ سے ایسی چیز کو کہ اوسمین اون دونون کو یا ایک
کو بڑا ضرر پہونچے جیساکہ کوئے لڑکا اپنے باپ سے رورو کے کہی کہ ایک دفعہ مجہی آگ چہونے دے
یا اس سانپ کو مجہے پکڑنے دے یا نزلے تپ مین کہے کہ کریلا کہاؤنگا یا مرچون کا سالن کہاونگا
تو ہم یقینی جانتے ہین کہ ایسا باپ اپنے بیٹے کو ہرگز ایسی بات کرنے ندے گا کتنا ہے رووے اور تیسرے
طرح یہ ہے کہ لڑکا ایسے باپ سے ویسی چیز کو مانگے کہ اوسمین کچہہ تہوڑا سا ضرر ہووے جیسا کہ
کہی کہ کہانے مین تہوڑا سا ٹہنڈا پانی دو یعنی کو یا تہوڑے سی تپ مین ذرا سا گہی مجہی دے
اور ایسے چیز کے مانگنے مین بہت سی ضد ہٹ کرے اور رووے تو ہم یقینی جانتے ہین کہ ایسے
چیز کو ایسا باپ شفیق یقینے دیوے گا اور یہ بہی ہم یقینی جانتی ہین کہ اگر وہ لڑکا اوس چیز کو اتنا
زور و سے نہ مانگتا تو ہرگز ایسا باپ اوسکو ایسے چیز ندیتا اور کبہی دیر کے دینے مین مصلحت ہوتی
ہے اور یہ دو طرح سے ہوتے ہے ایک یہ کہ اگر چیز لڑکے کو دیر کے دینے مین عجیب عجیب حرکتین
کرتا ہووے اور جلدی سے دینے مین ویسے حرکتین نہ کرتا ہووے تو کبہی باپ کو ایسے بیٹی سے
اسطرحکے حرکتین دیکہنی منظور ہوتی ہین تو اوسکو چیز دیر کے بعد دیتا ہے تاکہ اوسی اچہی اچہی
باتین اور حرکتین خوب خوب دیکہی اور دوسرے طرح یہ ہے کہ اوس لڑکے کے واسطے کہ ایک کپڑا
بہت نفیس اور خوب ہووے کہ باپ نے اوسکے شادی کے واسطے رکہا ہووے اور وہ ضد کرتا
ہووے کہ اون کپڑون کو ابہی مجکو دو کہ پہنون تو اوسوقت مین مصلحت اسی مین ہے کہ یہہ
کپڑے دیر سے دیئے جاوین اسیطرح سے حق تعالے بہی کبہی مصلحت دیر کے دینے مین جانتا ہے
تو جلدی اوس چیز کو نہین دیتا اور تیسرے اون صفتون مین سے خدا کا حی ہونا ہے اور حی
زندہ اور جیتے کو کہتی ہین اور معنے جیتے اور زندہ ہونے خدا کے یہ ہین کہ چیزون کو جانتا ہے
اور جن چیزون کو کہ چاہتا ہے کرتا ہے اور اسمین شبہ نہین کہ جو ایسا ہو تو اوسکو زندہ کہتی
ہین اور خدا کے جاننے پر چیزون کے اور پیدا کرنے پر جو دلیلین ذکر ہوئے ہین وہی دلیلین
خدا کے زندہ ہونے پر سب ہین اور خدا کو زندہ اسطرحسے جاننا کہ جلتا اور پہرتا ہے کفر ہے
اسواسطے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے بدن بہی ہے اور آگے چل کے ہم دلیل بہی ثابت

کرینگے کہ خدا کے واسطے بدن نہین ہے اور اونمین سے خدا کا مدرک ہونا ہے اور مدرک اوسے
کو کہتے ہین کہ کسے چیز کو سننے سے یا دیکہنے سے یا سونگہنی سے یا چکہنے سے یا چہونے سے پہچانے
اور مدرک کے ایسے معنے مین احتیاج کان اور ناک اور زبان اور آنکہہ اور ہاتہہ کے طرف لازم
آتی ہے اسواسطے کہ اگر یہ چیزین نہو وین جاننا آواز اور بو اور مزہ اور نرم اور کڑے کا نہو سکیگا
گا اور محتاج ہونا عیب ہے اور خدا عیبون سے پاک ہے اور دوسرے اگر خدا مدرک آدمیون کے
طرح سے ہوتا تو چاہیئے کہ خدا کے بہی بدن ہوتا اور یہ بات غلط ہے جیسا کہ آوے گا اور
جبکہ یہ معنی مدرک کے خدا مین نہ بنتے تہی اور جتنے مسلمان ہین خدا کو مدرک کہتی ہین اور خدا نے
قرآن شریف مین بہی فرمایا ہے کہ آنکہین ادراک خدا کا نہین کر سکتے ہین اور خدا ادراک انہونکا
کرتا ہے تو ضرور ہوا کہ مدرک کی معنے خدا مین یہہ ہوویں کہ آواز اور بو اور مزہ اور رنگ اور
نرم اور سخت ہونے کو بغیر اون چیزون کے جانے اور دلیل خدا کے مدرک ہونے پر یہی معنے
وہ دلیل ہے کہ پہلے ہمنے دلیلون سے ثابت کیا کہ خدا سب چیزون کو جانتا ہے اور جب چیزون
کو جانتا تو آواز اور بو اور مزہ اور رنگ کو بہی جانے گا اور اونمین سے خدا کا سمیع اور بصیر
ہونا ہے اور اون دونون لفظون کے معنے آدمیون مین یہ ہین کہ کان سی سنی اور آنکہہ
سے دیکہی اور اسمین بہی محتاج ہونا کان اور آنکہہ کے طرف ہوتا ہے اور بدن خدا کے واسطے
ثابت ہوتا ہے تو ان دونون لفظون سے بہی چاہیئے یہ معنی لیوین کہ سنتی اور دیکہنی کے
چیزون کو بغیر کان اور آنکہہ کے جانے اور خدا کے سب چیز کے جاننے پر دلیلین گذرین اور اونمین سے
خدا کا متکلم ہونا ہے اور متکلم آدمیون مین اوسی کہتی ہین کہ منہ سے باتین کرے اور اس
معنے پر محتاج ہونا خدا کا طرف منہ اور زبان کے ہوتا ہے اور بدن خدا کے واسطے ثابت
ہوتا ہے تو اسواسطے شیعہ کہتی ہین کہ معنے متکلم کے خدا مین یہ ہین کہ آواز کے پیدا کرنے پر قادر
ہو یعنی جس وقت چاہے تو آواز کو کسے چیز مین پیدا کرے اور جسوقت چاہے پیدا نکرے دلیل پہلی ایک
یہ ہے کہ ہمنے دلیلون سے سابق مین ثابت کیا ہے کہ خدا سب چیزون پر قادر ہے تو آواز کی پیدا
کرنے پر بہی کسے چیز مین یقینی قادر ہووے گا اور دوسرے دلیل اسپر یہ ہے کہ خدا نے قرآن
مین بہی خبر دی ہے کہ کلام کیا خدا نے حضرت موسی علیہ السلام سی اور سنیون نے خدا کی متکلم ہونے
کے واسطے کلام نفسی نکالا ہے کہ وہ آپ اوسکے معنی کو خوب بیان نہین کر سکتے ہین اور پہلا نہ
ہے وہ قول یہ خوبی سنیون کے عقل کے معلوم ہوتی ہے اور اونمین سے خدا کا مرید ہونا ہی اور

مرید ارادہ کرنے والی کو کہتی ہین اور ارادہ آدمیون مین اسطرحسے ہوتا ہے کہ ایک چیز کے کچھ فائدے
خیال مین آتے ہین پھر دل مین اوس چیز کے کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ ضرور اوس
چیز کو کرتا ہے اور معنے خدا کی ارادے کے یہ ہین کہ جانے مصلحت کو بیچ پیدا کرنے کسی چیز کے
یا تکلیف دینی کسے عبادت مین اور دوسرے معنے خدا کی ارادی کے پیدا کرنا ہے اور دلیل
اوسپر یہ ہے کہ خدا سب چیزون کو جانتا ہے تو چیز کے پیدا کرنے کے مصلحت کو بھی جانیگا اور دلیل
خدا کے عالم ہونے پر گذرے اور اونہین سے خدا کا کارہ ہونا ہے اور کارہ اوسی کو کہتی ہین کہ
کسی چیز سے کراہیت رکھتا ہووی اور کراہیت آدمیون مین اسطرحسے ہوتی ہے کہ برائے
کسی چیز کے خیال مین آوی پھر دلمین کراہیت اور نفرت اوس چیز کے ہوتے ہے یہانتک کہ یہ نفرت
باعث نکرنے اوس کام کے ہوتی ہے اور خدا مین کارہ ہونیکے یہ معنی ہین کہ خدا جانے کہ اس
چیز کے پیدا کرنے مین مصلحت نہین ہے یا اوس چیز کے تکلیف کرنے مین مصلحت نہین ہے دوسرے
معنے کارہ کے خدا مین کہ کسی چیز کو پیدا نکری اور اونہین سے خدا کا صادق ہونا ہے اور صادق
سچے کو کہتی ہین اور دلیل خدا کے سچے ہونے پر یہ ہے کہ اگر خدا سچا نہووے تو جھوٹا ہو اور جھوٹا
ہونا بری صفت اور برا عیب ہے اور ایسا شخص لائق خدا ہونیکے نہین ہے اور دوسرا
خدا کے سچے ہونے پر یہ ہے کہ اگر خدا سچا نہووی تو خدا کے وعدہ ہی ثواب اور عذاب پر آدمیون
کو اعتقاد باقی نرہے اور جب ان دونون باتون پر یقین نہوا تو اچھی کام پر رغبت اور برے
کام سے پرہیز اور نفرت نکرینگے اور فائدہ پیغمبر بھیجنے کا کچھہ نہووے گا فائدہ دوسرا جاننا چاہیے
یہ بات کہ خدا کے ذات آٹھہ صفتون سے پاک ہے اور ان آٹھہ صفتون کو صفات سلبیہ کہتی ہین یعنی
ان صفتون کو خدا کے ذات سے دور کیا چاہیے اور ان صفتون کا بھی آٹھہ مسئلون مین ذکر ہوگا
مسئلہ پہلا یہ ہے کہ خدا ایک ہے یعنے اوسکا کوئی شریک نہین ہے اور دلیل اوسکے بیچ
بیان معنی توحید کے گذرے مسئلہ دوسرا یہ ہے کہ خدا مرکب نہین ہے اور مرکب اوسے
کہتے ہین کہ بنے ٹکڑون سے ملکر بنے خواہ وہ ٹکڑے ایکطرح کے ہوون یا کئی طرح کے اور جو ایسے
چیز ہووے تو وہ محتاج ہووے گی اپنے ہونے مین اون ٹکڑون کے طرف اور محتاج ہونے
والی چیز لائق خدا ہونے کے نہین ہوتے بلکہ چاہیے کہ وہ ٹکڑے کہ یہ چیز اونکی طرف محتاج ہے
خدا ہووین اوسکے مثال بتاتا ہون تا خوب تمھپر یہ بات روشن ہووے جیسا کہ تخت محتاج
ہے پایون اور پٹے اور تختون اور کیلون کے طرف اور بغیر اون ٹکڑون کے تخت نہین ہوسکتا

تو اگر ایسے چیز خدا ہوتی تو چاہیے کہ ٹکڑے کہ تخت اونکی طرف محتاج ہے اور ٹکڑے اپنی ہونے
مین تخت کی طرف محتاج نہین ہین خدا ہوتے اور یہ خیال نکرنا کہ خدا پایے پٹی اور تخت کی طرح ہے
اور اس مثال کا ذکر مینے اسواسطے کیا ہے کہ تمکو خوب معلوم ہووے کہ چیز اپنے ٹکڑے کی طرف
محتاج ہوتے ہے اور ٹکڑے چیز کے طرف محتاج نہین ہوتے اور یہان سے یہ بات معلوم ہوئے
کہ خدا کے جسم نہین ہے اور جسم اوس چیز کو کہتی ہین کہ طول اور عرض اور عمق رکھتی ہووے خواہ
اوس چیز مین ہاتھہ پاؤن ہووین جیسا کہ آدمی اور جانورون مین ہوتی ہین یا نہووین جیسا کہ
پتھر اور لکڑی اور تنکا اور پہاڑ اور ہوا پانی آگ کہ شعلہ اور لیک مین ظاہر ہوتی ہے یا اجسام جن و
ملک اگرچہ ہاتھہ و پاؤن رکھتی ہووین یہ مثالین اجسام لطیفہ کے سبک اور بعضے غیر محسوس ہین کہ
نکھین اور اسیطرح حال روح و عقل کا ہے علے المذہب المنصور یعنے صحیح کے ہے اور دلیل
خدا کے جسم نہونے پر یہ ہے کہ جسم آدمی اور جانور کا گوشت اور ہڈے اور چمڑے سے ملکی بنتا ہے
اور یہ پتھر اور لکڑی کا بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑون سے ملکے بنتا ہے اور اس مسئلے مین ہمنے دلیل سے
ثابت کیا ہے کہ خدا کسی ٹکڑون سے ملکے نہین بنا تو معلوم ہوا کہ خدا کے جسم نہین ہے **فائدہ**
اس جگہہ پر ذکر کرنا ایک بات کا ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اکثر لوگ خدا کے جسم ہونے کو اسطرح سے
بیان کرتے ہین کہ خدا کے ہاتھہ اور پاؤن نہین ہین تو اکثر عورتین اور مرد بے عقل کچھہ تو
بے عقلی کے باعث سے اور کچھہ اس تقریر کے برائی سے جانتے ہین کہ خدا کا گوشت تو نہ رہا ہے
اور یہ بہت بری بات ہے اس سے تو اگر وہ لوگ خدا کو بہت ہی خوب صورت جانتے تو اچھا
ہوتا اور اس تقریر سے یہ نہ سمجھنا کہ خدا کو خوب صورت جاننا اچھا ہے بلکہ میرے مراد یہ ہے
کہ لونڈا گو آدمیون کے نظرون مین بہت ہی برے چیز ہے اور صورت اچھی کو اتنا نا کارہ
نہین سمجھتے ہین بلکہ اچھا جانتے ہین تو وہ لوگ کہ خدا کو لونڈا سمجھتے ہین بہت ہی برے
اور ناکارہ چیز سمجھتے ہوونگے اور اگر وہ لوگ اس جگہہ یہ خدا کو خوب صورت سمجھتی تو جانتے کہ
خدا ہمارا اچھی چیز ہے اور اوسکے بنسبت یہ اچھا ہوتا نہ یہ کہ خوب صورت جاننا خدا کو
چاہیے بلکہ خدا کو لونڈا اور خوب صورت جاننا دونون برا ہے اور کفر ہے اور بعضے عورتون
نے جو سنا ہے کہ خدا متکلم ہے یعنے کلام کرنے والا ہے تو وہ عورتین جانتے ہین کہ خدا کے منہ
ہے اور باتہ بدن نہین ہے اور یہ بھی جاننا برا ہے اسواسطے کہ منہ بے بدن کے آدمیون
نظر مین برا ہے اور یہ شبہہ انکو اس باعث سے ہوا ہے کہ وہ متکلم کے یہ معنی سمجھتی ہین کہ خدا

منہ سے کلام کرتا ہے اور ہمنے اوپر کے مسئلہ مین بیان کیا ہے کہ معنے متکلم ہونے خدا کی یہ ہین
کہ خدا قادر ہے آواز پیدا کرنے پر کسی چیز مین جیسا کہ درخت مین آواز پیدا کر کے حضرت
موسی سے کلام کیا ہے دلیل اسپر کہ خدا لوتھڑا اور منہ بے بدن کا نہین ہے یہ ہے کہ جو کوئی
پیدا کرنے والا تمام دنیا کا ہووے اور بڑا عالم اور قادر ہووے کہ کوئی اوسکے برابر نہووے
تو ہماری عقل نہین قبول کرتی کہ وہ ایسا برا اور ناچیز ہووے اور دوسری دلیل یہ ہے
کہ اگر منہ بے بدن کے ہووے یا لوتھڑا تو بہر صورت خواہ اچھی ہووے خواہ بری ہو بغیر
لنبائی اور چوڑائی کے کہ جسم مین ہوتا ہے نہوگا اور ہمنے اس مسئلہ مین ثابت کیا ہے کہ خدا
کے جسم نہین ہے اسواسطے کہ جسم ٹکڑون سے ملکے بنتا ہے اور اگر خدا ٹکڑون سے ملکے بنتا تو
خدا اون ٹکڑون کے طرف محتاج ہوتا اور محتاج ہونا عیب ہے تو اسبات سے معلوم ہوا
کہ خدا نہ تو لوتھڑا ہے اور نہ خوب صورت ہے اور نہ بد صورت اور نہ ایسی چیز ہے کہ اوسمین
لنبان اور چوڑان ہووے اور نہ یہ کوئی خیال کرے کہ ان چیزون کے سلب کرنے سے یعنے
نہ ہونے سے ہیچ ذات الٰہی کے کچھہ ذات الٰہی مین نقص اور عیب حاصل ہوتا ہے بلکہ اور
کمال اور بلندی مرتبہ ذات کی معلوم ہوتی ہے اسواسطے کہ یہ چیزین خود عیب ہین اور سبب
احتیاج کے ہوتے ہین اور اگر یہ جسمیت وغیرہ عیوب مین شمار نکئے جاتین بلکہ کمالات مین
محسوب ہوتین تو ہم صانع عالم کے واسطے ایک جسم عظیم قرار دیتے کہ اعظم ہوتا عرش وکرسی
سے بلکہ اونکو کچھہ نسبت نہوتی اوس سے اور ایک صورت ٹھراتے خوب تر صورت ملک سے
اور اعضا اور جوارح بہت قوی اور استوار تر اوسکی طرف نسبت کرتے لیکن حقیقت حال تو
یہ ہے کہ جس جس قدر ہم اہتمام کرتے عظمیت جسم الٰہی مین اوسی قدر احتیاج اور نقص ذات
الٰہی مین فراوان اور زیادہ ہوتا جاتا اسواسطے کہ جسقدر جسم کو طویل اور عریض فرض کرتے
جاؤگے اوسیقدر اوسکے اجزا بڑہتے جائینگے اگر پہلے سو ٹکڑون کے احتیاج رکھتا تھا تو
ہزار ٹکڑون کے احتیاج رکھیگا جیسا کہ خردلہ اور جبل یعنے رائی کے دانے مین اور پہاڑ
مین یہ امر ظاہر ہوتا ہے اور یہ تو ایسا حال ہے کہ عورتین اور عوام ناقص العقل کا تو کیا
ذکر ہے بعض فرقون باطل کے بڑے بڑے فاضل آکے اسمین پہنسے ہین چنانچہ بعضے فرقون
مشبہ اور مجسمہ مین سے یعنے وہ لوگ کہ مشابہ ٹھراتے ہین خدا کو جسم اور اوسکے مخلوقات سے
اسبات کے قائل ہین کہ معاذ اللہ مکان اوسکا عرش ہے اور کہتے ہین کہ مانند ایک شخص کے

کہ اوپر بیٹھا ہووے اور ساتھہ کڑے ہونے اور بیٹھنے اور چلنے اور ٹھرنے کے موصوف ہے
اور معاذ اللہ کہتے ہین کہ ملائکہ اوسکو اوٹھا کے لیجاتے ہین حالانکہ وہ ملائکہ سے تو ی تر
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ معاذ اللہ عرش اوسکے بوجہ سے چرچراتا اور آواز دیتا ہے
اور اسیطرح کے اور مزخرفات اور واہیات اپنی عقل ناقص اور تخمین سے بکتے ہین کہ ذکر
کرنا سب کا باعث سوء ادب کا ہے پناہ مین رکھے خدا یتعالی ہمارے تئین شر نفس امارہ
اور فریب سے شیطان رجیم کے اور بعید اور لم اسمین یہ ہے کہ آدمی جس چیز کو اپنے
نفس مین کمال پاتا ہے یا اور چیزون مین مشاہدہ کرتا ہے اب اونہین چیزون مین کمال سمجھی
ہوا ہے نسبت لازم ہونے کے اوسنے اور اوسکے زوال کو عیب ٹھراتا ہے جب اوسنے
اپنے نفس مین اور اور اشیا مین جسم کو لازم پایا اب اوسکے طبیعت اوسیکے طرف مایل ہوتی
ہے اور خالے سمجھنا کسی موجود کا اوسکی خیال نہین کر سکتا اور چاہتا ہے کہ اپنے خالق کے
واسطے ایسا ہے جسم یا ٹہراوے ثابت کرون ہر چند کہ اسمقام مین جسم ہونا عیب ہووے
چنانچہ مشہور ہے ؎ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست یعنے فکر ہر شخص کے موافق سمجھہ اوس
کے ہے اور یہ بھی مشہور ہے ؎ انچہ بینی تو غیر از ان نیست ٭ غایت وہم تست اللہ نیست
یعنے جہانتک کہ آگے اوسکے نزدیک تیرے ہیچ قرار دینے کیفیت ذات الٰہی کے راہ باقی نہین ہے
ہے یہ نہایت وہم اور خیال تیرے کے سبب یہ ذات خدا نہین ہے اور تصدیق کرنے والا اس
کلام کا کلام امام ہمام حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام ہے کہ اون حضرت نے یون فرمایا
ہے کُلَّمَا مَیَّزْتُمُوهُ بِاَوْهَامِكُمْ فِي اَدَقِّ مَعَانِيهِ مَخْلُوقٌ مَصْنُوعٌ مِثْلُكُمْ
مَرْدُودٌ اِلَيْكُمْ وَلَعَلَّ النَّمْلَ الصِّغَارَ تَتَوَهَّمُ اَنَّ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ زُبَانَيَيْنِ فَاِنَّ
ذٰلِكَ كَمَالُهَا وَتَتَوَهَّمُ اَنَّ عَدَمَهُمَا نُقْصَانٌ لِمَنْ لَا يَتَّصِفُ بِهِمَا وَهٰكَذَا حَالُ
الْعُقَلَاءِ فِيمَا يَصِفُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِهِ انتہی کلامہ صلوات اللہ علیہ وسلامہ
حاصل اس کلام معجز نظام کا یہ ہے کہ ہر وہ چیز کہ تم اوسکو بہت دقت نظر اور غور و فکر اپنے
سے بہت خوب سمجھہ کے اپنا خالق قرار دوگے کہ گویا تمہارا خالق نفس الامر مین باین خوب صورتی
اور باین ہیأت ہے وہ بھی مثل تمہارے صورت مخلوق کے ہوگے یعنے مثلا صورتین ملائکہ
کے آدمیون سے کہین بہتر ہونگے لکن تب بھی خالق کے مرتبے کو نہ پہونچینگے پہر حضرت
فرماتے ہین کہ شاید چیونٹیان چہوٹے اپنے سمجھہ کے موافق گمان کرتے ہوونگی کہ واسطے

حق سبحانہ تعالے کے دو موجیں ہونگے جیسا کہ انکے سر پر ہوتے ہیں یا عقرب یعنے بچھو ہیں
ہوتے ہونگے اور اس توہم کا سبب یہ ہے کہ ان موجون کو یہ چیونٹیاں کمال سمجھتے ہیں
اور جانتے ہیں کہ نہونا انکا نقصان اور عیب ہے پس اپنے خالق کے واسطے اس صفت کمال کو
اپنے بقدر ہمت کے ثابت کرتے ہونگے حال آنکہ ان چیونٹیوں کو ذات مقدس الٰہی سے کیا نسبت
اور کیا مناسبت پس حضرت فرماتے ہیں کہ اسیطرح سے حال عاقلون کا ہے بیچ اوس چیز کے
کہ وصف کرتے ہیں اور نسبت دیتے ہیں ذات الٰہی کو ساتھ اوسکے یعنے بڑے بڑے عاقل اور
حکماے دہر مثل طفل مکتب کے معرفت ذات الٰہی میں حیران و سرگردان ہیں اور بعضے حکیم
کا اسطرح سے قول نقل کیا ہے کہ ہر چند بیشتر نقل میکنم در ذات الٰہی کمتر ے یابم آن را
یعنے جون جون زیادہ فکر اور غور کرتا ہون معرفت ذات الٰہی میں کمتر پاتا ہون اوسکے
ذات پاک کو ماوجود عدم ادراک ذات الٰہی اور نہ دریافت کر سکنے میں حقیقت صانع عالم
بلکہ یہ مقام تعجب کا نہیں اسواسطے کہ تعجب کرنے والے کو لازم ہے کہ پہلے اوسکے مخلوقات کی
حقیقت کو دریافت کرے اور بعد فراغت کی پھر اپنے خالق کی حقیقت کی طرف متوجہ ہووے
اسواسطے کہ مرتبہ خالق کا مخلوق سے بالبدیہہ برتر ہے پس جس وقت کہ حقیقت مخلوق میں
آدمی کی عقل حیران رہجاوے تو اوسکے خالق کی طرف کیونکر پہونچ سکیگی لاکن شیطان
ہر وقت ہر حیلے سے چاہتا ہے کہ آدمی کو فریب دیوے پس اس امر سے تو اوس سے
غافل کر دیتا ہے کہ آدمی اپنے پہچاننے اور مخلوقات کے پہچاننے سے تو کماینبغی یعنے جیسا
چاہیے عاجز ہے بھلا خالق عالم کو کیونکر جیسا کہ چاہیے پہچان سکیگا اور فریب دیکے اوسکو
متوجہ کرتا ہے طرف پہچاننے کیفیت اور حقیقت ذات الٰہی کے حال اوسکے عقل ناقص کو یہانتک
کب رسائی ہو سکتی ہے اور کیونکر نہو وہی یہ امر حال آنکہ پیغمبر وہی کہ کامل تر عاقلون کے
ہیں اسطرح فرماتے ہیں ما عرفناک حق معرفتک یعنے بار خدایا نہیں پہچانا ہمنے تیرے تئین
حق پہچاننے تیرے کا اور بیچ حدیث کے آیا ہے ان اللہ احتجب عن العقول کما احتجب عن
الابصار وان الملأ الاعلیٰ یطلبونہ کما تطلبونہ انتم یعنے کیفیت ذات الٰہی پوشیدہ
ہوئی ہے عقلون سے جیسا کہ پوشیدہ ہوئی ہے آنکھون سے اور ملاء اعلےٰ یعنے فرشتگان
خدا آسمانون میں طلب معرفت الٰہی کرتے ہیں جیسا کہ تم لوگ زمین میں طلب کرتے ہو یعنے بیچ
فرشتون کو آسمان پر رہنے سی کچھ قرب الٰہی ایسا حاصل ہو گیا ہے کہ اب ذات الٰہی ان پر

اون پر ظاہر اور منکشف ہو گئی ہے اور اونکو احتیاج طلب کمال معرفت باقی نہیں رہی
ہے بلکہ اونکا حال بھی مثل تمہارے ہے کہ ہمیشہ مرتبہ کمال معرفت الٰہی کو طلب کرتے رہتے
ہیں اور نہایت عظمت الٰہی سے کہ اونکے دلپر حالی ہے ہمیشہ خائف اور ترسان رہتے ہیں
اور سرگرم عبادت ابد تک رہینگے جیسا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام دعاے
صحیفۂ کاملہ میں اون فرشتون کے حق میں فرماتے ہیں والذین لا تدخلہم سامۃ
من دؤب ولا اعیاء من لغوب ولا فتور یعنے ایسے فرشتے کہ نہیں لاحق ہوتے اونکو
تئین ماندگی اور رنج و تعب بیچ عبادت تیری کے ولا تشغلہم عن تسبیحک الشہوات
ولا تقطعہم عن تعظیمک سہو الغفلات اور نہیں مشغول کر دیتیں اونکو ذکر تیرے سے
خواہشیں نفس کی اور نہیں مانع ہوتا اونکے تئین بجا لانے تعظیم تیری سے سہو اور غفلتیں یعنے
خواہشہاے نفس اور سہو و نسیان سے یہ فرشتے بری ہیں اور ہمیشہ ذکر و عبادت اور
مشاہدۂ جبروت و عظمت الٰہی میں محو حیرت ہیں پھر فرماتے ہیں الخشع الابصار فلا یرومون
النظر الیک آنکھیں انکی بسبب خشوع خضوع اور ذلیل و خوار سمجھنے اپنے کے بیچ مقابلہ عظمت
الٰہی کے بند ہو رہے ہیں آنکھیں اپنے اوٹھا نہیں سکتے الذواکس الاذقان الذین قد
طالت رغبتہم فیما لدیک اور گردنیں اونکے جھکے ہوئے ہیں سامنے بزرگی خدا کے بہت
طول کھینچا ہے رغبت انکی نے طرف اوس چیز کے کہ نزدیک تیرے ہے تواب ہای غیر متناہی
سے والذین یقولون اذا نظروا الی جہنم تزفر علی اہل معصیتک سبحانک
ماعبدناک حق عبادتک یعنے وہ فرشتے کہ کہتے ہیں جسوقت کہ دیکھتے ہیں طرف جہنم کے
کہ لپکیں لیتی ہے اور آواز دیتی ہے اوپر اہل معصیت تیری کے برتر اور پاک جانتے
ہیں ہم تیرے تئین نہیں عبادت کر سکتے ہم تیرے تئین حق پرستش کرنے تیری کے خلاصہ یہ
کہ جو طالب معرفت الٰہی ہے اوسکو پہلے لازم ہے کہ حقیقت مخلوقات کی دریافت کرے بلکہ اپنے
ہی نفس کو ملاحظہ کرے کہ وہ سب میں زیادہ تر اس سے قریب ہے پس دھیان کرے کہ یہ شخص
مرکب ہے کچھ اجزای لطیفہ روحانی پس مانند حواس خمسہ باطنہ کی مانند حافظہ اور خیال
اور مانند اوسکے کی یا حواس ظاہرہ مانند باصرہ اور سامعہ اور ذائقہ وغیرہ کے کہ وجود
انکا آدمی میں ظاہر ہے اور کسیطرح کے شک اسمین نہیں ہو سکتے اور حافظہ میں کسقدر
فوائد ہیں کہ جو چیزیں آدمی دیکھتا ہے مثل زمین اور آسمان اور شہرون دور دراز

اور جو کچھ کہ سنتا ہے الفاظ و معانی اور مطالب کتاب او معاملات سبھی سب اسمین محفوظ
رہتا ہے اور اسیطرح سے اور حواس باطنی اور اگر کوئی شخص سر انسان کو کھولکر دیکھی تو
تو کچھہ اثر ان حواس کا اور نہ ان صورتہای اشیا کا اوسمین پاویگا اور اسیطرح حال
حواس ظاہرہ کا ہے اور قوای باطنی مانند ہاضمہ کے کہ اوس سے غذا ہضم ہوتے ہے اور
دافعہ کہ اوس سے زائد اور بہوک دفع ہوتے ہے اور مانند اوسکے یہ سب امور لطیفہ
رہجاتے ہین کہ انکو نہ آنکھہ سے کوئی دیکھہ سکتا ہے اور نہ کان سے سن سکتا ہے اور ان سے
زیادہ حال روح کا ہے کہ وہ بہی لطیف ہے اور ان سب قوتون پر حاکم ہے اور اوسکے باب
مین حق تعالے فرماتا ہے وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ
مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا یعنے اے پیغمبر لوگ تمسے پوچہتے ہین حقیقت اور کیفیت روح کی کہو
جواب مین کہ روح حکم سے ہے پروردگار میرے کے اور تم نہین دئیے گئے ہو علم سے مگر
تہوڑا سا یعنے با این علم قلیل چاہتے ہو کہ حقیقت روحکو دریافت کرو یہ امر ناممکن ہے اور
لیکن قوای جسمانی پس اگرچہ وہ مشاہدہ مین اور دیکہنے مین آتے ہین لیکن تو بہی بخوبی انکی
انکو بہی نہین پہچان سکتا جیسا کہ حقیقت ترکیب جسم مین جو حکما او متکلمین مین اختلاف واقع
ہوا ہے مشہور ہے کہ متکلمین اہل اسلام کے کہتے ہین کہ اجزای لایتجزی سے یعنے ریزون سے
ترکیب جسم کے ہے کہ پھر اوسکے ٹکڑے نہین ہوسکتے اور حکما کہتے ہین کہ ہیولے اور صورت سے
مرکب ہے اور ہر ایک اپنے دعوی پر دلیلین لاتا ہے ایسے دلیلین کہ کسیکو کرنا اونکا بہت
اشکال رکہتا ہے اور قطع نظر اسکے ترکیب پانی مین جو ان کے اجسام مختلفہ سے کہ گوشت اور
پوست و خون و عروق و سارے اعضا و اجزا مین او نمو کرنے مین یعنے بڑہنے مین ان
سبکے یکسان ہر مقام مین عقل بشر کے حیران ہے اور جب اپنی ذات جیسا کہ چاہیے
نہ پہچان سکے تو اپنے خالق کے حقیقت کو کیونکر پا سکے گا اور سب سے زیادہ مقام تعجب
کا یہ ہے اسمین کہ آفتاب سے روشن چیز کہ اوسکے روشنی ضرب المثل ہو گئی ہے اور تمام
عالم اوسکو دیکہتا ہے اوسکے حقیقت کے بیان کرنے مین عقلین بڑے بڑے حکیمون کے
عاجز ہو گئے ہین تو اور چیز تو کیا ہے اب مین اس مقدمہ مین کلام امام بحق ناطق حضرت جعفر
صادق علیہ السلام کا کہ حدیث مفضل مین مذکور ہے واسطے زیادہ ہونے بصیرت اور خیال
کے اس مقام مین ذکر کرتا ہون چاہیے کہ بگوش دل اوسکو کان رکہے سے من تو حضرت

فرماتے ہین کہ اگر کہین کہ کیون عاقلون نے اختلاف کیا ہے ذات اور صفات الٰہی مین
کہین گے ہم واسطے اسکے کہ عقلین ناقص اور وہم و خیال انکے عاجز ہین پہنچنے سے طرف
میدان زہر گے اور جلال پروردگار عالم کے اور طلب اپنے مرتبے اور حد سے تجاوز
کرنکا چاہتے ہین کہ ہم کیفیت اور کنہ ذات الٰہی کو دریافت کرین حال آنکہ وہ اینک وصول
انکا محال ہے بلکہ ذات الٰہی سے جو پست مرتبہ ہین اوسکے مخلوقات مین سے اوسکے
حقیقت کو دریافت نہین کر سکتے پس جب ایسا ارادہ کرتے ہین تو عقلین ان کے
حیران ہوتے ہین اور ہر ایک شخص نادانی سے اپنے ظن اور تخمین کے موافق کچھہ کلام
کرتا ہے اور اون چیزون مین کہ ذات الٰہی سے پست مرتبہ ہین اور عقل اونکی دریافت
مین حیران ہے یہ آفتاب تابان ہے کہ دیکہتا ہے تو کہ تمام جہان پر طلوع کرتا ہے
اور روشن ہوتا ہے اور کوئی شخص حقیقت کو اوسکے نہین پاتا اور اسی سبب سے
حکمای فلاسفہ اوسکے باب مین اقوال مختلف رکہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ یہ آفتاب مانند
فلک کے مدور ہے اور گول ہے اندر سے خالی ہے اور آگ سے بہرا ہوا ہے اوسکے واسطے
ایک منہ ہے کہ اوسمین سے یہ شعاع اور گرمی باہر آتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ از قسم
ابر کے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آفتاب از قبیل شیشہ شفاف کے ہے کہ جہانمین سے آگ
کو اپنے طرف کہینچتا ہے اور قبول کرتا ہے اور اوسے شعاع کو عالم پر ڈالتا ہے یعنی
عکس اوسکا عالم کے طرف جاتا ہے اور گویا مثال اسکے یہ ہے مثلا کوئی شخص شیشے کو دہوپ
مین آفتاب کے سامنے لیکر کہڑا ہووے تو اوسکا عکس اولٹکر آدمیون کے منہ پر یا
دیوار پر پڑتا ہے اور بعضے کہتے ہین یہ جسم لطیف ہے کہ آب دریا سے بنا ہے اور
بعضے کہتے ہین کہ بہت سی آگ کے چیزون سے ملکر یہ آفتاب بنا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ایک
جوہر [illegible] مستقل ہے پانچوان سواے چار عنصر پانی اور آگ اور ہوا اور اگ کے بہر شکل و
صورت مین اوسکے اختلاف کیا ہے بعضی کہتے ہین مثل تختہ عریض کے ہے اور کچھہ لوگ اونہین کہتے
ہین کہ گول ہے مانند کرہ کے ہلکائے گئے ہین اور پہر اوسکے مقدار مین اختلاف کرتے ہین بعضے کہتے
ہین بقدر زمین کے ہے اور بعضے کہتے ہین زمین سے کم ہے اور بعضی کہتے ہین کہ جزیرہ عظیم سے
بڑا ہے اور اہل ہندسہ کہتے ہین کہ ایک سو ستر برابر زمین کے ہے پہر اسکے بعد حضرت
فرماتے ہین کہ پس اختلاف اقوال انکی کا درحقیقت آفتاب کی دلیل ہے ظاہر ہے اور یہ

کہ کہ اونہون نے آفتاب کی ماہیت کو خوب نہین پہچانا اور اپنے گمان اور تخمین سے
اسباب مین کلام کرتے ہین پس جسوقت کہ آفتاب سی چیز کے باب مین کہ آنکھون سے دیکھا
جاتا ہے اور حس بصر اسکو دریافت کرتی ہے عقلین حکیمون کے حیران ہووین اور اوسکے
ادراک سے عاجز آوین کسطرح پاسکین گے حقیقت اور کیفیت ذات اوس پروردگار کے تئین
کہ حس بصر اوسکو پا نہین سکتے اور عقل و وہم اوسکے میدان عزت اور بزرگواری تک
راہ نہین پاسکتا تمام ہوا کلام اون حضرت کا اور اونہین حضرت نے اسی حدیث مین ارشاد
فرمایا ہے اور سب سی زیادہ تر عجیب وہ ملحد اور کفار ہین کہ کارخانہ عالم کو معطل سمجھتی ہین اور
ارادہ کرتے ہین کہ حس بصر اور حواس ظاہرہ سے دریافت کرین اوس چیز کو کہ جسکے کنہ حقیقت
کے طرف عقل سے چیز کو رسائی نہین ہے اور جب صانع عالم کو بسبب کمال ذات اور صفات کے
حواس ظاہرہ ناقصہ سے دریافت کر نہین سکتے تو اسبات مین انکار پیش کرتے ہین اور جب
اونسے کہا جاتا ہے کہ کیفیت ذات الٰہی اور کنہ حقیقت اوسکی عقل ناقص بشری سے بخوبی معلوم
نہین ہو سکتے تو جواب مین کہتی ہین کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز عقل سے معلوم نہووے
کہتے ہین ہم کہ مرتبہ کنہ ذات الٰہی کا برتر ہے سمجھنے عقل ناقص انسانی سے جیسا کہ آنکھہ دیکھنے
مین ایک حد رکھتی ہے اسطور پر کہ اگر کوئی چیز اوس حد و مرتبہ سے بلند اور برتر ہووے
باوصف صحیح وسالم ہونے اسکے اوسکو دریافت نہین کر سکتے اور بغیر پائے جانے نور کے
دیکھنے کے دیکھہ نہین سکتے اسیطرح عقل کا ایک مرتبہ اور حد حق تعالے نے قرار دیا ہے کہ
کہ جو چیز اوس مرتبہ سے خارج ہووے اوسکو دریافت نکر سکے گی تحقیق اگر کسے پتھر کو
دیکھی تو کہ بلند کیا گیا ہے اور اوچھالا گیا ہے ہوا مین تو یقینے تو جانے گا کہ کسی شخص نے
اوسکو پہینکا ہے حال آنکہ تو نے آنکھہ سے اوس شخص کو نہین دیکھا اور یہ علم تیرا آنکھہ کے
راہ سے نہین ہے اسواسطے کہ تو نے اوسے نہین دیکھا بلکہ عقل سے تو نے پہچانا ہے شخص
پہینکنے والی کو بسبب اسکے کہ تو نے عقل سے جانا کہ یہ پتھر بغیر پہینکنے والی کے آپسی آپ بلند نہین
ہوا ہے کیونکہ وہ پتھر بھی چیز ہے جاندار نہین ہے پس یہ ایسا مقام ہے کہ یہان آنکہہ
تیرے عاجز ہے اوسکے دیکھنے سے کیونکہ شرط رویت ہے کہ وہ سامنے ہوتا ہے اوس چیز
کا روبرو آنکھہ کے ہو مین ہوا پائی اور کسے پر دیکھے اس مقام مین پائی نہین جاتے اور یہان
حکم عقل سے پیدا امر معلوم ہوا ہے اسیطرح عقل بہی بیچ معرفت خالق اپنی کے ایک حد

اور مرتبہ رکھتی ہے کہ اوس سے تجاوز نہین کر سکتے اور حضرت کے کلام کا موید یہ ہے
کہ بنسبت اور چیزون کے بہی عقل کے مرتبے مختلف پائے جاتے ہین اسطرح کہ کسیکو مقام
شک اور شبہ کا اوسمین نہین ہے پس ایک مرتبہ عقل کا وہ ہے کہ اوس مرتبے مین چیزون
سے خالی تہی اور کسی چیز کے صورت اوسمین پائے نجاتے تہی اور وہ وقت پیدائش کا
ہے کہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو سب صورتون سے ذہن اوسکا خالی تہا اور کسے چیز
کو نجانتا تہا نہ مان باپ کو پہچانتا تہا اور نہ آگ پانی مین کچہہ فرق کر سکتا تہا اور نہ روشنی
اندہیرے مین کچہہ تمیز کے طاقت اور فہم رکھتا تہا حال آنکہ یہ سب چیزین بعد تمیز آنے کی اوس
مین بدیہی ہین پس ملاحدہ اس مقام مین کیون نہین کہتی کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ عقل کسی چیز کو
دریافت نکر سکے یہان لڑکے مین عقل موجود ہے پہر کیون ان چیزون بدیہی کو دریافت
نہین کرتا اور انبیا اور اوصیا علیہم السلام از بسکہ فہم کامل پہلی سے رکہتے تہی اس سن مین
ظاہر ہو گیا پوشیدہ چیزون کو دریافت کرتے تہے اور اس مرتبہ عقل کو حکما عقل ہیولانی کہتے
ہین اور اسکے بعد بلوغ اور رشد تک بلکہ سن پختگی تک مرتبہ عقل کے باہم بہت مختلف ہین اور
ایک مرتبہ عقل مین آدمی بعضے چیزون کو خواہ مطالب کتب یا اور دلیلون مین سے ہووین
یا اور امور معاملہ دنیا کے قبیل سے ہوون دریافت نہین کر سکتا اور اوسکے بعد جو مرتبہ
صحت اور ادراک کا پہلے مرتبے سے بالاتر ہے اوس مرتبے مین اونہین چیزون کو ظاہر بظاہر
جاننے لگتا ہے اور جو نہین سمجہتے اون پر ہنستا ہے اور اپنے حال سابق اور پہلے ادراک
کو بہول جاتا ہے بلکہ جو انتہا کا مرتبہ ہر شخص کے فہم اور عقل کا ہے اوسمین لوگ آپسمین مختلف ہین
کوئی بہت ذہین ہے اور کوئی ویسا ذہین اور ذکا نہین رکھتا بعضون کے نزدیک ایک
چیز ظاہر اور بدیہی ہوتی ہے جیسا کہ مطالب مشکل کتاب کی ہین نزدیک عالمون اور ماہرون
کے اور وہی چیز اور اشخاص کے نزدیک ظاہر نہین ہوتے جیسا کہ وہی مطالب کتاب کے
نزدیک جاہلون اور ناواقفون کے ہرچند ذہین بہی ہووین پس ملاحدہ کا مطلقا حکم
کرنا کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز موجود ہووے اور ہم اوسکی حقیقت کو دریافت
نکر سکین باوصف اختلاف مراتب عقل کے محض باطل اور عاطل ہے اور کلام حق وہی ہے
کہ امام بحق ناطق نے فرمایا ہے کہ جیسے آنکھون کے دیکھنے کے مراتب اور تنزلین ہین اوسیطرح
عقل کے بہی سمجھنے کے مراتب اور تنزلین ہین اور آنکہہ کے دیکھنے کے باب مین ایک مثال فرمائے

اور بالاجمال اوسکی شہرلون کے طرف اشارہ کیا ہے اور ہم واسطے تفہیم اور توضیح کلام
اون حضرت کے بعضی مثالین اس باب مین لاتے ہین واسطے زیادتے بصیرت کی اونمین سے
یہ ہے کہ کوئے شے آنکھہ کے سامنے بہی ہووے اور پہر نہین دکھائے دیتے جیساکہ اندہیرے
اور تاریکی مین اور بعد مسافت مین اور ضعف بصارت مین یہ بات روشن اور کمال ظہور سے
یا وہ شے لطیف ہووے مثل ہواکے یا روح اور اجسام جن و ملک کی کہ باوصف سامنے
کے بہی محسوس نہین یا اکثر اشخاص سے مسموع ہوتا ہے کہ انگریزون نے بعضے شیشی ایسے نکالے
ہین کہ پانے صاف مین باریک باریک کیڑے محسوس ہونے لگتی ہین حالانکہ آنکھہ سی نہین دکھائی
دیتی پس اسیطرح مراتب اور شرائط سمجھنی عقل کے بہی ہین اور حق تعالی نے ان مراتب
عقل کے طرف اپنی بیان احسان کے ضمن مین اشارہ فرمایا ہے بقول خود وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ
مِنْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ یعنی
حق تعالے نے پیدا کیا تمہارے تئین تمہارے ماں کے پیٹ سی کہ اوسوقت تم کوئی چیز نجانتی تہی
اور گردانا واسطی تمہارے کانون کو اور آنکھون کو اور دلون کو ظاہرا پہلا مرتبہ اسمین عقل
ہیولانی کا مذکور ہے اور آخر مین مرتبہ فہم و تمیز کے طرف اشارہ فرمایا ہے اسواسطی کہ قوا
آنکھہ اور کان اور دل کے اسی مرتبے مین ظاہر ہوتے ہین اور انہین اعضا کی وساطت سی
آدمی رفتہ رفتہ اپنی نفس سے تاریکی جہالت اور نادانی کے دور کرتا ہے جب حضرت کی کلام
کے شرح و توضیح سے بحمد اللہ سبحانہ وحسن توفیقہ باحسن وجوہ فراغت حاصل ہوئے تو ہم
اب رجوع کرتے ہین طرف بقیہ کلام اون حضرت کے اور وہ یہ ہے اور جیساکہ علم رکہتا ہے
کہ ایک جان و روح رکہتا ہے اور حال آنکہ اوسکی شکل نہین دیکہا ہے اور کسی اور حاسہ
سے بہی اوسکا ادراک نہین کیا ہے اور حقیقت اوسکے کی تحقیق نہین سمجہا ہے اسیطرح
ساتہہ حکم عقل کے جانتا ہے کہ ایک صانع اور خالق رکہتا ہے کہ اوسنے اسکے تئین پیدا
کیا ہے لیکن اوسکے کنہ ذات حقیقت ذات و صفات کی جیساکہ چاہیے دریافت اور احاطہ نہین
کر سکتے اگر کہین کہ پہر کیون بندہ ضعیف کو باین عقل ناقص تکلیف دے حق تعالی نے اپنی
کے اور حال آنکہ عقل اوسکے عاجز تہی احاطہ اور گہیر لینے مین اوسکے کیفیت ذات کے کہین گے
ہم بندونکو اپنے پہچاننے کے اوسیقدر تکلیف دی کہ جسقدر یہ اوسکے طاقت رکہتی ہین
اور اوسکے عہدہ اور خدمت سی باہر آسکتے ہین اور وہ قدر معرفت کی یہ ہے کہ اوسکے

وجود کو یقین کرین اور امر و نہی اوسکے تئین بصدق دل قبول کرین اور یہ تکلیف نہین کی
ہے کہ اوسکے کنہ ذات و صفات کو طلب کرین اور پہچانین جیساکہ بادشاہ اپنی رعیت کو تکلیف
نہین دیتا کہ اوسکے قد و قامت کو جانین کہ قد اوسکا لنبا یا ٹہنگنا اور رنگ اوسکا سفید ہے
یا سیاہ بلکہ فقط اسی قدر بادشاہ رعیت کو تکلیف دیتا ہے کہ اوسکے حکومت اور بادشاہی کا
یقین لاوین اور اوسکے حکم فرمان کو قبول کرین آیا نہین دیکہتا تو کہ اگر کوئے شخص بادشاہ
کے دروازے پر آوے اور کہے کہ ای بادشاہ اپنے تئین مجہی دکہا کہ تجہے پہچانون
اور اگر تو اپنے تئین نہین دکہاتا تو مین تیرے فرمان بردار نہین ہوتا تو ایسا شخص سزا
لائق تعزیر اور عتاب شاہی ہووے گا اسیطرح اگر کوئے شخص کہے کہ مین اپنے خالق کے
اطاعت نہین کرتا جبتک اوسکے کنہ ذات و صفات کو نہ پہچانون تو یہ شخص بہی [illegible]
عقوبت اور غضب الہی کے لایا ہے اگر کہین کہ ہم اوسکے صفت کرتے ہین [illegible]
صفت عزیز کے یعنے غالب ہونیوالے اور حکیم کے یعنے صاحب حکمت و مصلحت کے [illegible]
اور ساتہہ جواد اور کریم کے یعنے سخی اور بخشنے والا قصورون کا یعنے باوجود [illegible] کرنے
صفتون کے طرف ذات الہی کے [illegible] کیونکر [illegible] سکتے ہین کہ ہمنے اوسکے ذات کو کماینبغی نہین
پہچانا جواب مین کہین گے ہم کہ یہ سب صفتین اقرار کے ہین اور احاطہ کے نہین یعنے [illegible]
[illegible] اوس [illegible] سے ظاہر ہووین تو ہمنے ان صفتون کو
اوسکے ذات مین ثابت کیا اور اوسکا اقرار اور یقین کیا لیکن ہمنے کوئے اوسکا [illegible]
اور فہم نہین کیا ہے کہ کیا چیز ہین اور کسطرح پر ہین مثلا جسوقت ہمنے علامتین [illegible]
علم اور مصلحت کی اوسکے [illegible] مین اور مخلوقات مین پائین اوسکو حکیم کہا اور [illegible] اوسکے علم
کیفیت اور حقیقت [illegible] دریافت نہین کر سکتے بلکہ بعضے وجہون سے اون صفتون کو جانا
[illegible] اور اوسیطرح اور سب صفتین کمال کی [illegible] قادر [illegible] اور جواد ہونے اور [illegible]
[illegible] کرتے ہین اور اوسکے [illegible] اور کیفیت سی ہم واقف نہین جیساکہ
آسمان کو دیکہتے ہین اور اقرار اوسکے وجود کا کرتے ہین حالانکہ اوسکے جوہر اور حقیقت
سے آگاہ نہین ہین کہ کس چیز سے یہ آسمان بنا ہے اور کیا چیز ہے صاحب [illegible]
ہے جیساکہ حکما کہتی ہین اور اوسکو [illegible] انسان کے قرار دیتے ہین یا جامد اور [illegible] ہے
جیساکہ ظاہر شرع سے معلوم ہوتا ہے اور وہ سب حق ہے اگر اجماع اہل حق اسپر

ثابت ہو جاوے یہہ حضرت فرماتے ہین کہ اور اسیطرح ہم دریا کو دیکھتے ہین لیکن اوسکے
عمق اور گہراپے کو اور اوسکے تہ کو نہین جان سکتے اور امر الٰہی تو ان مثالون سے
کہین برتر ہے کہ وہ خالق اکبر ہے اور تمثیلین ہمارے اوسکے باب مین کوتاہ ہین مگر عقل
نشانیون قدرت اور علم اوسکے سے کہ سب چیزون کے نشانیون سے ظاہر اور ہویدا ہین
ہین معرفت اوسکے حاصل کرتے ہے تمام ہوا حاصل کلام اوس جناب کا کہ تصرف بسیر یعنے
مقامون مین واسطے توضیح کے ذکر کیا گیا اور بیچ اسکے کفایت ہے واسطے صاحبان عقل
کے اور جبکہ یہ مقام کہ مقام معرفت الٰہی ہے لائق طول دینے کے ہے کہ اکثر شبہے اس جگہ
دلون مین گذرتے ہین مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے مطلب کو بطرز دیگر کہے جیون
مین علیحدہ علیحدہ کرکے لکھیے کہ بخوبی ذہن نشین ہووے ہر چند بعضے مضمون مکرر ہو جائینگے
اسواسطے کہ یہ مثل عرب مین مشہور ہین اذا تکرر تقرر یعنے جو چیز کہ بار بار کہی جاتی ہے وہ
خوب ذہن مین ثابت ہوتی ہے پس جان تو کہ جب دلیلون سے بخوبی ثابت ہوا کہ اس جہان
کا کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہ عالم اور قادر اور بصفات کمال موصوف ہے تو اب
ہر مومن کو چاہیے کہ اتنے بات کو جانے کہ اس دنیا کا کوئی پیدا کرنے والا ہے اور اوسکے
ذات مین غور نکرے مگر آدمیون کے پیدائش مین یہ ہے کہ جب کوئی چیز نئے دیکھتی ہین یا سنتی
ہین تو بار بار دل اونکا اوسی چیز مین اٹکتا ہے اور تعجب اوس چیز کا جو کنا ہوتا اسمین شبہ نہین
ہے کہ خدا کا بے ہاتھ پاؤن اور بغیر بدن کے ہونا نئے بات ہے کہ اونھون نے کبھی نہین دیکھی
ہے اور نہ سنی ہے تو اسواسطے کئی وجہین ذکر کرتا ہون تا اس بات مین غور نکرین اور
تعجب اونکا کم ہووے پہلی وجہ یہ ہے کہ مومن اپنے دلکو سمجھاوی اور کہی کہ جس چیز کے
پہچاننے کے تکلیف مجکو ہے اون چیزون کو تو نے دلیلون سے پہچانا وہ یہ باتین ہین
کہ خدا موجود ہے اور قادر ہے اور عالم ہے اور خدا اسکے ذات مین غور کرنے کو خدا
اور پیغمبرؐ اور امام علیہم السلام نے تجویز واجب نہین کیا بلکہ اسی پیغمبرؐ اور امام نے
منع کیا ہے جیسا کہ کتاب کافی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اون
حضرت نے فرمایا ایاکم والتفکر فی اللہ ولکن اذا اردتم ان تنظروا الی
عظمتہ فانظروا الی عظیم خلقہ یعنے بچاؤ تم نفسون اپنے کے تئین فکر کرنے سے
بیچ ذات الٰہی کے بلکہ جسوقت کہ چاہو تم ملاحظہ کرنے کو عظمت پروردگار اپنے کے تئین تو

اوسوقت دیکھو عظیم اور بڑے مخلوقات اوسکے یعنے مثل آسمان اور زمین کے کہ آدمی اگر
اپنے نفس کو انسے نسبت دیوے تو برابر ایک کیڑے کے بہی سامنے انکے نہوگا پہر خیال کرے
کہ انکا پیدا کرنے والا انسے زیادہ تر عظیم ہے علم و قدرت کی راہ سے اور اسی کتاب مین
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حدیث قدسی یعنے کلام الٰہی مین کہ جو سوائے قرآن
کے ہوتا ہے اسطرح بیان فرمایا ہے یا ابن آدم لو اکل قلبک طائر لم یشبعہ وبصرک لو
وضع علیہ خرق ابرة لغطاہ تریدان تعرف بہما ملکوت السموات والارض ان کنت
صادقا فہذہ الشمس خلق من خلق اللہ تعالی فان قدرت ان تملأ عینیک منہا فہو کما
تقول انتہی خلاصہ یہ کہ اے پسر آدم دل تیرا ایسا چہوٹا ہے کہ اگر کوئی چڑیا اوسے کہاوے
تو اوس سے سیر نہووے گی اور آنکہہ تیری ایسی چہوٹی ہے کہ اگر کوئی ذرہ سے چیز مانند
سوراخ سوزن کے اوس جگہہ رکہدیوین تو وہ ڈہکہہ جاوے اور باوصف اس قلب صغیر
اور چشم کوچک کے تو ایسا بڑا ارادہ رکہتا ہے کہ ملکوت آسمان و زمین کا حال دریافت کرے
پس اگر تو اس دعوی مین سچا ہے تو یہ آفتاب کہ ادنی چیز ہے مخلوقات الٰہی سے اگر تو قدرت
رکہتا ہووے تو اسے آنکہہ بہر کے دیکہہ پس اگر تو دیکہہ سکے اور تیری آنکہہ مین کچہہ تغیر اور اندہیرا
نہ آوے تو جسطرح تو کہتا ہے وہی ہوگا یعنے نہ تو دیکہہ سکے گا اور نہ ان چیزون کو تو جیسا کہ
چاہیے پہچان سکیگا تمام ہوا حاصل کلام اون حضرت کا پس اسکو لیکن قدر شناسی اور دیدۂ
دل سے ملاحظہ کر کہ کیا مضامین عالیہ اور استدلالات بینہ جلیلہ پر مشتمل ہے پہر تو شبہہ جو مثبت اسمین
حیران ہوتا ہے اور دماغ کو پریشان کرتا ہے اگر تو یہ کہے کہ خدا معلوم جو نہین ہوتا تو اس
باعث سے مجہے تعجب ہوتا ہے اور بار بار دل اوسیطرف اٹکتا ہے تو اوسکے جواب مین یہ کہہ
کہ ہزارون چیزین ہین کہ تو اونکو نہین جانتا تو اونہین تو کیون غور نہین کرتا آسمان مین تو
تو غور کر کہ اتنا بڑا آسمان آیا لوہے یا تانبے یا پتہر یا کسی اور چیز سے بنا ہے یا سورج اور چاند و تارے
سونے یا چاندی یا پیتل سے بنے ہین اور تارے کتنے بڑے ہین بعضے لوگ کہتے ہین کہ
بعضے تارے اتنے بڑے ہین کہ بیچ آسمان کے برابر ہین اور جب تو ان باتون مین غور
اور تعجب نہین کرتا تو معلوم ہوا کہ بار بار دل کا اودہر جانا شیطان کے باعث سے ہے
کہ وہ چاہتا ہے کہ تجہے گمراہ کرے تو مومن کو چاہیے کہ جب دلکو دیکھے کہ اسبات مین غور

کرتا ہے تو خدا کی طرف پناہ شیطان سے مانگے اور اور باتون کی طرف دلکو مشغول کرے دوسری
وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگون نے جو سنا ہے کہ خدا کے نہ ہاتھہ اور نہ پاؤن اور نہ بدن ہے اور
نہ اوسکے واسطے کوئی مکان ہے تو اس باعث سے لوگون کو نہایت تعجب ہوتا ہے اور
جنھے جو کتابون مین دیکھا ہے کہ اسطرح کی چیزین بہت ہین اسی باعث سے ہمکو تعجب اس بات
مین نہین ہوتا پس اب جان تو کہ آدمیون مین سے ایک عقلا ہین کہ اپنی عقل سے … لوگ آسمان …
کی خبر کہتے ہین اور پہچانتے ہین اور وجہ گہن اور زلزلہ کی بیان کرتے ہین تو وہ لوگ …
مین دس چیزین ایسی ہین کہ انکا نہ کوئی مکان ہے اور نہ بدن اور نہ ہاتھہ پاؤن ہے …
آسمانون کی اور آدمیون کی بھی ایسی ہین اور بعضے ہمارے عالم بھی آدمیون کی روح …
کہتے ہین کہ اونکا نہ کوئی مکان ہے اور نہ بدن نہ ہاتھہ نہ پاؤن ہین اسپر بہت سی دلیلین
بیان کی ہین جو چاہے اون دلیلون کے دیکھنے کو تو بڑی کتابون کی طرف رجوع کرے …
وجہ یہ ہے کہ تیری عقل بہت ناقص اور تھوڑی ہے کہ حقیقت اور کیفیت مخلوقات مین حیران
ہے اور سجھو بھی اونکو نہین پہچانتی ہے اسپر دلیل یہ ہے کہ جان اور روح کہ تیرا … جانتا
عقل و ہوش اوسکے باعث سے ہے بلکہ اصل تو روح ہی ہے اور بدن کچھہ …
رکھتا ہے تو نہین پہچانتا ہے اور اوسکے نہ پہچاننے پر یہ دلیل ہے کہ …
نے اسمین غور کیا ہے اور کسی نے اوسکی حقیقت نہین پہچانی بعضے کہتے ہین کہ روح …
لیکن بدن کے مثل ہے جیسا کہ سفیدی اور سیاہی جسم مین مثل ہے اور بعضے …
بدن مین نہین ہے اور کوئی اوسکا مکان نہین ہے اور اوسکا نہ بدن ہے اور نہ …
نہ پاؤن ہین اور بعضے روح کو … اور کہتے ہین اگر سب اونکی باتین ذکر …
ہوجاتا تو اسواسطے ہمنے اتنے پر اکتفا کیا اور جبکہ اپنے تئین بعضے …
کی ہوئی چیزون سے ہے تونے نہ پہچانا تو اوسکے پیدا کرنے والے کو …
ہے یقینی بڑا ہے کسطرح سے پہچانے گا وجہ اس بات کی کہ آدمی جب …
غور کرتا ہے تو خدا کو اپنا سا خیال کرتا ہے ہمارے اماموں نے ایک مثال خوب …
کی ہے وہ یہ ہے کہ جیسا کہ آنکھہ کے آگے کوئی چیز شفاف ہووے اور پیچھے اوسکے …
چیز ہووے کہ نظر اوسمین نہ پہنچ سکے تو نظر اودہر سے پہر کے اپنی طرف …

دیکھتی ہے اسیطرح سے عقل جب کہ غور کرے اون چیزون مین کہ اونکو غور سے پہچان سکتی
ہے جیسا کہ آدمی اور جانور ہین تو اون چیزونکی ذات کو پہچانتی ہے اور جن چیزونکو
کہ غور سے نہین پہچان سکتے جیسا کہ خدا ہے تو اودہر سے پہرتی ہے اون چیزون کی طرف
کہ اونکی ذات کو پہچانتی ہے تو وہ چیزین عقل مین آجاتی ہین - چوتھی وجہ یہ ہے کہ خدا
کا پہچاننا تو بڑا کام ہے عقل تیری تو اس سے ناقص ہے کہ تو مخلوقات اور اپنے ہمشکلون
کی پیدا کی چیزکو نہین پہچانتا تو بھلا کب خدا کی پیدا کی چیزون کو پہچان سکے گا اس جگہہ مناسب
یہ ہے کہ کچھہ فرنگ اور چین کے عجائب اور غرائب بیان ہووین کہ ہمنے اپنی آنکھون سے
دیکھا ہے یا اپنے آشناؤن سے سنا ہے کہ ہمکو یقین ہو گیا ہے اوسمین سے وہ گھڑیان
ہین کہ عجیب عجیب کاریگریان اوسمین فرنگ اور چین والے کرتے ہین کہ بڑے بڑے عاقل
اوسمین حیران ہوتے ہین بعضی گھڑیان ایسی ہین کہ ہر ساعت پر چہوٹنے اور حرکت
دینے سے جو ساعت کہ دن یا رات کی آئی ہووین تو اوتنی دفعہ اوسمین سے آواز آتی ہے اور
بعضی گھڑیون مین ہر ساعت پر گھڑی کے کہل جاتے ہین اور قمری کی صورت ایک شکل
نکل آتی ہے جو ساعت کہ دن یا رات آئی ہووے تو وہ قمری اوتنی دفعہ آواز قمری کی سی
کرتی ہے اور بعضی کی حرکت سے دن اور رات کی گھڑیان اور نام ہر دن کا اور تاریخ مہینے
کی معلوم ہوجاتی ہے اور چاند کا گھٹنا اور بڑہنا اور پورا ہونا بھی معلوم ہوتا ہے اور
ایک صورت آدمی کی لکڑی یا کاغذ سے عجائب چین مین سے آئی تھی وہ کنجی کی تھوڑی سی حرکت
دینے مین سر کو جھکاتی تھی اور ہاتون سے سلام کرتی تھی اور پلکون اور ہونٹون کو بھی
کو حرکت دیتی تھی اور اسیطرح سے ایک گھوڑا اور کشتی اوسمین بہت سی صورتین تہین کہ تھوڑی
سی حرکت کنجی سے گھوڑا اور کشتی کی لوگون کو حرکت ہوتی تہی اور عجائب فرنگ سے ایک سفید
قلم کیطرح سے تہا کہ ہر وقت پانی مین رہتا تہا اور پانی مین سے نکال کے اگر تھوڑا سا اوسکو
ٹکرا کپڑے مین ملتے تہے کپڑا جلنے لگتا تہا اور اندہیرے رات کو اندہیرے مکان مین دیوار
پر اوس قلم سے کوئی لفظ لکہتے تہے تو معلوم ہوتا تہا کہ نور سے لکہا ہے اور ایک تیل تہا
کہ اوسکے ساتہہ کچھہ تنکی تہی جب اوسمین سے کوئی تنکا ڈباتے تہے تو وہ جلنے لگتا تہا مثل
دیاسلائی کے پانچوین وجہ وہ قریب ہے تیسری وجہ سے وہ یہ ہے کہ جس چیز سے کہ خدا کو

پہچان سکیں ویسی چیز خدا نے ہم مین نہین ہے تو غور و فکر صرف عبث اور بے فائدہ ہے
جیساکہ جو کوئی اندھا مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو وے تو وہ سفیدی اور سرخی رنگون کو
پہچان نہین سکتا اسواسطے کہ رنگ بے آنکھ کے معلوم نہین ہو سکتا اور تو اسکو اسطرح
خیال کر کہ اگر کوئی ایک رنگ تیرے آنکھین بند کر کے دیوے تو اوس رنگ کو چہونے اور چکھنے
اور سونگھنے اور کان کے پاس لیجانے سے اور عقل سے نہین پہچان سکتا ہے اور جب تو اسی
خوب سمجھ چکا تو آدمی کو خدا کی ذات کے پہچاننے مین اندھا سمجھ اسواسطے کہ اگر بہت سے آدمی
اوس اندھے سے کہین کہ یہ کپڑا سفید ہی تو اوسکو سفید ہونے کا یقین ہو جائے گا مگر سفیدی
کی ذات کو نہ پہچانے گا اور تو بہی اوسے نہین سمجہا سکتا مگر تو بہت سے کہیگا کہ سفیدی نہ کہٹا ہی
نہ میٹہا ہے نہ کڑوا ہے نہ آواز ہے نہ بو ہے پہر کیا چیز ہے جیساکہ تو خدا مین کہتا ہے کہ نہ اوس
مکان ہے نہ بدن نہ ہاتھ نہ پاؤن پہر یہ کیا چیز ہے بلکہ ہم کہتے ہین کہ اگر آنکھ آدمی کی صحیح و سالم
بہی ہو وے تو بہی بغیر پائے جانے شرطون کے ہر مقام مین رویت نہین ہو سکتی جیساکہ آدمی
شہرہاے دور و دراز کا مثل مکہ معظمہ کے اور کربلاے معلی کے اور کشمیر و اصفہان و خراسان
کے علم و یقین رکھتا ہے حالانکہ نہ اونکو دیکھا ہے اور نہ انکی صورت اور ہیئت بیان کر سکتا
ہے فقط انکے وجود کا اور آبادی انکی کا مجملاً علم رکھتا ہے آنکھ اسکی اونکو دریافت نہین
کر سکتی بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ بعضی چیزین اسکے سامنے ہوتی ہین اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ
وہ چیزین روشن ہوتی ہین نہ تاریک اور پہر آنکھ اسکی اونپر نہین ٹھہر سکتی پہر بہلا ایسی آنکھ پر
کہ جو ایسی عاجز ہو وے کب آدمی اعتماد کر سکے اور وہ چیزین کہ جسپر آنکھ باوصف صحیح و سالم
ہونیکے نہین ٹھہر سکتی آفتاب ہے اور بجلی ہے کہ ان دونون کے سامنے آنکھ جہپک جاتی
ہے اور جہلملاتی ہے باوصف اسکے کہ یہ از قبیل انوار ہین نہ تاریکی اور مناسب ہے اس مقام
مین وہ حدیث کہ کتاب کافی مین عاصم بن حمید نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ وہ راوی کہتا ہے مینے بطریق مذاکرہ کے نقل کیا قول سفیون کا بیچ مقدمہ رویت
الہی کے جیساکہ انکے بیان دیدار خدا کا اور شفاعت پیغمبر کی برحق ہونا مشہور ہے فقال
علیہ السلام الشمس جزء من سبعین جزءا من نور الکرسی والکرسی جزء من سبعین جزءا من نور
العرش والعرش جزء من سبعین جزءا من نور الحجاب والحجاب جزء من سبعین جزءا من نور الستر فان کانوا صادقین

فلیملئوا اعینہم من الشمس لیس دونہا سحاب انتہی یعنی حضرت نے جواب مین فرمایا کہ روشنی
آفتاب ایک حصہ ہے ستر حصون روشنی کرسی سے اور روشنی کرسی ایک حصہ ہے ستر حصون
روشنی عرش اعظم سے اور روشنی عرش الہی ایک حصہ ہے ستر حصون روشنی حجاب سے
اور روشنی حجاب ایک حصہ ہے ستر حصون روشنی ستر سے پس اگر یہ لوگ سچے ہین اپنے اس
دعوی رویت مین پس چاہیے آنکھ بہر کے دیکھین طرف اس آفتاب کی جس وقت کہ اوسکے
اوپر بدلی نہو وے یعنے آنکھ انکی ایسی عاجز و ناقص ہے کہ اس روشنی آفتاب کو کہ بدرجہا
پست تر اور کمتر ہے روشنی عرش و کرسی و حجاب و ستر سے نہین دیکھ سکتے پس کیونکر طاقت
دیکہنے ان چیزون کی رکہی گی اور جب عرش و کرسی وغیرہ کے دریافت کرنے سے باز رہی تو پہر
انکے خالق کا مرتبہ تو بہت بڑا ہے اوس ذات پاک کو کیونکر دیکھ سکیگی تمام ہوا حاصل کلام
حضرت کا اس جگہہ پر مینے بہت طول دیا اسواسطے کہ اکثر عورتون مردون کو اس مقام
مین بہت سی شبہے تہے اور دور کرنا اون شبہون کا بغیر طول دینے کے نہو سکتا تہا اور ان شبہون
کا اونکے دل سے نکالنا بہت ضرور تہا اسواسطے کہ ان باتون سے اسلام اور بعضی باتون
سے شیعہ کے مذہب سے آدمی نکلجاتا ہے اور مسئلہ تیسرا یہ ہے کہ خدا جوہر نہین ہے جان تو
کہ وہ چیز کہ اوسکا ہونا نہونا ضرور نہو وے جیساکہ ہمارا اور تمہارا ہونا اور نہونا ہے اسواسطے
کہ اگر ہونا ہمارا ضرور ہوتا تو ہمیشہ ہم رہتے اور کبہی نیست نہوتے اور اگر نہونا ہمارا ضرور
ہوتا تو کسی وقت مین ہمارا ہونا نہو سکتا ایسی چیز کو ممکن کہتے ہین اور جسکا ہونا اور نہونا ضرور
نہو وے تو عالمون نے ایسی چیزون کی دو قسمین کی ہین ایک قسم اون چیزون مین سے وہ
چیزین ہین کہ بیملے دوسری چیز کے پائی نہین جاتی ہین اور ملنے سے وہ ملنا یعنے ارادہ کیا ہے
کہ ایک دوسرے سے جدا معلوم نہو وے بلکہ ایک چیز معلوم ہو وے جیساکہ رنگ کپڑے کا اور
کپڑا کہ ایک دوسرے سے جدا معلوم نہین دیتا اور ایسا ملنا معلوم نہو وے جیساکہ کتاب کی
دفتی اور لکڑی سے لوہا کہ ایک دوسرے سے جدا معلوم ہوتے ہین اور ایک بیملے دوسرے کے
پائے جاتے ہین اور رنگ بے ویسے ملنے کے کپڑے یا لکڑی یا مٹی کے ساتھ پایا نہین جاسکتا
ایسی چیزون کو عرض کہتے ہین اور جو ایسے نہو وین یعنے ہونا اور نہونا اونکا ضرور نہو وے
اور بے ملے دوسری چیز کے پائی جاوین جیسے کہ ہم تم اور لکڑی پتہر تو اوسکو جوہر کہتے ہین اور جیساکہ

ان لفظون کے معنے خوب سمجھہ چکا تو اب جان کہ خدا جوہر نہین ہے اسواسطے کہ خدا کا ہونا
ضرور ہے اور کبھی نیست نہین ہوا اور نہووے گا اور تو جان چکا کہ جوہر اوس چیز کو کہتے
ہین کہ اوسکا ہونا نہونا ضرور نہووے اور اگر جوہر اوس چیز کو کہتے کہ بے ملے دوسری چیز کے
پائی جاوے خواہ اوسکا ہونا ضرور ہووے خواہ نہووے تو خدا کو جوہر کہہ سکتے اسواسطے
کہ خدا بھی بے ملے کسی چیز کے پایا جاتا ہے مگر جوہر عالمون کے نزدیک اوسی چیز کو کہتے ہین کہ اوسکا
ہونا اور نہونا ضرور نہووے اور بے ملے کسی چیز کے پائی جا سکے تو اسواسطے خدا کو جوہر نہین کہہ سکتے
مسئلہ چوتھا یہ ہے کہ خدا عرض نہین ہے اور پہلے مسئلہ مین تو جان چکا کہ عرض اوس چیز کو
کہتے ہین کہ بے ملے دوسری چیز کے نہ پائی جا سکے جیسا کہ سفیدی اور سرخی بے ملے دوسری چیز کے
پائی نہین جا سکتی دلیل خدا کے عرض نہونے پر یہ ہے کہ اگر خدا عرض ہوتا تو بے ملے دوسری
چیز کے پایا نہ جا سکتا تو خدا دوسری چیز کی طرف محتاج ہوتا اور محتاج ہونے والا قابل خدا
ہونے کے نہین ہوتا بلکہ چاہیے کہ وہ دوسری چیز کہ خدا طرف اوسکے محتاج ہے خدا ہووے
مسئلہ پانچوان یہ ہے کہ خدا متحد نہین ہے اور متحد اوس چیز کو کہتے ہین کہ پہلے دو ہووین پھر
دونو ملکر ایک ہو جاوین اسطرح سے کہ کچھ زیادہ اور کم نہووے اور دلیل خدا کے متحد نہونے پر یہ ہی کہ یہ بات عقل مین
نہین آتی کہ دو چیز ایک ہو جاوین اور کچھ زیادہ اور کم نہووے مسئلہ چھٹا یہ ہے کہ خدا متحیز نہین ہے یعنی کسی مکان
اور کسی ظرف مین نہین ہے اور کسی سے پاس اور کسی سے دور نہین ہے اور اسپر دلیل یہ ہے کہ یہ باتین جسم اور بدن کی
ہین اور خدا جیسا کہ بدن اور جسم نہین ہے جیسا کہ ہمنے پہلے ثابت کیا اور اسپر دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر خدا ہماری طرح مکان
اور ظرف کا محتاج ہوتا تو جیسا کہ ہمارے واسطے خدا نے پہلے سے مکان کو پیدا کیا اور پھر ہمکو
پیدا کیا تو اسطرح چاہیے تھا کہ کوئی خدا کے واسطے پہلے خدا کے ہونے کے مکان پیدا کر رکھتا
اور جب اسطرح سے ہوتا تو وہ شخص کہ اوسنے خدا کے واسطے مکان کو پیدا کیا وہ قابل خدا
ہونیکے ہو جاتا وہ مکان خدا ہوتا اسواسطے کہ خدا امکان کی طرف محتاج ہوا اور مکان خدا
کی طرف محتاج نہین ہے اور محتاج سے غیر محتاج اچھا ہوتا ہے فائدہ جان تو کہ خدا
نہین ہے اسکے معنی مولانا محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ نے یون فرمائے ہین کہ جیسا کہ مکانی اوس چیز
کو کہتے ہین کہ مکان اوسکو گھیرے ہووے اسیطرح سے زمانی اوس چیز کو کہتے ہین کہ زمانہ کچھہ
اوسکے پہلا اور کچھہ پیچھے ہووے اور کچھہ زمانے مین جب تو معنے زمانی ہونے کے جان چکا

تو اب جان کہ خدا زمانی نہین ہے اسواسطے کہ اگر خدا زمانی ہوتا تو چاہیے کہ کچھہ زمانہ قبل
اوسکے ہوتا یا بعد اوسکے اور خدا ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا کوئی زمانہ اوس سے نہ پہلے
ہے نہ بعد تو خدا زمانی نہوگا اور خدا کے ہمیشہ ہونے پر پہلے مسئلہ مین دلیل گذری اور فرمایا
ہے ملا محمد تقی نے کہ یا زمانی اوس چیز کو کہتے ہین کہ رات اور دن مین پیدا ہوا ہو اور اسمین
شبہ نہین ہے کہ خدا رات اور دن مین پیدا نہین ہوا بلکہ خدا پہلے سے تھا اور رات اور
دن کو اوسنے پیدا کیا تو حق تعالی کسطرح سے رات دن مین پیدا ہو سکے گا اور اسی باعث سے
امام نے فرمایا کہ خدا کو وصف ساتھ زمانی اور مکانی ہونے کے نہین کر سکتے بلکہ خدا پیدا کرنے والا
زمان اور مکان کا ہے اور ایک جگہہ فرمایا ہے کہ خدا بے زمان اور مکان کی رہا ہے اور اسی
مقام مین ایک حدیث لطیف ہر چند کہ طول رکھتی ہے لیکن واسطے اطمینان قلوب مومنین اور
زیادتی اعتقاد اور بینائی انکی کے ذکر کرنا اوسکا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ روایت یہ ہے
کہ ایکدن بعضے اخبار یہود یعنے عالمون انکے کا ابوبکر کے نزدیک آیا اور کہنے لگا کہ تو ہے خلیفہ
پیغمبر کا اور براءت کی ہے کہنے لگا ہان یہودی نے کہا کہ ہمنے توریت مین لکھا دیکھا ہے کہ خلیفہ
پیغمبر کا سب امت سے زیادہ تر عالم و دانا ہوتا ہے احکام دین کا پس مجھے خبر دے پروردگار
عالم سے کہ کہان ہے آسمان مین یا زمین مین پس ابوبکر نے کہا کہ آسمان مین عرش پر یہودی نے
کہا پس تیرے قول کے بنا پر مین دیکھتا ہون کہ زمین خالی رہجاویگی اوس سے اور ظاہر اس
قول سے مین دیکھتا ہون کہ ایک مقام سے زیادہ نزدیک ہووے بہ نسبت دوسرے مکان
کے ابوبکر کہنے لگا یہ کلام زندیقون اور کافرون کا ہے میرے سامنے سے دور ہو ورنہ
تجھے قتل کرونگا پس وہ یہودی وہان سے پھرا اور حالیکہ تعجب کرتا تھا اور ہنسی کرتا تھا ساتھ
دین اسلام کے پس اثنائے راہ مین حضرت امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام سامنے سے
تشریف فرما ہوئے اور فرمانے لگے کہ اے یہودی مجھے معلوم ہوا علم امامت سے وہ سوال
کہ تونے کیا تھا اور وہ جواب سست کہ تو نے سنا وانا نقول ان اللہ تعالی این الاین فلا این له
جل ان یحویه مکان وهو فی کل مکان بغیر مماسة ولا مجاورة یحیط علما بما فیها ولا یخلو
شیء من تدبیره تعالی اہل اسلام تو کہتے ہین کہ تحقیق حق تعالی نے بنایا ہے مکان
کو اور جو بنانے والا ہووے مکان کا اوسکو مکان کی کیا احتیاج ہے بزرگ تر ہے

پروردگار اوس سے کہ احاطہ کرے اوسکو کوئی مکان اور وہ علم اور تدبیر کی راہ سے ہر مکان
سے مطلع اور آگاہ اور کوئی مکان اوسکی تدبیر سے خالی نہین ہے اور حضرت نے فرمایا
کہ مین تجھے خبر دینے والا ہون تیرے تئین اوس چیز سے کہ جو تیری کتابون مین ہے
اور وہ میرے کلام کی تصدیق کرتی ہے اگر مین ذکر کرون تو اوسکی تصدیق کریگا یہودی
نے عرض کیا ہان تصدیق کرونگا حضرت نے فرمایا آیا تم اپنی کتابون مین نہین پاتے ہو کہ ایک
دن حضرت موسی پیغمبر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ جانب مشرق سے اونکے پاس آیا اون
حضرت نے فرمایا کہ کہان سے تو آیا عرض کی اوسنے خدمت کلیم اللہ مین کہ مین جانب خدا کے تعالے
آیا ہون بعد اوسکے تھوڑی دیر کے ایک فرشتہ جانب مغرب سے آیا اوسنے بھی کہا کہ مین خدا کے
پاس سے آیا ہون بعد اوسکے ایک فرشتہ اور آیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ تو کہان سے آیا
اوسنے عرض کی کہ مین ساتوین طبقہ آسمان سے آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون اور پروردگار
عالم کے پاس سے آیا ہون کہ وہ برتر اور بزرگ ہے بعد اوسکے ایک فرشتہ اور آیا حضرت
موسیٰ نے پوچھا کہ تو کہان سے آیا اوسنے عرض کی کہ مین ساتوین طبقہ زمین سے آیا ہون
اور خداوند عالم کے پاس سے آتا ہون جب حضرت موسیٰ نے یہ حال مشاہدہ کیا کہ یہ فرشتے
مختلف مقامون سے آتے ہین اور جو آتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ مین خدا کے پاس سے
آتا ہون فرمانے لگے کہ تسبیح کرتا ہون اوس خدا کی اور پاک و منزہ جانتا ہون اوسے ہر نقص
و عیب سے ایسا خدا کہ اوسکے علم و تدبیر سے کوئی مکان خالی نہین ہے اور اوسکے نسبت
سب مکانون سے برابر ہے کوئی مکان اوس سے زیادہ تر قریب نہین ہے بہ نسبت دوسرے
مکان کے جب یہودی نے یہ کلام معجز نظام اون حضرت کا سنا بے اختیار کہنے لگا کہ تحقیق
مین گواہی دیتا ہون کہ یہی کلام حق ظاہر ہے اور تم ہی امام زمان سزاوار تر ہو ساتھ
خلافت اور امامت کی اوس شخص سے کہ جو اسپر مسلط ہو گیا ہے یعنے ابوبکر سے تمام ہوئی
یہ حدیث شریف مسئلہ ساتوان یہ ہے کہ خدا محل حوادث نہین ہے یعنے خدا جگہہ نئی چیزون
کی نہین ہے یعنے خدا ایسا نہین ہے کہ کبھی اوسمین کوئی صفت آوے اور کبھی کچھ جیسا کہ
آدمیون مین ہوتا ہے کہ کبھی جاہل ہوتے ہین اور کبھی عالم اور کبھی کسی چیز کے اوٹھانے
پر قدرت رکھتے ہین اور کبھی عاجز دلیل اوسپر یہ ہے کہ یہ باتین عیب اور نقص ہین

اور خدا کامل ہے اور کسیطرح کا عیب و نقص اوسمین نہین ہے اسواسطے کہ ہماری عقل قبول نہین
کرتی کہ جب مالک الملک ایسا قادر ہو کہ اوسکی پیدا کی چیزون مین بڑے بڑے عاقلون کی عقل
کام نہین کرتی اور ایسا بڑا عالم کہ اوس پر کوئی چیز چھپی نہین ہے وہ عیب دار اور ناقص ہووے
مسئلہ آٹھوان یہ ہے کہ خدا دیکھا نہین جا سکتا دلیل اوسپر یہ ہے کہ خدا کے بدن نہین ہے
اور کسی مکان اور ظرف مین نہین ہے جیسا کہ ہمنے پہلے مسئلون مین دلیل سے ثابت کیا اور جسکے
کہ بدن نہووے تو ظاہر ہے کہ وہ چیز نظر نہین آتی بلکہ جو بدن کہ بہت صاف اور شفاف ہین وہ بھی
نظر نہین آتے جیسا کہ ہوا ہے اور اسیطرح سے جو چیز کہ کسی مکان اور ظرف مین نہووے تو وہ
بھی نظر نہین آتی اور سنی کہتے ہین کہ خدا کے نہ بدن اور نہ کسی مکان مین اور ظرف مین ہے پھر ان
باتون کے ساتھہ روز قیامت مین مومن خدا کو آنکھہ سے دیکھینگے سبحان اللہ ایسی بیعقلی
کی احمق کی بات تو لڑکے اور دیوانے بھی نہین کہتے ہین فائدہ کا جاننا چاہیے کہ خدا کی صفتین
عین ذات اوسکی ہین اور یہ ضروری مذہب شیعون کا ہے اور معنی ہونے صفات کے عین ذات
یہ ہین کہ خدا کی ذات اکیلی کفایت کرتی ہے عالم اور قادر اور حی ہونے مین نہ یہ کہ علم و قدرت
اور حیات کہ کچھہ چیزین ہین سوا خدا کے جب خدا مین پائی جاوین تو خدا عالم اور قادر اور حی
ہووے اور جب یہ چیزین خدا مین نہووین تو عالم اور قادر اور حی نہووے اور خدا کی صفات
کے عین ہونے پر مثال دیتا ہون تا تجھپر خوب یہ معنے روشن ہووین وہ یہ ہے کہ گرمی اور
روشنی آگ کی عین ہستی آگ کی ہے یعنے فقط آگ کا ہونا کفایت کرتا ہے اوسکی گرمی اور روشنی
مین اور پانی کی گرمی اور روشنی عین ہستی پانی کی نہین ہے بلکہ جب آگ پانی سے ملے یا آگ
دہکتی ہوئی سامنے پانی کے ہووے تو گرمی اور روشنی اوسمین پائی جاتی ہے اور آگ مین
اس بات کی احتیاج نہین ہے کہ اوسمین گرمی اور روشنی آوے تو روشن ہووے جیسا
کہ شیشہ اور پانی کہ ان دونون مین جب تک روشنی اور گرمی نہ آوے تو یہ دونون روشن
اور گرم نہووین اور سنی کہتے ہین کہ صفتین خدا کی نہ عین ذات الٰہی ہین اور نہ غیر ذات ہین
اور یہ بات اونکی باطل ہے بالبدیہہ اسواسطے کہ جب صفتین عین نہ ہووین تو غیر خدا کی ہووینگی
اور نہین تو محال عقلی لازم آتا ہے کہ ایک چیز نہ عین ہو اور نہ غیر ہو اور جو چیزین کہ سوائے
خدا کی ہین اونکا پیدا کرنے والا خدا ہے تو صفتون کا پیدا کرنے والا خدا ہووے گا اور

اور پیدا کرنے والا پہلے ہوتا ہے پیدا کیے گئے سے تو چاہیے کہ خدا پہلے علم و قدرت سے
خالی دیکھا پایا جاتا اور پھر ان صفتون کو پیدا کرتا اور اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا وقت
پیدا کرنے ان صفتون کے جاہل اور عاجز اور میت رہا ہووے اور یہ بڑے عیب ہین اور
خدا عیبون سے پاک ہے بلکہ ایک گروہ نے تو انمین سے اس سے بھی زیادہ بے عقلی
اور حماقت کی باتین کہی ہین کہ صفتین خدا کی نہ عین ہین نہ غیر ہین اور نہ قدیم ہین اور نہ حادث
ہین اور نہ معلوم ہین اور نہ مجہول ہین اور اس سے اور کیا بے عقلی ہوگی بھلا پھر انکے مذہب
کو کیونکر کوئی اختیار کرے اور دوسرے یہ ہے کہ عقل مین یہ بات نہین آتی اسواسطے کہ
جب خدا وقت پیدا کرنے ان صفتون کے عالم اور قادر نہ تھا تو کسطرح سے علم و قدرت
کو پیدا کیا اسواسطے کہ پیدا کرنے مین قدرت اوس چیز پر اور علم اوس چیز کا ضرور ہے **فصل**
دوسری بیچ عدل کے ہے جاننا چاہیے یہ بات کہ ہر کام مین شیعون کے نزدیک برائی یا
بھلائی ہوتی ہے بعضے کامون کی برائی بھلائی عقل سے معلوم ہوتی ہے اور بعضے کامون کی
برائی اور بھلائی ہماری عقل سے معلوم نہین ہوتی مگر نفس الامر مین اوسمین برائی بھلائی کچھ
ہوتی ہے اور سنی کہتے ہین کہ کامون مین نہ برائی ہے اور نہ بھلائی ہے بلکہ جس چیز کو خدا حکم
کرے وہ چیز اچھی ہو جاتی ہے اور جس چیز کو خدا منع کرے تو بری ہو جاتی ہے ایک دلیل ہماری
بات پر یہ ہے کہ ہم یقینی جانتے ہین کہ ظلم کرنا اور جھوٹ بولنا کہ باعث ضرر کا ہووے برا ہے
اور عدالت کرنا اور سچ بولنا کہ نفع پہونچاوے اچھا ہے خدا اسپر حکم کرے یا نہ کرے
دوسری دلیل اس پر یہ ہے کہ وہ لوگ کسی پیغمبر اور امام کو نہین مانتے جیسے دہریے
اور برہمن وہ بھی ان چیزون کو اور اچھا برا سمجھتے ہین اور اگر بھلائی برائی خدا کے حکم کے
باعث سے ہوتی تو چاہیے کہ یہ لوگ کسی چیز کو برا اور بھلا نسمجھتے اور سنیون کے مذہب
کی برائی پر دلیل یہ ہے کہ اگر بھلائی اور برائی خدا کے حکم کرنے اور منع کرنے سے چیزون مین
ہوجاتی تو چاہیے کہ پناہ بخدا اگر خدا حکم کرتا کہ زنا ماں سے اور لواطہ باپ سے اور چوری کا
تو یہ چیزین اچھی ہوجاتین اور منع کرتا سچ بولنے سے اور احسان کرنے سے اور عدالت
سے تو یہ چیزین حرام اور بری ہوجاتین اور جب تو ان باتون کو خوب سمجھ چکا تو جان کہ
خدا عادل ہے اور عادل کے معنے یہ ہین کہ جو چیزین کہ نزدیک عقل کے بری ہین جیسا کہ

ظلم کرنا عبث اور بے فائدہ کام کرنا اوسکو خدا نہین کرتا اور جو چیزین کہ کرنا اونکا ضروری ہے
جیسا کہ وعدے کا وفا کرنا اور پیغمبرون کا بھیجنا اوسکو ترک نہین کرتا اور دلیل خدا کے عادل
ہونے پر یہ ہے کہ ظلم اور خلاف وعدے کا کرنا بڑا عیب ہے اور جو کوئی مالک ملک اور ایسا
بڑا عالم اور قادر ہووے تو وہ یقینی عیبون سے پاک ہوویگا اور دلیل دوسری یہ ہے
کہ برے کام کو وہ شخص کرتا ہے کہ اوسکی برائی نجانتا ہووے یا برائی کو جانتا ہووے مگر
اوسکو اوس چیز کی طرف احتیاج ہووے اور خدا مین یہ دونون چیزین نہین پائی گئین
اسواسطے کہ خدا نہ محتاج کسی چیز کی طرف ہے اور نہ جاہل ہے تو یہان سے معلوم ہوا
کہ خدا برے کامون کو نہین کرتا اور سنی کہتے ہین کہ خدا جو چاہے کرے اگر چاہے تو
معاذ اللہ پیغمبر کو جہنم مین اور شیطان کو بہشت مین لیجاوے اسواسطے کہ خدا کی نسبت
کسی چیز کی برائی حاصل نہین ہوتی خواہ وہ چیز اچھی ہو یا بری کیونکہ خدا مالک ہے چاہے
تو اچھے کو بہشت مین لیجاوے اور چاہے تو دوزخ مین یہ بات اونکی باطل ہے اسواسطے
کہ یہ بڑا ظلم ہے اور خدا ظلم سے پاک ہے کیونکہ ظلم کرنا برا ہے اور ہمنے اس جگہہ پر ثابت
کیا کہ خدا برے کامون کو نہین کرتا اور یہ جو سنی کہتے ہین کہ خدا مالک ہے چاہے تو
اچھے کو بہشت مین لیجاوے اور چاہے دوزخ مین انمین سے کوئی بات بری اور ظلم نہین ہے
یہ بات محض غلط ہے وہ یہ چاہتے ہین کہ شیعون کو شبہ اور فریب دیکے حق سے پھیرین
یہ لوگ شیطان سے کم نہین ہین ایک مین مثال دیتا ہون تاکہ تمپر ظاہر ہووے کہ مالک اور
آقا بھی اگر زیادتی اپنے غلام پر کرے تو ظلم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ایک آقا کے دو
غلام ہووین اور ایک اونمین سے آقا کی ہمیشہ بہت اطاعت اور کام کرتا ہووے اور
اور دوسرا غلام آقا کے کہنے کو نہ مانتا ہووے اور آقا کو برا کہتا ہووے تو اگر آقا پہلے
غلام کو بہت مارا کرے اور برا کہانا اور کپڑے دیا کرے اور اوسکو ذلیل رکھے اور دوسرے
غلام کو اچھے اچھے کپڑے اور کھانے اور تعظیم و توقیر کرے تو جتنے عاقل ہین کہین گے
کہ یہ آقا بڑا ظالم ہے اور سنیون کے اس عقیدہ کا فساد اور باطل پر ایک قباحت اور ہوتی
ہے وہ یہ ہے کہ جب خدا کی نسبت کسی چیز کی برائی حاصل نہین ہوتی اگرچہ وہ چیز بری
ہووے تو اگر خدا معجزے کو جھوٹے کے ہاتھ پر پیدا کردے تو برا ہووے گا اور جب

بات معلوم نہو سکے تو پناہ بخدا ہو سکتا ہے کہ ہمارے پیغمبر اور جتنے پیغمبر کہ آے ہین جہوٹے
ہووین اور اس بات کا سنیون کو کچھ جواب نہین آتا کبھی کہتے ہین کہ ہو سکتا ہے کہ خدا
جہوٹے کے ہاتھ پر معجزون کو ظاہر کردے مگر خدا کی عادت اسی پر جاری ہوئی ہے
کہ سچے کے ہاتھ پر معجزے کو ظاہر کرتا ہے اور یہ بات اونکی بہت لوچ ہے اسواسطے کہ
جب سچا اور جہوٹا معلوم نہو سکا تو یہ بات کہان سے ثابت ہوئی کہ خدا سچے ہی کے ہاتھ
پر معجزے کو جاری کرتا ہے اور اس جگہہ پر کئی مسئلون کا بیان کرنا کہ وہ علاقہ عدالت سے
رکھتے ہین ضرور ہے پہلا مسئلہ اونمین سے یہ ہے کہ شیعہ کہتے ہین کہ جو کام کہ بندے
کرتے ہین خواہ اچھے ہووین جیسا کہ نماز اور روزہ ہے خواہ برے ہووین جیسا کہ
چوری اور ظلم ہے سب اپنی اختیار سے کرتے ہین اور یہ نہین ہے کہ خدا اونکے ہاتھون
پر اون کامون کو کر دیتا ہووے اور اونکو کچھ اختیار نہووے جیسا کہ سنی کہتی ہین اور
مذہب پر ایک دلیل یہ ہے کہ اگر ہم اپنے اختیار سے اپنے کامون کو نہ کرتے ہووین
بلکہ زبردستی خدا ہمارے ہاتھ پر ان کامون کو کر دیتا ہووے تو چاہیے کہ ہم کچھ فرق
ان کامون مین اور گر پڑنے اور مر جانے مین اور وہ چیزین کہ ہمارے اختیار سے نہین
ہین ہمکو معلوم نہووے اور ہم یقینی جانتے ہین کہ سجدے کے واسطے زمین پر بیٹھنے مین
اور بلندی سے زمین پر بے اختیار گر پڑنے مین اور اسیطرح زینے سے اوترنے مین
اور کوٹھے سے گرنے مین اور رعشہ کی حرکت مین اور لکھنے کی حرکت مین بڑا فرق ہے
تو معلوم ہوا کہ پہلی چیزین اختیار سے ہین اور دوسری چیزین اور کام بغیر اختیار کے
ہین اور دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ کام ہمسے اگر بے اختیار ہوتے تو ہماری تعریف اور
مذمت خدا اور لوگ عقلمند اسطرح نکرتے کہ یہ کام تمنے خوب کیا اور یہ کام تمنے بہت برا کیا
تیسری دلیل یہ ہے کہ اگر خدا زبردستی ہمسے برے کام کروا دیتا اور پھر ہمکو اوسپر عذاب
کرتا تو ظلم ہوتا اور ظلم کرنا برا ہے اور خدا برے کامون کو نہین کرتا چوتھی دلیل یہ ہے
کہ ہماری بات کی مدد کرتا ہے جابجا خدا کا فرمانا قرآن اپنے مین کہ ہم ظالم نہین اور
اور ہم بندون پر ظلم نہین کرتے اور بہت سی حدیثون سے بھی نکلتا ہے کہ خدا ظالم
نہین ہے اور اس مقام مین ایک حدیث لطیف ہے کہ ذکر کرنا اوسکا مناسب ہے

اور وہ یہ ہے کہ ایک دن ابو حنیفہ امام سنیون کا عبد اللہ بن مسلم کے ساتھ مدینہ مین داخل
ہوا عبد اللہ بن مسلم نے ابو حنیفہ سے کہا کہ اس شہر مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
عالمون آل محمد علیہ السلام سے رہتے ہین ہمارے ساتھ چل تو کہ ہم جاکے اونکے انوار علم
وحکمت سے اپنے دل کو روشن کرین جب وہ دونون شخص حضرت کی دولتسرا پر حاضر
ہوئے دیکھا اونہون نے کہ ایک گروہ اونکی شیعون مین سے اون حضرت کی آنے کا اندرون
خانہ سے انتظار کر رہے ہین اس اثنا مین ایک صاحبزادہ کمسن اندر سے تشریف فرما
ہوئے سب لوگ اونکی ہیبت اور رعب سے تعظیم کے واسطے اوٹھہ کھڑے ہوئے اوس وقت
ابو حنیفہ اپنے رفیق سے کہنے لگا کہ اے عبد اللہ بن مسلم یہ کون لڑکا ہے اونہون نے کہا
کہ یہ فرزند ہین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اور نام انکا امام موسی کاظم علیہ السلام
ہے ابو حنیفہ کہنے لگا کہ دیکھو اب مین جاکے اس لڑکے کو الزام دیتا ہون عبد اللہ بن مسلم
نے کہا خاموش ہو اے شخص تو ہرگز اس امر پر قادر نہین ہے تا اینکہ ابو حنیفہ نے اون جناب
سے پوچھا کہ یا غلام ممن المعصیۃ یعنی اے لڑکے گناہ کسکی جانب سے ہے اون حضرت نے
باوصف صغر سن کے علم امامت کی راہ سے فرمایا یا شیخ لا تخلو من ثلثۃ یعنے اے بڈھے
تین حال سے خالی نہین ہے اما ان تکون من اللہ ولیس من العبد شیٔ یا تو یہ ہے کہ گناہ
فقط جانب خدا سے ہے اور بندہ کا دخل اسمین نہین ہے فلیس للحکیم ان یاخذ عبدہ
بما لم یفعلہ پس اس صورت مین خدا صاحب علم اور حکمت سے نہین سزاوار ہے کہ اپنے
بندے کو عذاب کرے اوس کام پر کہ اوسنے نہین کیا و اما ان تکون من العبد ومن اللہ
واللہ اقوی الشریکین فلیس للشریک الاکبر ان یاخذ الشریک الاصغر بذنبہ اور
یا یہ ہے کہ بندے نے اور خدا تعالے نے دونون نے ملکر گناہ کو عمل مین لائے ہون
اور خدا تعالی شریک قوی ہے پس بڑے شریک کو نہین پہونچتا کہ چہوٹے شریک سے
مواخذہ کرے اس گناہ کا کہ جسمین جو شریک رہا ہووے و اما ان تکون من العبد ولیس
من اللہ شیٔ فان شاء عفا وان شاء عاقب قال فاصابت ابا حنیفۃ سکتۃ کانما القم
فوہ الحجر قال فقلت الم اقل لک لا تتعرض لاولاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
یعنے اور یا یہ امر ہے کہ گناہ بندے کی جانب سے ہووے اور خدا کی جانب سے کچھ اسمین اعانت

نہووے تو چاہیے اپنے بندی سے عفو اور درگذر کرے اور اگر چاہے اس گناہ پر عذاب
کرے عبداللہ بن مسلم جو ابو حنیفہ کے ساتھ آئے تھے کہتے ہین کہ جب یہ جواب دندان شکن
ابو حنیفہ نے اوس جناب عصمت مآب سے سنا حیرت مین رہگیا اور سکتے کی عالم مین مدہوش
تھا جیسا کہ جینے اوسکے منہ مین پتھر کا لقمہ دیدیا ہووے عبداللہ بن مسلم کہتے ہین کہ مینے ابو حنیفہ
سے کہا آیا مین تجھسے نہ کہتا تھا کہ تو اولاد رسول خدا سے متعرض نہو اور خیال خام انکے
الزام کا نکر کہ صغیر وکبیر انکے علم و دانش مین یکسان ہین تمام ہوئی یہ حدیث شریف اور حکایت
بہلول دانا کی تو مشہور ہے کہ ابو حنیفہ کو اثناے درس مین ایک ڈہیلا مار کر بھاگے تو جب
اوسکے شاگردون نے آنکر اونکو پکڑا تو کہنے لگا کہ مجھے کیون پکڑتے ہو یہ قول تو میرا نہین ہے
بلکہ بقول تمہارے امام ابو حنیفہ کے یہ فعل خدا کا ہے اور دوسرا مسئلہ اونہین سے یہ ہے
کہ خدا جو کام کرتا ہے تو اوسمین کچھ غرض اور فائدہ ہوتا ہے مگر یہ فائدہ اور غرض اوسکی ذات
کی طرف نہین رجوع کرتا بلکہ بندون کے واسطے خدا کی ہر کام مین کچھ فائدہ اور مصلحت ہوا ہے
اور سنی کہتی ہین کہ خدا کسی کام کو غرض اور فائدہ کے واسطے اگر چہ وہ فائدہ اور غرض بندون
کی طرف رجوع کرتا اور ایک دلیل سنی کی مذہب کی برائی پر یہ ہے کہ جب خدا کامون کو بیفائدہ
اور غرض کے کرے تو لوگون چیزون کا پیدا کرنا بے فائدہ اور عبث ہوگا اور کام عبث اور بیفائدہ
کرنا بڑا عیب ہی کہ لڑکے اور دیوانے بہی نہین کرتے اور خدا عیبون سے پاک ہے اور دوسری
دلیل یہ ہے کہ اگر خدا کسی کام کو کسی غرض اور فائدہ کے واسطے نکرتا ہو تو معجزہ کو بہی نبی کے
سچے ہونے پر نہ کرے گا اور جب سچے ہونے کے واسطے معجزون کو نہ کیا تو نبی کا سچا ہونا بہی
ثابت نہوگا اور دلیل ہماری بات پر یہ ہے ہم یقینی جانتے ہین کہ آنکھین دیکھنے کے واسطے
دی ہین اور ڈاڑہین چبانے کے واسطے دی ہین اور اسیطرح سے ہر کامون مین خدا کی کوئی فائدہ
اور مصلحت ہے مگر ہماری جو عقل ناقص ہے اس باعث سے اون مصلحتون کو نہین پہچان سکتی
اور ہماری بات کی مدد کرتے وہ چیز کہ خدا نے قرآن مین فرمائی ہے کہ ہمنے آسمان و زمین کو
عبث اور بے فائدہ نہین پیدا کیا اور اماموں نے بہی اسکو بہت سی حدیثون مین فرمایا ہے

فائدہ اکثر عورتون اور مردون کی عقلون مین بیچ اس بات کے کہ کوئی کام خدا کا خالی فائدہ
اور غرض سے نہین ہوتا شبہ اور وسوسہ ہوتا ہے اسی باعث سے کبہی کہتے ہین کہ ہمارے

پیدا کرنے مین کیا فائدہ ہے نہ ہمسے اچہے کام ہو سکتے ہین اور نہ ہم کسیکو فائدہ پہونچا
سکتے ہین اور کبہی کہتے ہین کہ کافرون کے پیدا کرنے کا کیا فائدہ ہے خدا تو جانتا تہا کہ وہ
ایمان نہ لاوینگے اور ہمیشہ آتش جہنم مین اس باعث سے جلین گے اسیطرح سے شیطان میں
کہتے ہین کہ خدا جانتا تہا کہ شیطان خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری نہ کرے گا بلکہ آدمیون
کو فریب دیکے گمراہ کرے گا پہر کسواسطے خدا نے اوسکو پیدا کیا ان شبہون کے کئی جواب
ہین اونمین سے ایک یہ ہے کہ ہم کہتے ہین کہ حال تمہارا دو حال سے خالی نہین ہے یا ایسے
عقلمند ہو کہ جس چیز کو سنتے ہو یا دیکہتے ہو تو اوس چیز کے فائدے اور مصلحت کو پہچان لیتے ہو اور
کسی چیز کی مصلحت اور فائدہ تم پر چہپا نہین رہتا ہے اور یا ایسے عقلمند نہین ہو تو دوسری
صورت مین خدا پر اعتراض نہین کر سکتے ہو اسواسطے کہ تمہاری عقل ناقص ہے کیونکہ بعضی
چیزون کی فائدے اور مصلحت پہچان سکتی ہے اور بعضی کی مصلحت نہین پہچان سکتے اور جب تمہارا
یہ حال ہوا تو اگر تمنے ان چیزون کی مصلحت کو نہ پہچانا تو خدا کا کیا قصور ہے ہان پہلی صورت مین
خدا پر اعتراض کہہ سکتے ہو کہ ہم ایسے بڑے عقلمند ہین کہ جس چیز مین کچھ بہی فائدہ ہووے تو ہمین
معلوم ہو جاتا ہے اور کسی چیز کا فائدہ ہمپر چہپا نہین رہتا اور ہمنے بہت غور کیا اسمین فائدہ
نہین معلوم ہوتا اور جب کہ ہمکو فائدہ نہ معلوم ہوا تو ان چیزون مین کچھ فائدہ نہین ہے بلکہ
عبث ہین مگر یہ دعوی کوئی نہین کر سکتا اور کسیکو مجال نہین ہے کہ یہ بات کہے کسطرح سے
تم یہ بات کہہ سکتے ہو اور تم تو وہ شخص ہو کہ ہزارون چیزون کی مصلحت نہین جانتے اور اپنے
تئین یعنی روحکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا چیز ہے اور اپنی طرح کسی آدمی کی حکمت و مصلحت
کو نہین پہچانتے اور تیری کمی عقل کو ہمنے اوپر دلیلون سے خوب ثابت کیا ہماری نقصان
عقل پر اور خدا کی مصلحتون کے نہ پہچاننے پر ہمارے امامون نے خوب مثال دی ہے وہ یہ ہے
کہ دنیا اور وہ چیزین کہ دنیا مین ساتھ ہزارون مصلحت اور فائدے کے ہین اور ہم بے عقلون کا
اون چیزون مین اعتراض کرنا ایسا ہے کہ ایک بادشاہ نے مکان بنایا ہووے جہان پاخانہ
چاہیے وہان پاخانہ اور جہان باورچیخانہ چاہیے وہان باورچیخانہ بنایا ہووے اور جہان
فرش چاہیے وہان فرش ہووے اور جہان کہانا چنا چاہیے وہان کہانا چنا ہووے اور
ایسے مکان مین ایک اندہا جاوے اور جاتے جاتے اپنے اندہے پن کے باعث سے

پہونچے لڑ اپنے ہاتھہ پاؤن کو بہرے یا جہان کہانا چنا ہے کسی برتن سے ٹہوکر کہا کر گر پڑے
پہر صاحب گہر کی مذمت کرنے لگے اسطرح سے کہ عجب طرح کا صاحب گہر ہے کہ کہین برتن ڈال
رکہے ہین اور کہین کوڑا ہے اور یہ نہ سمجہے کہ مکان اور صاحب مکان فہمیدہ ہے اور
چیزون کو جسطرح چاہے رکہتا ہے اور یہ برائیان اوسکو اندہے ہونے کے باعث سے
معلوم ہوتی ہین اور دوسرا جواب یہ ہو کہ کچہہ فائدہ اور مصلحت ان چیزون مین ایسی کہ ہماری
عقل کم ہے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ پیدا کرنا اور نعمتین دینا احسان ہے اور پہر بعد اسکے
ہدایت کرنا اور حکم اچہے کامون کو کرنا اور برے کامون سے منع کرنا یہ جتنے چیزین کہ خدا کی
ہین اچہی ہین اور اسمین کچہہ قباحت نہین ہے پہر اگر بعضے بندے اپنی بدذاتی اور سرکشی سے
اچہے کامون کو نکرین اور برے کامون کو کرین اور برے کامون کو اپنے اختیار سے
کرین اور اوسکے باعث سے جہنم مین جاوین تو اسمین خدا کا قصور کیا ہے اور اگر کوئی کہے
کہ برے لوگون کو پیدا کرنا کیا ضرور تہا تو ہم کہینگے کہ خدا بڑا فیاض اور سخی ہے کہ اوسکے
فیاض اور سخی ہونے نے چاہا کہ کوئی اوسکی نعمت اور احسان سے محروم نہ رہے اور
دوسرے یہ ہے کہ اگرچہ خدا برے لوگون کو جانتا تہا کہ یہ لوگ میری اطاعت نہ کرینگے لیکن چونکہ
اونسے کوئی تقصیر نہ ہوتی تہی خدا کی عدالت نے نہ چاہا اونکو ان نعمتون سے محروم رکہے اسلئے
کہ جب تک برے لوگون سے برائی نہوتی اچہے اور برے اوسوقت مین برابر تہے تو اگر اوسوقت
خدا کچہہ لوگون پر احسان کرتا اور کچہہ لوگون پر احسان نہ کرتا ظلم ہوتا اور شاید ایسے بعض
سے امام اور پیغمبر نے اپنے قاتلون سے کچہہ برائی نہ کی اگرچہ یقینی جانتے تہے کہ وہ لوگ ان کے
قاتل ہوینگے اور تیسرے یہ ہے کہ اچہون کی بہلائی بغیر برون کے پیدا کرنے کے اور
برون کی برائی بغیر اچہون کے پیدا کرنے کے نہین معلوم ہوسکتی تہی اسواسطے کہ حضرت
امام حسین علیہ السلام کا صبر کرنا اور خدا کے حکم سے مونہہ نہ موڑنا ایسے وقت مین کہ مددگار
تہوڑے تہے اور ایسی گرمی مین پیاسا اور بہوکا رہنا اور اپنے بچون اور اقربا کو بہوکا
اور پیاسا دیکہنا اور ایسے لوگون کا قتل ہونا حضرت کے سامنے اور کسی کا مددگار نہ ہونا اور
عورتون کا بے پردہ ہونا بے یزید کے پیدا کرنے کے معلوم نہ ہوتا اور یزید کی بدذاتی اور
سرکشی اور یزید کی لشکر والون کی بے وفائی اور بے مروتی کہ انہی خط لکہہ لکہہ کر بلایا اور

ابہی لڑنے کو آئے اور ذرہ سی ناچیز دنیا کے واسطے مروت اور دین سے ہاتہہ اوٹہانا بغیر
حضرت امام حسین علیہ السلام کے نہین معلوم ہوسکتا تہا پہر اب ہم تجہسے کہتے ہین کہ تو ہی انصاف
کر کہ آیا یزید کا جہنم مین جلانا کہ ایسا بدذات اور سرکش تہا اور اپنے اختیار سے اور سرکشی
سے برے کامون کو اختیار کیا اچہا ہے اگرچہ اسمین خدا فیاض اور سخی نہووے بلکہ خدا
ظالم ہوجاوے اور بہلون کی بہلائی اور برون کی برائی معلوم نہ ہووے یا یزید کا جلنا کہ
اوسنے اپنی بدذاتی اور سرکشی سے برے کام کیے اچہا ہے کہ اوسمین خدا کا سخی اور فیاض
اور خدا کا عادل ہونا رہتا ہے اور بہلون کی بہلائی اور برون کی برائی معلوم ہوتی ہے
اور یہ مصلحتین اور حکمتین ہین کہ ہمکو اس کمی عقل پر معلوم ہوتی ہین اور اسمین ہزارون حکمتین
ہونگی کہ ہمکو بسبب نقص عقل کے اپنی نہین معلوم ہوتین اور تیسرا جواب یہ ہے کہ خدا عادل ہے
یعنے کسی چیز کو عبث اور بے فائدہ نہین کرتا اسواسطے کہ عبث اور بے فائدہ کرنا بڑا عیب ہے
کہ لڑکے اور دیوانے ہی ایسے کامون کو نہین کرتے تو پہر بہلا کسطرح سے ہوسکتا ہے کہ
خدا ایسے کامون کو کرے اور جب تجہپر یہ بات ثابت ہوئی تو جان کہ کافر اور شیطان اور
یزید کے پیدا کرنے مین یقینی کچہہ حکمت اور فائدہ ہوگا اور تیرے نجاننے سے لازم نہین ہوتا
کہ اوسمین کچہہ حکمت نہووے اور قریب پہلے جواب کے ہے یہ ایسا جواب کہ اکثر شبہہ اس سے دور
ہوتے ہین اور جاننا چاہیے کہ بعض مقامون سے معلوم ہوتا ہے کہ بانی مبانی ایسے شبہون
کے وہی ذات شریف یعنے خبیث ابلیس ہین اور اونہین کی جہت سے یہ شبہہ تمام جہان مین پہیلے
ہین جیسا کہ عصیان اور نافرمانی الٰہی پہلے اونہین کی ذات سے ظاہر ہوئی پس جان تو کہ کتاب
ملل ونحل کے شروع مین اسطرح لکہا ہے اول شبہۃ وقعت فی البریۃ شبہۃ ابلیس یعنے پہلا
شبہہ کہ خلق خدا مین واقع ہوا شبہہ ابلیس پر تلبیس کا ہے اور سبب اوسکا تکبر اور غرور
اور اعتماد عقل ناقص پر ہے اور یہ شبہہ سات شبہون کی طرف پہیلا ہو اور لوگون کی ذہن
مین اوسنے سرایت کی ہے اور یہ شبہہ بعد اسکے کہ ابلیس مامور بسجود آدم ہوا اور اوسنے
سرتابی کی بطور مناظرہ کے اوسمین اور ملائکہ مین توریت وغیرہ مین مذکور ہے اور وہ شبہے
جیسا کہ اوس سے نقل کیے گئے ہین اسطرح ہین کہ شیطان کہتا ہے کہ مینے مانا اور تسلیم کیا
کہ خداوند عالم معبود میرا اور معبود تمام جہان کا ہے اور عالم اور قادر ہے اور

جسوقت جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ ہو جاتی ہے لیکن اوسکی حکمت اور مصلحت پر
کئی سوال اور اعتراضین مراد ہوتے ہین ملائکہ نے کہا کہ وہ سوال اور اعتراضین کیا ہین اور
کتنے ہین قال لعنۃ اللہ ھی سبع الاولی منہا انہ علم قبل خلقی انہ ای شیء یصدر عنی و یحصل
منی فلم خلقنی اولا وما الحکمۃ فی خلقہ ایای کہا ابلیس نے خدا لعنت کرے اوسپر کہ وہ
شبہ سات ہین پہلے یہ ہی کہ جبکہ پہلے خدا تعالی جانتا تہا قبل پیدا کرنے میرے کے کہ کیا چیز
مجہسے واقع ہوگی اور کیا نافرمانی اوس سے صادر ہوگی پس کیون مجہے اوسنے پیدا کیا اور
کیا حکمت پیدا کرنے مین تہی اور دوسرا شبہ یہ ہی کہ اگر پیدا ہی کیا پس کیون مجہے اپنی
معرفت و طاعت کی تکلیف کی اور تیسرا شبہ یہ ہی کہ اگر تکلیف بہی کی طاعت اور معرفت
اپنی کی اوسکے بعد آدم کی طاعت اور سجدہ اونکی کی کیون تکلیف دی اسمین کیا مصلحت تہی اور
چوتہا شبہ یہ ہے کہ اگر تکلیف سجود آدم بہی کی اور اوسنے اوس سے انکار کیا پس کیون اوسپر
لعنت کی اور بہشت سے باہر نکالا اوس شخص نے تو کوئی کام قبیح نہین کیا سوا اسکے کہ کہا
سوا تیرے اور کسیکو سجدہ نکرونگا اور پانچوان شبہ یہ ہی کہ اگر اوسنے اپنی رحمت سے
دور بہی کیا تہا اور بہشت سے نکالا بہی تہا تو پہر دوسری مرتبہ جانے دیا کہ جاکے اوسنے
آدم کو فریب دیا اور وسوسہ کرکے اونہین پہل درخت کا کہلا دیا اسمین کیا مصلحت تہی حالانکہ
اگر مجہے مخالفت کرتا جانے سے تو حضرت آدم ہمیشہ بہشت مین رہتے اور اوس شخص کے فریب
اور وسوسہ سے محفوظ رہتے اور چہٹا شبہ یہ ہے کہ اگر آدم پر بہی مجہے تسلط دیا اور میرے
وسوسہ کے اثر سے وہ باہر بہشت کے آئے پہر اونکی اولاد پر کیون مجہکو مسلط کیا اسمین کیا
مصلحت تہی کہ مین اونہین دیکہتا ہون اور وہ مجہے نہین دیکہتے ہین اور میرا وسوسہ اونمین
سرایت کرتا ہے حالانکہ اگر مجہے اولاد آدم پر تسلط نہوتا تو سبلوگ پاک اور پاکیزہ رہتے
سے روز قیامت کی اور شقی یہ زیادہ تر لائق تہا ساتہ مصلحت کی اور ساتوان شبہ یہ ہے
کہ اوس شخص نے اس سبکو مانا پہر اسکی کیا وجہ ہے کہ جب اوس شخص نے مہلت طلب
کی قیامت تک کی تو اوسکو خدا تعالے نے مہلت دی اور فرمایا انک من المنظرین الی یوم
الوقت المعلوم یعنے پہر آئیہ تو مہلت دیا گیا ہے روز وقت معلوم تک یعنے قیامت
بازگشت تک حالانکہ اگر اوس شخص کو فی الفور ہلاک کرتا تو پہر جہان مین کوئی شر اور بدی

باقی نرہتی اور سب خلق العبد راحت مین ہو جاتی اوس شخص کے وسوسہ اور فریب سے آیا نہین
ہے عالم کا باقی رہنا خیر اور نیکی پر بہتر بہ نسبت اوسکے شر و خیر دونون سے پس کہنے لگا کہ یہ تقریر
شخص کی دلیل اور حجت ہے اوسکے دعوے پر قال شارح الانجیل فاوحی اللہ الی الملائکۃ
قولوا لہ انک فی تسلیمک الاول انی الٰہک واِلٰہ الخلق غیر صادق ولا مخلص اذ لو
صدقت انی اللہ العالمین ما حکمت علی بلوفانا اللہ لا الہ الا انا لا اسال عما افعل والخلق
مسئولون انتہی یعنے شارح انجیل لکہتا ہے کہ بعد اسکے کہ شبہے ابلیس لعین کے تمام
ہو چکے خدا تعالی نے وحی کی طرف ملائکہ کے کہ تم اس بیحیا کے سارے طومار کے جواب مین
اسی قدر دو کلمون پر اکتفا کرو کہ تو اپنے پہلے کلام مین کہ تو نے جسمین تسلیم کیا تہا اور مانا
تہا کہ مین پروردگار تیرا ہون اور پروردگار سارے عالم کا ہون سچا نہین ہے اور نیت
خالص اور دل سے یہ بات تو نے نہین کی پس وہ کلام کہ اسکے بعد تو نے کہا وہ بہی باطل اور نکما
ہوا اسواسطے کہ اگر تو اپنے کلام مین راست گو ہوتا کہ مین پروردگار عالم اور دانا اور توانا
ہون تو تو حکم نکرتا سات لم کے یعنے اگر میرے علم و دانش و قدرت کا تجہے یقین ہوتا تو تو
مجہسے وجہ اور سبب میرے کامون کا نہ پوچہتا کیونکہ مشہور ہے فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ
یعنے کام دانا کا بے فائدہ اور عبث نہین ہوتا اگرچہ ہماری عقلین ناقص اوسکی مصلحت
دریافت نہ کرسکین جیسا کہ کوئی طفل مکتب کسی عالم متبحر پر کچہہ کچہہ اعتراضین پوچہا کرے
کتابون پر کرنا شروع کرے تو البتہ وہ قابل اعتبار و لائق سماعت کے نہونگے اور یہان تو
حال اس سے بہی زیادہ ہے تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ خدا اپنے بندون کو ایسی چیز کا حکم اور
تکلیف نہین کرتا کہ بندون کی طاقت سے باہر ہووے خواہ وہ چیز کسی سے بہی نہوسکے جیسا
کہ کبہی کو ایک وقت مین تمام سیاہ اور تمام سفید کرنا اور یا بندون ہی سے نہو سکتا
ہو اور خدا چاہے تو ہوسکے جیسا کہ جانور کو پیدا کرنا اور اسپر دلیل یہ ہے اگر خدا ایسی چیز کی
تکلیف کرے اور پہر نہ کرنے پر عذاب کرے تو ظلم ہوویگا اور ظلم سے خدا پاک ہے اور
جب خدا یقینی جانتا ہو وے کہ یہ کام بندون سے نہ ہوسکیگا تو ایسی چیز کی تکلیف
دینا ہی عبث اور بے فائدہ کو بہی خدا نہین کرتا اور مسئلہ چوتہا یہ ہے کہ لطف کرنا خدا
کو واجب اور ضرور ہے واسطے اوس شخص کی کہ قابل لطف اور مہربانی کے ہووے

اور لطف اوس چیز کو کہتے ہین کہ اوسکے کرنے سے بندے اچھے کام کو کرے برا چہوڑ
کی طرف قریب ہو جاوے مگر اوس چیز کے کرنے سے بندہ اچہے کام کرنے پر بے اختیار اور
مجبور نہو جاوے اور لطف نکرنے کو خذلان کہتے ہین خدا بعضے شخصون کے واسطے لطف
کرتا ہے اور بعضون کے واسطے خذلان کو اور اوسکی تفصیل آویگی انشاء اللہ خواہ وہ
چیز کو بندے کے قادر ہونے مین دخل ہووے جیساکہ ہاتھہ پاؤن اور قوت کا دینا کہ بغیر
چیزون کے بندہ اچہے یا برے کام پر قادر نہین ہو سکتا اور اسیطرح سے پیغمبر اور امام
مقرر کرنا اسواسطے کہ بغیر پیغمبر اور امام کے طاعت اور عبادت ایسی کہ خدا کی درگاہ مین مقبول
ہووے نہین معلوم ہوتی اور بغیر معلوم ہونے طرح عبادت کے بندہ خدا کی عبادت پر قادر
نہین ہو سکتا اور خواہ وہ چیز ایسی ہووے کہ اوسکو بندے کے قادر ہونے مین کچھہ دخل
نہووے جیساکہ زیادہ ہونا روزے کا ہے کہ بندہ بغیر مال کے بہی نماز روزہ پر قادر
ہوتا ہے اور اسمین شبہہ نہین کہ یہ چیزین اچہے کام کی طرف قریب کر دیتی ہین اسواسطے
کہ برے کام پر عذاب سے پیغمبر اور امام کا ڈرانا اچہے کام کی طرف قریب کر دیتا ہے خواہ
بندے اوس کام کو کرین یا نکرین اور اسیطرح دینا ہاتھہ پاون اور طاقت اور روپیہ کا بندے
کو عبادت کی طرف قریب کر دیتا ہے اور لطف کے واجب ہونے مین بڑی بحث ہے قبلہ گاہ
والد ماجد دام ظلہ العالی نے عماد الاسلام مین خوب تحقیق کیا ہے اوسکا مضمون یہ ہے کہ
جو لطف کہ اوسکو بندے کے قادر ہونے مین دخل ہووے جیساکہ ہاتھہ اور پاؤن اور قوت
کا دینا اور پیغمبر اور امام کا بہیجنا ہے تو اوسکا کرنا خدا کو واجب اور ضرور ہے اسواسطے کہ خدا
کو غرض بندون کے پیدا کرنے سے یہ ہے کہ وہ اچہے کام کرین تا ثواب کو پہونچین اور
برے کام کو نکرین تا عذاب سے بچین جیساکہ حق تعالی نے قرآن مین فرمایا ہے کہ نہین پیدا
کیا مینے جن اور انس کو مگر یہ کہ عبادت کرین جب خدا نے جانا کہ بغیر بہیجنے پیغمبر اور امام کے اچہے
کام کو نہین کر سکتے پہر اس بات کے جاننے پر بہی خدا پیغمبر اور امام کو اگر نہ بہیجے تو اپنی غرض
کے خلاف کو کرے گا اور خلاف غرض کے کرنا برا ہے اور خدا برے کام کو نہین کرتا اور
خدا سے کام برے ہوتے نہین اور جو لطف کہ اوسکو بندے کے قادر ہونے پر کچھہ دخل نہووے
جیساکہ روزے کا کشادہ ہونا ہے یا آرزو کے موافق کام کا ہو جانا ہے تو ایسے

لطف کا واجب ہونا اون دلیلون سے کہ عالمون نے لطف کے واجب ہونے پر ذکر کیے ہین
نہین معلوم ہوتا مگر ہو سکتا ہے کہ ایسے لطف کے واجب ہونے کو اس بات سے نکالین
وہ یہ ہے کہ خدا رحیم اور حکیم ہے اور رحیم اور حکیم ہونا چاہتا ہے کہ بندون کو ایسے
لطف سے محروم نہ رکہے یعنے رحیم ہونے کے باعث سے خدا نے اپنے اوپر ایسے لطف کو
واجب کیا ہووے **فائدہ** اس جگہہ پر بیان کرنا کئی چیزون کا ضرور تہا اسواسطے
اون چیزون کا ذکر کرتا ہون **پہلی** یہ ہے کہ جس لطف کو بندے کے قادر ہونے مین دخل
ہووے جیساکہ ہاتھہ اور پاؤن اور قوت کا دینا ہے تو ایسے لطف کو خدا نے سب مکلفون
پر کیا ہے اسواسطے کہ خدا نے تکلیف سب مومنون اور کافرون پر کی ہے اور تکلیف دینا
بے اون چیزون کے بندون پر برا ہے اور خدا بری چیزون کو نہین کرتا اور وہ لطف کہ
اوسکو کچھہ بندے کے قادر ہونے مین دخل نہووے جیساکہ کشادہ ہونا روزی کا اور آرزو کی
موافق کام کا ہو جانا کہ ایسے چیزون کی باعث سے بہی بندہ اچہے کام کو کرتا ہے تو ایسے لطف
کو کسی شخص کے واسطے جب کرتا ہے کہ جانتا ہووے کہ نہ اس شخص کے واسطے اسمین کچھہ ضرر اور
فساد ہے اور نہ کسی غیر کے واسطے اور اگر جانتا ہووے کہ اسمین کچھہ ضرر اور مفسدہ ہے
تو نہین کرتا اور جاننا چاہیے کہ ایسے لطف کو خدا اون شخصون پر کرتا ہے کہ اونکو لائق لطف اور
کرم کے جانتا ہے اور جو کہ بڑے بدذات اور سرکش ہووین اون پر لطف نہین کرتا جیساکہ
یزید اور ابولہب اور ابوجہل اسواسطے کہ نالائق سے لطف کرنا برا ہے بلکہ ایسی چیزین
اونکے ساتھہ کرتا ہے کہ وہ غافل ہو کر گناہ اور سرکشی زیادہ کرتے ہین اور ایسی چیز کے
کرنے کو استدراج کہتے ہین اور ہرگز ہرگز یہ خیال نکرنا کہ ایک پر لطف کرنا اور دوسرے
پر نکرنا ظلم ہے اسواسطے کہ وہ لطف کہ تکلیف کرنے مین ضرور چاہیے اوسکو خدا نے سب
مومن اور کافر پر کیا ہے اگر اوس لطف کو نکرتا تو ظلم ہوتا اسواسطے کہ کہنے کو [illegible] تا کہ یہ کام
بغیر اوس چیز کے نہین ہو سکتا اور خدا نے وہ چیز مومن کو دی ہے اور کافر کو نہین تو وہ
بچارہ کسطرح سے اس کام کو کرے اور جب وہ لطف کہ کام کرنا اوسپر موقوف تہا اوسکو دونون
شخصون پر کیا اور کچھہ لطف ایک پر بسبب اسکے کہ وہ لائق اس لطف کے تہا کیا اور دوسرا شخص
بسبب نہایت بدذاتی اور سرکشی کے جب لائق اوس لطف کے نہ تہا اسواسطے اوسپر وہ لطف

اور اسیکو خدا لان کہتے ہین اور دوسرے یہ ہے کہ سنی کہتے ہین کہ خدا کا مرتبہ اس سے بڑا
ہے کہ کوئی چیز اوسپر واجب ہووے اور یہ بھی اونکے فریبون مین سے ہے اسواسطے کہ خدا
اگر اپنی حکمت اور عدل کے باعث سے سچ بولے گو یا وعدہ کی وفا کرنے کو اپنے اوپر واجب
اور ضرور کرے تو کیا قباحت ہے جیسا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ واجب کیا خدا نے اوپر
نفس اپنی کے رحمت کو تئین اور یہ ایسا ہے کہ کوئی بادشاہ اپنے عاقل اور فہمیدہ ہونے کے
باعث سے اپنے اوپر ستر عورتین نامحرمون کی مجلس مین یا وعدے کی وفا کرنے کو واجب
ضرور کرے تو یہ واجب اور ضرور کرنا اوسکی خوبیون مین سے شمار کیا جاوے گا یا برائی مین
اور اس بادشاہ کا مرتبہ عاقلون کے نزدیک زیادہ ہو جاویگا اس بات سے ہان اگر کوئی
اور شخص خدا پر اون چیزون کو واجب کرتا تو خدا کا مرتبہ اوس شخص سے کم ہو جاتا اور یہ لوگ
اتنا نہین سمجھتے کہ اگر کسی چیز کا خدا کو کرنا ضرور نہووے تو وعدہ کا وفا کرنا اور جھوٹے کے
ہاتھ پر معجزہ نکرنا چاہیئے کہ ضرور نہووے اور یہ جب دونون چیزین خدا پر واجب اور ضرور
نہووین تو خدا کے وعدے پر اعتماد ہے سبحان اللہ بندہ صالح کے وعدہ پر تو اعتماد ہووے
اور خدا احکم الحاکمین ہے اوسکے قول پر اعتماد نہووے پناہ مانگتے ہین ہم ایسے مذہب سے
اور جبکہ معجزہ نکرنا جھوٹے کے ہاتھ پر ضرور نہوا تو کیا عجب ہے کہ جھوٹے کے ہاتھ پر معجزے ظاہر
ہووین اور یہ پیغمبر جتنے آئے جھوٹے ہووین خدا سب شیعون کو اونکے فریب سے محفوظ رکھے
ہے اور لوگ زبان سے تو کہتے ہین کہ کوئی چیز خدا پر واجب نہین ہے اور اونکا دل اسکا انکار
کرتا ہے اسواسطے سنی اور شیعہ سب کہتے ہین کہ جسکو خدا جانے کہ یہ چیز کل ہووے گی تو اوس
کا ہونا واجب اور ضرور ہے … ہم سب سے پوچھتے ہین کہ جس چیز کو خدا جانے کہ مین اسکو کل
کرونگا تو کل پیدا کرنا اوس چیز کا خدا کو واجب اور ضرور ہے یا نہین تو اوسوقت ضرور ہے
کہ وہ کہین کہ کل اوس چیز کا پیدا کرنا خدا پر واجب اور ضرور ہووے گا کیونکہ اگر ضرور نہووے
تو چاہیئے تو نکرے اور نکرنے مین خلاف خدا کے علم کے ہوتا ہے اور خدا کا جاہل ٹھہرنا سب
اتنے بے دین نہین ہین کہ خدا کے جاہل ہونے کو گوارا اور قبول کرین اور مسئلہ پانچوان
طینت کا ہے اور یہ مسئلہ بڑا مشکل ہے کہ اسمین اکثر لوگ حیران ہوئے ہین جانو کہ طینت
مین اتنی حدیثین لوگون نے پیغمبر اور اماموں سے نقل کی ہین کہ احتمال جھوٹ ہونے کا اس مین

نہین ہے یعنے یہ بات خیال مین نہین آتی کہ ہزارون آدمی پیغمبر اور امام سے طینت مین
کچھ باتین نقل کرین اور وہ سب باتین جھوٹی ہووین اور پیغمبر اور امام نے کچھ اونمین نہ فرمایا
ہووے بلکہ آدمیون نے اپنے دل سے یہ باتین بنائی ہووین ایک دو حدیثون اونمین سے
ذکر کرتا ہون ایک اونمین سے وہ حدیث ہے کہ محمد بن یعقوب کلینی نے اپنی کتاب کافی مین
اپنی سند سے حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ اوس
جناب نے فرمایا کہ حق تعالی نے پیدا کیا دل اور بدن نبیون کو طینت علیین سے اور پیدا کیا
دل مؤمنون کو اسی طینت سے اور کیا پیدا الکش بدنون مومنون کو غیر اس طینت کے اور
پیدا کیا دل اور بدن کافرون کو سجین سے پھر ملایا دونون طینتون کو اسی باعث سے پیدا ہوتا ہے
کافر مؤمن سے اور مؤمن کافر سے اور اسی باعث سے پہونچتا ہے مؤمن بدی کو اور اسی
جہت سے پہونچتا ہے کافر نیکی کو اور دل مؤمن کا مائل ہوتا ہے اوس چیز کی طرف کہ اوس سے
پیدا ہوا ہے اور دل کافر کا مائل ہوتا ہے اوس چیز کی طرف کہ اوس سے پیدا ہوا ہے اور
اوسی کتاب مین اپنی سند سے عبد الغفار سے کہ اوسنے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ اوس حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے خلق کیا مؤمن کو طینت جنت سے اور خلق کیا
کافر کو طینت آگ سے اور فرمایا کہ جب خدا چاہتا ہے کسی بندے کے ساتھ خیر کو تو اچھا کرتا ہے
روح و بدن اوسکے کو پس نہین سنتا خیر سے کسی خیر کو مگر یہ کہ پہونچتا ہے اوسکے یقین اور
نہین سنتا برائی سے کسی برائی کو مگر یہ کہ انکار کرتا ہے اوس سے اور اسمین بھی شبہ نہین ہے
کہ ظاہر ان حدیثون کا مخالف عدالت خدا کے ہے اسواسطے کہ ان حدیثون سے یہ بات نکلتی
ہے کہ اچھی طینت کے باعث سے مؤمن اچھے کام کو کرتا ہے اور بری طینت کے باعث سے کافر برے
کام کو کرتا ہے اور یہ ظلم ہے اسواسطے کہ خدا نے جب کافر کو اچھی طینت سے پیدا نہ کیا اور اسی باعث
سے اوس سے اچھے کام نہو سکے کافر کا اسمین کیا قصور ہے پھر برے کام پر اوسکو عذاب کرنا
ظلم ہے لیکن خدا کا عادل ہونا یقینی ہے اسواسطے کہ دلیل عقل اور قرآن اور حدیثون سے خدا کا
عادل ہونا معلوم ہے اور پیغمبر اور امام بھی خدا کو عادل جانتے ہین جیسا کہ اونکی حدیثون سے
یہ بات ظاہر ہوتی ہے تو ضرور ہوا اگر ان حدیثون کے کچھ اور معنی ہووین کہ اوس معنی مین خدا پر
ظلم نہوتا ہووے نہین تو یہ قباحت ہوتی ہے کہ معاذ اللہ امام اور پیغمبر اپنے اعتقاد کے

خلاف باتین لوگون کو بتا کے گمراہ کرتے ہووین اور پیغمبر اور امام گناہون سے پاک ہین جیسا کہ
نبوت اور امامت کے بحث مین ثابت ہوئی ہے اور جناب قبلہ و کعبہ والد ماجد دام ظلہ العالی
عماد الاسلام مین ایسی حدیثون کے کئی معنی ارشاد فرمائے ہین کہ اون معنون سے نسبت ظلم کی
طرف خدا کی نہین ہوتی ہے اونمین سے ایک یہ ہے کہ خدا نے مومن کو اچھی طینت سے پیدا کیا
اور کافر کو بری طینت سے مگر اچھی طینت سے مومن کو رغبت اچھے کام کی طرف ہوتی ہے نہ یہ کہ
اچھا کام اوسکے باعث سے ہوتا ہے اور بندہ اچھے کام کرنے مین بغیر اوس طینت کی مجبور ہو
اور اسیطرح بری طینت سے کافر کو رغبت برے کام کی طرف ہوتی ہے نہ یہ کہ برا کام اوسکے باعث
سے ہوتا ہے اور بندہ اچھے کام کرنے مین بغیر اوس طینت کے مجبور ہوتا ہے اور اسیطرح بری
طینت سے کافر کو رغبت برے کام کی طرف ہوتی ہے نہ یہ کہ برا کام اوسکے باعث سے ہوتا ہے
اور بندہ برے کام کرنے مین اوسکے باعث سے مجبور ہو جاتا ہے اور یہ جب دونون طینتین بندون
کو اچھے اور برے کام پر مجبور نہین کرتین بلکہ اچھے اور برے کام کی طرف قریب کر دیتی ہین تو
طینتون سے پیدا کرنا تو لطف اور خذلان کی طرح سے ہوویگا جن شخصون کو کہ خدا نے جانا کہ لائق
لطف کے ہین تو اونکو اچھی طینت سے پیدا کیا اور جو لائق لطف کی نہ تھے تو اونکو بری طینت سے
پیدا کیا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ خدا نے سب شخصون کی روحون کو ایک طرح سے پیدا کیا
اور جبکہ اونمین سے بعضون نے فرمان برداری کی اور بعضون نے نافرمانی کی تو خدا نے اون
لوگون کے بدن کو اچھی طینت سے پیدا کیا اور دوسرون کے بدنون کو بری طینت سے پیدا
کیا اور جو کوئی اس سے زیادہ تفصیل کو چاہے تو عماد الاسلام کی طرف رجوع کرے
جاننا چاہیے یہ بات کہ رنج و ایذا دنیا بغیر تقصیر و گناہ کے خدا کی طرف سے جیسا کہ امام
کو یا لڑکے نابالغ کو ایذا بیماری یا موت کی یا ذبح و نحر سے جانورون کو رنج دینا جب
ہے کہ اوس رنج اور ایذا کے ساتھ کئی چیزین جمع ہووین ایک بات یہ ہے کہ وہ ایذا اوس
کے حق مین یا کسی اور کے حق مین لطف ہووے جیسا بیمار ہونا بیمار کو باعث رغبت
اور توبہ کی طرف ہوتا ہے یا اوس بیمار کے اقربا کو بیماری اوسکی یا موت اوسکی باعث رغبت
اقربا کی ہوتی ہے اچھے کام کی طرف اور نفرت برے کام سے اس مقام مین جناب والد ماجد
ظلہ نے فرمایا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ رنج و ایذا کہ خدا نے بے تقصیر کے بندے کو دی

بلکہ بندونکی آزمائش اوس ایذا سے منظور ہو کہ کون اس رنج و بیماری مین مرے حلم اٹھاتا اور کون
کون اس بہانہ سے حکم ٹالدیتا ہے اور دوسرے یہ اس رنج کا عوض اتنا بڑا ہووے کہ وہ شخص
کہ اوسکو ایذا دی ہے اگر اوس عوض کو سنتا تو یقینی اوس ایذا کو ویسی عوض کے واسطے قبول
کر لیتا مسئلہ ساتوان بیچ احوال حرامزادہ کے اور لڑکون اور دیوانون کے اور اون شخصون
کے کہ حجت خدا کی اون لوگون پر تمام نہوئی ہووے جان لو کہ حرامزادے مین مذہب مشہور شیعون کا
یہ ہے کہ حال حرامزادے کا اور سب لوگون کا یکسان ہے یعنے اگر اچھے کام کرے تو اوسکو ثواب
ہوگا اور اگر برے کام کرے تو اوسکو عذاب ہوگا اور خدا کا عادل ہونا کہ دلیل عقل اور حدیثون
سے ثابت ہوا ہے یہی ہے اس بات کو چاہتا ہے اسواسطیکہ جب حرامزادہ ایمان کو جسی طرح
سے کہ چاہیئے لاوے اور اچھے کام بھی کرے تو اوس صورت مین نہ اوس نے
اصول مین کچھ قصور کیا ہے اور نہ فروع مین اور حرامزادہ بھی ہونا اوسکی طرف سے نہین ہے
پھر اوس بیچارے کا کیا قصور ہے کہ اوسکے باعث قابل عذاب کے ہووے اور جب قابل عذاب
کے نہوا تو عذاب کرنا ظلم اوسکا ہوگا اور بعضے ہمارے عالمون کے کلام سے اور بعضی حدیثون
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حرامزادہ کافر ہوتا ہے اور کافر ہمیشہ عذاب مین رہتا ہے اور ظاہرا
ان حدیثون کا خلاف عدالت کی ہے اور اسمین شبہ نہین ہے کہ پیغمبر اور امام خدا کو عادل جانتے
تھے تو معلوم ہوا کہ ان حدیثون کے کچھ اور معنی ہووین کہ ہماری عقل اوسکو نہین پہونچتی اور
ہمارے عالمون کے کلام سے اور بعضی حدیثون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے مومنون کے اپنے
ماں باپ کے ساتھ بہشت مین ہونگے یا نزدیک جناب حضرت فاطمہ علیہا السلام کی اور بعضی حدیثون
سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم اور سارہ کے پاس رہتے ہین تو مولانا محمد تقی مجلسی نے فرمایا
کہ ہو سکتا ہے کہ یہ اختلاف کہ حدیثون مین ہے اس باعث سے ہووے کہ مرتبے مومنون کے
لڑکون کے مختلف ہووین بعضے مومنون کے لڑکون کا یہ مرتبہ ہووے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام
اونکو پالین اور بعضون کا یہ مرتبہ ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پالین اور بعضون یہ مرتبہ ہو کہ حضرت
سارہ اونکو پالین اور بہت سی حدیثون سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافر کے لڑکے اور دیوانے اور
وہ لوگ کہ اون پر حجت خدا کی تمام نہین ہوئی یعنے وہ لوگ کہ اونکو خبر پیغمبر اور امام کی نہین پہونچی
یا پیغمبر اور امام کی تو خبر پہونچی ہووے لیکن جو اونکا مذہب ہے اوسکے خلاف کو کبھی نہ سنا ہووے

یا سنا ہووے مگر نہ اتنی اوسکو طاقت ہووے کہ آپ کتابون سے اونکے حق ہونے کو پہچان سکے
نہ اور دوسرا اوسکو بتا دے اور اوس شہر سے باہر بھی نہ جا سکتا ہووے جیسا کہ کوئی حبشی
اور اندلس کے پرے رہتا ہووے یا پہاڑ نشین اور جیسا کہ اکثر عورتین یا عورتون کی طرح
کے مرد کہ بلخ اور بخارا مین ہین کہ اونہون نے سواے مذہب اور مذہب کی بات نہ سنی ہووے
تو اونکے واسطے خدا قیامت کے دن ایک ایک جگہہ پر سواے جہنم اور بہشت کے جلا دے گا اور
کہیگا کہ اس آگ مین کودو جو شخص کہ اونمین سے خدا کی فرمانبرداری کے واسطے کودے گا تو
وہ آگ اوسپر سرد اور سلامتی رنج و عذاب سے ہوویگی اور جو کہ خدا کی نافرمانی کرے گا تو اوسکو
جہنم کی طرف لیجا دینگے اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے کافرون کے اونکے ساتھ
آگ مین رہین گے اور یہ بھی مخالف عدالت کی ہے اسواسطے کہ لڑکون پر تکلیف کسی چیز کی نہین ہوتی
تو اوسپر عذاب بھی نہین ہوتا اسی واسطے ہمارے عالمون نے کہا ہے کہ لڑکے کافرون کے جہنم
مین داخل نہوینگے یا بہشت مین یا اعراف مین جاوینگے اور بعضے عالمون نے ان حدیثون کے
یہ معنی کہے ہین کہ برزخ مین یعنے موت سے قیامت تک اپنے ماں باپ کے ساتھ آگ مین رہینگے
مگر گرمی اور ایذا آگ کی اونکو نہ پہونچے گی اور قیامت کو ایک آگ اور اونکے واسطے جلا دیگا
اور اونکو تکلیف دیگا کہ اسمین کودو جو خدا کے حکم کو مانے گا تو ثواب پاوے گا اور جو نہ مانیگا
جہنم مین داخل ہووے گا اور جب اس مسئلہ کا یہ حال ہے تو مؤمن کو چاہیے کہ اون لوگون کے
حق مین ایک چیز کا یقین نکرے بلکہ یہ جانے کہ کسی جگہہ مین ان جگہون مین سے ہووینگے یعنے بہشت
مین یا اعراف مین یا جہنم مین ہر طرح پر کہ اونکو آگ کی گرمی اور ایذا نہووےگی **فصل تیسری**
بیچ نبوت کے ہے اور نبوت پیغمبر ہونے کو کہتے ہین اور پیغمبر اوس شخص کو کہتے ہین کہ خدا نے اوسکو
اپنے حکم کے پہونچانے کے واسطے طرف اپنے بندون کے مقرر کیا ہووے اور اپنے حکم کو اوس
شخص کی طرف بغیر واسطے فرشتے اور بشر کے یا بواسطے فرشتے کے بھیجے اور جبکہ ہر ایک شخص ایسا
نہین ہوتا کہ خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجے اور کوئی حکم اوسکے اوپر واجب یا حرام کرے
اسواسطے کہ بعض بندہ کہ اچھا ہوتا ہے خدا کے حکم کو مانتا ہے اور بعض بندہ برا ہوتا ہے کہ
خدا کے حکم کو نہین مانتا اور ایسا شخص قابل پیغمبری کے نہین ہوتا تو حق تعالی نے کچھہ لوگون کو
کہ ہر برے افعال سے پاک تھے اس کام پر مقرر کیا اور جب پیغمبر کے معنے تو پہچان چکا تو

جان کہ خدا کو ایسے شخص کا بھیجنا اور مقرر کرنا واجب اور ضرور ہے اور اس بات کے واجب ہونے
پر کئی دلیلین ہین ایک دلیل یہ ہے کہ ایسے شخص کا بھیجنا لطف ہے یعنے ایسا شخص جب خدا کا حکم
کو پہونچاوے اور اچھے کام کرنے پر بہشت کی طرف رغبت دلوے اور برے کام کرنے سے جہنم
کے عذاب سے ڈراوے تو یہ بات آدمیون کو اچھے کام سے قریب اور برے کام سے دور کرتی
اور ایسی چیز کو لطف کہتے ہین اور لطف کا کرنا خدا کو واجب اور ضرور ہے اور دوسری دلیل
یہ ہے کہ آدمی کی زندگی بغیر بہت سے آدمیون کے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ایک شخص سے نہین
ہو سکتا کہ آپ ہی لہار کا کام کرے اور وہی بووے اور جوتے اور وہی کپڑا بنے اور وہی مٹی کے
برتن بناوے اور وہی کپڑے کو سیوے اور کہانے کو پکاوے اور ہزارون کام کہ اونکی احتیاج
آدمیون کو ہوتی ہے کرے اور اگر ان سب چیزون کو تفصیل لکہون تو بہت طول ہو جاوے
اور جب آدمی کی زندگی بغیر بہت سے آدمیون کے نہین ہو سکتی اور ایک کو دوسرے کی طرف احتیاج
معاملہ مین ہوتی ہے یعنے بیچنا اور مول لینا بغیر دوسرے کے نہین ہو سکتا اور معاملون مین جھگڑے
اور قصے ہوتے ہین اور ہر ایک چاہتا ہے کہ قصے اور جھگڑے مین دوسرے پر غالب ہووے اور مجکو
دوسرے سے زیادہ نفع ہووے اور ہر ایک چاہتا ہے کہ اچھی چیز خواہ قسم کپڑے کی ہووے یا سواری
سے عورت خوب صورت یا بہت مال میرے واسطے ہووے اور اگر یہ چیزین دوسرے کے واسطے
ہووین تو چاہتا ہے کہ چوری سے یا زور اور ظلم سے ان چیزون کو دوسرے سے لیوے تو
ضرور ہوا کہ کوئی ان آدمیون کے واسطے ایسے قاعدے مقرر کرے کہ اونمین کسی پر ظلم نہووے
اور اون قاعدون کے کرنے پر وعدہ ایسی چیزون کے دینے کا کرے کہ ان چیزون کی طرف اونکو
بہت رغبت ہووے اور اون قاعدون کے نکرنے پر ایسی چیزون سے ڈراوے کہ وہ اوس سے
بہت ڈرتے ہووین تا آدمی اس رغبت دلانے سے اور ڈرانے سے ظلم اور چوری سے باز رہین اور
اور زندگانی اونکی جیسا کہ چاہیے بے ظلم اور زیادتی کے رہے اور وہ شخص چاہیے کہ گناہ اور خطا
سے پاک ہووے اور ایسا شخص سواے پیغمبر کے کوئی نہین ہوتا تو پیغمبر کا ہونا آدمیون کی بہتری
کے واسطے ضرور ہوا اور ایسے شخص کا پہچاننا بغیر جتوانے خدا کے نہین ہو سکتا اسواسطے کہ بہت سے
شخص ہوتے ہین کہ صورت اونکی عالمون کی سی ہوتی ہے اور جیسے ہم رمین ایسے ایسے کام کرتے
ہین کہ شیطان اونکی شاگردی کی آرزو رکھتا ہے اور باطن اور دل کی باتون کو سواے خدا کے

کوئی نہین جانتا اور خدا اکا پہچاننا معجزے سے ہوتا ہے اور معجزہ اوسکو کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے
کے ہاتہہ پر بعد کہنے اوسکے کہ مین پیغمبر یا امام ہون ایسا کام کرے کہ کسی آدمی سے ویسا نہو سکے
اور وہ چیز موافق اوس بندے کے کہنے کے ہووے نہ یہ کہ اوسکے کہنے کی خلاف ہووے جیسا کہ
مسیلمہ کذاب نے بعد دعوے نبوت کی ایک کنوئین مین تہوکا کہ اوسکا پانی بہت ہو جاوے تو
اوس کنوئین کو اور بہی خشک کر دیا اور وہ کام خلاف عادت کی ہوتا ہے یعنے وہ چیز کہ ہمیشہ لوگ
اوسکو دیکہتے آئے ہین اوسکے خلاف پیغمبر اور امام کے باعث سے ہو جاوے جیسا نہ جلنا آگ مین
ابراہیم علیہ السلام کا یا وہ چیز کہ ہمیشہ نہوئی تہی اونکے باعث سے ہو جاوے جیسا کہ زندہ کرنا
عیسے علیہ السلام کا مردے کو اور کبہی پیغمبر یا امام کا پہچاننا اسطرح سے ہوتا ہے کہ پہلا پیغمبر یا امام
پچہلے کی خبر دیجاوے یا پچہلا اپنے سے پہلے کی خبر دیوے اور یہ جب ہی کہ پہلے یا پچہلے کا پیغمبر یا امام ہونا
معجزے سے معلوم ہو چکا ہووے اور جب تو معنی پیغمبر اور معجزے کی جان چکا تو جان کہ پیغمبر مین کئی
صفت کا ہونا ضرور ہے اور مؤمن کو جاننا اونکا ضرور ہے اسواسطے اون صفتون کا بیان
کئی مسئلو مین کرتا ہون **مسئلہ** پہلا یہ ہے کہ ضرور ہے کہ نبی اور امام امت سے افضل ہووین
یعنے نبی اور امام کو ضرور ہے کہ علم اور عقل اور شجاعت اور سخاوت اور اچہی صفتون مین
اپنی امت اور رعیت پر زیادتی ہووے اسواسطے کہ اگر زیادتی نہووے اور پہر خدا ایک کو
حاکم اور امام کرے تو ظلم اور زیادتی دنیا ایک شخص کا ہووےگا بغیر اسکے کہ اوسمین کوئی خوبی اور
زیادتی دوسرے پر ہووے اور اسکو ترجیح بلا مرجح کہتے ہین اور یہ محال ہے اور بڑی دلیل
اسبات پر اجماع شیعون کا ہے اور جسپر کہ شیعہ اجماع کرین تو وہ حق ہے اور اگر خدا حاکم
اوس شخص کو کرے کہ اون صفتون مین وہ رعیت سے کم ہووے تو برا کام ہووےگا اور خدا
اور برے کام کو نہین کرتا **مسئلہ** دوسرا یہ ہے کہ چاہیے پیغمبر اول عمر سے آخر عمر تک
بڑے گناہ سے پاک ہووے اور اسپر دلیل یہ ہے کہ اگر پیغمبر گناہ بڑے کرے جیسا کہ زنا اور
لواطہ اور چوری ہے یا چہوٹے گناہون کو بار بار بغیر توبہ کے کرے حالت پیغمبری مین
تو اوسکی باتون پر کہ خدا کی طرف سے لاتا ہے اعتماد نہ رہے اور جب اوسکی باتون پر
نہ رہےگا تو آدمیون کو خوف جہنم سے اور اشتیاق بہشت کی طرف اوسکے کہنے سے نہووے
اور جب اونکو خوف اور اشتیاق نہووےگا تو اچہے کام کو نکرینگے اور برے کو نہ چہوڑینگے

اور اسمین فائدہ پیغمبر کے بہیجنے کا جاتا رہتا ہے اور بہیجنا پیغمبر کا عبث ہووےگا اور عبث
اور بے فائدہ کو خدا نہین کرتا اور پہلے نبوت کی چاہیے کہ بڑے گناہ نہ کرے اسواسطے کہ وہ
شخص بڑے بڑے گناہ کر چکا ہووے اوسکی طرف آدمیون کے دل رغبت نہین کرتے اگرچہ
وہ توبہ اور استغفار کرے اور اسیواسطے اگر ایسا شخص وعظ اور نصیحت کرے تو اوسکے حق مین
لوگ کہتے ہین کہ سبحان اللہ کل تو تو فعل حرام اور چوری کرتا تہا اور آج ہمکو وعظ اور نصیحت
کرنے آیا ہے اور جب آدمیون کو پیغمبر کیطرف رغبت نہ ہوئی بلکہ نفرت ہوئی تو نہ
اوسکے پاس آوینگے اور نہ اوسکی بات دل سے سنینگے اور اسمین بہی فائدہ پیغمبری کا
نہووےگا اور ایسے شخص کو پیغمبر کرنا عبث ہووےگا اور عبث اور برے کام سے خدا
پاک ہے اور وہ چہوٹے گناہ کہ باعث نفرت کے ہووین تو اون گناہون کو بہی چاہیے
کہ نبی پہلے نبوت کی اور بعد نبوت کی بہی نکرے اسی دلیل کے باعث سے کہ ابہی ذکر کی
اور وہ گناہ چہوٹے کہ باعث نفرت خلق کے نہووین تو اوسپر کوئی دلیل عقلی تام کہ اوسپر
کوئی اعتراض نہووے کسی کتاب علم کلام مین نہ دیکہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس اعتقاد پر سوائے
اجماع شیعہ کے کہ اوسمین معصوم علیہ السلام یقینی داخل ہوتے ہین کوئی اور دلیل عقلی نہین
ہے **مسئلہ** تیسرا یہ ہے کہ چاہیے نبی عیبون خلقت سے پاک ہووے جیسا کہ اندہا اور
بہرا ہونا اور خلق بری نہ رکہتا ہووے جیسا کہ بخیل ہونا اور ذرہ سی چیز سے ڈر جانا اور
حسد کرنا اور مانند اوسکے اور برے کسب سے بہی چاہیے پاک ہووے جیسا کہ جولاہہ اور
حجام اور حلال خور ہونا اسواسطے کہ یہ چیزین باعث نفرت آدمیون کی ہوتی ہین پیغمبر سے
اور نفرت کے باعث سے فائدہ پیغمبر کا نہین ہوتا اور ایسے شخص کا بہیجنا عبث ٹہرتا ہے اور
عبث کو خدا نہین کرتا **مسئلہ** چوتہا یہ ہے کہ نبی بہتر اور افضل ہین فرشتون سے اسواسطے
کہ خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کہ اختیار کیا خدا نے حضرت آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم
اور آل عمران علیہم السلام کو پیغمبری کے واسطے اور قبول کیا اونکو تمام عالم پر اور عالم مین
فرشتے بہی تہے تو معلوم ہوا تو پیغمبری کہ بڑا مرتبہ ہے قابل اوسکے فرشتے اور عالم کے
لوگ نہ تہے اور دوسری دلیل اسپر یہ ہے کہ فرشتون مین خواہش برے کام کی نہین خدا نے
پیدا کی تو اونکو برے کام سے اپنے تئین بچانے مین کچہہ مشقت نہین ہوتی اور پیغمبرون مین

برے کام کی پیدائی ہے اور اسپر وہ اپنے تئین ہر بڑے اور چھوٹے گناہ سے بچانے از
اور بڑی مشقت ہے کہ آدمی اپنے تئین تمام عمر اپنی خواہش کی چیزون سے باز رکھے
اور ایک لحظہ بھی خدا کا خلاف اون چیزون مین نہ کرے اور حدیث مین آیا ہے کہ بہتر کامون
مین سے وہ کام ہے کہ اوسمین بہت مشقت اور ایذا ہووے اور جب پیغمبرون کے
کام فرشتون سے بہتر ہووین تو پیغمبر فرشتون سے اچھے ہووینگے اور یہ چار امطلب ہے
مسئلہ پانچوان بیچ ثابت کرنے نبوت اور پیغمبری پیغمبر ہمارے کے ہے یعنی محمد بیٹے
عبداللہ کے جان لو کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ کہ بیٹے عبداللہ کے ہین پیغمبر برحق اور سچے
ہین اور اوسپر دلیل یہ ہے کہ اوس حضرت نے دعوی کیا اور کہا کہ مین نبی ہون اور بعد اس
کہنے کے بہت سے معجزے دکھائے اور معجزہ اوسکو کہتے ہین کہ خلاف عادت کے یعنے وہ چیزین
کہ ہمیشہ لوگ اوسکو ایک طرح سے دیکھتے آئے ہین اوسکو نئی طرح سے کرکے دکھاوے کہ اور
کوئی اوسطرح سے نہ کرسکے اور جو شخص کہ بعد دعوی نبوت کے خلاف عادت کے کام کرے
کہ آدمیون سے نہو سکتا ہووے تو وہ نبی ہے ہو ٹھیک جب خدا نے پیغمبر کی اس بات کو
کہ مین خدا کا پیغمبر ہون اور میرے پیغمبر ہونے کی یہ نشانی ہے کہ مین اشارہ سے چاند کو
دو ٹکڑے کردیتا ہون یا مردے کو جلا دیتا ہون سنا اور جانا تو کیونکر پیغمبر کی اس بات کو سچ نکالا
اور حالانکہ اوسپر کوئی چیز چھپی نہین ہے اور بعد سنے اس بات کی خلاف عادت کو کہ بندے سے نہین
ہوسکتا خدا اوس پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر کرے اور یہ بھی جانتا تھا کہ بعد کہنے پیغمبر کے کہ مین پیغمبر ہون
میرے ایسے کام کرنے سے لوگون کو اوسکی پیغمبری کا یقین ہو جاوے گا اور لوگ اوسکو پیغمبر برحق
جانینگے تو یقینی اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے چاہا کہ آدمی اوس شخص کو اچھا جانین
اور نہین تو اوسکے ہاتھ پر ایسا کام کہ بندون سے نہین ہوسکتا نکرتا کیونکہ اگر ایسے کام کو خدا
اوسکے ہاتھ پر کرے اسپر کہ جانتا ہووے کہ وہ پیغمبری کے دعوی مین جھوٹا ہے اور میرے
ایسے کام کے کرنے سے آدمی اوسکو سچا جانینگے اور جو برے کام کہ وہ کہیگا کرینگے تو معاذاللہ
خدا باعث برے کامون کا ہووے گا اور یہ بری بات ہے اور خدا برے کامون سے پاک ہے
اور اگر کہے تو کہ ہمنے مانا کہ خدا برے کام نہین کرتا مگر یہ کہان سے معلوم ہوا کہ اس کام کو
اوسکے ہاتھ پر خدا ہی نے کیا ہے ہوسکتا ہے کہ کسی شیطان یا جن یا فرشتے نے کیا ہووے

یا کسی تارے کا یہ اثر ہووے کہ جو لڑکا اوسکے نکلتے ہی کے ساتھ پیدا ہووے تو اوسکے انام
سے چاند دو ٹکڑے ہوجاتا ہووے یا اوسکے کہنے سے مردہ جی اوٹھتا ہووے یا وہ آگ مین
نہ جلتا ہووے یا جیساکہ چاند اور سورج مین برس دو برس پر گہن لگتا ہے شاید کرور
دو کرور برس پر چاند دو ٹکڑے بھی ہوجاتا ہووے اور پیغمبر کا اشارہ کرنا اور پیغمبر کا اشارہ
کرنا اوسکے وقت کے برابر آگیا ہووے یا جن شیطان نے پیغمبر کو بتا دیا ہووے کہ فلانے
دن فلانی ساعت پر چاند دو ٹکڑے ہو جاوے گا اور اوس پیغمبر نے اوسیوقت اشارہ کیا ہو جسکے
اس باعث سے دو ٹکڑے ہوگیا ہو تو ہم کہینگے کہ ان سب باتون کا ایک جواب ہے وہ یہ ہے
کہ جب ہم ثابت کرچکے کہ خدا کوئی برا کام نہین کرتا اور جو کام کہ اوسکا کرنا ضرور ہووے اوسکو
چھوڑتا نہین ہے اور اسمین شبہ نہین ہے کہ جھوٹے پیغمبر کے ہاتھ پر ایسے کام کا ہونا کہ بندون
سے نہین ہوسکتا اگرچہ جن یا شیطان یا تارے کے باعث سے ہووے یا اور چیز کے سبب سے
ہووے باعث گمراہی آدمیون کی اور برے کام کرنے کا ہوتا ہے تو اوسوقت مین خدا پر
ضرور ہے کہ یا تو اوس پیغمبر کو پیغمبری کے دعوے سے باز رکھے یا جن یا شیطان کو اوسکے ہاتھ پر
ایسا کام نہ کرنے دے اور باز نہ رکھنا ایسے وقت مین برا ہے اور اسکے مشابہ وہ بات ہے
کہ شاعر نے کہے ہے شعر اگر بینی کہ نابینا و چاہ است + اگر خاموش بنشینی گناہ است + اور جب
یہ ضرور ہوا تو خدا اوسکو ترک نہ کرے گا اور اوس حضرت کے معجزے بہت سے ہین اس رسالہ مین ہم
ان معجزون پر اختصار کرتا ہون ایک معجزہ اونمین سے یہ ہے کہ ایکدن اون حضرت نے چاند
کی طرف جو ہین اونگلی کا اشارہ کیا وہ دو ٹکڑے ہو گیا اور یہ معجزہ اتنا مسلمانون مین مشہور
ہے کہ کسی جوان اور بوڑھے اور عالم اور جاہل اور احمق و عاقل پر چھپا نہین ہے اور جس
چیز کی بہت سے ایسے لوگ خبر دیوین تو وہ چیز یقینی سچی ہوتی ہے خواہ وہ لوگ یہودی
ہووین خواہ نصرانی ہووین خواہ مسلمان ہووین اور خواہ ہندو اور اسی باعث سے سبھے
کہ وہ شہر کہ ہمسے ہزارون کوس پر ہین جیسا کہ چین اور بخارا اونکے ہونے کا ہمکو یقین ہندو مسلمانون
کے کہنے سے ہو جاتا ہے اور اسیطرح سے بہت سی فرنگیون کے کہنے سے ہمکو نئی دنیا کے ظاہر ہونے
کا یقین ہو گیا ہے اور اسمین شبہ نہین ہے کہ خبر دینے والے چین اور بخارا اور نئی دنیا کے
اگر خبر دینے والے اس معجزہ کی زیادہ نہین ہین تو کم بھی نہین ہین اور جبکہ اون چیزون مین یقین

ہوتا ہے تو اس معجزہ کا بہی یقین ہو دیگا دوسرا معجزہ اونمین سے قرآن ہے کہ اب تک باقی ہے
اور قرآن کا معجزہ ہونا کئی طرحون سے ہے ایک اون طرحونمین سے اسلوب ہے یعنے اسکی طرح
بیان کی عجیب ہے کہ کسی خطبون مین اور نہ قصیدون مین ہے اور یہ بات ہر اک آدمی پر ظاہر نہین
ہوتی بلکہ جو شخص کہ فصیحون کے قصیدے اور خطبے اور کلام وعظ اور نصیحت عرب کی دیکھہ چکا ہووے
تو اوسپر ظاہر ہوتا ہے اور اسی باعث سے تہا کہ جب مینے یہ بات اوائل تحصیل علم مین سنی تہی تو
کچھہ مین نہ سمجھتا تہا اور بعد گذرنے کچھہ زمانے کے کہ مینے کچھہ کلام عرب کے سنے اگرچہ جیسا چاہیے
ویسے تو کہان دیکھے مگر پہر بہی مجھپر ظاہر ہوا کہ واقعی اسکا طور بیان کا کسی سے نہین ملتا اور
جو کوئی کہ بہت سے خطبے اور قصیدے فصیحون کے دیکھے اور عرب کے کلام مین مہارت بہم پہونچاوے
تو اوسپر نوبت سے عجائب قرآن کے ظاہر ہوتے ہوویںگے اور دوسرے اون طرحونمین سے
فصاحت ہے اور فصاحت اوسی کہتے ہین کہ کلام مین ایسی لفظین نہووین کہ سننے مین بری
معلوم ہووین اور زبان سے اوسکا نکلنا مشکل ہووے اور نہ ایسی لفظین ہووین کہ اونکے
معنی کا پہچاننا موقوف اوپر غور اور فکر کی تلاش کے ہووے اور اوسکو بہی پہچاننا ہر ایک کا
کام نہین ہے بلکہ یا تو اصل عرب کہ اونکو اسمین سلیقہ ہوتا ہے یا وہ شخص کہ اونکو اسمین مہارت اس
علم کی کتابین دیکھنے سے ہوئی ہووے جانتا ہے جاننا چاہیے کہ خدا نے ہر اک جاہل اور بے عقل پر
یہ تکلیف نہین دی کہ کتابون علم فصاحت سے دیکھہ کے قرآن کی فصاحت پہچانے بلکہ ان لوگون
کو اور صاحب علم وعقل کو بہی کفایت کرتا ہے کہ اوسکی فصاحت کو اسطرح سے پہچانے کہ اہل
عرب کے کہ وہ ہمیشہ خطبے اور قصیدے فصیح کہتے تہے اونہون سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کبہی کہا کہ دس سورہ اسطرح کے کہلاؤ اور کبہی کہا کہ ایک سورہ اسطرح کا کہلاؤ اور جب
ایک سورہ بہی اوسطرح کا نہ لاسکے اور عرب ایسے کہ قرآن اونہون کی زبان مین تہا اور وہ اہل
خطبے اور قصیدے فصیح کہتے تہے ایسے حرص رکہتے تہے کہ اونکی پیغمبری کو باطل کرین اور اون حضرت
کو ذلیل کرین اور پہر بہی اوسکے مقابل مین ایک بہی سورہ نہ لائے اور لڑائی کہ اوسمین اونکی
جانین جاتی تہین اور قید ہونا لڑکون کا اور بہائی بندون کا قبول کیا تو معلوم ہوا کہ اونسے
مقابلہ اون سورون کا نہوسکتا تہا اسواسطیکہ آدمی آسان کے ہوتے ہوئے مشکل کو اختیار
نہین کرتا اور اسمین شبہہ نہین ہے کہ مقابل ایک سورہ کے لانا کہ آسان تہا کہ اونسے ہوسکتا تہا تو

یقینی لڑائی پر کہ اوسمین ہزارون چیزون کا ضرر تہا اختیار کرتے اور اگر کوئی کہے کہ قرآن
کا معجزہ ہونا تو یقینی ہے مگر یہ کہان سے معلوم ہوا کہ جسپر یہ قرآن نازل ہوا تہا وہ محمد بیٹے عبد اللہ
کے تہے ہو سکتا ہے کہ کوئی پیغمبر محمد نام سچا آیا ہووے اور یہ قرآن اوسکا معجزہ ہووے اور
پہلے اوسنے ملاقات اسکیلیے مین محمد بیٹے عبد اللہ سے کی ہووے اور جب اوسنے کہا ہووے
کہ مین پیغمبر ہون تو اونہین اوس شخص نے مار ڈالا ہووے اور قرآن کو اپنا معجزہ ٹہرایا ہووے
تو ہم کہینگے اوسکے جواب مین پہلے یہ بات بہت مشکل ہے کہ کوئی کسیکو مار ڈالے اور کسی پر
ظاہر نہووے اور دوسرے اگر یہ بات ہوتی تو وہ خبرین کہ خدا نے اوس سچے پیغمبر کے حق
مین کہی تہین یا مدد اور یاری کا وعدہ کیا تہا چاہیے تہا کہ اوسکے حق مین نہوتین لیکن جسپر
کہ قرآن مین خبر دی تہی اور وعدہ کیا تہا وہ خبرین اونہین محمد بیٹے عبد اللہ کے حق مین ہوئین
تیسرے یہ کہ اگر معاذ اللہ محمد بیٹے عبد اللہ کے جہوٹے ہوتے اور اسطرح کا اونہون نے کام کیا تہا
تو خدا پر ضرور تہا کہ اونکے جہوٹ کو ظاہر کر دے تا کہ لوگ اونکے کہے پر عمل نکرتے اور گمراہ نہوتے
اور خدا اوس کام کو کہ ضرور ہووے نہین چہوڑتا اور جبکہ خدا نے اسطرح سے نہ کیا تو ہمنے جانا
کہ محمد کہ بیٹے عبد اللہ کے تہے سچے اور برحق تہے اور تیسرا معجزہ خبر دینا غیب کا ہے اور اون حضرت
نے بہت سی خبرین غیب کی دی ہین کہ کچھہ اونمین سے پائی گئی ہین اور کچھہ اس باعث سے کہ اونکا
وقت ابہی نہین آیا باقی ہین اونمین سے کچھہ خبرین ذکر کرتا ہون پہلے یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خلیفہ یا امام بعد میرے قریش مین سے بارہ ہونگے اور امام بارہوان بسبب ظلم مخالفون کے چہپیگا
اور یہ بات ایسی ہے کہ سنی اور شیعہ سب اوس حضرت سے روایت کرتے ہین اور شبہہ نہین
ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور اونکی اولاد کہ قابل امام ہونے کے تہی اور اونہون نے
دعوی امامت کا کیا اور اوسکے موافق معجزے اونہون نے دکہلائے بارہ ہوئے اور اگر رسول خدا
غیب کو نجانتے تو ہوسکتا تہا کہ ویسے ہی تعداد یا تیرہ چودہ ہو جاتے یا بارہوان امام بسبب
ظلم مخالفون کے غائب نہوتا یا آٹہوان نوان غائب ہوتا اور دوسرے یہ ہے کہ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام کو رسول خدا نے خبر دی تہی کہ قتل کرنے والا تمہارا ابن ملجم مرادی
ہووےگا اور وہ ماہ مبارک رمضان مین تمہارے سر پر تلوار مارےگا کہ اوسکے خون سے
تمہاری ڈاڑہی سرخ ہووے گی اور تیسرے یہ ہے کہ پہلے پیدا ہونے کے اور بعد پیدا ہونے

حضرت امام حسین علیہ السلام کے اور اکثر وقتون مین خبر شہید ہونے اوس حضرت کی دی اور بعض
معدنون مین جگہہ دفن سے بہی خبر دی تہی اور یہ سب چیزین موافق فرمانے اوس جناب کے
ظاہر ہوئین اور جو سچے یہ ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا تہا کہ مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح من
رکبہا نجے و من تخلف عنہا غرق و ہوی یعنے مثال اہلبیت میرے کی مانند کشتی نوح کے ہے
کہ جو اوسپر سوار ہووے تو نجات پاتا ہے اور جو اوس سے منہ پہیرے اور سوار نہووے تو غرق
اور ہلاک ہوتا ہے اور اوسکو بہی سنی اور شیعہ سب اوس حضرت سے روایت کرتے ہین اور اسمین
شبہہ نہین ہے کہ جو کہ اہلبیت اوس حضرت سے خلاف کرتا ہے تو اوسکے اعتقادات مین ایسی
چیزین ہوتے ہین کہ ہر عاقل پر اوسکا ہلاک ہونا آخرت مین ظاہر ہوتا ہے تہوڑے ایسے اون لوگون
کی کہ جو لوگ اہل بیت کی خلاف کرتے ہین اعتقادات باطنی ذکر کرتا ہون تا اس خبر کا سچا ہونا تجہہ
ظاہر ہووے پہلا فرقہ اون لوگون سے کہ اہلبیت کی کشتی پر سوار نہوئے یعنے اہلبیت کی تابع اصول
و فروع مین نہوئے وہ قوم سنی ہین اور یہ لوگ اگرچہ ظاہر مین کہتے ہین کہ ہم اہل بیت کی دوستدار
اور تابع حکم ہین مگر دلمین دشمن اور مخالف ہین دلیل اسپر کہ یہ لوگ دلمین دشمن اور مخالف
ہین یہ ہے کہ اونکی وہ کتابین کہ اونکو بہت صحیح جانتے ہین اوسمین ایسے لوگون سے کہ وہ دشمن
اہلبیت کے تہے جیسے خارجی اور وہ لوگ کہ بعضے اہلبیت علیہم السلام کو معاذ اللہ ناسزا اور ظالم
کہتے تہے حدیثین روایت کرتے ہین اور جابر انصاری کہ اہلبیت ع سے ستر ہزار حدیث
روایت کرتے تہے اس باعث سے کہ وہ رجعت کے قائل تہے اونکی حدیثون کو روایت نہین کرتے
اور اسمین شبہہ نہین ہے کہ اہل بیت کی ہزارون حدیثون سے ظاہر ہوتا ہے کہ رجعت ہوویگی
اور اس باعث سے کہ شیعہ اصول و فروع مین کبہی اہلبیت سے انحراف نہین کرتے ہمیشہ رجعت
کے قائل رہے ہین جناب غفران مآب طیب اللہ رمسہ یعنے پاک کرے خدا تعالی اونکی قبر کو
کتاب مواعظ تیرہوین عقیدے کے جواب مین یون فرماتے ہین کہ خلاصہ اوسکا یہ ہے
کہ اے گروہ مسلمین حق تعالی کو حاضر ناظر جانکے انصاف سے ملاحظہ کرو کہ آیا کبہی سنا ہے
کہ کوئی جماعت و قوم دعوی اس بات کا کرے کہ ہم فلانے پیغمبر یا امام یا فلانے عالم
کے پیرو ہین اور پہر کسی مسئلہ مین اصول سے یا فروع سے وہ قوم اوس پیشوا کے
کسی قول یا فعل کو حجت اور دلیل اپنی نہ ٹہراوے اور اوسپر عمل نہ کرے یہ امر اب تک کسی دین اور

مذہب مین نہین سنا ہو سبحان اللہ مقام تعجب ہے کہ اہل خلاف اصول دین مین تو پیرو ابو الحسن
اشعری کے اور فروع دین مین کسی ایک کے اونکے چار امامون سے یعنے حنبل اور شافعی
اور مالک اور ابو حنیفہ کے تابع ہووین جیسا کہ ساری کتابین اونکی ان امور سے بہری
ہین اور جب مقام جدل اور نزاع کا آتا ہے تو دعوے کرنے لگتے ہین تابعدار اہلبیت
علیہم السلام کے ہین اور شیعہ اثنا عشریہ اونکے برخلاف ہین یہ نا انصافی ملاحظہ کیا چاہیے
حالانکہ شیعہ اثنا عشری اصول و فروع سب مین ہمیشہ اقوال اور افعال اہلبیت علیہم
السلام کے تابع ہین اور اونکو اپنی حجت اور دلیل قرار دیتے ہین جیسا کہ انکی کتابین ان باتون
سے بہری ہین جو چاہے ملاحظہ کرے اور جب ثابت ہوا کہ یہی لوگ مخالف ہین تو اب کچہہ اعتقاد
اونکی کہ اون سے اونکی ہلاکت معلوم ہوتی ہے ذکر کرتا ہون چاہیے کہ مومن کان دل سے ان
باتون پر دہرے اور یاد رکہے اور اونکے فریب مین نہ آوے اون اعتقادون سے یہ ہے کہ کہتے
ہین کہ خدا کے نہ بدن ہے اور نہ کسی طرف مین ہے پہر قیامت مین خدا کو مومن دیکہینگے
اور یہ بات ایسی ہے کہ تمام عاقلون کی عقل کے خلاف ہے اسواسطے کہ جس چیز کا بدن نہووے
اور کسی طرف نہووے بلکہ وہ چیز کہ اوسکا بدن شفاف ہووے اور کسی طرف مین ہووے
تو وہ نظر نہین آتی تو کسطرح سے وہ چیز کہ اوسکی نہ بدن ہووے اور نہ کسی طرف مین ہووے
نظر آویگی اور جب تو یہ بات اونکی سن چکا تو خیال کر کہ سنیون کو قیامت مین اگر خدا انکو کہینگے
تمکو عقل دی اور بعد اوسکے مینے تمکو تکلیف اس بات کی دی کہ عقل سے مجکو پہچانو اور تمنے
خلاف اپنی عقل کے اور عقل تمام عاقلون کے اس بات کا کہ خدا قیامت مین نظر آویگا
کیون اعتقاد کیا اور اس اعتقاد پر اونکو جہنم مین ڈالے تو بجا ہوویگا اور خدا اسمین ظالم
نہووے گا سب عاقلون پر ظاہر اور روشن ہے کہ اس بات کا عذر سوا اسکے کچہہ اور کچہہ
نہین ہو سکتا اور دوسرا اعتقاد اونکا یہ ہے کہ خدا اگر چاہے تو پیغمبر کو جہنم مین ڈالے
اور شیطان کو بہشت مین لیجاوے اور جو چیز کہ بندون سے نہین ہو سکتی اوسکی تکلیف
بندون کو دے سکتا ہے جیسا کہ اندہے کو تکلیف اسکی دے کہ قرآن مین جہان نقطے چاہئین
نقطے دیوے اور زمین گیر کو تکلیف کرے کہ وہ آسمان پر اوڑ جاوے اور ان دونو باتو مین
ظلم ہوتا ہے اور خدا تعالی نے بہت مقامون مین قرآن سے فرمایا ہے کہ مین بندون پر

ظلم نہین کرتا اور طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا بلکہ طاقت سے کم تکلیف کرتا ہون اور یہی
اور اونکے بڑے بڑے عالم ان آیتون کے معنون کی طرف ہرگز نظر نہین کرتے اور جن باتون
کا ذکر ہوا اعتقاد کرتے ہین تو اس اعتقاد مین بہی اگر انسے خدا کہے کہ مینے اپنی کتاب مین
کہ تم پڑہتے تہے اور دیکہتے تہے کہا تہا کہ مین بندون پر ظلم نہین کرتا ہون اور پہر تمنے دیکہ
سکے یہ اعتقاد ظالم ہونے میرے کا کسطرحسے کیا آیا تم میرے پیغمبر اور کتاب کا ایمان نہ
لاتے تہے اور اسپر اونکو عذاب کرے تو اسکا کیا عذر کرینگے اور اسیطرحسے بہت سے اونکے
اعتقاد برے برے ہین کہ اگر اون سبکا ذکر کرون تو بہت طول ہو جاوے اسواسطے انہی
پر اختصار کیا اور عاقلون کے واسطے اتنی باتین اونکے ہلاک ہونے کی واسطے کفایت کرتی ہین
فائدہ اس جگہہ پر یہ شبہہ ہین کہ اونکے جواب سے خبردار ہونا مؤمن کو ضرور ہے وہ یہ
ہین کہ ان معجزون کو اپنے پیغمبر سے نقل کرتے ہین ہو سکتا ہے کہ پیغمبر نے کوئی معجزہ نہ دکہایا
ہووے بلکہ بعضے مال کے لالچ سے اور بعضے اونکی شجاعت کی خوف سے اور بعضے پاس قرابت
سے ایمان لائے ہووین اور بعد ایمان لانے کے اونکے واسطے بڑے بڑے معجزے بنا کے
مشہور کیئے ہووین یا ایسی چیزین کرکے دکہائی ہووین کہ احمق اور بے عقلون نے جانا کہ
وہ پیغمبر ہین اور لوگون نے بسبب لالچ مال کے یا خوف تلوار سے یا قرابت کی پاس یا جو چیزین
کہ یقینی معجزے ہین اونکا دعوی کیا ہووے مگر موافق اوسکے نہ کر سکے ہووین یعنے کسی چیز
کی خبر دی ہووے کہ فلانے وقت مین ہوویگی اور وہ چیز نہوئی ہووے یا اشارہ آفتاب کی
طرف کیا ہووے اور دو ٹکڑے نہوا ہووے یا قرآن کا مثل کافرون سے مانگا ہووے
اور انہون نے اوسیطرح کا کلام لا دیا ہووے لیکن ان سب باتون کو مسلمانون نے
چہپا ڈالا ہووے تا یہ کہ اونکے پیغمبر کا پیغمبر ہونا ثابت ہووے ہان اگر کافران
معجزون کو حضرت سے بیان کرتے تو یقینی معلوم ہوتا کہ وہ پیغمبر سچے تہے اور جبکہ
یہ بات نہوئی ہووے تو پیغمبر ہونا محمد بیٹے عبد اللہ کا ثابت نہووے گا ان شبہون
کے جواب مین ہم کہین گے کہ حضرت رسول خدا نے پیغمبر ہونے کا دعوی کیا تہا ہو اسپر
مسلمان اور کافر اور فرنگی سب اس بات کو مانتے ہین کہ محمد بیٹے عبد اللہ نے پیغمبری کا
دعوی کیا تہا بعضے لوگون نے اونکو سچا جانا اور بعضون نے جہوٹا جانا اور جب دعوی

کرنا پیغمبری کا ثابت ہوا تو ہم کہتے ہین کہ یہ دعوی کرنا چار حال سے خالی نہین یا تو انہونے
بعد دعوی پیغمبری کے معجزہ دکہایا یا معجزہ نہ دکہایا اور دعوی پیغمبر ہونے کا بے معجزے کے
کرتے تہے بعضے لالچ مال سے اور بعضی خوف شجاعت اون کے گروہ سے اور بعضے بے عقلی
سے اونکا ایمان لائے اور بعد ایمان لانے کے اونکے واسطے بڑے بڑے معجزے بنا لیئے
یا دعوی پیغمبر ہونے کا کیا اور ایسی چیزین کر دکہائین کہ احمقون کو معلوم ہوا کہ وہ پیغمبر
ہین اور عقلمندون نے بسبب لالچ مال یا خوف تلوار یا پاس قرابت سے اونکی جہوٹے ہونے
کو چہپایا اور دعوے پیغمبر ہونے کا کیا اور دعوے بڑے معجزون کے دکہانے کا کیا مگر دکہا نسکے
یعنے اشارہ چاند کیطرف کیا اور وہ دو ٹکڑے نہوا اور کسی چیز کی خبر دی کہ فلانے وقت مین
ہوویگی اور وہ نہوئی اور مسلمانون نے ان باتون کو چہپا ڈالا پہلی صورت مین ہمارا
مطلب ثابت ہوتا ہے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر برحق تہے اسواسطے کہ پیغمبر
برحق اور سچا اوسیکو کہتے ہین کہ بعد دعوے کے معجزے دکہاوے اور دوسری صورت نہین
ہو سکتی اسواسطے کہ جو شخص عاقل اور فہمیدہ ہووے تو دعوی پیغمبر ہونے کا بے معجزے
اور دلیل کے نہین کرتا بلکہ کسی چیز کا بغیر دلیل کے دعوی نہین کرتا بلکہ اور اونکے عاقل
ہونے پر دلیل پہلی یہ ہے کہ جو کوئی عبادات اور معاملات کے مسئلو نمین غور کرے تو
اوسپر ظاہر ہوتا ہے کہ اون حضرت کو نہایت عقل تہی اور دوسرے یہ ہے کہ عاقل اور احمق
ہونا آدمی کا اوسکے احوال سے ظاہر ہو جاتا ہے خواہ وہ شخص کسی چیز کے دعوے مین جہوٹا
ہووے یا سچا مؤمن ہووے یا کافر اور اسی باعث سے ہے کہ ہم فرنگی کے عقلمند ہونیکو مانتے ہین
اور فرنگی ہمارے پیغمبر کے عاقل ہونے کا اقرار کرتے ہین اور تیسرے یہ ہے کہ اگر حضرت بے معجزے کے
پیغمبری کا دعوی کرتے تو کافرون سے جو کہ عاقل اور فہمیدہ تہے وہ کہتے ہین کہ ہم مین
اور تجہمین کیا فرق ہے کہ تو پیغمبر ہوا اور ہم نہین ہین اور تہوڑے دلون مین آدمیون کی
نظر سے گر جاتے اور کوئی اونکو پیغمبر سمجہتا اور جب اون حضرت کا عاقل ہونا ثابت ہوا
تو اونکا دعوی کرنا بے معجزے کے نہ ہو سکیگا اور تیسری صورت بہی نہین ہو سکتی ایک
تو اسواسطے کہ اگر حضرت لوگون کو فریب دیتے تو بے عقل اور احمق اونکے فریب مین آجاتے
اور باقی لوگ کہ فہمیدہ اور عاقل تہے کیونکر فریب مین آتے اور دوسرے یہ کہ اون لوگون

سے کہ فریب سے چاہتا تہا کہ اپنی پیغمبریکو ثابت کرین تو اونکے فریب کی باتین ظاہر ہوگئین جیسا
کہ مسیلمہ کذاب نے بعد دعوے نبوت کی چہوٹے منہ کی شیشے مین انڈا مرغ کا ڈالا تہا سبب اسکے
کہ شیشہ یا انڈا ٹوٹے اور پر کٹی ہوئی چڑیا کو اوڑایا تہا پہلے فریب کی طرح یہ ہے کہ انڈے
کو سرکۂ انگور مین یا کسی اور چیز مین مدت تک رکہے تو نرم ہو جاتا ہے اور نرمی کے باعث سے
شیشہ مین داخل کرنا بہت سہل ہو جاتا ہے اور پہر پانی مین رکہے تو سخت ہو جاتا ہے اور پر کٹے
کبوتر کو بعض تدابیر سے کبوتر باز اوڑاتے ہین اور جو تہی صورت یہی لکہی سبب سے نہین ہو سکتی
پہلا سبب یہ ہے کہ ایسی باتون کو اگر چہپاتے تو وہ لوگ چہپاتے کہ مومن خالص تہے اور سب
سب مومن خالص نہ تہے بلکہ اکثر اونمین سے منافق تہے یعنے ظاہر مین مسلمانون کی طرح سے
نماز و روزہ کرتے تہے اور دل مین کافر تہے اور بعضے کافر ہی مال کے لالچ سے جہاد کرتے تہے
اور حضرت کے ساتہہ رہا کرتے تہے اور جب کوئی بات کہ حضرت اوسکی خبر دیتے تہے اور وہ اوسکی
حقیقت کی طرف پہونچے جاتے تہے اور موافق ناقص اونکے کی جب وہ خبر خلاف اون حضرت کے
کہنے کی ہوتی تہی تو بے اختیار کہتے تہے کہ یہ بات جسطرح سے کہ تمنے کہی تہی کیون نہ ہوئی اور اسی قسم
سے وہ خبر دہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا تہا کہ مکے کی فتح کرکے ہم مسجد الحرام مین
داخل ہونگے اور بعد اوس خبر کے حضرت متوجہ مکے کے ہوئے اور قریب مکے کے جب پہونچے تو
حضرت نے کافرون سے صلح کی تو عمر نے کہا کہ تم تو کہتے تہے کہ مکے کی فتح کرکے ہم مسجد الحرام مین داخل
ہوونگے اور فتح نہوئی حضرت نے اوسکے جواب مین کہا کہ مینے یہ نہین کہا تہا کہ اسی سال مین فتح
ہووے گی اور دوسرا سبب یہ ہے کہ معجزے کو اکثر حضرت اون لوگون کے سامنے کرتے تہے کہ اونکو
حضرت کے پیغمبر ہونے کو نہ مانتے تہے پس اگر معجزہ نہ دکہا سکتے تو بالغرض سب مسلمان اس بات
کو چہپاتے مگر کافر اور منکر اونکی پیغمبری کی تو ضرور اوسکو نقل کرتے اور کہتے کہ تو نے فلانی
فلانی جگہہ مین معجزہ دکہانے کو چاہا اور نہ دکہا سکا اور پہر تجہسے چاہتا ہے کہ ہم تیرے تابع
ہووین اور تیری بیعت کرین اور تیسرے یہ ہے کہ اگر مسلمان حضرت کے مزار اور مخالف خبر کو
چہپاتے تہے تو کیون نہ چہپایا فتح ہونے مکہ کو اوس سال مین کہ حضرت مکہ مین تشریف لیگئے
اور اسمین شبہ نہین کہ فتح نہ ہونا مخالف ظاہر خبر کے تہا اسواسطے کہ جو کوئی غیب کی باتین
جانتا ہو دعوے اور کہے کہ اس شہر کو ہم فتح کرینگے اور فلانے مکان مین جاکے بیٹہینگے اور اسی

اوس خبر کے آپ ساتہہ وزیر و امیر اور لشکر اپنے کے متوجہ اوس شہر کے ہووے اور وہ شہر فتح
نہووے تو یہ فتح نہونا اوسکی ظاہر خبر کے مخالف ہووے گا اور اگر مسلمان حضرت کی ضرر کی خبر
کو چہپاتے تو کیون نہ چہپایا جیتے رہنے اوس یہودی کو کہ حضرت نے خبر دی تہی کہ وہ یہودی
مرجاوے گا اور کیون نہ چہپایا اوس قصہ کو کہ حضرت نے ایک مسلمان سے وہ آیتین کہ اونمین
بیان پیدائش آدمی کا تہا لکہواتی تہے اور بعد اون آیتون کے لکہنے والے نے کہا تبارک اللہ
احسن الخالقین حضرت نے فرمایا کہ ان لفظون کو کہ تونے کہا اسکو بہی لکہہ کہ اسیطرح سے خدا کی
طرف سے نازل ہوا ہے اوسکو یہ وہم ہوا کہ حضرت اسیطرح سے لفظون کو سنکر لکہہ رکہتے
ہین اور اس باعث سے وہ شخص کافر ہو گیا اور اسمین شبہ نہین ہے کہ خیال تہمت کا حضرت کی
طرف ہوتا تہا اور قرآن کا معجزہ ہونا اس تہمت سے جاتا تہا اور جو تہے یہ ہے کہ جیسا ہمکو حضرت
کے اصحاب کا احوال دیکہنے اور سننے سے اسکا یقین حاصل ہوا کہ مسلمانون مین بعضے بڑے
دنیا دار اور حریص مال کی طرف رکہتے تہے اور بعضے بڑے احمق اور بعضے عقیل تہے اور بعضے
نامرد اور لوڑہے تہے اور بعضون کو خدا کا اور قیامت کا خوف و ڈر نہ تہا اسیطرح سے ہمکو
اسکا یقین ہو گیا ہے کہ اونمین سے بعضے دیندار تہے اور دنیا اور مال کی طرف کچہہ رغبت
نہ رکہتے تہے اور خدا اور آخرت سے بڑا ڈر اور خوف کرتے تہے اور بڑے شجاع اور جوانمرد تہے
اور جب تو اس بات کو خوب دریافت کر چکا تو اب تو خیال کر کہ اگر حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ معاذ اللہ جہوٹے ہوتے اور مکار تو اگر دنیا دار مال اور دنیا کی لالچ سے یا نامرد اور
لوڑہے خوف تلوار سے اور احمق اپنی بے عقلی سے اور قریب پاس قرابت سے اور بیدین
اپنی بے دینی سے حضرت کے جہوٹے اور مکار ہونے کو چہپاتے تو چاہیے کہ بیگانہ ہونیکے
باعث سے اور دیندار سبب خوف خدا اور آخرت کے اور عاقل اپنی عقل سے جہوٹے ہونے
کو پہچانتے اور شجاع اور زاہد بسبب بے رغبت دنیا سے اپنی شجاعت اور بے رغبتی دنیا کے
باعث سے اونکے جہوٹے اور مکار ہونے کو ظاہر کرتے اور ان باتون کو تو اگر خوب غور کریگا
دیکہیگا تو جانیگا کہ اس سے بہتر جواب اس شبہ کا نہین ہو سکتا اور اگر ان سب جوابون کے
سننے پر بہی تیرے دلمین شیطان شبہ ڈالے اور کہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کہ شجاع ہین
انہون نے بسبب قرابت کے اور دیندارون نے بسبب معقولیت کے اور زاہدون نے لوڑہ

ہونیگے اور عاقلون نے بسبب حرص مال اور دنیا کے اونکے جہوٹے ہونے کو ظاہر نہ کیا ہووے
ہم تو کہین گے کہ اس بات کے ہمارے پاس دو جواب ہین پہلا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت کا
جہوٹا ہونا کسی عاقل اور زاہد اور دیندار پر ظاہر ہوتا تو یہ لوگ اگر خوف تلوار سے یا لالچ
دنیا اور مال سے حضرت کے منہ پر اور سامنے نہ کہتے تو اپنے لڑکے بالون سے گہر مین اور دوست
شناسون سے خلوت مین اس بات کو ظاہر کرتے اور رفتہ رفتہ یا تو عورتون اور لڑکون کی زبانی
سے یا دوست کے شجاع یا دیندار ہونے کے باعث سے یہ بات مشہور ہو جاتی جیسا کہ شاعر
کہتا ہے سرٌ کل سر جاوز الاثنین شاع یعنے جو بات کہ چہپی ہوئی کہ دو شخصون سے تیسرے
تک پہونچے تو وہ مشہور ہو جاتی ہے اور بعضون نے اس بیت کے یہ معنے کہے ہین کہ جو بات کہ
ہونٹون سے باہر نکل کے دوسرے تک پہونچی تو وہ مشہور ہو جاتی ہے اور جب یہ بات مشہور
نہوئی تو معلوم ہوا کہ حضرت نے موافق دعوے کے معجزے دکہائے اور جو شخص اسطرح سے
کرے تو وہ نبی ہوتا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر سب مسلمان ان باعثون سے حضرت کے
جہوٹے ہونیکو چہپاتے تو حضرت امیر المؤمنین کہ بڑے عاقل اور کامل اور معتمد علیہ تہے اور نفسانیت
سے پاک اور مبرا تہے اور کافی ہے اونکی فضیلت مین یہ کہ اونکے دشمن اونکی تعریف کرتے تہے
والفضل ما شهدت به الاعداء یعنے فضیلت وہ ہے کہ دشمن جسکی تعریف کرین جیسا کہ عمر دشمن
خاندان اہلبیت باوصف اوس شقاوت اور عداوت دلی کے حضرت کے کمال کو دیکہہ کر بارہا کہتا
تہا لولا علی لهلک عمر یعنے اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوتا اور زاہد اور شجاع تہے جیسا کہ معاویہ
باوصف شدت عداوت کے بارہا حضرت کی مدح کرتا رہتا تہا اور ابن ابی الحدید کہ عالم سنیون
کا ہے یون حضرت کے بیان فضائل لکہتا ہے کہ جب حضرت کی شجاعت کو دیکہو تو معلوم ہوتا ہے
کہ رستم زال سے زیادہ تہے اور جبکہ اونکی فصاحت کی طرف خیال کرو تو معلوم ہوتا ہے کہ فصیح
ترین فصحاے عرب مین سے تہے اور انہین کے باب مین کہا گیا ہے کہ کلام اونکا دون کلام الخالق
فوق کلام المخلوق ہے یعنے کلام معجز نظام اونکا کلام خالق سے کمتر ہے اور کلام مخلوق سے
برتر اور اگر اونکے زہد اور پرہیزگاری اور ترک دنیا کو کوئی دیکہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ زاہد
ترین مردم تہے ہرگز کبہی پیٹ بہر کے اون حضرت نے نہین کہایا اور کہانا اور پوشاک اونکی سب سے
زیادہ تر سخت اور درشت تہی سوکہے ٹکڑے روٹیون کی ایک تہیلی مین واسطے اپنے بند کر رکہتے تہے

اور اوسکے منہ پر مہر کرتے تہے کہ مبادا کوئی شخص اونکی فرزندون مین سے اوسمین گہی یا روغن
زیت ملا دیوے اور اسیطرح سے بہت سی تعریف اور مدح حضرت کی اوسنے باوصف مخالف ہونے
مذہب کے لکہی ہے پس وہ حضرت یقینی اس بات کو نہ چہپاتے اسواسطے کہ نہ تو نامرد تہے کہ اسکے
تلوار سے ڈر جاتے اور نہ بے عقل تہے کہ کسیکی بات کو بے دلیل مان لیتے یا اونکو کوئی فریب دیتا
اور نہ وہ مال دنیا پر حرص رکہتے تہے کہ اوسکے لالچ سے اس بات کو چہپا ڈالتے اور نہ قرابت کا
پاس ناحق بات مین کرتے تہے بلکہ اکثر قریبون کو ناحق بات کے کرنے پر مارتے تہے جیسا کہ مشہور ہے
کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے عقیل کے مسلمان نہ ہونے پر جب چاہا کہ تلوار سے مارین تو
عقیل مسلمان ہو گئے اور کہا کہ مین خوف تلوار سے نہین مسلمان ہوا بلکہ جب تمنے بہائی ہو کے
مسلمان نہونے پر تلوار کہینچی تو مینے جانا کہ مسلمان ہونا خوب چیز ہے اسواسطے مینے اسلام کو اختیار
کیا اور یہ جو تونے کہا تہا کہ اگر کافران معجزون کو حضرت رسول خداؐ سے نقل کرتے تو یقینی معلوم ہو جاتا
کہ وہ پیغمبر برحق تہے اور جب یہ بات نہ ہوئی تو اونکے سچے ہونے کا یقین نہ ہووے گا اوسکے دو جواب
ہین پہلا جواب یہ ہے کہ کافر اگرچہ زبان سے کسی معجزہ کا اقرار نہین کرتے مگر بعضے معجزے مین جیسا
کہ قرآن ہے اونکا احوال کہہ دیتا ہے کہ وہ معجزہ ہے اسواسطے کہ آدمی آسان کے ہوتے ہوے
مشکل کو نہین اختیار کرتا اور جبکہ اونہون نے لڑائی کو کہ اوسمین ہزارون آفتین ہین اختیار کیا
اور دس سورے قرآن کے سے بلکہ ایک سورہ نہ لائے تہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ دلمین اوسکے
معجزہ ہونے کو مانتے تہے اگرچہ زبان سے نہ کہتے تہے اور بہت سی چیزین آدمی کے حال سے معلوم
ہو جاتی ہین اگرچہ آدمی زبان سے اوسکے خلاف ظاہر کرے یا نہ کرے مانند بیماری کے اور خجل
یعنے کہسیانی ہونے کے کہ دونون یہ حال آدمی کے معلوم ہو جاتے ہین اگرچہ زبان سے اونکا
انکار کرے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اگرچہ کافرون نے اون حضرت کے معجزون کو حضرت سے
نقل نہین کیا مگر یہودی اور فرنگی کہ منکر پیغمبری حضرت کے ہین اپنے پیغمبرون کی کتابون مین ایسی
خبرین اور بشارتین اپنے پیغمبرون سے نقل کرتے ہین کہ اونسے پیغمبری ہمارے پیغمبر کے
ثابت ہوتی ہے اور یہ بڑی فضیلت اور خوبی ہے جیسا کہ گواہی دیتا ہے اسپر یہ مصرع
الفضل ما شهدت به الاعداء یعنے نیکی اور خوبی وہی ہے کہ گواہی دے ساتہہ اوسکے دشمن
اور یہ بشارتین جیسا کہ جواب ہین اس اعتراض سے کہ ابہی اوسکا ذکر ہوا اسیطرح سے دلیل

علیحدہ ہین اوپر پیغمبری پیغمبر ہمارے کے اور اون بشارتون کا ذکر اس دوسری فصل مین ہوتا ہے

فصل بیچ بیان دوسرے دلیل کے ہے اوپر پیغمبری پیغمبر ہمارے کے یعنے پیغمبر ہونے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ کے وہ یہ ہے کہ پہلے پیغمبرون نے خبر ہمارے پیغمبر کی دی ہے اور اون پیغمبرون کی پیغمبری یا تو تواتر سے ثابت ہوئی ہے یعنے خبر دینے بہت سے لوگون کے کہ اون سبکا جہوٹا ہونا نہین ہوسکتا اور یا کسی اور پیغمبر کے خبر دینے سے اونکی پیغمبری ثابت ہوئی اسواسطے کہ ہزارہا برس کے پہلے یہ خبر دینا کہ فلانے شخص فلانی زمین مین پیغمبر آوے گا اور ایسا ہووے گا بغیر جاننے غیب کے نہین ہوسکتا اور غیب کو سواے پیغمبر اور خدا کے اور کوئی نہین جانتا اور جب حضرت عیسے اور موسے نے ایسی خبرین دین تو معلوم ہوا کہ وہ پیغمبر تھے اور جب انکی پیغمبری ثابت ہوئی تو جسکو کہ وہ کہین نبی ہے وہ نبی ہوگا اور اس مقام مین کئی بشارتین واضح و روشن بحول و قوت الٰہی کتب سابقہ سے نقل کرتا ہون پس چاہیے کہ کان رکھہ کر سن بشارت پہلی وہ کلام ہے کہ توریت کی پانچوین سفر مین حضرت موسے علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا وہ یہ ہے کہ اطاعت نہ کرو عرافین کی اور نہ نجومیون کی پس قریب ہو کہ قائم اور ظاہر کرے گا پروردگار عالم واسطے تمہارے ایک پیغمبر بہائیون تمہارے سے مانند میرے پس اطاعت کرو اوس پیغمبر کی تمام ہوا کلام توریت کا اور بنی اسرائیل کے بہائی نہین تھے مگر اولاد حضرت اسمعیل کی اور اولاد اسمعیل مین پیغمبر نہ ہوا کہ مانند حضرت موسی کے ہووے یعنی جیسا کہ حضرت موسٰی پہلے پیغمبر کے دین پر نہ آئے تھے اور دین اونکا پہلے پیغمبر کے دین سے نیا تھا کوئی سواے ہمارے پیغمبر کے نہین ہوا دوسرے وہ بشارت ہے کہ توریت کی اسی سفر پانچوین مین ہے وہ یہ ہے کہ حق تعالے نے فرمایا حضرت موسے سے کہ اے موسے قریب ہو کہ مین قائم کرونگا واسطے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر بہائیون انکے سے مانند تیرے رکہونگا بیچ اوسکے قوت اپنی کو اور کہے گا وہ پیغمبر اونکے واسطے وہ جو کہ حکم کرونگا مین ساتہہ اوسکے اور وہ شخص کہ قبول نکرے اوس نبی کو کہ کلام کرتا ہے ساتہہ اسم میرے کے تو مین بدلا لونگا اوس ہی کی طرف سے اور لوا سے اوس جناب کے امام بحق امام رضا علیہ السلام بہی اسی کلام توریت سے ایک بڑے عالم پر علماے یہودی سے دلیل لاے تھے اور اوسنے اس بشارت کا اقرار کیا تہا اور ہرگز رد نہ کر سکا تہا اوسکو اور یہ حدیث کہ جسمین مباحثہ اون حضرت کا اوس عالم یہودی

مذکور ہے اور اور کئی بشارتون کا حضرت نے اوسکے سامنے توریت اور انجیل سے ذکر کیا ہے اور اوسکو قدرت انکار کی اونکے نہوسکی بہت بڑی ہے خوف طول سے اس رسالہ مین ذکر نہین کیا تیسری وہ بشارت ہے کہ اشعیا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خبر دی خدا تعالے نے کہ بندہ میرا ایسا کہ راضی رکہے گا نفس میری کی تئین دونگا اوسکو کلام اپنا منہ اوسکے بیچ اور ظاہر کرے گا بیچ امتون کے عدالت میری کو وہ احمد ہے کہ خدا کا شکر و حمد کرے گا نیا شکر کرنے کو اور وہ نور خدا کا ہے کہ نہ بجہے گا اور نشانی سلطان اوسکی کی ہوویگی اوپر نشانی اوسکے کی اور مراد اس سے مہر نبوت ہے کہ حضرت کی شانے پر مثل آفتاب کے روشنی دیتی تہی اور یہ علامت ایسی مخصوص اونکی تہی کہ کسی پیغمبر مین نہین پائی گئی چوتہی بشارت یہ ہے کہ انجیل یوحنا مین ہے کہا مسیح نے کہ بہتر ہے واسطے تمہارے جانا میرا اسواسطے کہ اگر مین نہ جاؤنگا تو نہ آئے گا تمہارے پاس فارقلیط جسوقت کہ جاؤنگا تو بہیجونگا اونکو تمہارے پاس پس جسوقت کہ آوے گا وہ تو سرزنش اور توبیخ کرے گا عالم کو اوپر گناہون کے اور بعد تہوڑے سے کلام کے کہا کہ یہ وہ شخص ہے کہ ہدایت کرے گا تمکو طرف تمام حق کے اسواسطے کہ وہ کلام نہین کرے گا اپنی طرف سے بلکہ کلام کرے گا ساتہہ اوس کلام کے کہ سنے گا پروردگار سے اور خبر دے گا تمکو ساتہہ تمام اوس خبر کے کہ واسطے باب کے ہے

فائدہ بیچ بیان دلیلون نبوت پیغمبر ہمارے کے ہے سواے اون دلیلون کے کہ اکثر علما بیچ کتابون اپنی کے اس بحث مین لکہتے ہین اور یہ دلیلین موقوف ہین اوپر دو مقدمون کے مقدمہ پہلا یہ ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ نہایت عاقل تہے دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ وہ حضرت بہت خوف خدا سے رکہتے تہے پہلی مقدمہ پر تین دلیلین ہین پہلی دلیل اونمین سے یہ ہے کہ اوس حضرت نے جبکہ بڑا دعوی کیا تہا تو اکثر لوگ مباحثے اور سوال مشکل اونحضرت سے کرتے تہے اور جواب شافی اوسکے پاتے تہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ لوگ کہ ہمیشہ اوس حضرت کے عیب جوئی اور خورد ہ گیری کے جویان اور متلاشی تہے یعنے ڈہونڈہنے والے تہے اونکی چیزون کو مشہور کرتے اور ایمان نہ لانے کا عذر پیش کرتے دوسری دلیل یہ ہے کہ نیاہ کرنا کریم اگر وہ حضرت نبوت کے دعوے مین جہوٹے ہوتے تو اور بہی حضرت کا عاقل ہونا [illegible] ہوتا اسواسطے کہ وہ اعتقادات کہ اوسکو بڑے بڑے عاقلون نے ثابت کیا ہے اوسکو اون [illegible]

نے بدون اسکے کہ کسی سے کتاب نہین پڑہا ہووے یا کسی نے سکہایا ہووے اپنی عقل سے
دریافت کیا اور طریقے نیک و خوب بیچ معاملات اور مصاحبت لوگون مین فرمائے کہ تمام عاقل
اوس طریقون کی خوبی پر گواہی دیتے ہین تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرات ائمۂ معصومین کی
نہایت عقل اور دینداری اور رجوع ہر چیز مین خدا کی طرف اور بہت خوف رکہنا خدا سے
دعاؤن اور مناجاتون اور خطبون سے کہ بیچ بیان وعظ و نصائح و توحید و صفات خدا
ظاہر اور روشن ہوتا ہے اون حضرت کی نبوت کا اقرار کرتے تہے اور ایسے لوگونکا اقرار کرنا
پر دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ وہ شخص ان اوصاف مین نہایت کمال پر تہا اسواسطے کہ
چاہیے کہ اپنے تابعون رعایا سے اچہے اوصاف مین کامل ہووے تاکہ یہ ترجیح ناقص کی اوپر
کامل کے کہ عقل کے نزدیک بری ہے لازم نہ آوے تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ حضرت نہایت
عاقل اور دیندار تہے اور بہت رجوع حق تعالی کی طرف رکہتے تہے اور یہی پہلے دلیل
دوسرے مقدمہ پر یعنی اس بات پر کہ وہ حضرت حق تعالی کی طرف رجوع ہر کام مین رکہتے تہے
اور نہایت خوف خدا کا اونکو تہا اور دوسری دلیل مقدمہ دوسرے پر یہ ہے کہ جب ان
دلیلون سے اون حضرت کا نہایت عاقل ہونا ثابت ہوا تو اس سے اون حضرت کا نہایت خوف
اور رجوع حق تعالی کی طرف بہی ثابت ہووے گا اسطرح سے کہ جسکو بڑی عقل ہووے تو وہ خدا کو
خوب پہچانتا ہے اور جو کہ خدا کو خوب جانے تو اوس سے بہت خوف کرتا ہے اور ہر کام مین
اوسکی طرف رجوع کرتا ہے اسکی مثال یہ ہے جو کوئی کہ ایک بادشاہ عظیم الشان کی خبر نہ رکہے
سے واقف نہووے تو وہ شخص اوس سے بہت خوف نہ رکہے گا اور جو کوئی کہ جانتا ہووے کہ وہ بادشاہ
عظیم الشان ہے اور حکم اوسکا نہایت نافذ ہے اور بڑا بادشاہ جبار و قہار ہے اور اوسکی جہت
خبردار ہین کہ اوسکو ہر شخص کے کامون سے مطلع و خبردار کرتے ہین اور ہر شخص کی رجوع
طرف رکہی ہے اور حسب حال اونکی ہر ایک شخص کی خبر لیتا ہے اور ہر ایک شخص پر کچہہ کام مقرر کیے
ہین اور کچہہ کامون سے منع کیا ہے اور جو کوئی کہ اوسکے حکم خلاف کرے تو خوب بدلا اور
لیتا ہے اور جو کوئی کہ اوسکے حکم کے موافق کرے تو اوسکو انعام و خلعت مناسب حال
دیتا ہے ظاہر ہے کہ جیسا اس شخص کو خوف اس بادشاہ کا ہووے گا ہرگز اوس شخص دوسرے
نہووے گا اور کمال حق شناسی پر دلالت کرتا ہے اون حضرت کا فرمانا ماعرفناک حق معرفتک

وَمَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اسواسطے کہ حقیقت حق تعالی کو پہچاننا وہ کمال ہے کہ کسیکو
معلوم نہین ہو سکتا اور عبادت بہی حق تعالی کی جیسے کہ چاہیے کسی سے نہین ہو سکتی جب بیان
مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی تو اب ان دلیلون کو کہ جنکا وعدہ ہوا تہا دلالت کرنے مین دلیل
پہلی نبوت پر اون حضرت کی یہ ہے کہ اگر العیاذ باللہ وہ حضرت نبوت کے دعوے مین جہوٹے
ہوتے تو اپنی نبوت کا ذکر نماز و حج مین شامل کرتے اسواسطے کہ ہر عبادت مین منظور ہوتا ہے کہ اوسکے
باعث سے معبود خوش ہووے اور یہ دونون عبادت افضل ترین اکثر عبادات ہین تو چاہیے
کہ یہ امر ان دونون مین بہت مطلوب ہووے اور اسی باعث سے یہ دونون مشتمل ہین کمال
عظمت اور بزرگی آقا اور معبود پر اور نہایت تذلل اور خواری عابد اور غلام پر اور یہ بات
آقاؤن کو اپنی لونڈے اور غلامون سے بہت مطلوب اور مرغوب ہوتی ہے اور آقائی بے ان
چیزون کے ظاہر نہین ہوتی **بیان اسکا افعال نماز مین** پہلے تو اس طرح سے ہے کہ جو کوئی
کہ اپنے مانند اور مثل سے بلکہ اپنے بزرگون سے اور اکثر امیرون سے کلام کرتا ہے تو بیٹہہ کے
کرتا ہے اور جبکہ کلام کرنے والا اپنے سے نسبت و کم مرتبہ ہووے تو کہڑے ہوکر کلام کرتا ہے
جیسا کہ نوکر اور لونڈی غلام کلام کرتے ہین اور اکثر کلام آقا سے نماز مین کہڑے ہوکے ہوتا ہے
اور اسی نہایت عظمت اور بزرگی معبود کی اور تذلل اور خواری عابد کی معلوم ہوتی ہے اور
بیٹہنا نماز مین دو طرح سے ہے ایک یہ کہ آقا یا بادشاہ جب اپنے لطف و شفقت کو غلام کو حکم بیٹہنے
کا دے اور اس حکم سے اوسکو سرفراز کرے اور دوسری طرح یہ ہے کہ غلام چاہتا ہے کہ ایک
فعل ایسا بجا لائے کہ نہایت خضوع اور خشوع اور تذلل اور خواری پر مشتمل ہے اور وہ فعل
بغیر بیٹہنے کے نہین ہو سکتا اسواسطے بیٹہتا ہے وہ سجدہ ہے اسلیے کہ تعظیم سجدہ کے لیے کسیکو کوئی نہین کرتا
مگر مشہور ہے کہ زمان سابق مین بادشاہ عظیم الشان کو لوگ سجدہ کرتے تہے اور اسمین
بہی نہایت تعظیم معبود کی ہے اسواسطے کہ پاؤن کا مرتبہ ہاتہہ سے کم ہے اسی باعث سے زمین
اور بری جگہہ نہین اور نجاست مین آدمی اونکو رکہتا ہے اور ہاتہہ کو حتی المقدور اون جگہون مین
نہین رکہتا اور ہاتہہ کا مرتبہ منہہ سے کم ہے اسی باعث سے وقت ضرورت مین ہاتہہ کو بہی ایسی
جگہون مین رکہتا ہے اور منہہ کو ایسی جگہون سے بچاتا ہے اور پاؤن کو سامنے کسی شخص
کے زمین پر رکہنا بے جوتے اور موزے کے ذلت ہے اور منہہ ہاتہہ کا زمین پر رکہنا بے حائل کے ساتہہ

سامنے کسی شخص کے نہایت تذال اور خواری سے ہے اور دوسری تعظیم نماز مین رکوع ہے اور
بہی بہت تعظیم معبود کی ہوتی ہے اسی لیے اکثر امیرون کے یا مان باپ کیواسطے سلام مین [illegible]
آدمی لسبب بزرگی اونکی کے ایک لحظہ جہکتا ہے اور رکوع مین جتنا ہی دیر کرے تو بہتر ہے
اور مطلوب ہے معبود کو مگر لسبب نہایت مہربانی کی معبود نے تہورے جہکنے کو بہی درست کہا
تیسرے تعظیم نماز مین اسطرح سے ہے کہ بعد تعریف اور ثناے معبود اور آقا کے اپنے مقصود کو
عابد اور غلام ذکر کرتا ہے اور یہ بہی آداب سلطانی اور بادشاہی سے ہے کہ بعد تعریف اور
توصیف بادشاہ کے مقصود اور مطلوب کو ذکر کرتے ہین اور یہ عبادت مشتمل ہے اوپر اظہار
نہایت رجوع غلام اور عابد کی طرف معبود اور آقا کی اور یہ بات بہی آقاؤنکو بہت خوش لگتی
سپرد کرتے ہو اور اس مضمون کا پہلے تو دعای توجہ مین اسطور سے غلام کرتا ہے کہ نماز
اور حج اور حیوة اور موت اس بندیکا سب معبود بحق کے واسطے ہو اور سورۂ فاتحہ مین [illegible]
سے ہے کہ تجکو عبادت کرتا ہون اور تجہسے مدد چاہتا ہون بیچ اس عبادت کی [illegible]
کے اور بیچ اثبات حرمت کے بندیکا ٹہٹہا مارکے ہنسنا یا کسی چیز کا کہانا بے ادبی ہے اور
خلاف تعظیم آقا کے ہے اسی باعث سے نماز مین ٹہٹہا مارنا اور کسی چیز کا کہانا جائز نہین
ہے اور جو درمیان کلام کے چلنا پہرنا بہی خلاف آداب سلطانی کی تہا یہ بہی نماز مین
نہ ہوا اور بیان اسکا کہ حج بہی مشتمل ہے اوپر نہایت تعظیم معبود اور آقا کے اور کمال [illegible]
عابد اور غلام کی طرف آقا اور معبود اپنے کے اسطرح سے لگتا ہے کہ بہت سی باتین [illegible]
ایک شخص سے کہ نہایت معزز ہووے اور بری باتون سے ناخوش ہووے [illegible]
باتین اوسکے مکانمین اگرچہ وہ شخص اوس جگہہ حاضر نہ ہووے عاقل لوگ نہین کرتے [illegible]
مثال یہ ہے کہ اگر کوئی جاہل کم مرتبہ کہ عاقل اور فہمیدہ ہووے مکان عالم [illegible]
اگرچہ وہ عالم اوس مکانمین نہ ہووے اوسکی مسند اور تکیہ پر نہ بیٹہیگا اور [illegible]
اور زنا اور بہنگ اور شراب خواری اور فحش اور گالی نہ دیگا اور اس بات مین [illegible]
تعظیم ہے واسطے صاحب مکان کی اسواسطے کہ اسطرحکا ادب تہوڑی سی عزت مین [illegible]
جیساکہ صاحبان عقل پر مخفی اور چہپا نہین ہے اور اگر کوئی احمق ایسی بری کام [illegible]
بیچ مکان ایسے شخص کے کرے تو عاقل اور سلوان کامون پر بہت مذمت کرتا [illegible]

بالتو مین بنسبت بعضی اشخاص معزز کے ایسے شخص کو تادیب اور تعزیر دیتے ہین اور جب تو
اس بات کو سمجہہ چکا تو جان کہ احرام حج بیت اللہ مین گویا کہ گہر خدا کا ہے اور حرم مین تعظیم
اون جگہو مین کہ قریب اوس گہر کے ہے جو چیزین کہ ظاہر ہین صورت ظلم و گناہ پر ہین مانند
جدال کے یعنے قسم کہانا اسطور سے کہ لا واللہ اور بلی واللہ اور شکار کرنا جانورون اور مارنا
جوون اور شپش کا اگرچہ اور مکانون مین یہی چیزین گناہ نہین ہین لسبب پاس ادب بیت اللہ
اور واسطے نہایت تعظیم صاحب خانہ کی اون چیزون کو بجالانا منع اور گناہ ہے اور تعظیم
آقا اور سید سے یہ ہے کہ بیچ وقت خدمت اوسکی کے فقہ اور قضیہ اور کسی پر ظلم اور تعدی نہ کرے
اسی باعث سے حج مین جدال اور وہ چیزین کہ ظاہر مین صورت ظلم و گناہ پر ہووین لسبب
نہایت تعظیم معبود کے ترک کی جاتی ہین اور جو کوئی کہ نہایت معزز و مکرم ہووے اور بہتر
اشخاص سے ہووے تو بسبب کمال تعظیم اور توقیر اوسکی کے وہ چیزین کہ اوسکی طرف منسوب
ہووین مانند لباس اور مسند اور تکیہ اور نعلین اوسکی کے تو اون چیزون کو لوگ چومتے
ہین اور آنکہون سے لگاتے ہین اسی باعث سے طواف بیت اللہ مین لوگ حجر اسود کو کہ ایک پتہر
اوس گہر کا ہے کہ طرف معبود اور آقا اس عابد کے منسوب کی ہے چومتے ہین اور دیوار مستجار
سے کہ مقابل دروازۂ کعبے کی ہے اپنی منہ اور پیٹ کو ملتی ہین جیسا کہ کوئی کسیکی طرف بہت
التجا اور الحاح کرتا ہووے اور جب تو ان سب چیزون کو سمجہہ چکا تو کہتا ہو تمین ایسی پیغمبر
ہمارے کہ نہایت عاقل اور دانا ہونا اور بہت خوف رکہنا اونکا خدا سے مقدمے مین معلوم
ہوا کسطرح سے ان دونون عبادتون مین کہ بہت اونہون نے انمین اہتمام خوش ہونے
اور راضی ہونے معبود کا کیا ہے بناہ سجدا اپنی جہوٹی پیغمبری کو کہ بدترین گناہون کا ہے
اسواسطے کہ جہوٹ دعوی نبوت کا کرنا روبرو معبود کے تہمت اور بہتان کرنا ہے اوسی معبود
پر اور ظاہر ہے کہ یہ بات بہت باعث ناخوشی اور غضب آقا اور معبود کی ہوتی ہے اور جہوٹی پیغمبری
شامل ہے بہت سی گناہون پر اونمین سے خون ناحق ہے اور چہیننا جورو اور مال کا ظلم و ستم
اور مانند اسکے کہ ذکر انکا ایک دلیل مین تفصیل آویگا سامنے ایسے معبود کہ ہر کذب اور ظلم
سے بیزار اور ناخوش ہے اور مخالف غرض عبادت کی ہے ذکر کرتے ہرگز یہ بات نہین ہو سکتی
اسواسطے کہ جسکو تہوڑی سی عقل ہووے تو مخالف غرض اپنی کے نہین کرتا تو وہ شخص کہ

نہایت عاقل ہووے کسطرح سے کریگا تو اس سے یہ معلوم دیا کہ نبی ہونا اول حضرت کا سچ تھا
بلکہ عبادت مین اپنا ذکر چاہتا ہے اس بات کو کہ مقصود اصلی اس ذکر سے خوشی معبود کی ہووے
کیونکہ فقط سچا ہونا ایک بات کا سبب خوشی معبود کا نہین ہوتا اور اسی باعث سے ہے کہ
کوئی شخص عاقل عبادت معبود مین ذکر نہین کرتا اس بات کو کہ مینے آج ایک روٹی کہائی
تھی اور آبخورہ بہر پانی پیا تھا اور گہر مین تخت پر لیٹا تھا اگرچہ یہ باتین سچ ہووین اور جب
اس تقریر سے معلوم دیا کہ ذکر نبوت اون حضرت سے معبود خوش ہوتا ہے تو ثابت ہوا کہ
اقرار نبوت اونکی کا عبادت ہے اسواسطے کہ عبادت اوسیکو کہتے ہین کہ جس سے معبود خوش
ہووے قرینہ اوسپر یہ ہے کہ علمائی لکہا ہے کہ جسمین نیت قربت اور رضا ہووے وہ عبادت ہے
بلکہ اقرار نبوت اپنی کو ساتھ معبود بحق ہونے اور یکتا ہونے معبود اپنے کے کہ بڑا جزو ایمان کا
ہے چاہتا ہے اب بات کو کہ اقرار نبوت اون حضرت کا بہی جزو ایمان ہے یہ بات عین مطلوب
اور تا مقصود ہمارا کہے ہی اور کسی شخص کی عقل مین یہ بات آتی ہے کہ پیغمبر ہمارے کہ اونکا بڑا عاقل
ہونا اور بہت رجوع ہونا اونکا طرف خدا کی اور بہت خوف رکہنا اونکا خدا سے مقدمہ مین ثابت
ہوا ہے رات دن مین پچاس ساٹھہ بار نماز اور غیر نماز مین اقرار نبوت اپنی کا کہ محض جھوٹ
اور تہمت اپنے خالق اور محسن قدیم پر تہا کرتے یعنے کسطور سے ہو سکتا ہے کہ ایسے بڑے عاقل
اور خوف کرنے والے خدا سے جہوٹ اور تہمت کہ برائی اوسکی تہوڑی عقل والے پر بہی چہپی نہ
ہے اور وہ حضرت بہی خود سیکڑون بار جہوٹ اور تہمت کی مذمت کرتے تھے اور جو کوئی کہ
تہوڑا سا بہی خوف خدا کا رکہتا اور سے تو جہوٹ نہین بولتا رات دن مین پچاس ساٹھہ بار جہوٹ
بولتے دوسرے دلیل یہ ہے کہ گمراہ کرنا لوگون کا اوپر امر خلاف واقع کے اگرچہ نبوت مین آپ کی
قبیح اور برا ہے اور ہزارون لوگون کو ایک امر غلط اور خلاف واقع پر روز قیامت تک
رکہنا اور سبہو کا لنا و اپنے سر پر لینا کام عاقل اور زیرک کا کہ تہوڑا سا بہی خوف خدا کا رکہتا
ہووے نہین ہے تو نبی ہمارے کہ بڑے عاقل تھے اور نہایت خوف حق تعالی سے رکہتے تھے
کسطرح سے ایسا برا کام کرتے تیسری دلیل یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر کی اولاد مین جو لوگ کہ صحت اور
بیماری اور شدت اور رخا مین اپنے خالق کی طرف رجوع رکہتے تہے اور اکثر اوقات اونکی عبادت
اور دعا اور تضرع و زاری مین گذرتی تہی اور آثار خوف خدا کی اونمین بہت ظاہر اور روشن تھے

وہ سب لوگ اونکی نبوت کا اقرار کرتے تھے اور اگر عیاذا باللہ پیغمبر ہمارے نبوت کی دعوی مین جہوٹے
ہوتے اور اس بات کو بسبب ظاہر شرم اظہار قصور اور گناہ اپنے کے نکرتے تو اونکی ایسی اولاد
کہ اوصاف اونکی کا بہی ذکر ہوا کوئی تو اس بات کا ذکر کرتا تیرے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ کیسیکو
اونکی اولاد مین اتنا خوف خدا کا نہ تھا کہ بات حق کی اظہار کرتے اور اپنے مان باپ کی پچ نہ کرتی
کیونکر یہ بات ہو سکتی ہے اسواسطے کہ ہمنے تو ایسے لوگون کو کہ اونکو ہمارے پیغمبر کی اولاد سے
عبادت اور دعا مین کچہہ نسبت نہین ہے دیکہا ہے کہ وہ برا کام کہ بزرگ اونکے ہمیشہ اوس کام
کو کرتے تھے یا برے اعتقاد پر تھے تو اپنے بزرگون سے بیزاری کرتے ہین اور اوس کام کی برائی
کا اقرار کرتے ہین اور اس بات مین اپنے بزرگون کی پچ نہین کرتے ہین اور بڑی دلیل اس بات
کی کہ ائمہ علیہم السلام تصدیق پیغمبری اون حضرت کی کرتے تھے یہ ہے کہ وہ حضرات بہت سی
دعائین کہ بتواتر اونسے نقل کی گئی ہین اسطرح سے ذکر کرتے کہ خداوندا درود اور رحمت بہیج
اوپر رسول اپنے اور برگزیدہ اور امین اپنے کے اور پناہ بخدا اگر نبی جہوٹے ہوتے نبوت کی دعوی مین
تو دعا مین کہ منظور یہ ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے پر خالق اوسکا ترحم کرے اور جس چیز کو کہ وہ
شخص طلب کرتا ہے عطا کرے جہوٹی رسالت کا ذکر نکرتے خصوصا دعا ہے توبہ مین کہ اوسمین منظور
ہوتا ہے کہ خدا رحم کرے گناہون اوسکے سے درگذرے اور اوس دعا مین اسکا بہی ذکر ہوتا ہے
کہ مینے سب گناہون کو ترک کیا ہے اور آیندہ کسی گناہ کو نہ کرونگا اور اقرار نبوت پیغمبر جہوٹے کا
کہ بڑا گناہ ہے بعد اس عہد و پیمان کے کہ قسم استہزا سے ہی جو کوئی کہ تہوڑیسی عقل اور خوف
خدا سے رکہتا ہووے نہین کرتا تو ائمہ کہ اونکا خالق اور عاقل ہونا اور پرہیزگار ہونا ہرگز موت
اون حضرت کو ایسی دعاؤن مین ذکر نہ کرتے اسواسطے کہ جہوٹ سے خدا غضب مین آتا ہے اور جو چیز
کہ باعث غضب کا ہووے اوسکو سبب رحمت کی ساتھ جمع کرنا کام ادنا عاقل کا نہین ہے تو اون
لوگون سے کہ اونکا عاقل ہونا اونکے کلام اور اوصاف سے ظاہر اور روشن ہے کسطرح سے
ایسا کام ہو سکیگا چوتہی دلیل اون حضرت کی نبی ہونے پر یہ ہے کہ پناہ بخدا اگر وہ حضرت نبوت
کے دعوے مین جہوٹے ہوتے تو واسطے اقرار جہوٹی نبوت اپنی کے کہ خلاف واقع تہا ہزارون
لوگون کا ناحق بناحق خون کرنے کو کہ امر بد اور برا ہے عقل کے نزدیک حکم نہ کرتے اسواسطے کہ
وہ حضرت بہت عاقل تھے اور نہایت خدا سے خوف رکہتے تہے جیسا کہ مقدمہ مین ثابت ہوا

پانچوین دلیل اون حضرت کی نبوت پر یہ ہے کہ جو کوئی کہ ملاحظہ کرے کلام ہمارے ائمہ کو کہ بیچ
اصول اور فروع کی اور مباحثہ اور نزاع کی اور جواب مسائل مشکلہ کے اور دعا اور مناجات
اور پند ونصیحت کی بیچ خطبون اور احادیث اونکی کے اور تدابیر ملکی اور مالی اور سلطنت اور ا
کے اور تدابیر اور گہر اور منزل کے اور طریقہ مصاحبت ازواج اور غلام اور لونڈیون اور
آشناؤن کی اور طریقہ عیادت بیمار اور طور کہانے پینے کی اور زیارت مؤمنین زندہ اور مردگ
اور آداب سفر اور خواب و بیداری اور آداب دخول مساجد اور زیارت بیت اللہ اور جا
بازار اور بیت الخلا اور مانند اسکی کے اور ملاحظہ کرے احوال اونکی کو یعنے نہایت خشوع کو بیچ
عبادت کی اور کمال صبر اوپر بیماریون کے اور مشقت تنگی روزی اور بلاؤن کے اور قید اور
اور ذلت اور اہانت کی اور بیچ اختیار کرنے خیر کے اپنے پر حالت بہوک اور پیاس مین جیسا کہ
یہ بات خوب ظاہر ہوتی ہے سبب نزول ہل اتی سے اور ملاحظہ کرے نہایت خوف اونکا حق تعالیٰ
سے اور کمال تضرع اور زاری اونکی بیچ دعا اور مناجات اور عبادات کی جیسا کہ بعضے ائمہ سے
منقول ہے کہ بیچ حالت وضو کرنے کے رنگ اونکا زرد ہوجاتا تھا اور بعضے ائمہ کے اعضا پر
رعشہ اور لرزہ عارض ہوتا تھا اور خشوع حضرت امیر علیہ السلام مین یہ بات کافی ہے کہ تیر
کہ اون حضرت کی بدن پر لگا تھا تو اون حضرت کی اصحاب اوسکے نکالنے کو موقوف رکھتے تھے
وقت نماز پر اسواسطے کہ اذیت نکالنے تیر کے بسبب نہایت توجہ کی طرف حق تعالیٰ کے اون
حضرت کو معلوم نہ ہوتی تھی اور ملاحظہ کرے حسن سلوک اور مصاحبت اونکے کو ساتھہ دوست اور
دشمن اور امیر و فقیر اور غلام اور لونڈیکے جیسا کہ منقول ہے بعضے ائمہ سے یہ بات کہ رات ا
کہانا واسطے فقرا اور مساکین کے اپنے کندھے پر لیجاتے تھے اور اپنے نام سے اوسکو مطلع
تھے اور حضرت امیر علیہ السلام نے ایکدن اپنے غلام کو کئی بار پکارا اوسنے جواب نہ
جب حضرت گہر سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ غلام کہڑا تہا اون حضرت نے فرمایا کہ کیا
میری آواز نہین سنی تہی اوس بیچارے نے کہا کہ بیشک سنکے جواب نہین دیا حضرت نے فرمایا کہ کیا
نے تجہے ورغلانا تہا کہ مین تیرے باب مین بسبب غصہ کی خلاف حکم خدا کا بجا لاؤن اور
باعث سے خوش ہووے لیکن مین اوسکو خوش نکرونگا اور اسیطرح سے بعضے ائمہ سے منقول
ہوا ہے کہ اونہون نے اپنے غلام کو پکارا اور جبکہ اوسنے جواب نہ دیا اونحضرت نے فرمایا

کیا تو اوسکو سوتا پایا وہ حضرت بنفس نفیس اپنے سرہانے اوسکی بیٹھکے اوسکو پنکہا جہلنے لگے جب وہ
غلام خواب سے بیدار ہوا تو اون حضرت نے فرمایا تجہے یہ نہین چاہیے کہ رات دن سویا ہی
کرے بلکہ چاہیے کہ رات کو سو اور دن کو میری خدمت کر اور احوال حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام
مین نقل ہوا ہے کہ رات کو اونکے جیسے ہزار تکبیر کی آواز آتی تہی اور پہر دن سجدہ مین خوف
خدا سے مدہوش پڑے رہتے تھے کہ بعضے لوگ گمان کرتے تھے کہ روح اونکی بدن سے
مفارقت کر گئی ہے اور حضرت امام حسن علیہ السلام کے احوال مین لوگون نے یون لکھا ہے کہ وہ
حضرت بارہا حج بیت اللہ کے واسطے پیادہ تشریف لیجاتے تھے اور سواریان حضرت کے پیچھے چلی جاتی
تہین اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کے احوال مین کہا ہے کہ ایک لونڈی نے آفتابہ اون
حضرت کے سر پر گرا دیا اون حضرت نے نظر غضب سے اوسکی طرف دیکھا اوس لونڈی نے یہ آیت پڑھی
الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین اون حضرت نے فرمایا کہ مین نے
غصے کو تہاما اور تیری تقصیر سے درگذرا اور تجہے آزاد کیا اور اونکا حال عبادت الہی مین بیچ
قید کے یون لکھا ہے کہ تعقیب نماز صبح مین جو سجدہ کرتے تھے تو وقت زوال کے سر سجدے سے
اوٹہاتے تھے اور بعد نماز ظہر و عصر کے جو سجدہ کرتے تھے تو اتنا طول دیتے تہے کہ وقت عشائین
سے ملا دیتے تہے اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے وصف عبادت مین لکہا ہے
کہ پیشانی اون حضرت کی مین گہٹا مانند گہٹے سینہ اونٹ کی تہا اور بہت کہڑے ہونے کی بہت سے
پاؤن پر اون حضرت کی ورم ہوجاتا تہا اور باوصف اس کثرت عبادت کے پہر فرماتے تھے کہ کچہہ
نسبت نہین ہے عبادت میری کو عبادت جد بزرگوار میرے حضرت امیر المؤمنین سے اور ایک
دن حضرت امام حسن علیہ السلام چلے جاتے تھے کہ راہ مین اون حضرت نے دیکھا کچہہ فقرا کو کہ
اونکو بیماری برص یا جذام کی تہی ایک جگہہ پر دسترخوان بچہائے بیٹھے ہوئے کچہہ ٹکڑے روٹی کے
کہاتے ہین اونہون نے جب حضرت کو دیکھا تو عرض کیا اون حضرت کی خدمت مین کہ آیئے
ہمارے ساتہہ ان روٹی کے ٹکڑون کے کہانے مین شریک ہوجئے اور وہ حضرت اوس دن روزہ
سے تھے اونکے جواب مین فرمایا کہ روزہ سے ہون اور فرمایا کہ کل کے روز تم میرے گہر مین آنا
کہ ہم تم ساتہہ کہانا کہاوینگے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کا حال یون لکھا ہے کہ موافق
فرمانے والد بزرگوار کے ایک دن آپ گہر کا کام کرتی تہین اور ایکدن فضہ کہ لونڈی اون جناب

کی تھین اونسے کام لیتی تھین اسطرح کے احوال وافعال ان حضرات کی بروایات معتبرہ بہت سی
منقول ہوئے ہین یہ تھوڑے سے بطریق نمونہ کی ذکر ہوگئے ہین جو کوئی چاہے کہ ان باتون کو بخوبی
دریافت کرے بڑی کتابون مین مطالعہ کرے غرض میرے اس طول سے اظہار اور بیان اس
امر کا ہے کہ ائمہ ہمارے مانند شاعرون کے نہ تھے کہ حق تعالی اونکے حق مین فرماتا ہے کہ یقولون
ما لا یفعلون یعنے زبان سے کچھ چیزون کو ذکر کرتے ہین اور موافق اوسکے عمل نہین کرتے
بلکہ یہ حضرات جو کچھ فرماتے تھے موافق اوسکے بلکہ زیادہ اوس سے بجا لاتے تھے اور جو عاقل کہ
ان اقوال اور افعال ہمارے ائمہ کو دیکھے تو اوسپر البتہ کمال عقل اور خوف اونکا حق تعالے
سے اور نہایت امانت اور دیانت اور عدالت اور عفت اور مروت اور شجاعت اونکی مانند
آفتاب کے روشن اور ظاہر ہو جاویگی اسواسطے کہ آدمی کا حال اوسکے قول و فعل سے معلوم ہوتا
ہے اگرچہ ہزارون کوس کے فاصلے پر ہووے یا ہزارون برس ہمارے زمانے سے پہلے رہا ہووے
جیسا کہ ہم جانتے ہین کہ مثلاً حضرت یعقوبؑ بہت رقیق القلب تھے اور حضرت یحییؑ بڑے عابد تھے
اور حضرت عیسےؑ بڑے زاہد تھے اور حضرت یوسفؑ بہت خوبصورت تھے اور مثلاً علامہ علیہ الرحمہ
ہمارے علما مین سے زیادہ تھے علم مین شیخ مقداد رحمہ اللہ سے اور سید مرتضی اور شیخ مفید
رحمہما اللہ ماہر علم کلام مین زیادہ تھے ابن بابویہ اور شیخ ابو جعفر طوسی رہ سے اور بعضے صحابہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ دیندار اور عاقل اور شجاع اور عالم احکام دین اسلام کے تھے اور بعضے
منافق اور بلید یعنے کم عقل اور بزدلے اور جاہل تھے اور مثلاً ہم جانتے ہین کہ فخر رازی کو بڑی مہارت
تھی علم کلام مین بخاری اور مسلم سے اور سدی اور قتادہ اور ثعلبی وغیرہ کو بہت مہارت
تھی تفسیر قرآن مین حاجب اور ابن اسیر سے اور ابن حاجب اور فرا اور سیبویہ کو نحو مین بہت دخل
امرؤ القیس سے اور امرؤ القیس اور لبید کو علم شاعری مین بہت دخل تھا عمرو دکرب سے اور حاتم بڑا
سخی تھا اور رستم و زال بڑے پہلوان تھے اور جب تو سب ان باتون پر مطلع ہو چکا تو
مین کہتا ہون کہ تیرے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ یہ سب ائمہ کہ اونکا عاقل اور دیندار ہونا
اونکے اقوال اور افعال سے معلوم دیا اور وہ سب اہلبیتؑ مین سے تھے اور بہت حضرت
کے احوال سے واقف تھے اور یہ قول مشہور ہے اہل البیت ادری بما فی البیت یعنی گھر کے لوگ
خوب واقف ہوتے ہین اوس چیز سے کہ جو گھر مین ہووے اور بعضے اونمین سے اون حضرت

وقت مین حاضر تھے والشاہد یری ما لا یری الغائب اور باوصف اسکے پھر کوئی اونمین سے اون
حضرت کی جھوٹے ہونے اور کاذب ہونے پر مطلع نہوا یا جان بوجھ کر اونکے جھوٹ کو چھپایا ہرگز یہ بات
نہین ہو سکتی لا واللہ لا واللہ ثم لا یہ دلیل بہت ہی خوب ہے اسکا لطف اوسی شخص کو معلوم
ہووے گا جو کہ ان کلامون کو مفصلاً دیکھے یا سنے اور انصاف رکھتا ہووے اور کجی سے خالی
ہووے چھٹی دلیل یہ ہے کہ یہ سب ائمہ کہ نہایت عاقل اور دانا ہونا اونکے افعال و اقوال
سے معلوم دیا اگر جانتے کہ یہ پیغمبر حقیقت مین جھوٹے اور کاذب تھے عبث عبث آپکو مشقت اور
محنت عبادات خالی ہوئی اون پیغمبر کی مین نہ ڈالتے ساتوین دلیل یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر کا اونکا
عاقل اور دانا اور بہت خائف ہونا اونکا حق تعالی سے مقدمہ مین ثابت ہوا اگر پناہ بخدا جھوٹے
ہوتے پیغمبری کے دعوے مین تو استغفر اللہ استغفر اللہ لازم آتا ہے کہ وہ حضرت بڑے نادان
اور خدا سے بیخوف ہوتے اسواسطے کہ کہتے تھے کہ مین آسمان پر گیا تھا اور حق تعالی نے یون فرمایا
تھا اور دن بھر مین بہت سے مسائل اصول و فروع کو طرف خدا تعالی اور جبرئیل کی نسبت کرتے
تھے اور بعضے دنون مین ہزارون لوگون کو قتل کرتے تھے اور اونکی جورؤن اور مال کو لیتے
تھے اور لوگون پر قسمت کرتے تھے اور جو شخص کہ ایسے کام اپنی خواہش نفس سے بغیر حکم خدا کے
کرے اور بے توبہ واقعی کی دنیا سے چلا جائے تو وہ شخص بہت نادان ہے کچھ خوف خدا کا
نہین رکھتا ہووے گا اور یہ بات خلاف اوس چیز کے ہے کہ جو مقدمہ مین ثابت ہوئی تھی بلکہ
یہ کہنا کہ وہ حضرت بہت نادان تھے کافرون سے بھی کہ کچھ بھی عقل رکھتے ہووین بہت بعید
ہے اور اسی باعث سے ہے کہ انگریز اگرچہ اون حضرت کی نبوت کا اقرار نہین کرتے مگر کہتے ہین
کہ بڑا مرد عاقل تھا آٹھوین دلیل نبوت اون حضرت پر یہ ہے کہ سورہ حمد مین کہ نماز حالت اختیار
مین بدون اوسکے صحیح نہین ہے بعد توصیف اور تعریف معبود کی اور اظہار نہایت رجوع عابد
کے طرف معبود اپنے کی اسطور سے طلب کرتے تھے کہ اے معبود بحق ہدایت کر ہمکو راہ حق کی اور
راہ اون شخصون کی کہ تو نے اونکو اپنی نعمت دینی سے سرفراز کیا ہے نہ راہ اون شخصون کی کہ
تو اونسے غضبناک اور ناخوش ہے اور نہ راہ اون لوگون کی کہ اونہون نے راہ حق کو گم کیا ہے
اور اگر وہ حضرت پناہ بخدا نبوت کے دعوے مین جھوٹے ہوتے تو ایسی عبادت مین کہ اون حضرت
نے اسمین نہایت اہتمام کیا ہے اس بات کا کہ معبود اونکا ہر چیز اس عبادت سے خوش اور راضی

ہووے یہ دعا کرتے اسواسطے کہ روبرو معبود کے اوسی معبود پر تہمت اور بہتان باندہنا غلام
اور عابد کا نماز مین اور جہاد مین اپنی خواہش نفس سے برا ہے جورو اور مال کو بظلم اور ستم
چہین لینا اور لوگون کو اسپر ترغیب دینا اور پہر اوس عبادت مین کہ منظور اوس سے تہا
خوشی اور رضامندی معبود عادل کی ہے کہ ناخوش ہر ایک سے ہے اس طور سے کہنا کہ اے
آقا اور معبود میرے تو مجکو اون شخصون سے کہ تو اونہون سے ناخوش ہے مگر بناہ بخدا استہزا
اور بنانا غلام اور عابد کا ہے اپنے آقا اور معبود کو اور نہایت نڈر ہونا ہے غلام کا اپنے
آقا سے اور کمال حقارت ہے آقا کی اور بڑی بے ادبی ہے بیچ خدمت آقا کے اسواسطے کہ یہ دعا
کرنا مشابہ اسکے ہے کہ کوئی غلام اپنے آقا کے بہت سے گناہ اور خلاف مرضی اور وہ چیزین کہ
باعث ناخوشی آقا کی ہووین کرتا ہووے اور آقا اوسکا اوسکے گناہ اور خلاف مرضی کی کرنے
کو دیکہتا اور جانتا ہووے اور پہر ایسا غلام اوس آقا کے روبرو کہے کہ اے آقا اور سید میرے
مجکو اون لوگون سے کہ گمراہ ہین اور خلاف مرضی تیرے کرتے ہین شمار نکر ظاہر ہے کہ یہ کہنا
استہزا اور عذر بدتر از گناہ ہے اور یہ بات آقا اور سید کو بہت غصے اور غضب مین لاتی ہے
اور جب تو اسکو خوب سمجہ چکا تو ہم کہتے ہین کہ تیرے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ پیغمبر ہمارے
کہ نہایت عاقل اور دانا تہے اور بہت خوف خدا سے رکہتے تہے ایسی چیز حقارت کی اور ایسی
بے ادبی ایسی بڑی عبادت مین کہ مشتمل اوپر نہایت تعظیم اور توقیر معبود اور آقا کے ہے داخل
کرتے آٹہوین دلیل اون حضرت کی نبوت پر یہ ہے کہ وہ حضرت اسپر کہ بڑے عاقل اور دانا تہے سب
کہ تو نے اسکو مقدمے مین سنا اور دیکہا رات دنمین کئی بار اذان اور اقامت مین نماز کی
طرف ترغیب دلاتے تہے اور اسطرح سے فرماتے تہے حی علی الفلاح حی علی خیر العمل یعنے دوڑو
جلدی کرو طرف اوس چیز کے کہ اوسمین تمہاری نجات ہے اور جلدی کرو طرف اوس چیز کے کہ وہ
بہترین عمل ہے سبحان اللہ کسطرح سے کوئی عاقل ایسے عبادت کو مشتمل ہووے تہمت معبود پر
دعوی نبوت جہوٹے پر اور اوسکے استہزا پر کہہ سکتا ہے کہ اس عبادت مین تمہاری نجات ہے اور
تمہارے واسطے بہتر ہے اور یہ عبادت بہترین عمل ہے اور جب وہ حضرت ایسی عقل و دانائی رکہ
اوس عبادت کے حق مین کہ مشتمل اوپر ذکر نبوت اون حضرت کے امر حق تہا اور یہی مطلوب ہمارا ہے
نوین دلیل اون حضرت کی نبوت پر یہ ہے کہ اگر بناہ بخدا وہ حضرت دعوی نبوت مین جہوٹے

ہوتے اور قرآن خدا کے پاس سے نازل نہوتا تو ہرگز کاتب وحی کو اوس کلام کو کہ اونکی زبان
پر جاری ہوا تہا وقت سننے اوسکے اون آیات کو کہ اوسمین بیان خلقت انسان کا ہے
حکم لکہنے اوس کلام کا نکرتے اسواسطے کہ جو شخص کہ دانا اور عاقل ہووے اور کسی امر کو لوگون
پر چہپانے کو چاہتا ہووے تو ایسی چیز کہ اوسمین کچہہ بہی احتمال تہمت کا ہووے نہین [illegible]
تو کسطرح جیسے وہ حضرت اوسی شخص سے فرماتے کہ اس کلام کو بہی لکہہ اسواسطے کہ اوسمین [illegible]
مقام تہمت اوسکی کا تہا کیونکہ وہ اپنے دلمین کہتا کہ جیسا مجہسے سنکر یہ آیت اونہون نے
لکہی ہے اسیطرح اور دنسے سنکے اور آیتین یقینی لکہی ہونگی بلکہ چاہیے تہا کہ جب وہ
شخص چلا جاتا تو آپ یا اور کسی سے حکم کرتے کہ اوس کلام کو لکہہ دیتا مگر ازبسکہ وہ حضرت
کمال مرتبہ حقانیت رکہتے تہے اور بمفاد آیہ کریمہ لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم کسی
ملامت کرنے والے کا خوف راہ خدا مین اور امر دینی مین نرکہتے تہے اور تابع وحی الہی
کے تہے اونحضرت نے کچہہ باک اوسکے گمان کا نہ کیا اور فرمایا کہ یہ آیت بہی نازل ہوئی ہے
اسی بہی لکہہ اور تفصیل اس روایت کی یہ ہے کہ ایکدن عبد اللہ بن سعید سرحی حضرت کی
وحی کو کہ جو بیان خلقت انسان مین ہے لکہہ رہا تہا جب اس آیت تک پہونچا ثم انشاناہ
خلقا آخر اوسوقت تعجب کیا اوسنے اور بے اختیار اوسکی زبان پر جاری ہوا فتبارک اللہ
احسن الخالقین حضرت نے فرمایا کہ یہ بہی لکہہ کہ حق تعالی نے اسیطرح نازل فرمایا ہے جب
حضرت نے فرمایا تو اوسکے دلمین یون شیطان نے شک ڈالا اور اپنے دلمین کہنے لگا
کہ اگر محمد سچ کہتے ہین کہ اونکی طرف وحی نازل ہوتی ہے اور اپنی طرف سے نہین بناتے ہین
پس میری طرف بہی وحی نازل ہوتی ہے اور اگر معاذ اللہ جہوٹ کہتے ہین کہ وحی ہوتی ہے
تو اونکی دین مین کچہہ خوبی نہین ہے اور یہ خیال کرکے مکے کی طرف روانہ ہوا اور بنا بر بعضے
اقوال کے حال کفر و شک مین مرگیا اور بعضون نے لکہا ہے کہ فتح مکے کے دن اسلام لایا [illegible]
اور اگر اس ماجرے کے سننے سے تیرے ذہن مین یہ بات آوے کہ شاید وہ حضرت اسیطرح سے
لوگون کے منہ سے سنکے لکہوا لیتے ہونگے اور اون لوگون نے کسی سبب سے ذکر نکیا
ہووے اس بات کا جواب دو طرح سے ہو سکتا ہے ایک تو یہ ہے کہ اگر یہ بات ہوئی ہوتی تو
لوگون پر ظاہر ہو جاتا اسواسطے کہ مشہور ہے کہ کل سر جاوز الاثنین شاع یعنی جو سر کہ

کہ وہ شخص سے تجاوز کرے تو لوگون پر ظاہر ہو جاتا ہے اور بعضے لوگون نے کہا ہے کہ آیتون
سے مراد وہ ہو شہہ ہین یعنے جب بات وہ ہو شہہ سے باہر آوے تو شائع ہو جاتی ہے اور تجربہ
مین بہی یہ بات آئی ہے کہ جب منہ سے بات نکلی تو شائع ہو جاتی ہے دوسرے یہ ہے کہ خدا پر
ضرور اور لازم تہا کہ اونکے جہوٹ کو ظاہر کر دیتا گیارہوین دلیل یہ ہے کہ وہ حضرت وقت
گہن لگنے چاند اور سورج کے اور وقت آنے آندہیون سرخ اور سیاہ کے اور وقت [illegible]
زمین کے اور وقت بیمار ہونے اپنے کے نمازین پڑہتے تہے اور اگر وہ حضرت پناہ بخدا ایسے
نہ ہوتے تو ایسی وقتون مین کہ خوف تلف جانکا تہا ایسی عبادت کہ اقرار نبوت اونمین [illegible]
کا ہے یعنے اونمین تہمت اور بہتان سے معبود پر نکرتے بلکہ فقط استغفار اور طلب بخشش خدا سے
کرتے اسواسطے جسکو کہ خوف خدا کم ہووے تو وہ شخص بہی ایسے وقتو نمین جہوٹ خدا پر نہین [illegible]
تو پیغمبر چاہیے کہ اونکا بہت خوف کرنا خدا سے مقدمہ مین ثابت ہوا ہے کسطرح سے ایسے وقتون
تہمت اور بہتان خدا پر باندہتے اور جب ایسے پیغمبر کہ بہت خوف خدا اسے رکہتے تہے اور [illegible]
عاقل اور دانا تہے نمازین ایسے وقتو نمین پڑہتے تہے تو اس سے یہ معلوم دیا کہ نبوت انحضرت
کی جہوٹ اور تہمت خدا پر نہ تہی بلکہ ذکر اوسکا باعث خوشی خدا کی تہا اسواسطے کہ ایسے وقت
مین آدمی عاقل ایسی چیزون کو کرتا ہے بارہوین دلیل یہ ہے کہ وہ حضرت نہایت رجوع خدا کی
طرف رکہتے تہے اسواسطے کہ وہ حضرت ہر کام مین خدا کو یاد کرتے تہے جس وقت کہ کہانا کہاتے تہے
یا پانی پیتے تہے اور جس وقت کہ صبح ہوتی یا شام ہوتی تہی اور وقت ظہر اور عصر کے اور وقت داخل
ہونے مسجد کے اور وقت نکلنے مسجد کے اور وقت داخل ہونے مسجد کے اور بازار کے اور وقت
داخل ہونے پاخانہ کے اور وقت دیکہنے پانی کے بیچ پاخانہ کے اور وقت استنجا کے اور وقت پہننے
جامہ کے اور پہننے لباس نئے کے اور وقت پانے نعمتون کے اور وقت نازل ہونے مصیبتون
اور وقت بیماری اور عیادت کے اور وقت صحت کے اون بیماریون سے اور وقت شدت گرمی یا جاڑے
کرتے تہے تو خدا سے طلب کرتے تہے اور وقت نکاح کے اور بیچ شب زفاف کی اور وقت [illegible]
کے اور وقت غسل کے اور طلب فرزند کے اور وقت درد زہ عورات کی اور وقت ولادت
کے اور چہٹی کے دن اور وقت ہونیکی اوسوقت یعنی کروٹ کے اور وقت عیادت بیمار کے
اور وقت ارادہ سفر کے اور وقت اوترنے منزل کے اور وقت داخل ہونے گہر کے اور وقت نکاح [illegible]

اور وقت مرنیکے اور وقت مشایعت جنازہ اور وقت غسل دینے کی اور وقت کفن کی اور وقت
دفن کے اور وقت زیارت قبرون کے اور وقت زلزلہ کے اور آندہی کے اور چاند گہن کے اور سورج گہن
کے اور جسنے کہ خدا کو ہر وقت یاد رکہا تو اوسنے خدا کو جانا کہ وہی مالک و مختار ہر شئے کا ہے اور
خدا اوسکی نظرون مین ہر وقت حاضر ہے اور عظمت اور بزرگی خدا کی اوسپر بہت ظاہر و روشن
ہوویگی اور جو شخص کہ اسطرح سے خدا کو جانے تو البتہ گناہ نکرے گا اسواسطے کہ جو عاقل کہ ہر چیز
اور ناچیز اور ہر امر چہوٹے اور بڑے کو خدا سے طلب کرتا ہووے اور جانتا ہووے کہ ہر چیز کی
اور نفع و ضرر میرے اوسی خدا کے ہاتہ ہے تو کسطرح سے اوسکی خلاف مرضی اور ناخوشی کا کام
کریگا اور یہ مرتبہ مرتبہ عصمت ہے اور جو کہ معصوم ہووے تو اوسکے قول کو جبتک کہ مخالف
عقل نہووے ماننا چاہیے اور نبی ہونا خلاف عقل نہین ہے بلکہ موافق عقل کے ہے تو البتہ
اسکو ماننا چاہیے تیرہوین دلیل نبوت انحضرت کی یہ ہے کہ اگر وہ حضرت پناہ بخدا اپنی پیغمبری کے دعوی
مین جہوٹے اور کاذب ہوتے تو حکم اقرار کرنے نبوت جہوٹی اپنی کا وقت جان کندن کے نکرتے
اسواسطے کہ بتواتر ہم پر ثابت ہوا ہے کہ وہ حضرت لوگون کو بری کامون سے منع کرتے تہے بلکہ اون
چیزون سے کہ عبث اور بے فائدہ ہین مانند لہو و لعب اور بہت ہنسنا اور علم وغیرہ کے منع
کرتے تہے تو اگر نبوت اون حضرت کی حق نہوتی تو کسطرح سے ایسا بڑا عاقل اشتنا اور غیر آ
کو ایسے وقت مین ایسے بڑے گناہ سے یعنے تہمت اور بہتان خدا سے باز نہ رکہتا اور دنیای
فانی کو کہ ہمیشہ اوسکی مذمت کرتا تہا اختیار کرتا وتلک الادلۃ مما الہمنی اللہ تعالی بہا
والحمد للہ کثیرا وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم یعنے یہ دلیلین
ایسے ہین کہ الہام کیا ہے مجہے جناب حق سبحانہ تعالی ساتہہ اونکے اور جمیع حمد یعنے سب تعریفین
ثابت ہین واسطے اللہ کے بزرگی کے اور یہ فضل و عنایت اوسی جناب باری کی ہے دیتا ہے
جس شخص کو چاہتا ہے اور وہ خدا صاحب بڑی عنایت اور تفضل کا ہے مخفی اور پوشیدہ
نہ ہے کہ جو شخص کہ اوسنے عقل رکہتا ہے وہ یہی جانتا ہے کہ اگر کوئی لڑکا تمیز نکرے کہ اس سوراخ
مین مثلا مار سیاہ یا بچہو کا لا بیٹہا ہے اور اوس لڑکے سے آثار خوف و دہشت کے ظاہر ہوویں
تو اوس لڑکے کی خبر کو ساتہہ قرآن کے ہے جلد قبول کر لینگے اور اوس سوراخ مین ہاتہ
نہ ڈالینگے یا اگر جنگل مین ایک زمین دار کی حقیقت سا خبر دے کہ یہان شیر بیٹہا ہے

اور اوس زینہ اسے آثار خوف کا اور صدق خبر کے ظاہر ہون تو ہرگز کوئی شخص اوس جنگل مین جانے کی جرأت نہ کرے گا یا کوئی طبیب ماہر کہے کہ یہ دوا سم قاتل ہے یا بعضی چیزین ایسی ہین کہ ایک دوسرے کے ساتھہ کہانا اونکا ممنوع ہے مانند دودہ اور مچھلی کے یا غیر اوسکے تو اون چیزون پر جرأت نہین کر سکتے بسبب خوف ضرر اور ہلاکت کے اور یہان پیغمبر عاقل کامل صادق القول خبر دیتے ہین عذاب الیم خدا سے کہ وہ آتش جہنم ہے اور مار و عقرب دنیا کو اوس سے کچھہ نسبت نہین ہے نہ از روے دوام کے اور نہ از روے شدت کے اور کوئی اوسکی طرف التفات نہین کرتا اور اس مضمون ہدایت مشحون کی طرف اشارہ فرماتی ہین حضرت امام ناطق جعفر بن محمد صادق علیہ السلام عَجِبْتُ لِمَنْ يَحْتَمِي عَنِ الطَّعَامِ مَخَافَةَ الدَّاءِ كَيْفَ لَا يَحْتَمِي عَنِ الذُّنُوبِ مَخَافَةَ النَّارِ یعنی تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سے کہ پرہیز کرتا ہے بسبب خوف بیماری کے کیون نہین پرہیز کرتا گناہون سے واسطے خوف آتش دوزخ کے انتہی حالانکہ وہ آتش دوزخ ایسی آگ ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام اوسکے باب مین دعاء صحیفہ کاملہ مین فرماتے ہین نَارٌ نُورُهَا ظُلْمَةٌ یعنی ایسی آگ ہے کہ نور اور روشنی اوسکی ظلمت اور تاریکی ہے یعنی بسبب شدت حرارت کے سیاہ اور تاریک ہو رہی ہے نَارٌ يَصُولُ بَعْضُهَا بَعْضًا اور ایسی آگ ہے کہ لپٹین اوسکی آپسمین ایک دوسرے پر حملہ کرتی ہین تا آخر دعا ہو صحیفہ کاملہ اور کوئی اس خبر حق کیطرف بسبب وسوسہ شیطانی اور غفلت اور خواہش نفسانی کے التفات نہین کرتا جیسا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین لکن القلوب علیلة والعقول مدخولة یعنی دل آدمیون کے سست اور بیمار ہو رہے ہین بسبب پیروی کرنے خواہشہاے نفس کے اور عقلین اونکی ضعیف اور شبہون مین مبتلا ہین اور یہ بھی اون کا قول کی طرف منسوب ہے اَلنَّاسُ نِيَامٌ فَإِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا یعنی لوگ خواب غفلت مین سو رہے ہین جب مرتے ہین اوسوقت مین جاگ اوٹھتے ہین اور ہوش مین آتے ہین اور جیسا کہ خدا تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ یعنی کیا مقام حسرت اور تاسف کا ہے اوپر بندون کے کہ نہین آتا اونکے پاس کوئی پیغمبر مگر یہ کہ اوسکے ساتھہ استہزا اور تمسخر کرتے ہین اور کلام اوسکے کو جہوٹا جانتے ہین اور سورۂ انعام مین فرماتا ہے وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ یعنی اور تحقیق کہ ہنسا گیا ہے اور استہزا کیا گیا ہے خدا یتعالی ساتھہ پیغمبرون کے آگے تمسے پس احاطہ کیا اور گھیر لیا اون لوگون کو تئین کہ استہزا کرتے تھے عذاب اوس چیز نے کہ ساتھہ اوسکے استہزا کرتے تھے اور بعضے کلمات استہزا کہ پیغمبرون سے کہتے تھے اور میان بطریق نمونہ کے اوسکا بیان ہوتا ہے کلام فرعون ملعون کا ہے کہ جب حضرت موسی اوسکے پاس گئے اور فرمایا کہ مین بہیجا ہوا خدا کا ہون تو فرعون اونسے بطور ہنسی کے یون کہنے لگا چنانچہ حق تعالی سورۂ شعرا مین فرعون سے یون حکایت فرماتا ہے قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ یعنی فرعون حضرت موسی سے کہنے لگا کیا چیز ہے پروردگار عالم کہ جسکی طرف سے تم آئے ہو قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ کہا حضرت موسی نے وہ خدا پیدا کرنے والا ہے آسمان و زمین اور اون چیزون کا کہ درمیان مین ہین اون دونون کے اگر ہو تم یقین لانے والے قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ یعنی فرعون بار دیگر از روی استہزا کے کہنے لگا اون لوگون سے جو اوسکے گرد و پیش بیٹھے تھے آیا نہین سنتے تم یہ کلام عجیب جیسے یہان محاورہ مین کہتے ہین این گل دیگر شگفت خلاصہ یہ کہ وہ تو یہ بحث خود اپنے تئین لوگون کے سامنے پروردگار آسمان و زمین کا معاذ اللہ ٹہیراتا تہا اوسکے کلام سے ہنسی کرنے لگا کہ دیکھو میرے سوا اونہون نے کسی تجویز کیا جب حضرت موسی نے دیکھا کہ یہ بے حیا اس کلام کو ہنسی مین ٹالتا ہے تو یہ فرمانے لگے قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ یعنی کہا موسی نے کہ وہ خدا پیدا کرنے والا تمہارا اور اون لوگون کا ہے کہ تمہارے آبا و اجداد سے گذر گئے ہین قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ کہنے لگا فرعون کہ یہ پیغمبر کہ تمہارے پاس بہیجا گیا ہے ہر آئینہ دیوانہ ہے دیوانون کی سی باتین کہتا ہے قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ کہا حضرت موسی نے ای گروہ خلق وہ پروردگار ہے مشرق و مغرب کا اور وہ چیز کہ درمیان اوسکے ہے اگر تم کچھہ عقل و شعور رکہتے ہو اوسوقت تو فرعون نرمی سے گرمی پر آیا اور کہنے لگا لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ یعنی اگر میرے سوا اور کسیکو خدا ٹہراوگے تو ہر آئینہ مین تمہین قید کرونگا قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ حضرت موسی نے فرمایا مجہے ناحق ہی قید کریگا اگرچہ

پاس اوس پروردگار عالم کی جانب سے ایک معجزہ اور نشانی ظاہر موجود ہووے بعد اوسکے حضرت
موسی کا معجزے ظاہر کرنا اور ساحرون کا ایمان لانا تمام حکایت قرآن مین موجود ہے جو چاہے
دیکہے اس جگہہ بتقریب ابہات استہزا بعضی آیتین مذکور ہوئین تعجب ہے انتہا ہے پیغمبرون
سے کہ اپنے نفع کی باتین بغیر اسکے کہ اونکا کچھہ صرف ہووے قبول نکرتے تہے حالانکہ جسقدر ان پر
صرف ہوتا سچا تہا جیسا کہ یہ مضمون حق تعالی نے پیغمبرون سے واسطے توجہ امت اپنی کے
قرآن مین بیچ سورہ شعرا کے نقل فرمایا ہے کہ پیغمبر یون سمجہاتے تہے مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ
مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ نہین سوال کرتا ہون مین اوپر اس تبلیغ رسالت
اور بیان حکم خدا کے کچھہ مال اور مزدوری نہین ہے ثواب ہمارا مگر پروردگار عالم پر اور
اس مقام مین مناسب ہے کہ بعضی وعظ و نصیحت کہ پیغمبرون نے اپنی امت کو کیے ہین ذکر
کرون نہین ہرچند کہ اسمین طول ہو جاوے واسطے عبرت اور پند خلائق کے ہوا اسلیئے کہ حق تعالی
نے اس طول سے احتراز نہین کیا ہے بلکہ دو چند سہ چند اسکا قرآن مجید مین واسطے نصیحت
خلق کے ذکر فرمایا ہے پس ہم بہی پیروی کرتے ہین حق تعالی کی اور جاننا چاہیے کہ ان
مضمونون اور آیتون مین کسیطرحکا شک اور شبہ نہین ہے اور یہ حکایتین واقعی ہین
کہ زمانہ گذرے ہوئے مین واقع ہوئی ہین اگر کوئی شخص بنظر انصاف ان آیات کو ملاحظہ
کرے اور سمجہے اوسوقت انکا لطف اور اثر نصیحت ظاہر ہووے گا پس جان تو کہ حق تعالی
نے بیچ سورہ اعراف کے حضرت نوح علیہ السلام سے یون حکایت فرمائی ہے قال یا
قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ
یعنے ای قوم عبادت کرو پروردگار عالم کی نہین ہے کوئی معبود واسطے تمہارے سوا اوسکے
مین خوف کرتا ہون اوپر تمہارے عذاب روز عظیم کا یعنے قیامت کا قال الملا
مِنْ قَوْمِهٖ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یعنے کہا اونکی قوم کے اشراف اور رئیسون نے
تحقیق کہ ہم ہر آئینہ دیکہتے ہین تمہارے تئین بیچ گمراہی ظاہر کی قال یا قوم لیس بی ضلالة
وَلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ
وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے کہا نوح علیہ السلام نے بیچ جواب قوم
کے ای قوم نہین ہے واسطے میرے کچھہ گمراہی لیکن تحقیق کہ مین پیغمبر ہون

کا پہونچاتا ہون تمہارے تئین پیغام پروردگار اپنے کا اور نصیحت کرتا ہون تمہارے تئین
اور جانتا ہون مین جانب خداوند عالم سے وہ چیز کہ نہین جانتے ہو تم اوسکے تئین اَوَعَجِبْتُمْ
اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ آیا
تعجب کرتے ہو تم اس بات سے کہ آیا تمہارے پاس ایک ذکر وہ ہے جانب پروردگار تمہارے سے
اوپر ایک شخص قوم اور جنس تمہاری مین سے تاکہ ڈراوے تمہارے تئین عذاب خدا سے
اور تاکہ پرہیزگاری اختیار کرو تم اور تاکہ شاید رحم کیے جاؤ تم فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ
مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ پس جہوٹلایا
اونہون نے حضرت نوح علیہ السلام کے تئین پس نجات دیا ہمنے اونکے تئین اور اون لوگون کے تئین
کہ ساتہہ اونکے تہے مومنون سے بیچ کشتی کے اور غرق کیا ہمنے اون لوگون کو کہ تکذیب کرتے
تہے معجزون ہمارے کے تئین تحقیق کہ تہے وہ قوم اندہے اور کوردل اور حق تعالی نے بیچ اسی
سورہ کے حضرت ہود پیغمبر سے یون حکایت فرمائی ہے قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ یعنے کہا ہود پیغمبر علیہ السلام نے اپنی قوم سے ای قوم عبادت کرو خدا تعالی
کی نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اوسکے آیا پس تم نہین پرہیز کرتے اوسکے عذاب
سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ یعنے کہا اشراف اور رئیسون نے قوم ہود علیہ السلام سے تحقیق کہ ہم دیکہتے
ہین تمہارے تئین بیچ نادانی کے اور تحقیق کہ گمان کرتے ہین ہم تمہارے تئین جہوٹ کہنے والون
مین سے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اُبَلِّغُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ کہا ہود علیہ السلام نے ای قوم نہین ہے ساتہہ
میرے کچھہ نادانی اور لیکن مین واسطے تمہارے ہون نصیحت کرنے والا اور صاحب امانت
اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ
جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنے آیا تعجب کیا تمنے اس بات مین کہ آیا تمہارے پاس ذکر وحی جانب پروردگار
تمہارے کے بواسطہ ایک مرد کے تمہاری قوم اور جنس مین سے اور یاد کرو ای قوم اوس نعمت
خدا کو وقتی کہ گردانا تمہارے تئین خلیفہ یعنے پیچہے پیدا ہونے والے بعد ہلاکت قوم نوح کے

اور زیادہ کیا واسطے تمہارے طول قامت اور بزرگی جسم کو منقول ہے کہ جسم اونکا مثل درخت
خرما کی طول مین نظر آتا تھا پس یاد کرو نعمتون خدا کی تئین شاید کہ تم نجات پاؤ قالوا اجئتنا لنعبد الله
وحده ونذر ما کان یعبد آباؤنا فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین کہا قوم
ہود علیہ السلام نے آیا آئی ہو تم ہمارے پاس کہ پرستش کرین ہم خدا تعالی کو تنہا اور چھوڑ دین
اوس چیز کو کہ پرستش کرتے تھے باپ اور دادا ہمارے پس لاؤ تم وہ عذاب کہ جسکا وعدہ کرتے
ہو تم اگر ہو تم سچ کہنے والون مین قال قد وقع علیکم من ربکم رجس وغضب
أتجادلونني في أسماء سميتموها أنتم وآباؤكم ما نزل الله بها من سلطان
فانتظروا اني معكم من المنتظرين کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق کہ واجب ہوا ہے
اوپر تمہارے عذاب اور غضب پروردگار تمہارے کا یعنے عنقریب نازل ہوگا آیا نزاع کرتے ہو تم
بیچ کتنے ایک نامون بتون کہ اپنے جیسی تم انکو خدا کہتے ہو نہین نازل کیا خدا نے واسطے اونکے
کچھہ شاہد و دلیل پس انتظار کرو تم عذاب الہی کا تحقیق کہ مین ساتھہ تمہارے انتظار کرنے
والا ہون فأنجيناه والذين معه برحمة منا وقطعنا دابر الذين كذبوا
بآياتنا وما كانوا مؤمنين پس حق تعالی فرماتا ہے کہ پس نجات دی ہمنے ہود علیہ السلام
کے تئین اور اون لوگون کو کہ ساتھہ اونکے تھے مومنون سے ساتھہ رحمت اپنی کے اور بیخ و
بنیاد سے ہلاک و قطع کیا ہمنے اون لوگون کے تئین کہ جھٹلاتے تھے معجزون ہمارے کو
اور نہ تھے ساتھہ اوسکے ایمان لانے والے اور حضرت صالح کے سے حق تعالی نے اسی سورہ
مین یون حکایت فرمائی ہے قال یا قوم اعبدوا الله ما لکم من اله غیره قد
جاءتكم بينة من ربكم هذه ناقة الله لكم آية فذروها تأكل في
الأرض ولا تمسوها بسوء فيأخذكم عذاب أليم واذكروا اذ جعلكم
خلفاء من بعد عاد وبوأكم في الأرض تتخذون من سهولها قصورا وتنحتون
الجبال بيوتا فاذكروا آلاء الله ولا تعثوا في الأرض مفسدين یعنے کہا
حضرت صالح نے اے قوم عبادت کرو خدا تعالی کی نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود
سوا اوسکے تحقیق کہ آئی ہے واسطے تمہارے دلیل اور معجزہ روشن جانب پروردگار تمہارے سے
یہ اونٹنی معجزہ ہے جانب خدا سے واسطے تمہارے پس چھوڑ دو تم اوسکو کہ کھاوے

بیچ زمین خدا کی اور نہ مس کرو اوسکو ساتھہ برائی کے پس لیوے تمہارے تئین عذاب دردناک
اور یاد کرو اس بات کو کہ گردانا تمہارے تئین خلیفہ اور پیدا ہونے والے بعد قوم عاد کے
اور مقام دیا تمہارے تئین بیچ زمین کے کہ بناتے ہو تم زمین ہموار مین اوس سے
مکانات واسطے گرمی کے اور قرار دیتے ہو تم پہاڑون مین گھر واسطے جاڑون کے پس یاد
کرو نعمتون خدا کے تئین اور نہو تم بیچ زمین کے فساد کرنے والے قال الملأ الذين
استكبروا من قومه للذين استضعفوا لمن آمن منهم أتعلمون أن صالحا
مرسل من ربه قالوا انا بما أرسل به مؤمنون قال الذين استكبروا انا بالذي
آمنتم به كافرون یعنے کہا اون لوگون نے کہ سرکشی اور تکبر کرتے تھے قوم صالح
سے واسطے اون لوگون کے کہ ضعیف تھے مومنون سے آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق صالح
پیغمبر ہین جانب پروردگار اپنے سے مومنون کہا بدرستیکہ ہم ساتھہ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے
ہین وہ ساتھہ اوسکے ایمان لانے والے ہین کہا اون لوگون نے کہ سرکشی کرتے تھے تحقیق کہ
ہم ساتھہ اوس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم کافر ہونے والے ہین فعقروا الناقة وعتوا عن
أمر ربهم وقالوا یا صالح ائتنا بما تعدنا ان كنت من المرسلين فأخذتهم الرجفة
فأصبحوا في دارهم جاثمين یعنے پے کیا اونہون نے ناقہ صالح کو اور سرکشی کی امر پروردگار
اپنے سے اور کہا کہ اے صالح لاؤ تم وہ عذاب کہ وعدہ کرتے ہو تم ہمارے تئین اگر ہو
تم پیغمبرون سے پس لے لیا اونکے تئین لرزہ موت نے بسبب شدت عذاب کے پس صبح کی اونہون
نے بیچ گھرون اپنے کے درحالیکہ وہ سب مردے تھے فتولى عنهم وقال يا قوم لقد
أبلغتكم رسالة ربي ونصحت لكم ولكن لا تحبون الناصحين پس روگردانی کی
حضرت صالح نے اپنی قوم سے اور کہا اے قوم تحقیق کہ پہونچایا مینے تمہارے تئین
پیغام پروردگار اپنے کا اور نصیحت کی مینے واسطے تمہارے لیکن افسوس ہے کہ نہین
دوست رکھتے تم نصیحت کرنے والون کے تئین اور اسی سورہ مین لوط پیغمبر کی زبانی
اسطرح نقل فرمایا ہے ولوطا اذ قال لقومه أتأتون الفاحشة ما سبقكم بها
من أحد من العالمين انكم لتأتون الرجال شهوة من دون النساء
بل أنتم قوم مسرفون یعنے جسوقت کہ کہا لوط پیغمبر علیہ السلام نے اپنی قوم سے

آیا بجا لاتے ہو تم ایسے عمل زشت اور قبیح کو کہ نہین سبقت کی تمہارے تئین اوپر اس عمل کے
کسی شخص نے جہان سے آیا تم جاتے ہو تم پاس مردون کے سوا اے عورتون کے کہ تمہارے واسطے
مخلوق ہوئی ہین بلکہ ہو تم حد سے گذرنے والے بیچ اس فعل شنیع کے فما کان جواب قومہ
الا ان قالوا اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون یعنی نہ تہا جواب
قوم اونکی کا مگر یہ کہا اونہون نے کہ نکالو وآل لوط کو اپنے قریہ اور گاؤن سے کہ اپنی
ظاہر کرتے ہین اس عمل قبیح سے فانجیناہ واھلہ الا امراتہ کانت من الغابرین
وامطرنا علیھم مطرا فانظر کیف کان عاقبۃ المجرمین پس نجات دی ہمنے
لوط پیغمبر کو اور اونکے اہل وعیال کو مگر عورت لوط کے کہ تہی باقی رہنے والون مین
بسبب کفر و نفاق کے اور برسایا ہمنے اوپر اونکے مینہ پتہرون کا پس دیکہو کسطرح ہوا انجام
گنہگارون کا بعضے روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس بصورت امرد قوم لوط پاس آیا
اور اس عمل قبیح کی بنا اوس سے ظاہر ہوئی اور اس سورہ مین مذکور ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام
نے اسطرح سے اپنی قوم سے نصیحت کی تہی قال یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ
غیرہ قد جاءتکم بینۃ من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس
اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذلکم خیر لکم ان کنتم
مؤمنین یعنے ای قوم عبادت کرو خدا تعالی کی نہین ہے واسطے تمہارے معبود سوا
اوسکے تحقیق کہ آیا ہے تمہارے واسطے شاہد اور دلیل جانب پروردگار تمہارے سے پس پورا
تولو ناپنے اور وزن کے تئین اور نہ کمی کرو داد وستد مین لوگون سے اور نہ فساد
کرو بیچ زمین کے بعد اصلاح اوسکی کے یہ امر بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان لانے والون
مین سے اور بعد چند آیت کے حق تعالی نے زبانی قوم شعیب علیہ السلام کے یون حکایت
فرمائی ہے وقال الملا الذین کفروا من قومہ لئن اتبعتم شعیبا انکم
اذا لخاسرون فاخذتھم الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم جاثمین الذین
کذبوا شعیبا کان لم یغنوا فیھا الذین کذبوا شعیبا کانوا ھم
الخاسرین فتولی عنھم وقال یا قوم لقد ابلغتکم رسالات ربی
ونصحت لکم فکیف آسی علی قوم کافرین یعنے کہا اون لوگون نے

جو رئیس اور اشراف تہے قوم شعیب مین رحایا ہے اگر پیروی کروگے تم شعیب کی بدرستیکہ
تم ہوگے زیان کارون سے پس لے لیا اونکو عذاب الہی نے اور لرزۂ مرگ نے پس صبح کی انہون
نے بیچ گہرون اپنے کے درحالیکہ سب کے سب مردے تہے وہ لوگ کہ تکذیب کرتے تہے شعیب کی
اسطرح ہلاک ہوئے کہ گویا کبہی اون مکانون مین ساکن نہ تہے وہ لوگ کہ تکذیب کرتے تہے
حضرت شعیب کی ہوئے وہ زیان کارون مین سے پس روگردانی کی اونسے حضرت شعیب نے
اور کہا اے قوم تحقیق کہ پہونچایا تم تک مینے پیغام پروردگار اپنے کا اور نصیحت کی مینے
تمکو حق نصیحت پس کسطرح تاسف اور افسوس کرون مین اوپر قوم کافرون کے اور حق تعالی نے
سورہ مومن مین نقل ایک شخص مؤمن کی آل فرعون مین سے کہ اونہون نے اپنی قوم کو
نصیحت کی تہی بیچ پارہ پیغمبر حق موسے بن عمران علیہ الرضوان من الرحمان کی اسطرح حکایت
فرمائی ہے وقال رجل مؤمن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا
ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم وان یک کاذبا
فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم یعنے کہا ایک
مرد مؤمن نے آل فرعون سے کہ اپنے ایمان کو خوف فرعون سے پوشیدہ رکہتے تہے
ای قوم آیا قتل کرتے ہو تم ایک مرد کے تئین کہ وہ کچہہ قصور نہین رکہتا سوا اس کلمہ حق کے
کہ تسے کہتا ہے کہ پروردگار میرا اللہ ہے اور لایا ہے تمہارے پاس معجزے روشن اگر بالفرض
یہ شخص جہوٹ کہنے والا ہے لیکن اوسکے ہوگا وبال کذب اوسکے کا اور اگر یہ شخص صادق اور
راست گو ہے تو پہونچیگا تمہارے تئین بعضے اقسام اوس عذاب مین سے کہ جسکا خوف دلاتا
ہے تمکو اور بہی اسطرح سے نصیحت کی یا قوم انما ھذہ الحیوۃ الدنیا متاع وان
الآخرۃ ھی دار القرار یعنے ای قوم نہین ہے یہ زندگانی چند نفس دنیا سے ناپائدار
کی مگر برخورداری اور فائدہ مندی قلیل کہ بزودی فنا ہو جاتی ہے اور تحقیق کہ آخرت
وہی ہے گہر قرار اور ہمیشہ رہیگا اور بہی اونہین سے حق تعالی حکایت فرماتا ہے
ویا قوم ما لی ادعوکم الی النجاۃ وتدعوننی الی النار تدعوننی لاکفر
باللہ واشرک بہ ما لیس لی بہ علم وانا ادعوکم الی العزیز الغفار یعنے
اے قوم کیا حال ہے واسطے میرے کہ مین دعوت کرتا ہون اور بلاتا ہون تمہین نجات

بلاتے ہو تم میرے تئین تا کہ کافر ہون ساتھ خدا کے اور شریک کرون نہین ساتھہ اوسکے وہ چیز
نہین ہے واسطے میرے علم اوس چیز کا اور مین بلاتا ہون تمہین طرف خداوند غالب اور بہت
رحیم اور بخشنے والے کے اور آخر الامر اونہون نے یہ نصیحت کی فستذکرون ما اقول لکم
وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد یعنے قریب ہے کہ یاد کروگے تم اوس
چیز کو کہ نصیحت کرتا ہون مین تمہارے تئین اور حوالہ کرتا ہون مین امر اپنے کو طرف خدا کی
کے تحقیق کہ حق تعالی جانتا ہے اور بینا ہے ساتھ بندون اپنے کے پس حق تعالی مدح مین اوس
شخص کی اور ہلاکت قوم فرعون مین فرماتا ہے فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا وحاق
بال فرعون سوء العذاب النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا ویوم تقوم
الساعۃ ادخلوا ال فرعون اشد العذاب یعنی پس حفاظت مین رکھا حق تعالی
نے اوس مرد مومن کو برائیون اوس چیز سے کہ مکر اور فساد کرتے تہے وہ لوگ اور احاطہ کیا
ساتھہ آل فرعون کے برائی عذاب نے وہ کیا ہے کہ آتش دوزخ دنیا کی عرض کیے جاتے ہین
اوپر اوسکے یعنے داخل کیے جاتے ہین اوسمین قوم فرعون صبح اور شام اور جس روز کہ قائم
ہوگی قیامت حکم ہوگا کہ داخل کرو آل فرعون کو سخت ترین عذاب مین کہ دوزخ آخرت ہے
پس کیا مقام حسرت و اندوہ ہے کہ چندروز مال و متاع دنیا کے واسطے اس عذاب عظیم مین
اپنے تئین مبتلا کیا اور وہ حسرت کہ مومن آل فرعون نے اونسے کہی تہی درپیش ہوگی اور
چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ کہ کافر ہین اور نہین ایمان لاتے پیغمبرون سے اور کتاب خدا سے
اور دہیان کرین اس مضمون آیہ کو اور خوف کرین اس حسرت عظیم سے کہ حق تعالی سورہ زمر
مین فرماتا ہے واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب
بغتۃ وانتم لا تشعرون یعنے پیروی کرو بہترین اوس چیز کے تئین کہ نازل کی گئی ہے
طرف تمہارے جانب پروردگار تمہارے سے قبل اسکے کہ ہووے تمہارے تئین عذاب ناگہان
یکایک اور تم نہ جانتے ہو ان تقول نفس یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ
وان کنت لمن الساخرین او تقول لو ان اللہ ہدانی لکنت من المتقین او
تقول حین تری العذاب لو ان لی کرۃ فاکون من المحسنین بلی قد
جاءتک ایاتی فکذبت بہا واستکبرت وکنت من الکافرین

یعنے پیروی کرو اور ڈرو تم اس بات سے کہ مبادا کہے کوئی نفس کہ کیا حسرت ہے اوپر اوس چیز
کے قصور کیا مینے بیچ امر خدا کے تحقیق کہ تہا مین مسخرہ اور ہنسی کرنے والا امر آخرت مین یا کہے کوئی
نفس کہ اے کاش کہ ہدایت کیا ہوتا میرے تئین خدا نے پس ہر آئینہ ہوتا مین پرہیزگارون مین
سے یا کہے کوئی نفس جبکہ دیکہے عذاب شدید کے تئین کاش کہ اگر ہوتی واسطے میرے بازگشت
اور رجوع طرف دنیا کی ایکبار اور بہی پس ہوتا مین نیک کام کرنے والون مین سے پس حق تعالی
نے اوسکے جواب مین فرمایا ہے بلکہ آئی تہین تیرے پاس آیتین اور معجزے ہمارے پس جہوٹا جانا
تو نے اونکو تئین اور تکبر اور سرکشی کی تو نے اور ہوا تو کافرون مین سے اور بعد اس آیت کے
حق تعالی فرماتا ہے واسطے ڈرانے خلق کے ویوم القیامۃ تری الذین کذبوا علی
اللہ وجوہہم مسودۃ الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین یعنے بیچ روز قیامت
کے دیکہیگا تو منہ اون لوگون کا کہ جہوٹ کہتے تہے اوپر خدا تعالی کے سیاہ اور تاریک آیا
نہین ہے بیچ جہنم کے مقام رہنے کا واسطے سرکشون کے یعنے مقام اونکا جہنم مین ہے پہر فرمایا
بعد کئی آیتون کے وسیق الذین کفروا الی جہنم زمرا حتی اذا جاءوہا
فتحت ابوابہا وقال لہم خزنتہا الم یاتکم رسل منکم یتلون علیکم
ایات ربکم وینذرونکم لقاء یومکم ہذا قالوا بلی ولکن حقت
کلمۃ العذاب علی الکافرین قیل ادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا
فبئس مثوی المتکبرین یعنے کہینچے جائینگے وہ لوگ کہ کافر ہین طرف دوزخ کی گروہ
کے گروہ گروہ تا اینکہ جس وقت آوینگے پاس اوسکے اور کہولے جاوینگے دروازے اوسکے
اور کہینگے اونسے نگہبان اوس جہنم کے آیا نہ آئے تہے پاس تمہارے پیغمبر خدا کے کہ تلاوت
کرتے آیتین پروردگار تمہارے کی اور ڈراتے تمہارے تئین ملاقات اس دن خوفناک
سے وہ کافر اونکے جواب مین بعد حسرت و یاس کہینگے ہان آئے تہے رسول خدا کے لیکن
سچا ہوا وعدہ عذاب کا اوپر کافرون کے کہا جاویگا اب داخل ہو تم دروازون جہنم کے درحالیکہ
ہمیشہ رہنے والے ہو اوسمین پس کیا بری جگہہ ہے سرکشون کی اور بہی حق تعالی حال کفار
مین بیچ سورہ فاطر کے فرماتا ہے والذین کفروا لہم نار جہنم لا یقضی علیہم
فیموتوا ولا یخفف عنہم من عذابہا کذلک نجزی کل کفور

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ
مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ یعنے وہ لوگ
کہ کافر ہین واسطے اونکے آگ ہے جہنم کے نہین حکم کیا جاتا اوپر اونکے پس مر جاوین اور نہین
تخفیف کیجاتی عذاب اونکے سے کوئی چیز اسیطرح سزا دینگے ہم ہر انکار کرنے والے حق اور
نعمت پروردگار اپنے کے تئین اور وہ کافر آواز نالہ و زاری کی بلند کرینگے اوس جہنم مین بطلب
سے کہ خداوندا نکال تو ہمارے تئین اس آگ سے کہ ہم عمل صالح اور نیک بجا لاوینگے سوا
اون عمل زشت اور برے کے کہ آگے کرتے تھے اسطرح اونکے جواب مین کہا جاوے گا
کہ آیا اسقدر یعنے تمکو عمر دنیا مین نہ دی تھی کہ پند و نصیحت اختیار کرنا ہے اوسکے نصیحت قبول
کرنے والا اور علاوہ اوسکے آیا تمہارے پاس ایک ڈرانے والا یعنے پیغمبر پس چکھو تم
مزہ عذاب کا پس نہین ہے واسطے ستمگارون کے کوئی مدد کرنے والا اور سورہ نساء
مین یون حق تعالی فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ
جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا یعنے
تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہین اور نہین ایمان لاتے معجزون اور نشانیون قدرت ہماری پر سبب
ہے کہ داخل کرین ہم اونکے تئین آگ مین جبکہ جل جاوینگے جلدین اونکی پھر تازہ کرینگے ہم اونکی جلدون
کو تاکہ چکھین مزا عذاب کا بدرستیکہ حق تعالے غالب ہے اور صاحب حکمت ہے اور سورہ
قمر مین حق تعالی یون فرماتا ہے فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُكُرٍ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ
يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ
هَذَا يَوْمٌ عَسِرٌ یعنے پس روگردانی کرو تم اے پیغمبر کافرون سے اور چھوڑ دو اونکو
اوس دن کے واسطے کہ بلاوے گا اونکو بلانے والا طرف امر دشوار اور ناگوار کے
جھکے ہوئی ہونگی آنکھین اونکی نکلینگے قبرون سے اپنی جیسا کہ ٹڈیان پراگندہ ہوتی ہین
بسرعت روانہ ہونے والی ہونگی طرف بلانے والے کے کہینگے کافر یہ دن بہت دشوار اور سخت ہے
اور اس سورہ مین باربار حق تعالی نے اس آیہ شریف کو کہ نہایت پند اور نصیحت پر مشتمل ہے
ذکر فرمایا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنے تحقیق کہ ہمنے مہیا کیا اور
مہیا قرآن کو واسطے پند اور نصیحت کی پس آیا ہے کوئی پند اور نصیحت کرنے والا اس کمال نصیحت

اور رحمت پروردگار کو نسبت بندون کے اور اس اتمام حجت کو اون پر ملاحظہ کرنا چاہیے
کہ اس پر بھی بندے نصیحت قبول نہ کرین تو کیا چارہ ہے اور سامنا حسرت اور مصیبت عظیم کا
ہے جیسا کہ قرآن مین جابجا مذکور ہے اور حدیث مین وارد ہوا ہے لکل حق حقیقة ولکل صواب نورا
یعنے ہر حق اور راستی کے واسطے ایک حقیقت اور واقعیت ہوتی ہے کہ اوس علامت سے
اوسکو پہچانتے ہین اور ہر صواب اور حق کے واسطے ایک روشنی اور نور ہوتا ہے کہ اوسکو نہین
کوئی چھپا سکتا ہے اور یہی باعث ہے کہ جو شخص امر غیر واقعی کا مدعی ہوتا ہے چند روز مین
نقاد اور پرکھنے والے حق اور باطل کے اوسکو دریافت کر لیتے ہین اگرچہ غیر اہل فہم و انصاف
واسطے طمع دنیا کے یا نفسانیت کے اوس پر اصرار کرین جیسا کہ مشہور ہے مَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ فِيهِ
شَهِدَتْ عَلَيْهِ شَوَاهِدُ الامْتِحَانِ یعنے جو شخص کہ کوئی دعوے باطل کرتا ہے کہ وہ اوس مین نہین ہے
ہوا کرتے ہین اوسکو دلیلین اور گواہ امتحان اور آزمائش اوسکے کی پس کیونکر ہو سکتا
ہے کہ ایسا بڑا دعوی نبوت اور پیغمبری کا اور ظاہر کرنے معجزون کا کوئی شخص ضعیف کرے اور باوجود
گذرنے اس مدت دراز کے اوسکا جھوٹ ظاہر نہووے بلکہ بالعکس اوسکے جون جون مدت گذرے
اور رونق اور شہرت اوسکے دین کی زیادہ ہووے اور ایک دعوی حضرت کا دعوون مین سے
یہ ہے کہ مین خاتم الانبیا ہون اور میرے بعد کوئی پیغمبر اس دنیا مین نہ آوے گا اسیکو خیال کرو
کہ یہ دعوی کسطرح سچے ثابت ہوا کہ ابتک قریب تیرہ سو برس کے اون حضرت کو ہوئے ہین کوئی
پیغمبر معلوم نہین ہوا ہے اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ حق تعالی اس خلق عظیم کو اس مدت دراز تک
باطل مین اور گمراہی مین چھوڑ دیتا اور ایک پیغمبر بھی نہ بھیجتا کہ لوگون کو حال معلوم ہووے
کہ یہ پیغمبر سچے نہین تھے اور دین اونکا باطل ہے اور پھر باوصف اسکے ان سب لوگون کو جہنم
مین ڈالتا اور ہمیشہ عذاب مین رکھتا اور اوپر حجت کو تمام نہ کرتا آیا نہین دیکھتا تو کہ حال
مسیلمہ کذاب کا کہ دعوی پیغمبری کا کرتا تھا کیا ہوا منقول ہے کہ اوسنے سنا کہ حضرت نے ایک
کنوئین مین آب دہان اپنا ڈالا پانی اوسکا وافر اور کثیر ہوا اس شامت زدہ نے بھی کہین ایک
کنوئین مین کہ آب قلیل رکھتا تھا تھوکا وہ دھنس گیا اور پانی اوسکا خشک ہو گیا اور اوسنے
سنا کہ حضرت نے ایک نابینا کی چشم کے واسطے دعا فرمائی آنکھین اوسکی روشن ہو گئین اسکا
بھیانے جو کہین کسیکے ایک چشم کے واسطے دعا کی دوسری آنکھ بھی صحیح اوسکے جاتی رہی اور

اور اگرچہ یہ امر بہی معجزہ ہے کہ آنکہہ یکدفعۃً جاتی رہے یا پانی کنوئین کا یکدفعۃً خشک ہو جاوے
لیکن یہ امر خلاف دعوی اوس شخص کے ہے اور اوسکے بطلان نبوت اور پیغمبری پر دلالت کرتا ہے
اور اوسکو معجزہ مکذبہ کہتے ہین اور اوسکو حق تعالے اسواسطے ظاہر کرتا ہے تاکہ خلق پر جہوٹ
اوس شخص مدعی پیغمبری دروغ کا ظاہر ہو جاوے جب حق تعالی ایسا رحیم اور کریم اور مہربان
حال خلق پر ہووے کہ اسقدر اوسکو گوارا نہووے کہ کسیلئے اظہار باطل مین کچہہ شبہ کبہی
طرحکا رہجاوے بلکہ اوسکے دعوے کا خلاف باین نہج ظاہر فرمایا کہ کسیکو اوسکے جہوٹ کا
باقی نرہا پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ سبحانہ اس خلق عظیم کو بغیر پیغمبر کے بلکہ ایسے شخص پر کہ
اوسکا باطل ہے قیامت تک اسیطرح باقی رہنے دیتا اور پہر اسپر اونہین ہمیشہ جہنم مین
عذاب کرتا خلاصہ یہ کہ بعد تہوڑے عرصے کے مسیلمۂ مذکور باین لقب کذاب ملقب ہوا اور اوسکا
نام ونشان بہی باقی نرہا اور اوسنے جو بعضی عبارتین قران کے مقابل مین بنائی تہین
ہزلیات سے کسی نے اوسکی طرف اعتنا بہی نہ کی چنانچہ بعض عبارات اوسکے اسیطرح کتب
سالفہ مین نقل کے ہین وَالزَّارِعَاتِ زَرْعًا فَالْحَاصِدَاتِ حَصْدًا وَالذَّارِيَاتِ قَمْحًا
فَالطَّاحِنَاتِ طَحْنًا وَالْعَاجِنَاتِ عَجْنًا وَالْخَابِزَاتِ خُبْزًا وَالثَّارِدَاتِ ثَرْدًا فَاللَّاقِمَاتِ لَقْمًا
الخ یعنے قسم ہے پیسنہاریون کی اور آٹا گوندہنے والیون کی اور قسم ہے روٹی پکانے والیون
کے اور لقمے بنانے والیون کی شوربے مین انتہی اور اس عبارت مہمل کو کیا نسبت ہے قران
مجید کی عبارت سے بلکہ کوئی لڑکا صاحب تمیز اور ممیز بہی ایسے مہملات کو زبان پر نہ لاویگا
اور اہل عربیت وفصاحت کہہ سکتے ہین کہ قسم کہانے والے کیطرف توجہ نہوا کہ قسم اوسکی عظمت
یا امور لطیفہ معجبہ یعنے خوشنمائی کہاتے ہین یا اون چیزون کی کہ جو مبتذل اور باعث نفع
کے ہو دین بہلا پیسنہاریون اور روٹی پکانے والیون سے اور قسم سے کیا علاقہ اور کیا
لطف اسمین ہے کہ کوئی انکی قسم کہاوے مگر یہ کہ ظاہرا صاحب عبارت سے شدت بہوک کے
کلمات صادر ہوئے ہین اور بہوک مین مشہور ہے کہ آدمی اندہا ہو جاتا ہے اور جب بہوک
مین اوسکو سوا روٹی ٹکڑے کی اور کہانے پینے کی اور کچہہ سمجہائی نہ دیا تو اوسکی قسم کہانی شروع
کی خلاصہ یہ کہ اس شخص نے بعضے سورون کے قرآن کے تئین کہ جنکے شروع مین قسم واقع
ہے مثل سورۂ عادیات اور سورۂ نازعات کے اپنے دانست مین آسان سمجہ کر انتخاب کیا

اور جانا کہ ہمین تو فقط قسم مذکور ہی ہے لاؤ اسکے مقابل مین کچہہ فقرے بناؤ لیکن کہان ہو سکتا
تہا یہ نہ سمجہا وہ مسخرہ کہ مین ویسے الفاظ فصیح کہان سے لاؤنگا اور ویسے مضامین لطیف
کہان سے پاؤنگا یہ امر بہی اوسکی بلادت اور حماقت پر دلالت کرتا ہے کہ اس شامت زدہ
نے یہ خیال نہ کیا کہ جہان فصحای عدنان وقحطان کے ناطقہ بند ہو گئے ہون اور اپنے عیال
اور اطفال اور اپنا کا قتل ہونا اور قیدی بنا گوارا کیا اور اوسنے زبان نہ ملائے گی اسواسطے
کہ سب جانتے تہی کہ ہمسے مقابلہ نہو سکیگا اور مضحکہ ہووے پہر بہلا یہ بیچارہ وہان کس شمار و قطار
مین تہا کہ مقابلہ قرآن کے واسطے مستعد ہووے مگر یہ کہ اپنی حماقت کو سب پر ظاہر کیا اسواسطے
کہ جہوٹ موٹ کا دعوی پیغمبری کا نہین کرتا ہے مگر جو ایسا پیٹ بہر کے احمق ہووے اور پہر ذات
شریف ایسا گہبرائے دو فقرون کے بنانے مین کہ قسم کہاتے کہاتے جواب قسم کا بہی بہولے
اور قسم کو بے جواب رہنے دیا اور پہر اوسکی نظر جو کہین سورۂ الم ترکیف پر پڑی اور اوسمین فیل
اور اصحاب فیل کی حکایت دیکہکر گویا دلمین اپنے دہیان کیا کہ اسمین تو کچہہ ایسے مضامین جلیلہ
اور عبارات دقیقہ نہین ہے اوسکو معارضہ کے واسطے انتخاب کیا چاہیے اور فصاحت اور
بلاغت کی ادراک سے اوسکا ذہن قاصر تہا تو آپنے اوسکے مقابلہ مین یہ کلمے ایجاد کیے اَلَمْ
تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِالْحُبْلٰی اَخْرَجَ مِنْهَا نَسَمَةً تَسْعٰی مِنْ بَیْنِ صِفَاقٍ وَحَشًی اِنَّهٗ
خَلَقَ النِّسَاءَ اَفْوَاجًا وَجَعَلَ الرِّجَالَ لَهُنَّ اَزْوَاجًا فَیُوْلِجُ فِیْهِنَّ اِیْلَاجًا وَیُخْرِجُ
مِنْهُنَّ اِخْرَاجًا انتہی یعنے آیا نہ دیکہا تونے کہ کیا سلوک کیا پروردگار تیرے نے ساتہ
عورت حاملہ کے کہ نکالا اوسسے نفس انسانی کو کہ جنبش اور حرکت کرتا ہے درمیان شکم اور
انتون اوسکے سے بدرستیکہ اوس حق تعالی نے پیدا کیا ہے عورتون کو گروہ گروہ اور
بنایا ہے مردون کو جوڑا واسطے اونکی اور ترجمہ باقی عبارت کا بسبب بیہا کی قابل اوسکے کے
قابلیت زبان پر لانے کی نہین رکہتا ہے اور یہ امر بہی دلالت اوپر سفاہت صاحب عبارت
اور خالی ہونے اوسکے کی ادراک فصاحت سے رکہتا ہے اور نہین تو دیکہو قرآن مجید مین ایسے
مقامون مین بکنایہ اور اشارہ کس لطف سے ایسے کلامون کو ادا فرمایا ہے مثلاً حیض
کے بدلے لفظ محیض کی فرمائی ہے جیسا کہ بیچ سورۂ بقر کے مذکور ہے وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ
یعنے پوچہتے ہین تجہسے حال حیض سے اور مقام ذکر مجامعت مین کہین خیانت النفس
سے

اور کہین قربت اور نزدیکی اور کہین رقت سی اشارہ فرماتا ہے جیساکہ آیۂ حکم صوم مین جو
سورۂ بقر کہ مذکور ہے اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ یعنے حلال کیگئی
واسطے تمہارے نزدیکی شب ماہ صیام مین اور بعد اسکے فرمایا عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ
کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ یعنے جانا خدا ئیتعالی نے کہ تم خیانت نفس عمل مین کرتے
تھے اس امر مین اور علاوہ اسکے اس شخص نے پہلی آیت کو بعینہا قرآن مجید سے
سرقہ کرکے اپنے کلام مین داخل کی ہے واسطے زینت اور رونق کلام کے ہر چند کہ
بے محل داخل کیا ہے یہ فقرہ مقام عتاب اور الزام مین لاتے ہین نہ یہ کہ مقام بیان
صنعت اور احسان الٰہی مین جیساکہ پوشیدہ نہین ہے اور اور مضامین بھی ایسے
قرآن سے اخذ کرکے چاہا ہے کہ اپنی عبادت مین ذکر کرے اس جہت سے انکو محل
ہے اور رثاثت اور سقم اوس عبارت کا صاحبان کمال پر پوشیدہ نہین ہے اسلئے کہ اول
مضامین عالیہ کو کہ حقتعالی نے بیان صنعت وخلقت انسان مین باحسن وجوہ جابجا قرآن
مین ذکر فرمایا تھا اس شخص نے اون معارف کو اپنے عبارت مین لاکے قبیل ہذلیات اور
سے قرار دیدیا بلکہ جو لوگ کہ عربیت مین کامل ہین ہزار درجہ اس سے بہتر کہہ سکتے ہین چہ جائی فصحا
عربان وقحطان کہ جو حضرت کے وقت مین موجود تھے وہ ایسے فقرات مہمل سے کب عاجز تھے
بلکہ اوس سے بدارج بہتر وخوبتر کہہ سکتے تھے پھر اگر وہ لوگ ایسے فقرات کو قابل مقابلہ قرآن
شریف کی جانتے کب اپنے قتل وغارت اور اپنے عیال واطفال کے قید ہونے کو گوارا کرتے
اور مثال ان فقرات مہملہ کے کہ ظاہر مین مشابہ قرآن کے ہین اور ہر شخص کہ ادنے مہارت
مین رکھتا ہوے بہتر ان مہملات سے کہہ سکتا ہے کیون بنا کر ظاہر نکرتے یہ امر ہرگز عقل
باور نکرے بلکہ اسطرح کے فقرات مہملہ کا لانا مقابل قران مجید مین کمال حمق اور سفاہت
پر دلالت کرتا ہے اور ایسا شخص تو قابل ریاست ظاہرۂ دنیا کے بھی نہین ہے کجا
پیغمبری کہ ریاست حقیقت دین ودنیا ہی پہونچ سکتے ہین اور کون شخص زیادہ تر فصیح
ہوگا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اور اولاد طاہرین ومعصومین اون جناب
علیہم اجمعین سے کہ جنکی فصاحت پر کتاب نہج البلاغت اور صحیفۂ کاملہ سجادیہ گواہ
ہین اور ابن ابی الحدید معتزلی کہ مخالفین مذہب اور دشمنان اہل بیت علیہم السلام

اونکے کلام کی فصاحت اور بلاغت کا بکمال مبالغہ معترف ہے والفضل ما شہدت
بہ الاعدا اور باوصف اسکے پھر ان حضرات کے کلمات کو آیات قرآن مجید سے کچھ
نسبت نہین ہے چہ جائے کلام اور اشخاص کا اب سنئے بعض فقرے صحیفہ کاملہ کے
کہ مشتمل ہین بعض معارف اور بیان لطافت اور خلقت انسان کی اس مقام مین ہم ذکر
کرتے ہین کہ جن مضامین کے اس شخص نے تخریب کی ہے اور وہ یہ ہین اَللّٰھُمَّ وَ
اَنْتَ حَدَرْتَنِیْ مَآءً مَّھِیْنًا مِّنْ صُلْبٍ مُّتَضَایِقِ الْعِظَامِ حَرِجِ الْمَسَالِکِ اِلٰی رَحِمٍ
ضَیِّقَةٍ سَتَرْتَھَا بِالْحُجُبِ تُصَرِّفُنِیْ حَالًا عَنْ حَالٍ حَتّٰی انْتَھَیْتَ اِلٰی تَمَامِ الصُّوْرَةِ
وَاَثْبَتَّ فِیَّ الْجَوَارِحَ کَمَا نَعَتَّ فِیْ کِتَابِکَ نُطْفَةً ثُمَّ عَلَقَةً ثُمَّ مُضْغَةً ثُمَّ عَظْمًا
ثُمَّ کَسَوْتَ الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْتَنِیْ خَلْقًا اٰخَرَ کَمَا شِئْتَ
یعنے خداوندا نازل کیا تو نے مجھ در حالیکہ مین ایک پانی حقیر گندیدہ تھا نکالا تو نے
پشت پدر سے کہ اوستخوان اوسکے اور راہ اوسکی بہت تنگ اور متصل باہم
تھے طرف رحم مادر کے کہ وہ بھی بہت تنگ تھا اور پوشیدہ کیا تو نے پردہائے
شکم مین پھیرتا تھا تو ایسے جگہہ مین میرے تئین ایک حال سے طرف دوسرے
حال کے تا انیکہ جسوقت کہ پہنچا مین طرف تمامی صورت اور خلقت کے اور ثابت
کئے تو نے مجھمین اعضا اور جوارح جیساکہ تو نے اپنی کتاب مجید مین بیان
فرمایا ہے پہلے نطفہ پھر خون منجمد پھر گوشت پھر استخوان پھر پہنایا تو نے
استخوانکو گوشت بعد اوسکے بنایا تو نے میرے تئین ایک خلقت جسطرح چاہا
تو نے پھر حضرت فرماتے ہین اِذَا احْتَجْتُ اِلٰی رِزْقِکَ وَلَمْ اَسْتَغْنِ عَنْ غِیَاثِ
فَضْلِکَ جَعَلْتَ لِیْ قُوْتًا مِّنْ فَضْلِ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ اَجْرَیْتَهٗ لِاَمَتِکَ الَّتِیْ اَسْکَنْتَنِیْ
جَوْفَھَا وَاَوْدَعْتَنِیْ قَرَارَ رَحِمِھَا وَلَوْ تَکِلُنِیْ یَا رَبِّ فِیْ تِلْکَ الْحَالَاتِ اِلٰی حَوْلِیْ
اَوْ تَضْطَرُّنِیْ اِلٰی قُوَّتِیْ لَکَانَ الْحَوْلُ عَنِّیْ مُعْتَزِلًا وَلَکَانَتِ الْقُوَّةُ مِنِّیْ
بَعِیْدَةً فَغَذَوْتَنِیْ بِفَضْلِکَ غِذَآءَ الْبَرِّ اللَّطِیْفِ تَفْعَلُ ذٰلِکَ بِیْ تَطَوُّلًا عَلَیَّ
اِلٰی غَایَتِیْ ھٰذِہٖ یعنے تا انیکہ جسوقت کہ مین محتاج ہوا طرف غذا کے
اور بے پروا نتھا مین تیری فریادرسی سے تو اوسوقت گردانا تو نے واسطے میرے

روزی زیادتی اوس کھانے اور پینے سے کہ جاری کیا تھا تو نے اوسی واسطے کنیز
اپنی کے وہ کنیز کہ جسکے شکم مین تو نے مجھے جگہہ دی تھی اور اوسکے رحم مین مجھے پرورش
کیا تھا تو نے اور بار خدایا اگر ایسے اوقات ناتوانی اور بےبسی مین کہین سپرد کرتا
تو میرے تئین طرف حول اور قوۃ میری کے ہر آئینہ ہو جاتا حول میرا مجھسے کنارہ
کش اور قوۃ میری مجھسے دور ہو جاتی پھر ایسے حال ضعف مین میرے تئین غذا دی
تو نے بکمال احسان اپنی کے مانند غذا دینے بہت مہربانی اور لطف کرنیوالے کے اور یہہ
سب سلوک کرنا تیرا مجھسے از روے احسان کے ہے مجھہ پر اس سن تک انتہی
اب اہل انصاف بنظر تامل دیکھین اس کلام کی فصاحت اور بلاغت کو اور لطافت
مضامین اوسکے کو اور کیا نسبت ہے کلام مسیلمہ کو اتنی حال آنکہ مضمون قریب
بہم ہین اگر امثال اس کلام کو قریب عبارت قرآن کوئی کہے تو ایک بات بھی
ہو نہ مثل کلام مہمل کذاب کے اور قطع نظر اسکے وہ حضرت یعنے جناب رسولخدا
بکمال صدق اور راستی اور امانت اور دیانت مشہور تھی تا آنکہ کفار اوس جناب
کو امین صادق کہتے تھے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ قران کلام غیر الہی ہووے
اور اوس جناب نے اس امر عظیم مین ایسا کذب عظیم اپنے اوپر گوارا کیا ہووے
اور جب کلام الہی ہونا اوسکا ثابت ہوا اور اوسمین یہہ آیت مندرج ہے لئن
اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم
لبعض ظهیرا یعنے اگر جمع ہوویں جن اور انس اوپر اسبات کے کہ لاوین مانند اس
قرآن کے نہ لا سکین گے اگرچہ بعض انکا بعض دوسرے کا مددگار ہووے اور جب حال یہہ ہے
تو مسیلمہ کذاب کہان سے ایسے بڑے فصیح نکلے کہ طاقت جن و انس سے زیادہ
کا مرتبہ حاصل ہوا علی الفصاحة السلام اذا کان داعیها مثل مسیلمة
الکذاب یعنی اوپر فصاحت اور بلاغت کے سلام رخصت ہے جسوقت کہ داعی اور
حفاظت کرنیوالا اوسکا مثل مسیلمہ کے ہووے اور ایک نقل مشہور ہے کہ
اسلام مین ایک شخص بہت کامل اور فنون عربیت اور فصاحت اور بلاغت مین
نہایت ماہر تھا اور لوگ اوسکے دروازے پر اپنے اشعار اور خطبے اور عبارتین

اصلاح کیلئے لگا جاتے تھے کہ وہ شخص موافق معمول کے اونمین اصلاح اور کمی اور زیادتی
کرتا تھا ایک شخص نے سورۂ انا اعطیناک الکوثر کہ اون دنون مین نازل ہوا تھا
اور ابھی اوسکے شہرت کی نوبت نہین آئی تھی اونہین اشعار اور خطب کے درمیان جاکے
اس سورہ کو بھی لگا دیا جب وہ شخص حسب معمول کے اونکا غذونکے دیکھنے مین مشغول
ہوا اور نوبت اس سورہ کی پہونچی غور فکر مین رہا اور اوسکے فصاحت اور خوبی طرز تحریر
سے حیرت مین ہوا اور سوا اسکے کچھ اوسی نہ بن آیا کہ اوسنے اوس کاغذ پر یہہ دستخط
کیا لیس هذا من کلام البشر یعنی نہین ہے یہہ سورہ کلام بشر سے اور لکھا
ہو کہ جب آیہ یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت
علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظالمین سورہ ہود مین مذکور ہے کہ انتہائی مراتب
فصاحت و بلاغت مین نازل ہوے تو فصحای عرب نے غایت تعظیم سے سجدہ کیا
اور جسوقت بادشاہ حبش کے سامنے کہ قوم نصاری سے تھا حضرت ابو طالب علیہ
السلام نے سورۂ مریم کو پڑہا تو اسکے دلمین فصاحت اور بلاغت نے قرآن کے
اسطرح تاثیر کیا کہ باوصف اسکے کہ اہل اسلام مین سے نتھا رونے لگا اور آنسو
اوسکے آنکھون سے جاری ہوئے اور اسیطرح اور بعض نصرانی کہ آیات فصیحہ قرآن کو سنتے
تھے آنسو اونکے آنکھون سے روان ہوتے تھے اور حق کو پہچانکے بشرف اسلام مشرف
ہوتے تھے جیسا کہ حق تعالی نے اونکے حال سے قرآن مجید مین بیچ سورۂ مائدہ کے
خبر دی ہے اس طور پر و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینهم
تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق یقولون ربنا امنا فاکتبنا
مع الشاهدین وما لنا لا نؤمن بالله وما جاءنا من الحق ونطمع ان یدخلنا
ربنا مع القوم الصالحین فاثابهم الله بما قالوا جنات
تجری من تحتها الانهار خالدین فیها وذلک جزاء
المحسنین یعنی جسوقت کہ سنتے ہین عابد اور راہب نصارا کے اوس چیز کو کہ نازل
کیا گیا ہے طرف پیغمبر کے دیکھتے ہو تم آنکھونکو اونکی کہ بھر آتے ہین آنسو وسے
اور جاری کرتی ہین اشک اپنے بسبب اوس چیز کے کہ پہچانا ہے اونہون نے حقے

کہتے ہین اسطرح سے کہ خداوندا ایمان لائے ہم لکھہ تو ہمین گواہون مین سے حقیقت قران
پر اور کیا حال ہے واسطے ہمارے کہ نہ ایمان لاوین ہم ساتہ خدا کے اور چیز کی کہ آیا ہے
ہمارے تئین امر حق سے اور حال آنکہ ہم طمع اور آرزو رکھتے ہین اسبات کی کہ داخل کرے
ہمارے تئین پروردگار ہمارا ساتہ قوم صالحون اور نیکوکارون کی پس ثواب اور جزا دی خدا تعالی
نے اونکو تئین باغہاے بہشت بسبب اوس چیز کے کہ کہا اونہون نے کہ جاری ہین نیچے اونکے
نہرین ہمیشہ رہین گے بیچ اوسکی اور یہہ ہے ثواب نیکی کرنیوالونکا پس خوشحال اوسکا
کہ قوم نصاری یا غیر اونکی سے حقیقت قرآن کی شہادت دیوے اور حق تعالی کی یہہ بشارت
عظیم کہ کمال شفقت و رافت سے بیان فرمائی ہے اوسکے شامل حال ہووے خلاصہ یہہ
کہ کلام الہی کے ثابت ہونے مین فقط صادق القول اور معتمد ہونا کہ یہہ دو وصف پیغمبر
مین لازم تھے کافی ہین یہہ کچھہ ضرور نہین ہے کہ اوسکی عبارت کے مثل کوئی نہ لاسکے اور جن
بشر عبارت اپنے ملا لینکے جیسا کہ توریت اور انجیل اور زبور کہ اگلی پیغمبرون پر نازل
ہوئین اور اونکا کلام الہی ہونا فقط پیغمبرون کے کہنے سے ظاہر ہوا تھا اور جیسا
کہ حدیث قدسی کہ ہمارے دین مین سواے قرآن کے کلام الہی ہے اور بواسطے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے معلوم ہوا ہے کہتے ہین اونمین یہہ شرط لازم نہین تھی کہ مثل
اونکا نہ لاسکین پس اگر مثل قرآن مجید کے بھی کوئی شخص عبارت لاتا اسصورت مین بھی اوسکی
بہی کلام الہی ہونے مین مانند اور کتب سابقہ توریت اور انجیل کے مخل کلام نہوسکتا
لاکن یہہ فضیلت اور مزیت اور شرف عظیم جانب خداے تعالی سے ہے کہ حق تعالی نے
حقیقت قرآن کی دلیل اوسکی ساتھہ رکھے ہی قطع نظر کہنے پیغمبر کے اور اوسکی فصاحت
معجزہ قرار دیا ہے کہ قیامت باقی رہیگا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور یہہ بات کسی کتاب الہی مین کتب سابقہ مین سے نہین
تھی اور روز بروز اور ساعت بساعت اسکو رونق اور ترقی ہے اور یہہ وہی علامت حقیقت ہے کہ
مین مذکور ہوئے اور امور باطل بزودی مضمحل اور معدوم ہو جاتے ہین اور قرآن
پڑھنے والی لوگ اہل انصاف سے اونکو خوب پہچان لیتے ہین جیسا کہ سابق بطریق
حال ہے کہ ایک بیان ہوا اور اسیطرح جسے اور خلفای جور اور مدعیان کذب پیغمبری

اوسکی خواہ اگلی امتون مین اور خواہ ہمارے پیغمبر کی امت مین اپنے دعوی مین سرسبز
نہووے اور باوصف مساعدت دنیا اور جمعیت مردم اور حشم اور خدم کی اپنی حقیقت کو ثابت
نہ کر سکے اور اب اونکا کوئی نام بھی نہین لیتا بلکہ بعضون پر نام لینا لعن اور تبرا کرتے ہین اور افعال
اور اقوال اونکے ضرب المثل براے مین ہوے ہین اعاذنا اللہ من شرور انفسنا و سیئات اعمالنا
مسئلہ چھٹا یہہ ہے کہ باپ اور دادا ہمارے پیغمبر کے کفر اور شرک سے پاک تھے جیسا کہ مائین
انحضرت کی تہمت زنا سے پاک تہین اور دلیل اسبات پر مولانا طبرسی اور مولانا محمد باقر مجلسی
علیہما الرحمہ اور جناب والد نور اللہ مرقدہ الشریف نے اور عالمون نے اجماع شیعونکو ذکر کیا ہے اور
جس چیز پر شیعہ اجماع کرین تو وہ چیز یقینے حق ہوتی ہے اسواسطے کہ اجماع نام جمع ہونے سب
عالمونکا ہے ایک مسئلہ پر کہ اونمین نبی یا امام یقینی داخل ہووین اور جس چیز کو امام پیغمبر کہین
تو وہ حق ہوویگا اسواسطے کہ وہ معصوم ہین جھوٹ اور خطا سے اور حدیثون مین بھی آیا ہے
کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ مین ہمیشہ نقل ہوتا رہا ہون پشتہای پاک سے پدرونکی طرف رحمہای
پاک مادرون کے اور جب تو اسکی دلیل کو دریافت کرچکا تو جان کہ مومن کو اسبات کا کہ ہمنے ذکر کیا
اعتقاد کرنا ضرور ہے اور اکثر عالمون نے پاک ہونا ماؤن پیغمبرونکو تہمت زنا سے نہین ذکر کیا لیکن ظاہر
یہہ ہے کہ مومن کو اعتقاد کرنا ضرور ہووے اسواسطے کہ اگر ماؤن پیغمبرون کیطرف لوگ تہمت زنا کی
کرین تو معاذ اللہ نسب مین اونکے کلام ہو جائیگا اور یہہ امر نہایت باعث تنفر آدمیونکا ہوویگا پیغمبر
سے اور ایسی چیز وسے نبی پاک ہونا ضرور ہے اور باقی پیغمبرون کی ماں باپ کے پاک ہونین شرک
اور کفر سے توقف کیا چاہئے اگرچہ پاک ہونا اونکا تہمت زنا سے ضرور ہے اور سابقا مذکور ہوا
اسواسطے کہ اکثر عالمون نے احوال اونکا ذکر نہین کیا مگر مولانا طبرسی رہ کی کلام سے معلوم ہوتا ہے
کہ اور پیغمبرون کی بھی ماں باپ کے پاک ہونے پر اتفاق ہے اجماع شیعونکا ہے لیکن جبکہ یہہ بات
نقل کرنیوالی کو سواے ایک شخص کے ہمنے نہین دیکھا تو یقین اس اجماع کا ہمکو نہین ہے اور
جبکہ یقین اجماع کا نہوا تو اعتقاد اسبات کا کسطرح جسے کرین اور اسی طرح سے توقف کیا چاہئے
اسبات مین کہ مائین ہماری پیغمبر کی کفر و شرک سے پاک تہین جیسا کہ باپ دادا انحضرت کی اس سے
پاک تھی اسواسطے کہ اسبات کا بھی نسبت سے عالمون سے ذکر نہین کیا اور مولانا محمد باقر علیہ
الرحمہ نے حق الیقین مین فرمایا ہے کہ اعتقاد کیا چاہئے اسبات کا کہ مائین ہماری پیغمبر کی

اوس وقت مین کہ نطفہ اون کے رحمون مین رہا ہے کفر اور شرک سے پاک رہے ہین اور یہ ضرور نہین ہے
کہ ہمیشہ کفر سے پاک رہے ہوویں اور پیغمبر کی باپ اور دادا اونین پاک ہونا کفر سے ہمیشہ ضروری ہو اسلیئے کہ
نطفہ اون کے پشتونمین ہمیشہ سے تھا تو چاہئے کہ وہ کبھی کافر نہ رہے ہوویں اور یہ باتین عقلی اور نقلی
دلیلون سے ظاہر ہین لیکن اکثر لوگ اس سے خبردار نہین ہوئے اور نہ ذکر کیا ہے تمام ہوا کلام مولانا کا

مسئلہ ساتوان بیچ معراج پیغمبر ہمارے کے ہی اور معنی معراج کے یہہ ہین کہ حضرت رسول خدا
حالت جاگتے مین ساتھ بدن مبارک اپنے کے زمین مکہ سے آسمانون پر تشریف لیگئے اور اکثر فرشتون اور
پیغمبرون سے کلام کیا اور عجائب خلقت خدا کو دیکھا اور اس پر دلیل بعضے عالمون نے اسطرح سے لکھی ہے
کہ آسمان پر جانا تھوڑے سے دیر مین ممکن ہے یعنی ہوسکتا ہی اور جو چیز کہ ممکن ہووے خدا اوس پر قادر ہے
تو معراج پر بھی خدا قادر ہوگا اور اوسکے ممکن ہونے پر کئی دلیلین ہین ایک اونمین سے یہہ ہی کہ ہوا
حضرت سلیمانؑ کو دور دور مکانون مین تھوڑی سی دیر مین پہچاتے تھے اور ہم بھی دیکھتے ہین کہ تند
شدت ہوا کے ایک لمحہ مین بعضے چیزین دور مکانون مین پہنچ جاتی ہین دوسرے یہہ ہی کہ تخت بلقیس کا
ایک لمحہ مین یمن سے شام کیطرف آیا اور تیسرے یہہ ہی کہ نظر ایک لمحہ مین ہماری آنکھون سے آسمان
اور ستارون کیطرف جاتی ہی اور جب ان وجہون سے اتنی جلدی حرکت کا ممکن ہونا معلوم
ہوا اور قرآن اور حدیثونکے ظاہر سے پھیرنا بغیر ضرورت کے درست نہین ہے تو مؤمن کو اعتقاد
کرنا اسکا ضرور ہوئیگا ایک اون حدیثون مین سے وہ حدیث ہی کہ ہماری طریق حق کی کتابون
مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ اونحضرت نے فرمایا کہ لائے جبرئیل
اور اسرافیل براق کو حضرت رسول خدا کی پاس اور ایک فرشتے نے لگام اور ایک نے رکاب لی
اور ایک نے کپڑون کو اوسپر درست کیا اور اونحضرت کو سوار کرکے مدینہ مین لائے پھر طور سینا
مین پھر بیت الحرم مین پھر بیت المقدس مین لیگئے اور اون سب جگہونمین اونحضرت کو حضرت جبرئیل
نے کہا کہ اس جگہہ اوترو اور نماز پڑھو بعد نماز پڑھنے کے اون مکانونکا نام بتایا اور بعد اوسکے
فرمایا حضرت رسول خداؐ نے کہ پھر جبرئیل آسمان اول پر لیگئے اونکے ساتھ مین بھی گیا اور وہان
سے فرشتونسے ملاقات ہوئی کہ کوئی اونمین سے آدھا برف کا اور آدھا آگ کا تھا اور کوئی اون
سے غمگین تھا اور نظر ایک لوح مین کرتا تھا اور داہنے بائین طرف نہ دیکھتا تھا اور ایک ایسا
جیسے کہ پیدا ہوا تھا کبھی ہنسا نہین تھا اور نہ ہنسیگا اور اسیطرح سے ہر آسمان پر گروہ

نبیون سے ملاقات ہوئی اور یہہ حدیث بہت بڑی تھی اسواسطے کہ طول نہ ہووے تھوڑا سا تھوڑا
لکھ دیا اور حدیثین بہت سی ہیں کہ اونسے معراج کرنا حضرت کا بدن شریف سے معلوم ہوتا ہی حدیثون
کی کتابون مین لکھتی ہین نمونے کے طریق سے ایک حدیث کا کچھ مضمون مین نے ذکر کیا جو
کوئی کہ تفصیل ان حدیثون کی چاہے تو بڑی کتابونمین دیکھے **مسئلہ آٹھوان** بیچ اثبات
کے ہی کہ سہو نبی اور امام پر جائز ہی یا نہین جناب علیین مکان نے عماد الاسلام مین یہہ لکھا ہے
کہ اجماع کیا ہی شیعون نے اثبات پر کہ نبی اور ائمہؑ معصوم ہین گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے حالت سہو
اور خطا اور عمد مین قبل از نبوت اور امامت کے اور بعد اوسکے اور اوسمین کسی نے خلاف نہین کیا
سوائے محمد بن بابویہ اور اوستاد اونکے ابن ولید کے کہ ان دونو صاحبون نے درست رکھا ہی اس سہو کو
جو شیطان کے طرف سے ہووے اور کہتے ہین کہ دور کرنا سہو کا ذات نبی اور امام سے غلو ہے
یعنے زیادتی دینا ہی مرتبہ نبی اور امام کو مرتبہ نبوت اور امامت سے لیکن شاید خلاف کرنا
ان دونو صاحبونکا اجماع مین خلل نکرتا ہووے اسواسطے کہ یہہ دونون معلوم النسب
ہین یعنی غیر معصوم ہین اور سہو کرنا اون چیزون مین کہ سوائے واجب اور حرام کے ہین مانند
مباح اور مکروہ کے یعنے وہ چیزین کہ نہ واجب ہوویں اور نہ حرام جیسا کہ جاگنا اور سونا اور کھانا
اور پینا ہو لیکن یہان بھی ظاہر عبارت اکثر علما ہمارے سے اثبات پر اجماع معلوم ہوتا ہی کہ نبی
اور امام سہوا ان چیزون سے بھی معصوم ہین اسواسطے کہ کلام شیخ ابو جعفر طوسی رحمۃ
اور کلام شیخ مفید رحمہ اللہ بیچ کتاب مجالس کے اور کلام محقق طوسی رحمہ بیچ تجرید کے اور کلام علامہ
حلی رحمہ بیچ شرح اسکی کے اور سوائے انکے علمائے محقق اور متبحرین سے ظاہر ہوتا ہی نبی اور امام کا
معصوم ہونا اور تمام شیعونکا یہی مذہب ہے کہ ان صاحبون نے کسی تصنیف میں اور کمال احاطی کے اس مسئلہ
مین خلاف کو ذکر نہین کیا جیسا کہ مسئلہ اختلافی مین کوئی نہ کوئی خلاف کو ذکر کردیتا ہی بلکہ یہہ مسئلہ ضروریات
مذہب سے ہے کہ خواص اور عوام بلکہ مخالفین امام بھی جانتے ہین کہ شیعونکی مذہب مین کسی طرح سے گناہ
اور خطا پیغمبرؐ اور امامؑ پر روا نہین ہے اور جب ان صاحبونے سہو مین کچھ تفصیل کی کہ کونسا سہو نبی اور
امام پر جائز ہی اور کونسا جائز نہین بلکہ کہا کہ نبی اور امام پر سہو جائز نہین ہے تو انکے ظاہر کلام سے یہہ
معلوم ہوتا ہی کہ سہو خواہ واجب یا حرام مین ہووے یا مباح و مکروہ مین جائز نہین ہے لیکن بعضے عالمونکے کلام سے جواز
اسکا ظاہر ہوتا ہی اور نہین ہے بیچ سید مرتضی علم الہدی رہ کہ کتاب تنزیہ الانبیا مین لکھتے ہین کہ سہو

واجبات وغیرہ مین بہی اور امام پر جائز نہین ہی لیکن وہ چیزین کہ اونکے سوا ہووین تو سہو اونپر
کچہہ قباحت نہین رکھتا اور جب تو ان باتونکو دریافت کر چکا تو جان کہ اسمقام مین جناب غفرانمآب
علیین مکان والد ماجد نور اللہ مرقدہ نے عماد الاسلام مین بعد ذکر کرنے دلیل اون شخصون کے کہ
سہو کو نبی اور امام پر جائز رکھتے ہین اور دلیل اون شخصون کی کہ سہو کو جائز نہین رکھتے ہین فرمایا کہ مجھے
دیکھنا ہے ملاحظہ کرنے دلیل دونو مذہب سے گمان شبہات کا حاصل ہوتا ہی کہ نبی اور امام کو سہو نہین
ہوتا لیکن جب اصولدین مین یقین چاہئے اور گمان پر اعتقاد رکھنا درست نہین ہی تو بہتر یہہ ہی ہونا کہ
کہ اسجگہہ پر توقف کرین اور حکم یقینی کسی بات پر نہ کرے اگرچہ سہو نکرنے مین ترجیح ہی **فصل**
چوتھی بیچ امامت کے ہی اور امامت امام ہونیکو کہتے ہین اور امام وہ شخص ہی کہ اوسکو بہلا
آدمیون پر ریاست دین اور دنیا کی چیزونمین ہووے اور احکام خدا کی اوسکو بواسطہ نبی کے پہونچے
ہووین تا وہ حافظ ہووے اون احکام کا کہ نبی خدا کیطرف سے لائی ہین اور کسیکو رعیت مین سے
احکام خدا مین زیادتی اور کمی نکرنے دے جب تو معنی امام کے اور فائدہ اونکے ہونیکا جان چکا تو اب
جاننا چاہئے کہ وہ صفتین کہ نبی مین چاہئین امام مین بہی ضرور چاہئے ہین اور مؤمن کو جاننا
اونکا ضرور ہی تو اسواسطے اون صفتونکا ذکر کئی مسئلونمین کرتا ہون **مسئلہ پہلا** یہہ ہی
کہ چاہئے کہ امام بہی گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے اول عمر سے اور آخر عمر تک پاک ہووے جیسا کہ نبی پاک
ہوتا ہی جو دلیل نبی کی معصوم ہونے پر لکھی گئے وہی دلیل امام کی معصوم ہونے پر بہی ہی لیکن
اسجگہہ میں ایک دلیل اور لکھتا ہون وہ یہہ ہی کہ امام اگر گناہ اور خطا سے پاک نہووے تو ہو سکتا
کہ اپنی رعیت کو برے کام پر حکم کرے یا حکم خدا مین خطا کرے یا حلال کو کہے کہ حرام ہی اور حرام کو
کہ حلال اور واجب ہی اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص حافظ احکام خدا نہین ہو سکتا جیسا کہ مشہور ہی
خفتہ را خفتہ کی کند بیدار یعنی جو شخص کہ خود سوتا ہووے تو وہ سوتی کو کسطرح جگا سکتا ہی **مسئلہ**
دوسرا یہہ ہی کہ خدا پر واجب ہی کہ امام کو مقرر کرے اسواسطے کہ امام کا ہونا آدمیون مین لطف
ہی اور لطف اوس چیز کو کہتے ہین کہ قریب کر دے آدمی کو اچھی کام اور بری کام سے دور کرے
اور شبہہ نہین ہی اسمین کہ امام کا باز رکھنا اپنی رعیت کو زیادتی اور کمی سے بیچ احکام خدا کے
کر دیتا ہی آدمیونکو اچھی کام سے اور دور کر دیتا ہی اونکو بری کام سے اور جو چیز کہ لطف ہووے
وہ خدا پر واجب ہوتی ہی جیسا کہ بحث عدالت مین گذرا پس امام کا مقرر کرنا بہی خدا پر واجب

مسئلہ تیسرا بیچ طریق پہچاننے امام کے ہی شیعون کے نزدیک یہہ ہی کہ امام کا پہچاننا آدمیونکو
بغیر سکھائی خدا کے نہین ہو سکتا اور یہہ بات حق ہی اسواسطے کہ امام چاہئے کہ معصوم ہووے جیسا کہ
اسکی دلیل ابہی ذکر ہوئی اور ظاہر ہے کہ دریافت کرنا اس بات کا کہ فلانا شخص کبہی ظاہر اور چہپی مین
جان کی اور بہولیسے چہوٹا اور بڑا گناہ نہین کرتا سیکو بغیر خدا کے معلوم نہین ہو سکتا تو ضرور ہوا کہ
خدا ایسی شخص کو پہچنوا دی اور خدا کا پہچنوانا نہین ہو سکتا مگر دو طرح سے پہلے یہہ ہی کہ معجزہ کو ایسی شخص کے
ہاتھہ پر ظاہر کرے تا امام مین فرق ہو جاوے جیسا کہ نبی اور غیر اونکے مین بہی اسی بات سے فرق ہو
جاتا ہی اور دوسری طرح یہہ ہی کہ نبی یا امام پہلا خبر دے کہ فلانا شخص بعد میرے امام و معصوم ہی اور سنی
کہتے ہین کہ لوگ جس شخص پر اجماع کر کے اوسکو امام ٹہراوین تو وہ امام ہو جاتا ہی اور اطاعت اوسکی سب
پر واجب ہو جاتی ہی اور یہہ بات اونکی باطل ہی اسواسطے کہ پہچاننا آدمی کے باطن کا بہت مشکل ہی کیونکہ
اکثر ہوتا ہی کہ ہزارون آدمی ایک شخص کو اچہا جانتے ہین اور بعد بہت سی مدت کے برائی باطن اوسکی کے
معلوم ہوتی ہی اور اسی کیا زیادہ ہوویگا کہ حضرت موسی علیہ السلام نی ساتہہ ہزار آدمیون مین سے
سات سے کو اور سات سے مین سے ستر آدمیونکو جنکو اچہا سمجہے مقام مناجات خدا مین لیگئے
اور وہ سب بعد سننے کلام خدا کے کہنے لگے کہ جب تک ہم خدا کو نہ دیکہین گے ایمان نہ لاوینگے اور حضرت پیغمبر
کہ بڑے عاقل ہوتے ہین اونکی پسند کئی ہوئی برے نکلے تو اور لوگونکا پسند کیا ہوا البتہ اچہا ہو ئیگا
مسئلہ چوتہا بیچ تحقیق اسبات کے ہی کہ امام برحق بعد ہمارے پیغمبر کے کون ہی شیعہ کہتے ہین
کہ موافق نص نبی تصریح کرنی اور کہنے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی امام برحق حضرت علی بن
ابیطالب علیہ السلام ہین اور سنی کہتے ہین کہ امام برحق موافق اجماع امت کے ابوبکر بیٹا ابو قحافہ کا ہی
اور قول شیعہ کا حق ہی کہ ہرگز شبہہ کو اوسمین راہ نہین ہے اور شیعہ اور سنی کی دلیلونکو دو فائدہ مین
ذکر کرتا ہون تا آئینہ کیطرح خوبی اور برائی دونو مذہبون کی مؤمنون پر ظاہر ہو جاوی **فائدہ پہلا**
بیچ دلیلون مذہب شیعہ کے ہی جانتو کہ دلیلین امام برحق ہونی حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی بہی
بہت سی ہین اور جو عاقل کہ انکی دلیلونکو بنظر انصاف کے دیکہی تو اوسی یقین امام ہونیکا آنحضرت
کی ہو جاتا ہی بخلاف سنیونکی کہ اونکی دلیلین امام برحق ہونی پر ابوبکر کے پوچ اور عقل سے دور ہین
کہ اونسے گمان بہی امام ہونی پر ابوبکر کے نہین ہوتا جیسا کہ تو انشاء اللہ دونو دلیلونکو دیکہیگا اور تجکو
فرق درمیان حق و باطل کے معلوم ہو جاویگا پس جانتو کہ دلیل امامت پر دو طرح پر ہوتی

ایک خبر دینا ہے نبی یا امام سابق کا اور دوسرے معجزہ ہی لیکن پہلی دلیلین بس او سمین سے
کچھ آیتین اور حدیثین کہ سنے اور شیعہ کی کتابون مین لکھی ہین بلکہ حد تواتر اور شیاع کو پہونچی ہین
اس مقام مین ذکر ہوتی ہین پہلی دلیل امامت حضرت امیر المومنین پر یہہ ہے کہ حضرت مولانا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے سال حجۃ الوداع یعنے حج آخری مین کہ قریب وفات اونحضرت کے تھا بیچ غدیر
خم کہ ایک مکان راہ حج مین واقع ہے حکم کیا کہ اون لوگونکو جو پیچھے رہ گئے ہین اور اونکو کہ
آگی بڑہ گئے ہین بلاؤ اور اس جگہہ جمع کرو جب وہ سب لوگ مجتمع ہو وی تو حضرت نے حکم کیا کہ اونٹون
کے کجاوے سے ممبر بناؤ اور حضرت نے اوس منبر پر تشریف لیجا کے ایک خطبہ مشتمل اوپر حمد و ثنا
الہی کے پڑہا اور فرمایا کہ الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی یعنے آیا مین تمہارے نفسون سے
بہتر نہین ہون بیچ تصرف اور حکم کرنیکے اوپر تمہارے جو کچھ کہ مناسب جانون تیرے حکم
کرون یہہ سنکر سب لوگون نے کہا کہ ہان واقعی آپ اولا ہین ہمارے نفسون سے بعد اسکے حضرت نے
فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے مین جسکا آقا اور اولا اوسکے نفس سے ہون پس علی
آقا اور اولی اوسکے نفس سے ہین یہہ حدیث متواتر ہے یعنے اتنے لوگون نے اس حدیث کو
اونحضرت سے روایت کیا ہے کہ احتمال کذب کا اسمین نہین ہے جیسا کہ بلاد بعیدہ مثل مکہ اور
مدینہ وغیرہ کی ہونا پر اتنے لوگون نے خبر دی ہے کہ اوسمین احتمال دروغ کا نہین ہو سکتا اور یہہ
حدیث اونکی کتب صحاح معتبرہ مین موجود ہے اور اوسکا انکار نہین کر سکتے لیکن چاہتے
ہین کہ کچھ شبہے کر کے نور خدا کو بجھا دین مگر یہہ کب ہو سکتا ہے اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے
یُرِیدُونَ اَن یُطفِئُوا نُورَ اللّٰہِ بِاَفوَاہِہِم وَیَابَی اللّٰہُ اِلَّا اَن یُتِمَّ نُورَہٗ وَلَو کَرِہَ المُشرِکُونَ
یعنے وہ لوگ کہ چاہتے ہین کہ بجھا دین نور خدا کو موہون اپنے سے اور خدا چاہتا ہے کہ تمام کرے
نور اپنے کو اگرچہ مکروہ او برا جانتے ہین اسکو کافر اور وہ شبہہ اونکا یہہ ہے کہ مولی کی لفظ
کے معنے بہت سے آئے ہین کیا معلوم کہ حضرت نے کونسے معنے مراد لئے ہین اسواسطے کہ مولا چچا کے بیٹے کو
کہتے ہین اور مددگار اور دوستکو بھی کہتے ہین اور جب معلوم نہوا کہ مراد حضرت کی اس لفظ سے کونسے معنے ہین
تو امام ہونا حضرت امیر کا اس حدیث سے معلوم نہوگا جواب اس شبہے کا یہہ ہے کہ اکثر
لفظین ایسی ہین کہ اونکی بہت سے معنے ہوتی ہین لیکن جسکو عقل اور شعور ہوتا ہے وہ
قرینہ مقام سے معلوم کر لیتا ہے کہ اس لفظ سے کونسے معنے مقصود ہین اور کون

مناسبت اس جگہہ سے نہین رکھتے ہین اب سنو کہ بقرینہ مقام اس حدیث مین لفظ مولا کے سوائے
معنے آقا کے اور کوئی معنے نہین بن سکتے اسواسطے کہ کلام اول حضرت کا الست اولی بکم من انفسکم
قرینہ صریح ہے اس پر کہ یہان بھی وہی معنے آقا اور اولی بتصرف کے لئے جاوین اور اگر کہیں تو کہ معنے
دوست اور مددگار کے بھی یہان بن سکتے ہین تو جواب مین ہم اسطرح کہینگے کہ اگر معنی دوست
اور مددگار کے لئے جاوین تو اوسوقت مین معنی من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے یہہ ہوتے
کہ جسکا مین دوست اور ناصر ہون اوسکی علی دوست اور مددگار ہین پس وہ کون شخص تھا ناصر
اور مددگار ہونا حضرت ولایت مآب کا واسطے مومنین کے اوسپر ظاہر تھا اور حال آنکہ ہمیشہ وہ
حضرت لڑائیون مین شریک رہتے تھے بلکہ اکثر لڑائیان حضرت کے ہاتھ سے فتح ہوئین اور کون
شخص ایسا ہے کہ اسے نہین جانا تھا کہ دوستی اور نصرت مومنین کی ہر شخص پر واجب ہے اور حال آنکہ
آیات قرآن مجید صریح اسپر دلالت کرتی ہین اور کے واسطے کہ سب پر ظاہر تھا اسقدر اہتمام کرینگا
مگر یہہ کہین کہ العیاذ باللہ پیغمبر صلعم کم فہم تھے اسواسطے کہ اونکی مذہب مین ہو سکتا ہے کہ خدا نادان کو
عاقلون پر پیغمبر کرے پناہ خدا کی ایسے مذہب سے کیونکہ یہہ لوگ موہنہ دکھائینگے پیغمبر کو
کہ اون کے حق مین ایسے ایسی باتین جائز رکھتے ہین اور طرفہ تر یہہ کہ انکے پیشوا اور مقتدا خلیفہ
ثانی بعد سننے اس حدیث کے اوسی وقت جناب امیر علیہ السلام سے بمقام تہنیت اور مبارکباد
مین کہا تھا کہ بَخٍ بَخٍ لَکَ یا علی اَصبَحتَ مَولَایَ وَمَولیٰ کُلِّ مُومِنٍ وَمُومِنَۃٍ یعنے مبارک ہو تمہین یا علی
صبح کی تمنے درحالیکہ آقا ہر مومن و مومنہ کی ہو اور یہہ بھی انکی کتابون مین لکھا ہوا ہے پس خیال کیجئے کہ
اگر مراد مولا سے دوست اور ناصر تھی تو مقام تہنیت کا کیا تھا اسواسطے کہ واجب ہونا دوستی
اور نصرت مومنین کا فقط جناب امیر المومنین علیہ السلام کے واسطے نہین ہے بلکہ اسمین سب خاص و
عام شریک ہین پھر تہنیت اور مبارکباد کی کیا معنے تھی بلکہ دینا مبارکباد کا ایسی محل مین
عین نادانی ہے پس ثابت ہوا کہ یہہ لوگ اپنے مرشد کو بے عقل اور احمق بھی سمجھتے ہین اور جب
ثابت ہوا کہ اس حدیث مین لفظ مولا سے سوائے معنی آقا اور اولی بالتصرف کے اور کوئی
معنے مراد نہین لی سکتے پس مطلب ہمارا حاصل ہوا اسواسطے کہ آقا اور اولا بتصرف
بعد نبی کے نہین ہو سکتا مگر امام اور نائب پیغمبر اور یہی مطلب ہمارا ہے کہ وہ حضرت امام
اور نائب پیغمبر کے تھے دوسرے دلیل یہہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے

خطاب طرف جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے کرکے فرمایا کہ تم مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ
سے مگر یہہ کہ بعد میرے کوئی نبی نہین ہے اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جسطرح حضرت
ہارون ع نائب حضرت موسیٰ کے تھے اسیطرح تم نائب اور خلیفہ میرے ہو اسواسطے کہ اون حضرت
نے فرمایا کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام مثل حضرت ہارون کے ہین اور جب وہ حضرت مثل
ہارون ع کے ہوئے تو ضرور ہوا کہ نائب اور خلیفہ جناب رسولخدا ص کے ہوین اور یہی مطلب
ہمارا ہے اسواسطے کہ امامت یہی نیابت پیغمبر کی ہوتی ہے بیچ امور دین اور دنیا کے تیسری
دلیل یہہ ہے کہ آیۂ مباہلہ مین حق تعالی نے حضرت امیر علیہ السلام کو نفس نبی کا قرار دیا ہے
اور ظاہر ہے کہ نفس الامر اور حقیقت مین وہ حضرت نفس نبی ص نہ تھے تو معلوم ہوا کہ مراد حقتعالی
کی اس کلام سے مثل اور مانند رسول ہے سواے نبوت کے اور حضرت رسولخدا افضل
تھے بیچ عقل اور علم و کمال کے تمام امت اپنے سے تو چاہئے کہ حضرت امیر ع بھی افضل ان باتون مین
ہوین تمام امت پیغمبر خدا ص سے اور جب وہ حضرت افضل ہوے بیچ تمام امت سے تو ضرور ہوا کہ امام
وہین کو نائب اور خلیفہ اپنی پیغمبر کا کرے اسواسطے کہ اگر کوئی کم مرتبہ النسی طرف خدا سے امام
اور نائب ہو تو فضیلت و بری کی اچھی پر لازم آویگی اور یہہ امر قبیح اور برا ہے اور خدا برائی
سے پاک اور منزہ ہے جیسا کہ بحث عدالت مین ثابت ہوا چوتھی دلیل یہہ ہے کہ ایک روز حضرت
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے پاس کوئی شخص گوشت کسی پرندہ کا بھون کر لایا جب حضرت
نے ارادہ اوسکے کھانیکا کیا تو اسطرح دعا فرمائی کہ خداوندا بھیج تو دوست ترین خلق
اپنے کو تا کہ کھاوے میرے ساتھ اس مرغ کو اوسوقت حضرت امیر علیہ السلام نے دروازے
پر آکر دستک دی انس نے پوچھا کہ دروازے پر کون تھا کہنے لگا کہ حضرت کسی کام مین مشغول ہین
انکا جانا اسوقت مناسب نہین یہہ سنکر وہ جناب پھیر گئے اسی طرح دوسرے وقت
پھیر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے دعا کی اور حضرت امیر تشریف لائے اور انس نے
اوسی طرح جواب دیا اور وہ حضرت پھیر گئے جب تیسری مرتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
نے دعا کی اور جناب امیر ع تشریف لائے اور دروازے کے کنڈی زور سے ہلائی یہانتک
کہ حضرت رسولخدا ص نے خود سنا اور حضرت امیر کو داخل ہونیکی اجازت دی جب داخل ہو کر
تشریف لائے تو فرمایا جناب پیغمبر خدا ص نے کہ یا علی ع دیر آنیکا کیا سبب ہے جناب ولایت

مآب ع نے عرض کی مین تین دفعہ حاضر ہوا اور انس نے مجھے پھیر دیا انس نے کہا کہ مین چاہتا تھا کہ
یہہ دعا کسی انصار کے باب مین قبول ہووے جناب رسالتمآب ص نے فرمایا کہ ای انس آیا کوئی شخص
انصار مین علی سے بہتر اور افضل بھی ہے جب تو اس حدیث شریف کو سن چکا تو اب منصفانہ
خیال کر کہ امام ہونا اونحضرت کا اس حدیث شریف سے اسطرح ظاہر ہوتا ہے کہ بار بار تشریف
لانا جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا دلیل قوی اور صریح ہے اس امر پر کہ وہ حضرت بڑے محبوب
خدا کے تھے کہ ہر دفعہ اونہین حضرت کو جناب باری عز اسمہ نے بھیجا تھا اور اسمین شبہہ نہین
کہ حق تعالی کو کسی شخص سے محبت بسبب صورت اور قرابت پیغمبر کے نہین ہوتی بلکہ صلاح
اور تقوی اور علم و کمال باعث اس امر کا ہوتا ہے اور جب وہ حضرت بڑے محبوب خدا کے
ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت ان صفات کمال مین سب لوگون سے افضل تھے اور جب
افضل ہوے تمام امت سے تو امام ہونگے اسواسطے کہ امام کو ضرور چاہئے کہ افضل ہووے
تمام خلق سے جیسا کہ اسکا بیان ابھی گذرا دلیل پانچوین یہہ ہے کہ حقتعالی نے قرآن مجید
مین فرمایا ہے کہ ولی یعنے آقا اور حاکم تمہارا نہین ہے مگر خدا اور رسول اوسکا اور وہ لوگ
کہ ایمان لائے ہین اور نماز کو قایم کرتے ہین اور دیتے ہین زکوۃ کو یعنے تصدق کو حالت رکوع
مین اور اس آیت کی تفسیر مین شیعہ اور سنی نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت امیر علیہ السلام
کی شان مین نازل ہوئی اوسوقت کہ حالت رکوع مین انگوٹھی کو سائل پر تصدق کیا پس
خیال کیجئے کہ امام ہونا حضرت امیر علیہ السلام کا اس آیت شریفہ سے مثل آفتاب کے ظاہر
اور روشن ہے غور اور فکر کے اسمین احتیاج نہین ہے اور اسیطرح کی اور بہت سی دلیلین اور
آیتین بہت سے ہین مگر بخیال طول کے اس رسالہ مین ذکر نہین کیا جو چاہئے بڑی کتابون
مین دیکھ لے لیکن منصف اور طالب حق و یقین کے واسطے اسیقدر کفایت کرتا ہے اور الکثر
دوسری طرح کے دلیلین کہ معجزے ہین پس ہانتک معجزے اونحضرت کے موافق کتب
معتبرہ مذہب حق شیعہ کے بہت سے ہین اونہین سے ہین اوکھاڑ لینا دروازہ خیبر کا کہ
چالیس شخص اوسے کھولتے اور بند کرتے تھے اور اوکھاڑنا مینڈ عظیم الشان کا پتھر یہ
سے کہ بہت سے آدمی اوسکی اوکھاڑنے سے عاجز آئے تھے اور معجزہ آفتاب کا مشرق
سے بسبب دعا کے اونحضرت کے اور خبر دینا اپنے قاتل کا اور قاتل جناب امام حسین علیہ السلام

اور جگہہ قتل اور شہادت اونحضرت کی اور سواے انکے اور معجزے اونحضرت کے بہتسے ہین
کہ کتب معجزات مین لکھے ہوے ہین جو چاہئے اون کتابوکیطرف رجوع کرے اب کچہ معجزے
سنیون کی کتابونسے لکھتا ہون ایک معجزہ اونمین سے یہہ ہی کہ نور الدین علی بیٹے محمد کے
نے کہ مشہور ابن صباغ ہی بیچ کتاب فصول المہمہ کے بحث جنگ خوارج مین بعد تفصیل
والون دونوطرف کے لکھتا ہی کہ دونو صفون کی لوگ آپسمین ملگئی اور خوب لڑائی ہوئی
اور زیادہ ایک ساعت سی نگذرا کہ تمام خوارج کہ جمعیت چار ہزار کی رکھتے تھے سبکے سب
گئے اور نہ بچا اونمین سے مگر نو شخص کہ وہ بھاگ کر شہرون مین متفرق ہوگئے اور انکی
اون شہرون مین باقی رہگئی ہی اور شیعہ علی رضی اللہ عنہ سے سواے دو شخص کے کوئی
مارا گیا یہہ کرامات امیر المؤمنین ع سے ہے اسواسطے کہ اونحضرت نے فرمایا تھا کہ ہم قتل
اونکو اور نہ مارے جاوینگے ہم مین سے دس شخص اور نہ بچینگے اونمین دس آدمی تمام
ہوا کلام مالکی کا دیکھا چاہئے تعصب اور عداوت اس فاضل مالکی کے کہ اس بات کو کرامات
سے کہتا ہے اور معجزے سے نہین شمار کرتا اور حال آنکہ یہہ یقینی معجزہ ہی اسواسطے کہ
جو چیز خلاف عادت ایسی شخص سے صادر ہو کہ مدعی نبوت یا امامت کا ہووے تو اوسے
معجزہ کہتے ہین اور یہان اسیطرح سے ہی اسواسطے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام
دعوی امامت کا کرتے تھے جیساکہ اونکی حالات اور خطبون سے معلوم ہوتا ہی اور
اوس چیز کو کہتے ہین کہ خلاف عادت ہووے اور اوس شخص سے کہ دعوی امامت
نبوت کا نکرتا ہووے ظاہر ہووے جیساکہ بعضے صلحا اور اتقیا اور اولیاء خدا سے ایسے
بعضے ظاہر ہوتی ہین مین چاہتا تھا کہ اسیطرح سے پانچ چار معجزے حضرت امیر علیہ السلام
سنیون کی کتابسے لکھون مگر بعد تاملکے معلوم ہوا کہ یہہ توقع رکھنا بہت بعید ا
ہے اون لکھون سے کہ ہر جاہل نادان اور صوفیون اور بادشاہان ظالم کا احوال
اور روز ولادت اور صفات اور حالات اونکے کا بیان کرتے ہین اور قبرون اونکی پر
عمارتین عالیشان بناتے ہین اور اون جگہونکو زیارت گاہ اور جگہہ قبول ہونے دعا
ٹھہراتے ہین اور کچہ کرامات واسطے اوس صاحب قبر کی جھوٹی جھوٹی بیان کرتے ہین
کتابونمین لکھتے ہین او ہماری اماموکو اگرچہ برا نہین جانتے ظاہر مین بلکہ انکی محبت کا دعوی

چاہتے ہین اس پر انکی عالمونکا یہہ حال ہے کہ اگر کوئی بارہ اماموںکا نام پوچھے تو ترتیب سے
نام اونکے نہین جانتے اور نہین بتا سکتے تو احوال اور معجزات اون کے کیا بتاوینگے اور کیا اپنی
کتابونمین لکھینگے اور کسطرح انکو احوال ہمارے امامون کا معلوم ہوتا یہہ لوگ تو کبھی اون سے
ملاقات بہی نکرتے تھے اور نہ کبھی اسکا خیال تھا کہ اونکا حال پوچھتے یا سننے سے معلوم کرین بلکہ
ہمیشہ درپی آزار اور ایذا رہتے تھے اور اونکے فضائل کو حتے المقدور چھپاتے تھے اور اسکا باعث
یہہ ہے کہ یہہ لوگ اگرچہ ظاہر مین کہتے ہین کہ ہم اہلبیت کے دوست ہین مگر دلمین عداوت اور
دشمنی رکھتے ہین اور اس پر گواہی دیتا ہی انکا یہہ لکھنا احوال ہمارے اماموںکا اور برا نہ سمجھنا
احوال جاہلون کو ضبط کرنا جیساکہ گذرا اور قطع نظر اسکے انکی مسائل فقہ کی کتابون کو کوئی دیکھے
سب مسئلے اجتہاد ابو حنیفہ اور شافعی اور مالکی اور حنبلی سے بہری ہوئی ہین اور ایک مسئلہ اور حدیث
ہمارے امامون سے اونمین نپاویگا مگر شاید کہین از قبیل النادر کالمعدوم سے ذکر آگیا ہووے
بلکہ بعضے انکی افاضل نے امام بحق ناطق جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام کے حقمین لکھا ہی انی
لا اجد فی نفسی منہ شیئاً یعنے مین اپنے نفس مین انکی جانب سے ایک چیز پاتا ہون یعنے
انکی حدیث پر مجھے بخوبی اطمینان نہین ہے بس یقین سے انکی دوستے اور روایت ظاہر ہووے
کہ ایسے امام کے کلام پر تو اطمینان نہین رکھتے اور ابو حنیفہ اور مالکی کے کلام پر اعتقاد کلی رکھتے
ہین اور یہی گواہی دیتی ہی اونکے عداوت پر وہ نقل کہ عالم مدقق جیسے اردبیلی نے اپنی کتابمین
لکھا ہی کہ اونکی ساتھ ایک سنی کہ اونکے آشناؤن مین سے تھا ہمراہ تھا جب مزار پر کسی مزار امام
سے پہونچے تو وہ شخص سنی دروازہ پر رہگیا اور ہرگز اوسکے اندر گوارہ نہوا کہ قریب ضریح کے
جاوے اور اسباب عزت اور جلالت شان اونحضرت کے اپنی آنکھون سے دیکھے اور یہہ جو ہمنے
لکھا ہی بنا بر حال اکثر فضلا انکی کے ہی ورنہ بعض بعض اشخاص نے انمین سے کہ چندان تعصب اور
کجی نہ رکھتے تھے اور انکی انصاف اور سلامت طبع رکھتے تھے مثل ابن ابی الحدید معتزلی کے
اور صاحب فصول مہمہ مالکی کی اونہون نے اعتراف حضرت فضایل و مناقب کا کیا ہی بلکہ فاضل
اخیر نے کتاب مذکور مین احوال بارہ اماموںکا لکھا ہے اور اونکی فضایل اور مدایح عالیہ کا اقرار کیا ہے
او حضرت صاحب الامر علیہ السلام امام دوازدہم کے پیدا ہونے اور غائب ہونے اور طول عمر اونکی مین علی
خلاف جریان العادۃ نصرت اور تائید مذہب اہل حق یعنے فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشری کی کی ہی اور ہماری

اور انکار اہل مذہب اپنی کو اس امر مین درج اور رد کیا ہو کہ عنقریب انشاء اللہ تعالی بحث رجعت مین بعض آیات اسکی مذکور ہونگی حقتعالی سب اشخاص کو انکی اور جتنی فرق باطلہ ہین سبکو راہ راست اور مذہب حق کیطرف ہدایت فرماوے اور اپنی توفیق شامل حال سبکے کرے اور دوستی اہلبیت علیہم السلام کی کہ بنص قرآن حمید قُل لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ثابت اور متحقق ہے جسکو کہ چاہئے عطا فرماوے وَاللّٰہُ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

فایدہ دوسرا

بیچ بیان اون دلیلون کے ہی کہ سنی بیچ حقیت امامت ابوبکر کے ذکر کرتے ہین مین پہلے اونکو نقل کرتا ہون اور بعد اوسکے اونکی دلیلونکو اوٹھا دونگا اور باطل کرونگا تا مومن کو یقین کامل برحق ہونے امامت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور باطل ہونے امامت ابوبکر کا ہووے

پہلی دلیل سنیونکی اجماع ہی یعنے کہتے ہین کہ امت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اجماع کرکے ابوبکر کو امام کیا اور جس چیز پر کہ امت آنحضرت کی اجماع کرے تو وہ چیز حق ہوتی ہے اسواسطے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی لا تجتمع امتی علی الضلال یعنے نہین جمع ہوتی امت میری گمراہی پر جاننا چاہئے کہ لفظ امت سے اس حدیث مین ہر جاہل اور ہر عالم اور احمق اور عاقل امت کا نہین مراد ہی کہ ان سبکا جمع ہونا ایک چیز پر محال ہے بلکہ امت سے مراد تمام اہل حل و عقد ہین یعنے وہ لوگ کہ اونکی کہولنے سے چیز کہل جاوے اور بند کرنیسے بند ہو جاوے یعنے جس چیز کو وہ لوگ مقرر کر دیوین تو وہ مقرر ہو جاوے اور جس چیز کو موقوف کر دین تو وہ موقوف ہو جاوے اور اس حدیث کے مضمون کا شیعہ بہی انکار نہین کر سکتے اسواسطے کہ جس چیز پر کہ تمام اہل حل و عقد امت اونحضرت کی اجماع کرین تو اونمین یقینی معصوم بہی داخل ہوئیگا اسواسطے کہ وہ بہی اہل حل و عقد ہی اور جس چیز کو کہ معصوم کہی تو وہ چیز یقینا اونکے نزدیک حق ہوتی ہی اگر کوئی شیعہ یہ نہین کہیگا کہ تمام اہل حل و عقد نے کہان امامت ابوبکر پر اجماع کیا تہا تو ہم کہینگے کہ تہوڑے دنو تک علی اور بنی ہاشم بیعت ابوبکر کی نکی تہی اور بعد اوس مدت کے سبہون نے بیعت کی اور تمام اہل حل و عقد کا امامت ابوبکر پر اجماع ہو گیا اور جب اجماع تمام اہل حل و عقد امت کا امامت ابوبکر پر ہوا تو اتفاقا یعنے سب سنی اور شیعہ کے نزدیک امام ہونا ابوبکر کا حق ہو یگا جواب اس دلیل کا شیعہ اسطرح سے دیتے ہین کہ اجماع تمام اہل حل و عقد امت جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ کا جس چیز پر کہ ہووے تو اوس چیز کو ہم بہی حق جانتے ہین مگر ایسا اجماع امامت ابوبکر پر نہین ہوا اسواسطے کہ اکثر خاص اصحاب بلکہ وہ لوگ کہ اہل حل و عقد ہین سے تہی غسل اور کفن دینے مین اونحضرت کے اور مہیا کرنے اسباب

دفن کے اور رونے پیٹنے مین مشغول تہے ایسی وقت کو اصحاب منافقین اور اون لوگون نے کہ اونکو طمع دنیا کی تہی غنیمت سمجہ کے اپنی خاطر خواہ ایک شخص کو امام ٹہرا دیا پہر کسطرح سے اجماع تمام اہل حل و عقد کا حاصل ہوا حالانکہ شیعہ اور سنی سب کہتے ہین کہ کچہہ مدت تک بنی ہاشم اور کچہہ اور اصحاب نے مانند سلمان فارسی اور ابوذر اور مقداد کی بیعت نہ کی اور اگر سب اصحاب بہی بیعت کرتے اور فقط حضرت امیر علیہ السلام بیعت نکرتے تو بہی اجماع تمام نہوتا اسواسطے کہ اجماع مین شرط ہے کہ تمام اہل حل اور عقد ایک بات پر اتفاق کرین اور اگر ایک بہی اونمین سے شریک نہووے تو نہ کہہ سکین گے کہ تمام اہل حل اور عقد نے اسبات پر اجماع کیا اور جب ایک شخص حل و عقد کے شریک نہونے سے اجماع منعقد نہین ہو سکتا تو کیا اعتبار ہے اوس اجماع کا کہ شریک نہووے اوسمین وہ شخص کہ افضل اور سردار اور سید اہل حل عقد کا ہووے وہ کون کہ امیر المومنین علیہ السلام کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اونکے حق مین فرمایا تہا اَقْضَاکُمْ عَلِیٌّ وَعَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ یعنے قاضی اور زیادہ تر حکم کرنیوالا اور عالم احکام شریعت کا تم لوگون مین سے علی علیہ السلام ہے اور علی ساتھہ حق کی ہے اور حق ساتھہ علی علیہ السلام کے ہے اور جب ثابت ہو گئے یہہ بات کہ کچہہ اہل اور عقد نے اجماع امام ہونے ابوبکر پر نہ کیا تہا تو اب سنیون پر کہ دعوی اجماع تمام اہل حل اور عقد کا امامت ابوبکر پر کرتے ہین دو چیزون کا ثابت کرنا لازم ہے ایک یہہ کہ ان سبہون نے تہوڑی مدت کی بعد بیعت کی اور دوسرے یہہ ہے کہ انکا بیعت کرنا خوشی بخوشی تہا اور کسی کے قہر اور ظلم سے نہ تہا پہلی بات اگرچہ ثابت کر سکتے ہین لیکن دوسری بات ہرگز ثابت نہین ہو سکتی اسواسطے کہ اونکی کتابون سے ظلم اور تعدی بیعت لینے مین معلوم ہوتی ہے اور اسی باعث سے بعضے انکی عالمون نے عاجز ہو کے لکہا ہے کہ دو ایک شخص اہل حل اور عقد کے بیعت سے امامت ثابت ہو جاتی ہے اور سبہون کے بیعت کی احتیاج نہین ہے اور اسی بات سے اونکا عاجز ہونا بخوبی اتنے سے معلوم ہوتا ہی جیسا کہ انکی عالمون نے لکہا ہی کہ فقط بیعت عمر کی واسطے ابوبکر کے کافی تہی اور بیعت عبد الرحمان کی واسطے عثمان کے کافی تہی جیسا کہ شارح مقاصد نے تصریح کی ہی اور اس سے زیادہ کیا نا انصافی الحق تلفی ہو گی اور علاوہ اس سے بنابر اسکے خلافت یزید کی کہ ایسے امر عظیم اور سخت

دین اسلام مین سرزد ہوئی ہر چہ اونکی ثابت ہوگی اسواسطے کہ تمام اہل مدینہ نی اوسکے ہاتھہ پر بیعت کی
تھی اور عبد اللہ عمر کہ خلیفہ زادہ سنیونکا ہی اور کمال ورع اور پرہیزگاری اونکی زعم مین رکھتا تھا بیعت
یزید مین شریک تھا اور معاویہ باغیہ نے کہ خلیفہ سنیونکا ہی تصریح یزید کی خلافت پہ کی تھی اور قطع
نظر اسکے خود یزید نے قہر و غلبہ سے لوگون کو اپنی تحت حکومت کر لیا تھا اور ان تینون طریقون سے خلافت
سنیونکی نزدیک ثابت ہو جاتی ہی پس یہہ فضیلت ایسی یزید مین پائی گئی کہ کسیکو خلفاء ثلثہ مین سے
انکی فضیلت نہین ہوئی تھی خوشا حال اوس خلافت کا کہ جسکے تینون طریقی مثل یزید پلید کافر لعین
مین پائی گئی ہون اسے مقام سے بیدینی سنیون کی معلوم ہوتی ہی اور اگلی عالم انکی بکمال شدومد
موافق اپنی قاعدون کی خلافت یزید کا اعتقاد ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے ما قتل الحسین الا بسیف
جده یعنی امام حسین علیہ السلام نہین قتل کیئی گی مگر اپنی نانا کی تلوار سے یعنی یزید خلیفہ وقت تھا
اور معاذ اللہ امام حسین علیہ السلام نی اوس پر خروج کیا تھا اور قتل اونکا مباح تھا اور [illegible]
انکی جب دیکھا کہ اگر ہم یزید کو اپنا امام و خلیفہ کہتے ہین تو ہمارے لوگ مذہب کے ہم سے پھر جا [illegible]
یزید کی کفر مین کسیکو کلام باقی نہین رہا ہی تو اب یزید کی خلافت سے واسطے فریب عوام کی انکار کرنے
لگے اور یہہ جو سابق مین ذکر آیا تھا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام پر جبر و تعدی بیعت لینے مین کی تھی
پس اظہر من الشمس ہے اور معاویہ غاویہ خلیفہ خالفہ سنیونکا خود اسبات کی گواہی دیتا ہی اور کلام
تمہارے خلیفہ کا تمہیر حجت ہی پس جان تو کہ طبری اور ابن ابی الحدید نی کہ دونو معتمدین اہل سنت
ہین یہہ خط معاویہ غاویہ کا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو حقیقین نقل کیا ہی اور یہہ خط طولانی
تھا مین نے مقام حاجت کو اوس سے انتخاب کیا ہی اور وہ یہہ ہی لقد حسدت ابابکر والتویت علیه
ورمت افساد امره وقعدت فی بیتک عنه واستغویت عصابة من الناس حتی تأخروا عن بیعته ثم
کرهت خلافة عمر وحسدته واستطلت مدته وسررت بقتله واظهرت الشماتة لمصابه حتی انک
حاولت قتل ولده لانه قتل قاتل ابیه ثم لم یکن اشد حسدا منک لابن عمک عثمان نشرت مقابحه
وطویت محاسنه وطعنت فی فقهه وفی دینه ثم فی سیرته ثم فی عقله واغریت به السفهاء من اصحابک
وشیعتک حتی قتلوه بمحضر منک لا تدفع عنه بلسان ولا ید وما من هولاء الا من بغیت علیه
وتلکأت فی بیعته حتی حملت الیه قهرا تساق بحزائم الاقتسار کما یساق الفحل المخشوش ثم نهضت
الآن تطلب الخلافة وقتلة عثمان خلصاؤک وسجراؤک والمحدقون بک وتلک من امانی

النفس وضلالات الاهواء فدع اللجاج والعنت جانبا وادفع الینا قتلة عثمان واعد الامر شوری بین المسلمین
لیتفقوا علی من هو لله رضا فلا بیعة لک فی اعناقنا ولا طاعة لک علینا ولا عتبی لک عندنا ولیس
لک ولاصحابک عندی الا السیف والذی لا اله الا هو لاطلبن قتلة عثمان این کانوا وحیث کانوا حتی
اقتلهم او تلتحق روحی بالله یعنی تحقیق کہ تمنے حسد ابوبکر کا کیا اور تمنے چاہا کہ اوسکی خلافت کو بگاڑدو
اور اوسکی بیعت سے بیٹھہ رہی تم اور ایک گروہ لوگون مین سے بہکایا تمنے یہانتک کہ اونہون نے
ابوبکر کے بیعت مین دیر کی بعد اوس کے تمنے عمر کی خلافت سے کراہت کی اور اس پہ حسد کیا
تمنے اور اوسکی خلافت کی طول مدت کو ناگوار سمجھو تم اور طعن اوسکے مصیبت پر کی تمنے یہانتک
کہ تمنے قصد ابن عمر کے قتل کا کیا اسواسطے کہ اوس نے عمر کے قاتل کو مار ڈالا تھا بعد اوس کے
کسی نے عثمان کا حسد ایسا نہ کیا جیسا تمنے حسد کیا اور تمنے اوس کے عیبون کو ظاہر کیا اور اوسکے
نیکیونکو چھپایا تمنے طعن کیا اوسکے دین اور دانائی اور سیرت پر اور عقل پر اور تمنے ورغلایا
اوس پر نادانونکو اپنے شیعون سے یہانتک کہ اونہون نے عثمان کو قتل کیا سامنے تمہارے
اور تمنے اپنے ہات اور زبان سے اون لوگونکو دفع نہ کیا او تینون خلیفون مین سے کوئی ایسا
نہین کہ جس پر تمنے روگردانی اور مخالفت نہ کی ہو اور اوس کے بیعت کرنے مین مسابلہ نہ کیا ہو
یہانتک کہ تمکو اوسکی بیعت کی لئی بکبر کھینچ لیگئے جسطرح شتر کو ساتھہ مہار کے کھینچتے ہین
اب تم خلافت طلب کرتے ہو اور حال یہہ ہی کہ عثمان کی مار ڈالنے والی سب دوست تمہارے
ہین اور ساتھہ تمہارے رہتے ہین ان باتونکے ساتھہ آرزو خلافت کے رکھنا تو اہشون نفسانی
سے ہی پس چاہئے کہ تم سرکشی کو چھوڑ دو اور عثمان کے مار ڈالنے والونکو حوالہ میرے کرو
اور دوسری بار کا خلافت کا مسلمانون کے مشورہ پر چھوڑ دو تا اینکہ متفق ہون اوس شخص پر
کہ جسمین رضامندی حقتعالی کی ہووے اور بیعت تمہارے گردنون پر ہماری نہین ہے
اور تابعداری تمہارے ہمپر لازم نہین ہی اور تمکو نہین پہونچتا ہے کہ ہمکو مواخذہ کا موجب نہین
کرو اور تمہارے لئے اور تمہارے رفیقون کے لئے میرے پاس کچھہ سوا اسے تلوار کے نہین
ہو قسم ہی خدا کی کہ عثمان کی قتل کرنیوالونکو مین طلب کرونگا جس جگہہ ہون یہانتک کہ مین اونکو قتل
کرون یا مین مرون یہہ جب نامہ اوس بیحیا کا پہونچا تو حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی اوسکی جواب
مین لکھا نحن مرة اولی بالقرابة وتارة اولی بالطاعة ولما احتج المهاجرون علی

على الانصار يوم السقيفة برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلجوا عليهم فان يكن الفلج
به فالحق لنا دونكم وان يكن بغيره فالانصار على دعواهم وزعمت انى للخلفاء
حسدت وعلى كلهم بغيت فان يكن ذلك كذلك فليس الجناية عليك فيكون
العذر اليك وتلك شكاة ظاهر عنك عارها وقلت انى كنت اقاد كما يقاد
الجمل المخشوش حتى ابايع ولعمر الله لقد اردت ان تذم فمدحت وان تفضح
فافتضحت وما على المسلم من غضاضة فى ان يكون مظلوما ما لم يكن شاكا فى
دينه ولا مرتابا بيقينه وهذه حجتى الى غيرك قصدها اور خط شريف طولانى
تھا بقدر مطلوب کے ہمنے اوسے نقل کیا اور حاصل ترجمہ اس نامہ کا یہہ ہے کہ اے معاویہ ہم
قرابت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے سزاوار ترہین اور مراد ہین قربی سے کہ جنکے دوستی اور
مودت حق تعالی نے اہل اسلام پر قران مجید مین واجب کی ہے احق اور سزاوار ترہین کہ حق
تعالی نے ہماری اطاعت آیہ اولی الامر مین سب خلق پر واجب لازم کی ہے اور جبکہ مہاجرین
دن سقیفہ کے انصار پر حجت لائی تھے کہ پیغمبر ہم مین سے ہین اور انصار پر اسے حجت سے
غالب آئی تھے ایک یہہ حجت قابل قبول کے ہے پس ہم اہل بیت بدرجہ اولی احق اور سزاوار
ہین امامت و خلافت کے تمسے اور اگرچہ حجت تمام نہین تو انصار اپنی دعوی خلافت پر کہ ابو بکر
نے مقابل مہاجرین کے کیا تھا باقی ہین اور تو نے گمان کیا کہ مینے خلفاء کا حسد کیا اور ان
سب پر سرکشی کی اگر یہہ امر حقیقت مین اسیطرح ہو تو کچھ تیرا قصور نہین کیا ہے مین نے
کہ تیری رضامندی اور معذرت تیری درکار ہووے اور اس امر مین کچھ عیب اور عار ننگ
تیری طرف نہین پھرتا ہی اور تجھسے کچھ تعلق اسکا نہین ہے اور یہہ جو تو لکھتا ہے کہ تم مانند
ہوس اونٹ کے کہ اوسکو مہار پکڑ کے کھینچتے ہو وین بیعت کے واسطے کھینچ جاتے تھے
پس قسم ہے خدای عز و جل کی کہ جس نے مجھے حیات بخشی ہے کہ تو نے اس امر سے
میری مذمت چاہی تھی اور حال آنکہ درحقیقت تو نے میری مدح کی اور چاہتا تھا میری فضیحت کو ایک
تو خود فضیحت ہوگیا اور اسمین مومن کے واسطے کیا نقصان اور عیب ہے کہ وہ مظلوم ہووے اور
لوگ اوس پر ظلم و تعدی کرین جبتک اوسکو اپنے دین مین کچھ شک و شبہ عارض نہوا ہو وے اور
یقین اور محبت میری ہو طرف غیر تیرے کے کہ وہ اس کلام سے مظلومی اور مجبوری میری سمجھتا ہو

ثابت کرین گے تمام ہوا ترجمہ کلام معجز نظام اوس حضرت کا اور اسیطرح خطبہ شقشقیہ مین اوس حضرت نے
اول سے آخر تک مظلومیت اور مغصوبیت حق خلافت اپنی کے بکمال وضوح بیان فرمائے ہے
جو شخص چاہی رجوع کرے اور یہہ خطبہ کتاب نہج البلاغہ مین مذکور ہے کہ صاحب قاموس اور صاحب
نہایہ اور صاحب مجمع البحار وغیرہم نے فضلای اہل سنت سے اوسکی صحت کی گواہی دی ہے اور ابن ابی
الحدید کہ فاضل معتمد اہل خلاف کا ہے اقرار کیا ہے کہ کلمات ظلم و شکایت غاصبین خلافت کی بکثرت
اور تواتر اوس حضرت سے ثابت ہوئی ہین جیسا کہ لکھا ہے کہ بکرات و مرات وہ حضرت فرماتے تھے
مازلت مظلوما منذ قبض الله نبيه الى يوم الناس هذا یعنے مین ہمیشہ ظلم و ستم کیا گیا ہون جبسے
جناب رسول خدا نے وفات پائی اور لکھا ہے اس قبیل سے ہے کلام اوس حضرت کا اللهم اخص قريشا
فانها منعتنی حقی وغصبتنی امری یعنے بار خدایا حکم کر تو مگر قریش کے پس بتحقیق کہ اونہوں نے
حق میرا چھین لیا اور غصب کیا مجھسے امر خلافت کو تیئن اور یہی فرمایا آنحضرت فریشا عنی الجوازی فانهم
ظلمونی حقی واغتصبونی سلطان ابن عمی یعنے جزای بدہی جاوین قریش پس بتحقیق کہ ظلم کیا انہونے اوپر
میرے اور غصب کیا مجھسے سلطنت پسر عم اور بھائی میرے کی اور یہی ابن ابی الحدید لکھتا ہے کہ جب
اوس حضرت کی سمع شریف مین آواز فریاد و نالہ کی کسی شخص کی پہونچتی تھی کہ وہ اسطرح ندا کرتا تھا
انا مظلوم فرد یعنے مین مظلوم ہون اور تنہا ہون تو اوسوقت وہ حضرت یون فرماتے تھے کہ اے شخص
یہان آکہ ہم اور تو دونون ہمدرد ہین باہم نالہ و فریاد کرین کہ ہم پر ظلم و ستم واقع ہوا ہے اور یہی لکھتا ہے
کہ اوس حضرت نے بیچ حق شیخین کے فرمایا اصغیا بانائنا وحملا الناس على رقابنا یعنے ان دونون نے
خالی کیا باسنون ہمارے کو تیئن اور سوار کیا اونہون نے لوگونکے تیئن اوپر گردن ہماری کو اور یہی وہ
حضرت فرماتے تھے مازلت مستاثرا على مدفوعا عما استحقه واستوجبه یعنے ہمیشہ اختیار کیا اور ترجیح دیا
اوپر میرے غیر میرے کے تیئن کہ لایق امامت اور خلافت کی نتھا اور ہمیشہ دفع کیا گیا اور باز رکھا گیا
مین اپنے حق سے کہ مین استحقاق اوسکا رکھتا تھا اور شیخ ابن نجبہ سے روایت کی ہے اوسنی کہا اس
اثنا مین کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگاہ ایک اعرابی آیا اور آواز فریاد و نالہ
اٹھائی وا مظلمتاہ کی اوس نے بلند کی حضرت نے اوس اعرابی سے فرمایا کہ قریب آ جب قریب آیا تو اوس حضرت نے
فرمایا لقد ظلمت عدد المدر والحجر یعنے اے اعرابی اضطراب نکر کہ مین ظلم کیا گیا ہون بقدر شمار سنگریزہ و کلوخ
کے اور ابن ابی الحدید نے سعید بن علی حنبلی سے کہ مشہور ساتھ ابن العالیہ کی ہے روایت کی ہے کہ مین متوجہ

تھا نزدیک ابی الصخر اسمعیل بیٹے علی حنبلی اور وہ پیشوا حنابلہ کا تھا اور بیچ شہر بغداد کے علم فقہ
مین نہایت شہرت رکھتا تھا اور خوش گفتار تھا ناگہان ایک شخص حنبلی مذہب آیا اور وہ شخص لیتا
قرض اوپر کسی شخص کے اہل کوفہ سے رکھتا تھا پس واسطے طلب قرض کے کوفہ مین گیا سبب
اتفاق کو وہ دن زیارت روز غدیر کا اٹھارویں ذیحجہ کی ہو تھا اور اوس دن بہت سی لوگ اطراف
بیچ روضہ مبارک جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی جمع ہوتے ہین پس اس اثناء مین شیخ ابی
الصخر اسمعیل اوس حنبلی مذہب سے حالات اوسمقام کے اور حال اداے دین اوسکے کا پوچھتا
تھا اور وہ جواب دیتا جاتا تھا یہانتک کہ اوس حنبلی نے کہا کہ ای سیدہ آقا میرے اگر تم تجھے
اوس چیز کو کہ بیچ روز عید غدیر کے نزدیک قبر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی واقع ہوتا ہے
سب وشتم اور لعن اور تبرا سے اوپر معاویہ کے اور بیان فضایح ثلثہ اور کلمات شنیعہ کہ
شیعہ اوس دن بخوف اور تقیہ حق بین خلفای ثلثہ کی زبان پر لاتی ہین ہر آئینہ بہت تعجب
کرتے تم اسمعیل حنبلی نے کہا کہ شیعہ لوگ اسبات مین کچھ گناہ اور قصور نہین رکھتے قسم ہے
خدا کی کہ اس لعن وتبرا کا دروازہ نہین کھولا ہے اور اس امر کی شیعونکو جرأت نہین دی ہے
مگر صاحب اس قبر نے حنبلی سے پوچھا کہ صاحب اس قبر کا کون ہے اسمعیل نے کہا علی بن
ابیطالب علیہ السلام اوس شخص نے کہا کہ آیا آنحضرت نے شیعونکو لعن وتبرا سکھایا ہے
اور وہی حضرت باعث سب ولعن صحابہ کے ہوئے ہین اسمعیل نے کہا کہ ہان قسم ہے خدا کی
پھر اوس شخص نے کہا کہ اے سید میرے اگر علی علیہ السلام حق پر تھے پس ہم کسو دوست
فلان وفلان شخصون کی رکھین اور اگر علی علیہ السلام معاذ اللہ باطل پر تھے پس اونکو
ہم کیونکر دوست رکھین یہہ کلام سنتے ہی اسمعیل اوٹھ کھڑا ہوا اپنے ہاتھ مین لیکر وقت وہان
سے اوٹھا اور چلا گیا تمام ہوا خلاصہ کلام ابن ابی الحدید کا اور بعد اسی کلام کے
کہ علماء اہل خلافت سے نقل کیا گیا ہے اثبات مظلومیت اوس جناب مین کچھ شک
شیعہ باقی نہین رہتا ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء یعنی فضیلت اور کمال وہ ہے
کہ دشمن اور حسد والا شخص کی اوسکی گواہی دیوے اور یہہ بھی معجزہ حضرات کا ہے
مخالفین کے کان اور آنکھ بند کرکے کلمات حق اور فضیلتین اہل بیت علیہم السلام کی
انکی زبان پر جاری فرماتا ہے اور یہہ جو عوام کالانعام سنیون کے بسبب تعلیم

ایسی شیعے اپنی زبان پر لاتے ہین کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام غالب کل غالب اسد اللہ الغالب
تھے کیونکر ہو سکتا ہے کہ مغلوب نامردان ہو جاتے اور بجبر کشان کشان واسطے بیعت کے جاتے یہہ
محض عوام فریبی انکی ہے وگرنہ یہہ امر تو ظاہر ہے کہ شیعہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو جناب رسولخدا
سے غالب تر نہین جانتے ہین پس وہ کیون وہ حضرت مغلوب کفار فجار کے ہو گئے اور ہجرت کی حالانکہ
اگر چاہتے تو ایک اشارہ مین اون سب اشقیا کو واصل جہنم کرتے اور نیست ونابود کر دیتے اور اسیطرح
اور پیغمبر کہ جنہون نے خوف وتقیہ مین بسر کی جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام خود فرماتے تھے
کہ مجھ اس خوف وتقیہ مین چھ پیغمبران جلیل القدر کے پیروی ہے پہلے اونکے نوح ہین دوسرے حضرت
لوط تیسرے حضرت ابراہیم چوتھے حضرت موسی پانچوین حضرت ہارون چھٹے حضرت خاتم انبیاء علیہ وعلیہم
التحیۃ والثنا حیث ذہب الی الغار یعنے اس حیثیت سے کہ خوف کفار سے طرف غار کے گئے اس سے
معلوم ہوا کہ انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام ہمیشہ تابع اور فرمانبردار امر الہی اور طالب رضا جوئی
پروردگار عالم رہتے ہین جسوقت کہ از راہ مصلحت انکے تئین تقیہ اور صبر کا حکم ہوتا ہے اگر اطاعت کو
بصبر وشکیبائی محکم اور استوار باندھتے ہین اور جب جہاد اور قتال اعدای دین کا حکم ہوتا ہے
بکمال جرأت وجوانمردی اوس پر اقدام وپیشدستی کرتے ہین پس اسیطرح حال حضرت امیر
المؤمنین علیہ السلام کا ہے کہ جب حضرت کو حکم جہاد کا تھا کسطرح اوسمین مستعد اور
آمادہ تھے اور کیسی کیسی شجاعان دہر مثل عمرو بن عبدود اور حارث اور مرحب کو خاک ہلاکت
پر گرایا اور جب حضرت کو حکم صبر کا ہوا تو با وصف اس شجاعت وجوانمردی کے کسطرح
اپنے تئین ضبط کیا اور غیظ وغضب کو اپنے روکا بلکہ یہہ امر اہل انصاف کے نزدیک
تجربہ ظاہرہ ہے معجزات اوس حضرت سے ارباب عقول سلیمہ اسمین تامل کرین کہ جو شخص
کمال شجاعت اور جرأت وجلادت رکھتا ہووے اور بڑے بڑے شجاعان دہر کو قتل کر چکا ہووے
پھر وہ شخص اسطرحکا صبر کرے کہ چند نامرد اوسکو اذیت پہونچاوین اور وہ باسانی اونکو ہلاک اور
دفع ضرر پر قادر ہووے اور پھر اپنے تئین محض واسطے رضا جوئی پروردگار عالم کے ضبط کرے اور
تحمل اور صبر مین بسر کرے یہہ کام بشر کا نہین ہے اور اسی جگہہ سے سید رضی رحمۃ اللہ نے نہج البلاغہ
مین لکھا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام مین صفات متضادہ جمع تھے یعنی ایسی صفتین کہ قیمت
ایک دوسرے سے بہت فرق آپسمین رکھتے تھے مثل شجاعت شدیدہ اور کمال حلم وبردباری کے

اور غیر اسکی کہ پس حال مخالفین کا یہ ہے کہ بسبب بغض و حسد کے آنکھین انکی بند ہو گئے ہین اور
جو چیزین کہ قابل مدح کے اوس حضرت مین تھین اوسکو بطور مذمت کے بیان کرتے ہین خلاصہ یہ کہ
مصلحتین ہر وقت کی مختلف ہوتی ہین کبھی مصلحت جہاد مین ہوتی ہے تو اوسوقت حکم جہاد کا
ہوتا ہے اور کبھی مصلحت صبر و تحمل مین ہوتی ہے تو اوسوقت مین ترک جہاد کا حکم ہوتا ہے اور انبیا
اور اوصیا علیہم السلام ہر وقت مین تابع فرمان الہی ہین اور اپنے وقت کی مصلحت سے خوب
آگاہ ہین بلکہ بعضی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک امام علیہ السلام کے پاس ایک صحیفہ
جانب حقتعالی سے تھا کہ اوسمین ہر ایک امام کی مصالح اور احکام مندرج تھے اور اوسکے موافق
عمل کرتے تھے پس حضرت امام حسن کہ امر مصالحہ کا تھا اور امام حسین کو حکم قتال و جہاد او
سعادت شہادت کا تھا اور دونو حضرات نے موافق اوسکے عمل کیا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نے خود تصریح فرمائی ہے جیسا کہ روایت معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ جب عمر ابن الخطاب نے
تعدی خانہ جناب سیدہ مین در آیا اور اوس حضرت کو بعضے صدمات پہونچے تو اوسوقت جناب سیدہ
نے آواز فریاد کی اپنے پدر بزرگوار سے بلند کی اور فرمایا یا رسول اللہ کیا بری پاسداری اور
رعایت تمہاری ہر تبہ اور تعظیم کی کی بعد تمہارے ابوبکر و عمر نے بجز دشمنی فریاد جناب سیدہ کی
حضرت امیر المومنین اوٹھ کھڑے ہوئے اور گریبان اوسکا پکڑ کے زمین پر گرا دیا
ناک اوسکی بیچیا کی مروڑے اور گردن اوسکی اینٹھے اور چاہا کہ اوسکو واصل جہنم کرے
ناگہان بیچ دل کی لائی وصیت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی کہ اوس حضرت نے حکم صبر و تحمل کا دیا
اور ترک جدال و قتال کا کیا تھا بجرد اوس خیال کے ہاتھ اوسکی مارنے سے اوٹھا لیا
و فرمایا مجہ کو قسم ہے خدای جلیل کی کہ جسنے پیغمبر خدا کو برگزیدہ کیا ہے بسبب پیغمبری کے ای پسر صہاک
کی اگر مصلحت اور تقدیر آلہی نگذری ہوتی اور جناب رسولخدا نے بیچ امر صبر و تحمل کے عہد
پیمان نلیا ہوتا ہے البتہ تو دیکھتا کہ بغیر رخصت و اجازت ہماری کیونکر تو ہمارے مکان مین در آیا
اور یہی قصہ فدک مین لکھا ہے کہ جب جناب سیدہ مسجد سے تشریف فرما ہوئین اور دیکھا کہ ابوبکر
کچہہ سمجہا نا اور وعظ و نصیحت اوس حضرت کا کارگر نہوا اور یہان جناب امیر المومنین علیہ السلام
اونکے پھیرنے کا کرتے تھے تو اوسوقت جناب سیدہ نے از روی مصلحت کے بعض خطابات
کہ مطلب اوس سے عتاب کرنا طرف غاصبان حق کے تھا طرف جناب امیر المومنین علیہ السلام

فرمائی کہ مانند جنین یعنے اوس لڑکے کے کہ شکم مادر مین ہووے پردہ نشین ہوئے ہو اور مثل خایفون کے
بیچ گھر کے چھپے ہو بعد اسکے کہ شجاعان زمانے کہ تمنے خاک ہلاکت پر گرایا ان نامردون سے مغلوب ہوئے
ہو تو اس ہنگام مین پسر ابو قحافہ نے بظلم و جبر عطا کئے ہوئے باپ میرے کہتین اور معیشت اور قوت فرزندون
میرے کی تئین مجھسے لیتا ہے اور علانیہ مجھسے خصومت کرتا ہے اور لجاج اور کجروی کرتا ہے اور مہاجر اور
انصار میرے رعایت نہین کرتے اور سب لوگون نے دیدہ و دانستہ اپنی آنکھین بند کر لین ہین اور کوئی
معین اور دافع ضرر میری طرف سے نہین ہے خشمناک گئی ہم اور غمناک پھری ہم تمنے اپنے تئین ذلیل
اور خوار کیا ہے بسبب اسکے کہ اپنی شجاعت اور جرأت سے ہاتھ اوٹھا لیا اور بھیڑیے غرور پرور
کرتی ہین اور تم اپنی جگہہ سے حرکت نہین کرتے کاش کہ قبل اس ذلت کے موت آئی ہوتی مجکو وائے
میرے اوپر ہر صبح و شام مین محل اعتماد میرا مر گیا اور مددگار میرا سست و ضعیف ہوا شکایت میری
طرف باپ میرے کے ہے اور داد بھی میری طرف پروردگار میری کی ہے بار خدایا حول و قوت
تیری سب سے شدید تر ہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا خدا نخواستہ ویل و عذاب تمپر نہین بلکہ ویل
عذاب واسطے دشمنون تمہاری کی ہے صبر و تحمل کرو اور آتش غم و اندوہ کو بجھاؤ ای بیٹی برگزیدہ
اہل جہان کی اور ای باقیماندہ وزینت پیغمبر کی مین نے حتی المقدور سستی امر دین مین نہین کی اور جو
کچہہ کہ جانب خدا تعالی سے مین مامور تھا عمل مین لایا اور جو کچہہ کہ میرے قدرت اور طاقت مین
طلب حق سے تھا اوسمین مینے کچہہ قصور نہین کیا اور تمہاری روزی اور تمہاری اطفال کی روزی کا
حق تعالی ضامن و کفیل ہے اور جو شخص کہ تدبیر کرنیوالا امرون تمہار لیکا ہے امین ہے بہر کیف تمکو
روزی پہونچاویگا اور جو کچہہ کہ ثوابہای غیر متناہی سے حق تعالی نے تمہاری واسطے آخرت مین مہیا
کیا ہے بہتر ہے اون چیزون سے ان اشقیا نے تمسے قطع کیا ہے پس اجر و ثواب حق تعالی سے طلب
کرو اور صبر و شکیبائی اختیار کرو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا کہ حقتعالی بس ہے میرے
واسطے اور بہتر وکیل و کفیل ہے اور خاموش ہوئین خلاصہ یہ کہ جناب سیدہ کو ان خطابات
درشت مصلحت آمیز سے فقط مقصود یہ تھا کہ جناب امیر کا عذر ترک جہاد و طلب حق مین سب
لوگون پر ظاہر ہو جاوے اور حضرت کے جانب جو توہمات کہ رکھتے تھے حضرت کے جواب شافی
سے سب رفع ہو جاوین اور معاذ اللہ فی نفسہ جناب سیدہ کو اعتراض حضرت امیر المومنین پر
منظور نہ تھی اور یہہ بھی جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے بارک اللہ فیما ساء و سرنا

وستہ کرم یعنے فدا برکت دی او سچ چیز ہین کہ جنسے تمکو خوش کیا اور مجکو رنجیدہ کیا اور کافی ہی ابطال خلافت
خلفا مین شہادت شاہدین عادلین بلا ریب سید شباب اہل الجنۃ کی جیسا کہ اعتراف کیا اوسکا اہل
خلاف نی چنانچہ ابن حجر کتاب صواعق محرقہ مین بیچ دسوین باب کے کہ بیان فضائل اہلبیت علیہم
السلام کی مین ہی دار قطنی سے یون روایت کرتا ہی اخرج الدار قطنی ان الحسن علیہ السلام جاء الی
ابی بکر علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فقال انزل عن مجلس ابی فقال صدقت
و اللہ انہ لمجلس ابیک ثم اخذہ و اجلسہ فی حجرہ ۷ اور اس عبارت سے صریح ظاہر
ہوتا ہی کہ حسنین علیہما السلام شیخین کے خلافت پر ہرگز راضی نہ تھے اور اسقدر بھی گوارا نہ رکھتے تھے
کہ منبر رسولخدا پر بیٹھے چہ جای کہ امر عظیم خلافت مین دخل کرے اور یہہ حضرات بحسب مصلحت
اور انکی اپنی قدرت و استطاعت کے انکار اور نہی عن المنکر فرماتے تھے بس ازبسکہ حسنین علیہما السلام
صغیر السن تھے اور ضرر اشرار سے بہ نسبت اپنی محفوظ تھے صاف صاف فرمانے لگے کہ ہماری باپ کی جگہ
سے اوتر اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام ازبسکہ مقام تقیہ مین تھے اسطرح سے نہ فرما سکتے
تھے مگر انکار خلافت باطلہ مین اونکی اونحضرت نے بھی قصور نہین فرمایا اور یہی سبب ہی کہ جبکہ
کہ کلام حسنین علیہما السلام مطابق حضرت امیرؑ کی انکار کی واقع ہوا اور مظنہ تہمت کا اوسمین
حاصل تھا تو حضرت نے دفع دخل فرمایا اور کہا کہ مینے اونکو نہین سکھایا ہی جیسا کہ تم گمان کرتے
ہو یعنی کلام حق خود بخود انکی زبان پر جاری ہوا ہی اور اگر معاذ اللہ اہل سنت حسنین علیہما السلام
کی شہادت کیطرف بسبب شقاوت کی التفات نہ کرین تو طرف تصدیق شیخین کے اندکی نظر کرین
کہ کسطرح سے تصدیق انحضرت کی کرتے گئی اور عمر کہنے لگا کہ سوا تمہارے باپ کے اور کسنے
ہمارے سر پر بال اوگای ہین اور ابن حجر کی بھلا دیکھو اور نادانستہ نبی کو دیکھئے کہ حضرت
کسطرحکی شہادت سے ابطال خلافت شیخین پر غافل کرتا ہی اور لوگونکی خیالکو اور ہی طرف پھیرتا
ہی کہ دیکھو ابوبکر کیا محبت رکھتا تھا امام حسنؑ سے کہ اونکو گود مین بٹھا لیا اور رونے لگا یہہ
تو صریح خجالت اور بناوٹ کی باتین ہین اگر وہ بیحیا کچہہ بھی محبت اور مروت رکھتا ہوتا تو اونکا
وقعہ اور معیشت اونکی یعنے باغ فدک کو اونکی والدہ ماجدہ سے کیون غصب کر لیتا کال محبت
اونکی ہین ہین ظاہر ہووے اور کیونکر تو سوا انسی محبت نکرتے حالانکہ اونکی نانا سے کمال الفت
رکھتے تھے ایک صاحب تو کمال محبت سے انکار سوت رسول کرنے لگے یہانتک کہ دو سر صاحب

آیہ افان مات او قتل پر بسکو سمجھایا اور یا کہا کہ خلافت کی خوشی کیواسطے بیہوش ہو گئے تھے باوجود یکہ
کمال محبت سے گوارا نہ کر سکے کہ تجہیز و تکفین مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ کے
شریک ہووین ناچار ہو کر طرف سقیفہ بنی ساعدہ کی کیا کہ مبادا ایسا ہو شراکت دفن و کفن مین
شریک ہوئی اونکی دلکو تاب نہ آسکے اور سقیفہ بنی ساعدہ مین اور ہی تمہید شروع کی لاکن تعجب
تو یہہ ہی کہ مقتضای محبت کا ان صاحبونکی ایک طرز دیگر تھا یہان دفن و کفن مین تو دوری آنحضرت
کی نعش مطہر سے منظور ہوئی اور لشکر اسامہ مین بسبب شدت محبت کے مفارقت گوارا نہو سکے
تاانیکہ باوصف تاکید بلیغ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے روانگی لشکر اسامہ مین اور فرمانے
اونحضرت کے لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ یعنی خدا لعنت کرے او سپر جو پیچھے رہجاوے لشکر
اسامہ سے قدم ان صاحبونکا لشکر اسامہ مین شدت محبت سے تہم نسکے اور مدینہ مین تشریف فرما ہو
اور اسیطرح شب ہجرت مین بھی ایک صاحب کو باوصف ممانعت پیغمبر خداؐ کی مفارقت گوارا
نہو سکے اور غار مین آپنے آواز حزن و بکا کی شدت محبت سے واسطے سنانی کفار قریش کے اونہین نے
بلند کی اور مورد نہی و عتاب الہی لاتحزن ان اللہ معنا کی ہوئی جیسا کہ اونہین صاحب نے
حضرت امام حسنؑ کو گود مین لیکے اپنی آواز گریہ و بکا کی شدت محبت سے بلند کی تھی اور قطع اسکی
والدین ماجدین حسنین علیہم السلام سے بھی تو کمال انس رکھتے تھے اور کوئی دقیقہ خدمت
گذاری اور حسن سلوک کا فرو گذاشت نہین کیا پھر بھلا اونکی اولاد سے کیونکر محبت نہ رکھتے
اسواسطے کہ محبت فرع کی تو فرع ہی محبت اصل اوسکی سے تاانیکہ جناب سیدہؑ نے فرمایا یا ابن
ابی قحافہ اترث اباک ولا ارث ابی لقد جئت شیئا فریا یعنے ای پسر ابی قحافہ آیا وارث ہووے تو اپنے
باپ کا اور مین وارث نہون اپنے باپ کی بتحقیق کہ تو لایا ہی صریح افترا اور بہتان زعمت ان لا قرابتہ کے
من اپنے دلا رحم بینتا اور تو گمان کرتا ہی کہ مجہہ مین اور میرے باپ مین کچہہ قرابت نہین ہی اور ہم مین
بمقتضی صلہ رحم اور قرابت کا کسیطرح نہین پایا گیا اور بعضے روایات مین یون وارد ہی کہ شیخین
جب ظلم و تعدی اور غصب حق سے فارغ ہو چکے اور جناب سیدہؑ بسبب رنج و الم اور عوارض
سقوط حمل کے علیل ہوئین تو شیخین نے وساطت سے جناب امیر علیہ السلام کیواسطے عیادت
کی پیغام بھیجا جناب سیدہؑ نے فرمایا البیت بیتک و انا زوجتک یعنے گھر گھر تمہارا اور مین زوجہ
تمہاری ہون یعنے خوشی خاطر سے اجازت نہ دی اور حضرت امیرؑ پر حوالہ کیا جب حضرت نے

اونکو طلب کیا جناب سیدہ نے چادر اوڑھ کے مونھ اپنا دیوار کیطرف پھیر لیا شیخین نے زبان عذر خواہی پر کھولی جناب سیدہ نے فرمایا کہ پہلے میرے کلام کا جواب دو آیا تم نے ہی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے نہیں سنا ہے کہ فرمایا ہے فاطمۃ بضعۃ منی من اذاہا فقد اذانی ومن غضبہا فقد اغضبنی یعنی فاطمہ پارۂ جگر میری ہے جسنے انہیں ایذا دی اوسنے مجھے ایذا دی اور جسنے انہیں خشمناک کیا اوسنے مجھے خشمناک کیا اور جسنے مجھے خشمناک کیا اوسنے خدا تعالے کو خشمناک کیا اور جسنے خدا کو خشمناک کیا وہ کافر ہوا اون دونوں نے کہا کہ حقیقت میں یہہ حدیث ہمنے جناب رسولخدا سے سنی ہے اوسوقت جناب سیدہ نے اپنی دونو ہاتھہ آسمان کیطرف بلند کرکے فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو کہ ان دونوں نے مجھکو نہایت ایذا پہنچائی اور خشمناک کیا اور میں ان سے ہرگز راضی نہیں ہون

دلیل دوسرے سنیونکی امامت ابوبکر پر یہہ ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جبکہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو مرض موت شدید ہوا اور طاقت باہر آنیکی نہ رہی تو فرمایا کہ لوگوں سے کہو کہ ابوبکر سے کہ نماز جماعت کی کرین اور یہہ مجال ابوبکر کو نہ تھی کہ بدون حکم حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی پیشنمازی کرتا اور اگر یہہ بات بغیر حکم اونحضرت کے ہوتی تو ابوبکر کیا وقوف تھا جو جاتا پیشنماز ہو جاتا اس سے معلوم ہوا کہ یہہ پیشنمازی نہ تھی مگر حکم اونحضرت سے اور اسمین شبہہ نہین ہے کہ پیشنمازی ریاست ہے دین میں اور جو شخص کہ لایق ریاست دین کے ہوویگا تو وہ یقینے لایق ریاست دنیا کی بھی ہوویگا اور جس شخص کو ریاست دین اور دنیا کی ہوئی تو وہ امام ہے اسواسطے کہ امام اوسے کہتے ہین کہ جسکو ریاست ہووے آدمیوں پر امور دین اور دنیا میں بالاستقلال

دلیل کا شیعہ کئی طرح سے دیتے ہین پہلی یہہ ہے کہ جو لوگ صریح اونحضرت کے حکم کو نہ مانتے تھے جیسا کہ یہہ بات حدیث دوات و کاغذ سے اور روانگی لشکر اسامہ سے ظاہر ہوتی ہے اونہوں لوگوں نے کیا بعید ہے کہ بے حکم اونحضرت کے کسے کام کو کرین اور دوسرے یہہ ہے کہ عائشہ نے اپنے طرف سے کہہ دیا تھا ابوبکر سے پس جبکہ حضرت نے فرمایا کہ تو نماز جماعت لوگوں کو پڑھوا او ابوبکر اپنی دانست میں بغیر حکم کے پیشنمازی نہین کی اور بالفرض یہہ بھی جانا کہ عائشہ نے باتین جھوٹے ہی مگر اس بات کو ایسے وقت میں آدمیوں پر اپنی فضیلت اور حکومت جتانی کو غنیمت سمجھا اور تیسرے یہہ ہے کہ ہمنے مانا کہ حضرت نے اسکو نماز پڑھانیکو حکم دیا تھا مگر امامت ثابت نہین ہوتی اس واسطے کہ جو شخص قابل پیشنمازی کے ہوئی تو ضرور نہین

ہو وہ قابل امامت کے بھی ہوئی اسواسطے کہ پیشنمازی میں چاہئے کہ قاری ہو یعنے حرفوں کو مخرج سے نکالتا ہو نمی اور نماز کے مسئلہ جانتا ہو اور جو اور مسئلے ہین کہ نماز سے کچھ علاقہ نہین ہے جیسا کہ مسئلہ نکاح و طلاق اور خرید و فروخت اور حج اور زکوۃ اور روزہ اور دیت اور قصاص کے اگر نجانتا ہو تو قباحت نہین ہے بخلاف امامت کے کہ اوسمین ان مسئلوں کا جاننا ضرور ہے اسواسطے کہ جب ایک شخص کہ امام ہوا تو رعیت اوسکی ہر طرف ہر مشکل میں رجوع کرینگے نکاح میں ہو یا طلاق میں خرید و فروخت میں ہو یا حج و زکوۃ میں تو ضرور ہوا کہ امام ان سب مسئلوں کو جانے نہیں تو اسکو امامت ہاتھ آئندہ نہوویگا اور علاوہ یہہ کہ تمہارے نزدیک امامت میں عادل ہونا شرط ہے اور نماز جماعت میں عادل ہونا شرط نہین ہے اور اس بات پر حدیث نقل کرتے ہو کہ حضرت نے فرمایا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنے نماز پڑھو پیچھے ہر اچھے اور برے کی اور جب یہہ بات ثابت ہوئی دلیل عقل اور حدیث سے تو فقط حکم پیشنمازی سے امامت کسطرح سے ثابت ہو سکیگی اب اہل انصاف اور ایمان کو چاہئے کہ اسمقام میں غور کرین اور سنیون کی تعصب و بیدینی کو دیکھین کہ جب شیعہ امامت حضرت امیر علیہ السلام کی ثابت کرتے ہین اون حدیثوں سے کہ سنی اور شیعہ دونون کی کتابوں میں ہیں اور کوئی سنی اور شیعہ میں سے اون حدیثوں کا انکار نہین کرتا اور اون حدیثوں سے صریح اور صاف امامت اونحضرت کی معلوم ہوتی ہے تو اپنے مذہب کی پچ اور عداوت سے ان حدیثوں کے معنوں کو بگاڑتے ہین اور کہتے ہین کہ اس لفظ سے امامت بلا فصل حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام کا نہین نکلتا اور یقین المعنا اونحضرت کا اس لفظ سے نہین ہوتا اور امامت ابوبکر کا ان دلیلوں پوچ اور ناقص سے کہ تو ابھی سن چکا یقین ہو جاتا ہے اور یہہ حال عمدہ اور اچھی دلیلوں اونکی کا تو نے سنا اور کچھ اور بیہودہ کی اور دلیلیں ذکر کرتے ہین کہ اونکے ذکر سے سوائے طول اور ملال کے کچھ فائدہ نہ تھا اسواسطے اونکو موقوف رکھا مگر اس جگہہ پر مناسب یہہ ہے کچھ تینوں خلیفوں کی برائیاں کئی فائدوں میں لکھی جائین **فائدہ پہلا** بیچ برائیوں خلیفہ پہلے کے ہے ایک وجہ سے یہہ ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فدک کو چھین لیا اور جب اوس معصومہ علیہا السلام نے دعوے کیا کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فدک اپنی حیات میں مجھے دے گئے تھے اسے خلیفہ نے گواہ طلب کی تو حضرت امیر و حسنین علیہم السلام اور ام ایمن کو حضرت فاطمہ نے گواہی کیواسطے بیکنین اونکی گواہی کو قبول نہ کیا اور حالانکہ مشہور ہے کہ قبضہ دلیل ملک کا ہے اور قبضہ

حضرت فاطمہ علیہا السلام کا فدک مین موجود تھا ایسے چیز پر شاہد کا طلب کرنا نامعقول ہے علاوہ
اگر شاہد طلب کرتے تھے تو تہمت نفع سے گواہی [illegible] شاہد کی کہ اوسکے حق مین حضرت رسول خدا
نے فرمایا ہووے کہ وہ ساتھ حق کے ہو اور حق ساتھ اوسکے ہے اور وہ نفس نبی ہو ہی ساتھ
آیہ مباہلہ کی اور گواہی اور شاہد بن جائین کے کہ جنکے حقمین اونحضرت نے فرمایا ہووے کہ یہہ
سردار جوانون اہل بہشت کی ہین قبول نکرنا ایمان اور دیانت سے باہر ہے بعد اسکے حضرت فاطمہ
علیہا السلام نے فرمایا کہ اگر دینا حضرت کا میری تئین تجہہ پر ثابت نہین ہوتا تو بھی وراثت کی راہ
سے پہونچتا ہی نہین ہوتا تو بھی اوسوقت ابو بکر نے حدیث جناب رسالت مآب سے نقل کی کہ اونحضرت نے
فرمایا ہے نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ یعنے ہم گروہ انبیا نہ وارث کسی کے ہوتے
ہین اور نہ کوئی ہمارا وارث ہو اور جو چیز کہ ہم چھوڑ جاتے ہین صدقہ ہے اور یہہ حدیث صحیح نہین
اسواسطے کہ اگر یہہ حدیث صحیح ہوتی تو حضرت امیر علیہ السلام اوسکو جانتے کیونکہ انکی صحاح مین
لکھا ہے کہ کسی شخص نے اصحاب رسول مین سے سلونی یعنے جو چاہو سوال کرو مجھسے نکہا تھا سوای
حضرت امیر علیہ السلام کی اور بھی حضرت امیر فرماتے تھے کہ اگر میرے واسطے بچھاوے مسند
کرون درمیان اہل زبور کے ساتھ زبور کی اور درمیان اہل توریت کے ساتھ توریت کی اور درمیان
اہل انجیل کے ساتھ انجیل کے اور اگر اس حدیث کو حضرت امیر جانتے تو حضرت فاطمہ کو دعوی فدک
سے منع کرتے اور نہ جانتا اس حدیث کا ایسے شخص سے کہ جسکے حقمین بہت سے حدیثین
انکی کتابون مین مشتمل اوپر نہایت علم اور کمال اوسکے کے موجود ہین ممکن نہین ہے اور ابو بکر
اول سے نہ جانتا معنے قرآن کا ہے اسواسطے کہ کلالہ اور اب کی معنے نجانتا تھا اور اونکی
برائیون مین سے ہی نہ مارنا ولید کی بیٹے کا عوض مقتول کی اور اونہین مین سے ہے یہہ بات کہ کہا
کہ اوسکے واسطے ایک شیطان ہے کہ اوسکے سر پر آتا ہے اور اسیطرح کی سیکڑون برائیان اس
خلیفہ کی ہین جو چاہے بڑی کتابون مین دیکھے **فایدہ دوسرا** بیچ برائیون خلیفہ
دوسرے کے ہے اور انہین سے یہہ ہی منع کرنا اوسکا متعہ عورتونکو اور متعہ حج کو باوجود
کہ کہتا آپ بیچ کہتا تھا کہ یہہ دونو درست تھے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے
اور نہین سے نہ جاننا اوسکا ہے قرآنکو اس واسطے کہ کہتا تھا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نہ مرینگے اور زیادتی مہر سے منع کرتا تھا اور ان دونون کا خلاف قرآن مین موجود ہے اور [illegible]

[illegible] حکم کیا اوسکا ایک مسئلہ مین یہانتک کہ علی نے ایک مسئلہ مدمین اوسی ستر یا سو حکم
[illegible] تھین اور اونہین سے یہہ ہی کہ ارادہ کیا تھا اوسنے کہ عورت حاملہ اور مجنون کو حد لگاوے بعد اسکے
کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے آگاہ ہوا اور کہا [illegible] عمر یعنے اگر نہوتے
علی تو ہلاک ہوتا عمر اور اکثر مشکلون مین یہی کلمہ اوسکی زبان پر جاری تھا اور اسیطرح کی برائیان بہت
ہین جو چاہی بڑی کتابون مین دیکھو **فایدہ تیسرا** بیچ برائیون عثمان تیسرے خلیفہ کی اونہین
سے ہی قرآن شریف کو جلانا اور اونہین سے ہے مارنا عمار کو کہ صحابی جلیل القدر تھے اور نکالنا ابو ذر کا
شہر زندہ کیطرف اور انہین سے طلب کرنا اور بلانا حضرت رسول کی نکالی ہوئی لوگونکا اور اسیطرح
بہت سے برائیان اس خلیفہ کی بھی ہین جو چاہے بڑی کتابون مین دیکھے

فصل پانچوین

بیچ ثابت کرنے امامت گیارہ امام کی ہی نسل حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے جانو کہ بیچ حقیت امامت
اونحضرات علیہم السلام کی کئی دلیلین ہین پہلے یہہ ہے کہ شیعونکا تواتر ہے اس بات پر کہ ہر امام نے
حضرت امیر علیہ السلام سے صاحب الامر علیہ السلام تک امام پر اپنی بعد کی نص کے تصریح امامت
اوسکی کرتے آئی ہین اور تواتر اسے کہتے ہین کہ اتنی لوگ ایک بات کو نقل کرین کہ یقین پہنچے ہونی اوس
نقل کا ہونا اوسی جیسا کہ یقین چین اور لندن کا اسی باعث سے ہو جاتا ہے اور شبہ نہین ہے اسمین
کہ جو شخص غور کرے اور اسبات کا خیال کرے تو جانیگا کہ نقل کرنا شیعونکا کہ ایران اور
ہندوستان اور سبزوار اور غیر ان شہرون وغیرہ اور دراز مین ہی بہت زیادہ ہے نقل کرنیوالی چین
اور لندن سے دلیل دوسری یہہ حدیثین ہین کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے اوپر امامت
بارہ امام پر تصریح کی ہے کچھ حدیثین سنی اور شیعہ کی ذکر کرتا ہون پہلی حدیث اونہین سے وہ ہے
کہ بخاری نے اپنی صحیح مین جابر بیٹے حمزہ سے روایت کی ہے کہتا ہے کہ سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
سے کہ فرماتے تھے بعد میرے بارہ امیر ہوونگے اور فرمایا کہ ایک کلمہ کہ مینے نہ سنا کہتا ہے راوی
کہ ہوا اس حدیث کا کہ کہا باپ میرے نے کہ فرمایا بعد اوسکی اونحضرت نے کہ سب وہ امیر قریش مین
سے ہوونگے اور اونہین سے ہے روایت سعد بیٹے وقاص کی کتاب صحیح مسلم مین کہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ہمیشہ دین اسلام قایم رہیگا یہانتک کہ روز قیامت ہووے
اور اوپر اونہین آدمیون کے بارہ خلیفہ کہ تمام وہ قریش سے ہوونگے اور روایت کی حمید نے [illegible]
[illegible] مین کہ طریق عبد الملک بیٹے عمر سے اور طریق شعبہ سے اور طریق ابن عیینہ [illegible]
لوگونکا اور

سعد شعبہ سے اور طریق سماک بیٹے حرب سے اور طریق [illegible] بیٹے نبی حاتم سے اور طریق عامر [illegible]
عبد الرحمن سے اسی حدیث کو لیکر [illegible] ہین کہ عدد اون کے بارہ [illegible] ہین اور بعضو مین [illegible]
تمام قریش مین سے ہین اور صاحب [illegible] نصوص نے کہ عالمون ہمارے سے ہین ابی ہریرہ سے [illegible]
کی ہے کہ کہا اوسنے کہ عرض کیا مینے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے یہہ کہ واسطے ہر نبی کے [illegible]
ہوتا ہے اور دو سبط آپ کے وصی اور دو [illegible] کون ہین حضرت چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا [illegible]
کی خدمت سے پھرا مین غمگین پھر مین جب وقت ظہر کے خدمت اونحضرت مین حاضر ہوا تو فرمایا کہ [illegible]
[illegible] ابی ہریرہ مین خدمت اونحضرت سے قریب ہوتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ پناہ مانگتا ہون غضب
خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اوسکے سے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ حقتعالی نے
[illegible] چار ہزار نبی علیہ السلام اور تھے [illegible] اونکے چار ہزار وصی اور آٹھ ہزار سبط [illegible]
قسم ہے اوس شخص کے کہ جان میری بیچ قبضہ قدرت اوس کی کے ہے کہ مین بہتر پیغمبر [illegible]
ہون اور وصی میرا بہتر وصیون کا ہے اور دو نو بیٹے میرے بہتر سبطون کے ہین پھر [illegible]
نے فرمایا کہ حسن حسین دو سبط میرے اس امت سے ہین اور اسباط اولاد یعقوب سے [illegible]
اور عدد انکی بارہ تھے اور ائمہ بعد میرے بارہ ہین اہل بیت میرے سے علی پہلے انکی ہین
اور بیچ مین محمد ہین اور آخر مین محمد ہین وہی مہدی اس امت کے ہین کہ [illegible] عیسی [illegible]
مریم کے نماز پیچھے اونکے خبردار ہو کہ جو کوئی کہ لیوے دامن اون کے کو تو لیا او [illegible]
رسن محکم خدا کو اور جو کہ کنارہ کرے متابعت اونکی سے تو اس نے کنارہ کیا رسی محکم خدا [illegible]
اور روایت کی ہے صاحب کفایت النصوص نے ابی ہریرہ سے کہ کہا اوس نے کہ خطبہ پڑھا
حضرت رسولخدا نے اور فرمایا جو چاہے کہ زندگانی کرے مانند زندگانی میری کے اور میرے [illegible]
مانند [illegible] میرے کے تو چاہیے کہ دوست رکھے علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو اور [illegible]
اور متابعت کرے ائمہ کی بعد اونکے لوگون نے عرض کی کہ کتنے ہین ائمہ بعد آپ کے پس [illegible]
کہ موافق عدد اسباط کے اور روایت کی او نے [illegible] عمر بن خطاب سے کہ کہا اوس نے کہ
[illegible] سنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے تھے کہ ائمہ بعد میرے بارہ ہووینگے
[illegible] کچھ فرمایا [illegible] کہ فرمایا کہ سب وہ قریش ہونگے اور روایت کی [illegible]
[illegible] بن عفان سے کہ کہا ہر ایک نے سنا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو [illegible]

[illegible] بعد میرے بارہ ہین تو نسل حسین [illegible] مین سے ہین مہدی اس امت کی جو کہ
[illegible] نے تو گویا اوس نے رسی خدا کو اور جو کہ کنارہ کرے متابعت اونکی سے تو کنارہ
کیا اوس نے رسی خدا سے اور اونہون نے [illegible] روایت کیا ہے کہ کہا
اوس نے تھا واسطے ہمارے ایک مشربہ یعنے [illegible] اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ جب [illegible]
[illegible] ملاقات حضرت جبرئیل کو ملاقات کرتے تھے بیچ اوسی مکان کے پس ملاقات کی [illegible]
[illegible] ایکدفعہ حضرت جبرئیل سے بیچ اوسکے اور فرمایا اور حکم کیا مجھکو کہ کسیکو اوس مکان پر نجانی دو [illegible]
پس داخل ہوئے حسین بن علی علیہما السلام اور معلوم نہوا یہانتک کہ داخل ہوئے اون دونو [illegible]
صاحبون بیچ پس جبرئیل نے کہا کون ہے یہہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ [illegible]
ہے پھر لیا اون حضرت نے اونکو اور بیٹھایا اونکو [illegible] کہا حضرت جبرئیل [illegible] ہوگا یہہ
قریب ہے کہ قتل ہووینگے کہا حضرت نے کہ کون قتل کریگا انکو حضرت جبرئیل نے کہا کہ قتل کرینگے
انکو امت تمہاری حضرت نے فرمایا کہ امت میرے قتل کرینگے اونکو حضرت جبرئیل نے کہا اگر [illegible]
[illegible] چاہو تو خبر دون اوس زمین کے کہ وہان قتل ہووینگے اور اشارہ کیا حضرت جبرئیل نے
[illegible] طرف [illegible] دریائے عراق یعنے زمین کربلا کی اور اٹھا لے اوس مکان سے مٹی سرخ اور
[illegible] وہ مٹی پھر کہا کہ یہہ مٹی ہے جگہہ شہادت اونکی کی یہہ سنکے حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ گریان ہوئے پھر کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہ آپ گریان نہووین کہ قریب
[illegible] کہ انتقام اور بدلا لیگا خدا تعالی اون کے جانب سے [illegible]
[illegible] اہل بیت تمہارے پھر [illegible]
کہا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے [illegible] دوست میرے جبرئیل کو [illegible] قایم اہل بیت
کہا حضرت جبرئیل نے کہ وہ نوین شخص ہین اولاد حسین علیہ السلام سے [illegible]
خبر دی ہے [illegible] کہ پیدا ہوگا نسل حسین سے ایک بیٹا اور نام
[illegible] اوسکا نزدیک اپنے علی [illegible] خشوع اور خضوع کرنیوالا ہے پھر پیدا ہوگا نسل
[illegible] سے بیٹا اونکا اور نام رکھا ہے اونکا [illegible] محمد کہ قنوت اور سجدہ کرنیوالی ہین
واسطے خدا کے پھر پیدا ہوگا نسل محمد سے بیٹا اونکا اور [illegible] رکھا ہے اوسکا نزدیک
[illegible] کلام کرتے ہین خدا کیطرف سے اور سچے ہین بیچ بیان [illegible] خدا کے اور پیدا [illegible]
اونکی سے بیٹا اونکا اور نام رکھا ہے اوسکا نزدیک اپنے موسی [illegible] کرنیوالی ہین [illegible]
[illegible] ہون انکا اور

اللہ کے اور دوستی کرنیوالی ہین بیچ راہ اللہ کے اور پیدا ہو گا نسل [illegible] ہووین گے تو ہم
رکھا ہے اوسکا نزدیک اپنے [illegible] راضی ہین ساتھ اللہ کے اور دعوت کرنیوالی
طرف خدا کے اور پیدا ہو گا [illegible] اونکا اور نام رکھا اوسکا نزدیک اپنے محمد [illegible]
کرنیوالی ہین بیچ امد کے اور دور کرنیوالی ہین [illegible] خدا سے اور پیدا ہو گا نسل اونکی سے بیٹا
اور نام رکھا اوسکا نزدیک اپنے علی کی اجابت کرتے ہین ساتھ اللہ کے اور دوست ہین خدا کے
پھر پیدا ہو گا نسل اونکے سے بیٹا اونکا اور نام رکھا اوسکا نزدیک اپنے حسنؑ کہ ایمان لاوینگے
[illegible] ساتھ خدا کے اور رہنمائی کرنیوالی ہین طرف خدا کے اور پیدا ہو گا نسل اونکے سے [illegible]
امد زمان صدق اور بیچ اور جگہہ ظاہر ہونی حق کے حجت خدا ہے اوپر خلق اوسکی کے اور اوسکے [illegible]
[illegible] غیبت ظاہر ہوسے کریگا خدا ساتھ [illegible] دین اسلام کو اور اہل اوسے اسلام کو
[illegible] زمین بیچ [illegible] کریگا ساتھ اونہین کے کفر اور اہل اوسکی کو اور روایت کی اونہین نے خود
امیر المومنین سے کہ فرمایا آنحضرت نے عبداللہ بیٹے عباس سے کہ لیلۃ القدر ہر برس [illegible]
ہے اور نازل ہوتا ہے بیچ اوسی رات کے حکم یا احوال تمام برس کا اور اس چیز کے [illegible]
ہین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پھر کہا عباس کے بیٹے نے کون ہین وہ [illegible]
نے کہ وہ مین اور گیارہ شخص میری نسل سے ہین کہ وہ سب ائمہ اور [illegible]
ہین فرشتون سے اور اسیطرح کے حدیثین [illegible] الامر کی [illegible] حضرات ائمہ
سے اور جابر بن عبداللہ انصاری اور عبداللہ بن عباس [illegible] عبداللہ بن مسعود اور ابی
[illegible] اور ابی ذر غفاری اور سلمان فارسی اور جابر بن سمرہ اور انس بن مالک اور [illegible]
اور عمر بن الخطاب اور زید بن ثابت اور زید بن ارقم اور ابی امامہ اور ابی [illegible] سلیمان بن [illegible] اور ابی
انصاری اور عمار بن یاسر اور حذیفہ بن اسید اور [illegible]
[illegible]
ایمان اور ابی قتادہ انصاری اور ام سلمہ اور [illegible]
[illegible] ہین اور جناب محمد بیٹے یعقوب کلینی [illegible]
[illegible] کہ کہا اونہون نے کہ [illegible]
[illegible] اوسکی [illegible]
[illegible]

[illegible] ہے استون [illegible] انصاری سے کہا اونہون نے کہ جب نازل کی خدا نے اوپر نبی
[illegible] یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم یعنی اے وہ لوگ
[illegible] ہین اطاعت اور پیروی کرو اللہ کی اور اطاعت اور متابعت کرو رسول اور اولی الامر کے
[illegible] سے تو کہا مین نے اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پہچانا ہم نے حق تعالی کو اور رسول اور
کو پس کون ہین اولو الامر کہ طاعت اونکی کو ساتھ طاعت اپنی کے نزدیک کیا ہے کہا اونحضرت نے
کہ وہ خلیفہ اور جانشین میرے ہین بعد میرے اے جابر اور امام ہدایت کی ہین بعد میرے [illegible]
[illegible] بیٹے ابیطالبؑ کے ہین پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بیٹے حسینؑ کے پھر محمد بیٹے علی [illegible]
مشہور ہوسے ہین توریت مین ساتھ باقرؑ کے اور قریب ہے کہ پاویگا تو اونکو اے جابر [illegible]
جبکہ ملاقات کری تو اون سے پس کہنا تو [illegible] میری طرف سے سلام پھر صادق ہین [illegible]
محمد کے پھر موسی ہین بیٹے جعفر کے پھر علی ہین بیٹے موسی کے پھر محمد ہین بیٹے [illegible] کے پھر علی ہین
بیٹے محمد کے پھر حسنؑ ہین بیٹے علی کے پھر ہم نام اور ہم کنیت [illegible] حجۃ خدا کی ہین بیچ زمین
[illegible] کے محمد ہین بیٹے حسن کے یہہ وہ شخص ہین کہ فتح کریگا اونکے ہاتھ پر حق تعالی مشرق اور
[illegible] اور یہہ وہ شخص ہین کہ غائب ہووینگے اپنی شیعہ اور دوستون سے بہت [illegible]
[illegible] اوسی غیبت کے کوئی اوپر امامت اونکی کے مگر وہ شخص امتحان اور
آزمایش کیا ہے [illegible] واسطے ایمان کے کہا جابر نے پس کہا مینے اے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ آیا ہوگا واسطے شیعہ [illegible] اونکی کے فائدہ ساتھ اونہین کے بیچ غیبت
اونکی کے [illegible] کہ ہان قسم ہے اوس شخص کی کہ جسنے [illegible] ہے مجھکو ساتھ
[illegible] کہ روشن ہووینگی رعیت اونکی ساتھ نور اونکے اور فائدہ مند ہوینگے [illegible] ساتھ دوستی
اونکی [illegible] حال غیبت کے [illegible] مند ہوسے آدمیون کے ساتھ آفتاب عالمتاب کے
[illegible] آباد سے جابر [illegible] چھپا ہوا اسرار خدا ہے اور خزاین علم مین سے ہے
[illegible] چھپا اسکو لوگون سے مگر اہل اوسکے [illegible] حدیثین شیعہ اور سنی کے کہ ہمنے ذکر کے
ہین اور بہت سی اور حدیثین کہ ان دونون مذہب کی [illegible] ہین حد تواتر کو پہنچ گئی ہین [illegible]
اوس سے بھی زیادہ ہین یعنے اتنی لوگون نے ان حدیثون کو [illegible] کیا ہے کہ یقین [illegible]
[illegible] کا اور جب ان حدیثون سے اور بشارت توریت سے کہ [illegible] عنقریب [illegible] اونہون
[illegible] اور

ثابت ہوا کہ بعد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے بارہ امام ہووینگے تو ہم
بارہ امام وہ شخص ہین کہ جنکو شیعہ امام [illegible] ہین [illegible] سے ایک اونمین سے
سے شیعہ اور سنی بہی حدیث [illegible] اور امام سے نقل کرتے ہین کہ اونمین [illegible]
اماموں کی نام ہونیکی تصریح ہے اور بہت سے شیعہ اونہین اماموں سے معجزہ بہی نقل [illegible]
ہین اور عقل کے نزدیک بعید ہے کہ اکثر سب شیعون نے کہ اونمین اچہی اور برے اور صالح
ور متقی اور جاہل اور عالم ہین بانی رسول اور امام پر جہوٹ اور افترا کیا ہووے اور دوسرے
یہہ ہے کہ بارہ امام کا ہونا تو بالاتفاق ضرور ہے پہر اگر یہہ بارہ امام کہ جنکو شیعہ امام
معصوم جانتے ہین یعنے اول عمر سے آخر عمر تک بہول کے اور جان کے جہوٹا اور بڑا گناہ
نہین کرتے اور کچہہ لوگ اونکو خدا جانتے ہین اور کچہہ لوگ اچہا جانتے ہین اگر یہہ
[illegible] بارہوان امام [illegible] سے غایب ہوا اور بارہوان قریشی ہین اگر یہہ
امام نہین تو پہر ایسے بارہ شخص کہ وہ سب قریشی ہووین اور بارہوان اونمین سے غایب
ہووے اور اون بارہون مین صفتین امامت کی پائی گئی ہون کون ہین اور ظاہر [illegible]
کہ اون کے سوا کوئی ایسے بارہ کہ قابل امامت کے ہووین نہین ہین تو معلوم [illegible]
امام نہین ہین مگر یہی بارہ شخص کہ جنکو شیعہ امام جانتے ہین [illegible]
ہے کہ بیچ دسوین فصل کے پہلی سفر توریت مین [illegible]
کے کہ قریب ہی کہ اس برس مین [illegible] کہ اگر یہہ لوگ امام برحق [illegible]
مستحق ہوگا پہر کہا [illegible] نزدیک بڑا ہوتا ہو گیا باعث تہا کہ اکثر دشمن ان [illegible]
تعظیم اور بزرگی [illegible] تہے اور کسیکو کچہہ مال نہ سمجہتے تہے مانند متوکل اور [illegible] رشید
[illegible] اور غیر انکے [illegible] اور عداوت رکہتے تہے اور نہ چاہتے [illegible]
اور علی عسکری کو ذکر کرے با تعظیم [illegible]
اون کی مجلس مین جاتا تہا تو تعظیم اور خاطر اور سلام [illegible] فاطمہ علیہا السلام [illegible]
تہے اور یہہ بات کتابون مین معجزات اور تواریخ [illegible] عبداللہ الصدوق [illegible]
[illegible] کہ امام [illegible] ہوگی یعنے قائم [illegible] حضرت فاطمہ علیہا السلام ہین اور تہے آگے
[illegible] دلیل پہلی [illegible] نبیہم و صیبون کی اولاد اونکی سے پہر شمار کیا یعنے بارہ امام کو کہ آخر
قایم [illegible] ہین سے محمد [illegible] اللہ بار اونمین سے مل تہے اور جا [illegible] یزید [illegible]

[illegible] ہے استون [illegible] اسباط پر کہ نہین ظاہر ہوا نسل اسمعیل علیہ السلام سے کوئی
الذین [illegible] کے اسواسطے کہ بنی ہو [illegible] نسل اسحق علیہ السلام اور جبکہ ظاہر
[illegible] اون کی اور تمام ہوئی امت اونکی [illegible] بارہ شخص جلیل کہ خدا نے دیا
[illegible] اسمعیل علیہ السلام کو تمام ہوا کلام [illegible] بموجب فاخرہ کا [illegible] ظاہر یہہ ہے کہ [illegible]
ان بارہ سے بارہ امام ہین ہر ترجمہ پر اسواسطے ایسے بارہ شخص کہ عظیم الشان [illegible]
شاہ ہووین سوائے بارہون امام معصوم کی کہ شیعہ اون کے امامت کے قایل ہین [illegible]
[illegible] علیہ السلام مین نہین تہے اگرچہ اون کی بارہ بیٹے تہے اور موافق توریت [illegible]
کے اگرچہ ہو سکتا ہے کہ بارہ شریف [illegible] بیٹے اونکے مراد ہووین لکن جبکہ حق تعالی
نے مقام امتنان اور احسان مین بارہ شخص کو ذکر کیا تو چاہئے کہ ان بارہ [illegible]
شخص عظیم الشان مراد ہووین اور ظاہر ہے عظمت شان اس مقام [illegible] کوئی نبوت یا
امامت کے نہین ہے **چوتہی دلیل** وہ معجزے ہین کہ ہر ایک امام سے [illegible]
[illegible] نے کہ اونمین اچہی اور برے صالح اور متقی اور عالم اور جاہل اور دیندار دنیادار
تو طرح [illegible] روایت کرتے ہین اور عقل بعید جانتے ہین کہ یہہ سب لوگ ان معجزون کی نقل
[illegible] ہووین اور یہہ معجزے شیعون کی کتابون مین بہت ہین جو چاہے
ہے یعنے [illegible] کہ یہہ لوگ امام برحق اور واجب التعظیم اور مرتبہ
[illegible] شیعہ کہ شہرون دور و دراز مین [illegible] معجزہ ظاہر کرتا اسواسطے کہ جمیع
اور [illegible] امام حسن عسکری علیہ السلام کی کہ امام گیارہواں ہے جیسا کہ بحث
[illegible] سے ثابت ہوئی اور عدالت کی بحث مین ثابت ہوا تہا کہ لطف امت پر بہائی
[illegible] قریب کردے اور [illegible] کام سے دور کردے تو اوس چیز کا کرنا خدا [illegible]
[illegible] ہو تو خدا اوسکو ترک نہین کرتا اور امام کا مقرر کرنا بہی لطف سے ہے
[illegible] آنحضرت کے [illegible] کسیکو امام کیا ہووے اور جب وہ امام ظاہر
[illegible] معلوم [illegible] غایب ہین اور اس [illegible] کئے فایدے مذکور ہوتے [illegible]
[illegible] اون چیزون سنیون کی [illegible] ذکر صفتون چیزون [illegible]
[illegible] کا مذکور ہے حافظ ابو نعیم نے حذیفہ سے [illegible] اسنادا [illegible]

اقرار اونکی امامت کا کیا لیکن علمائے شیعہ نے اون سے کسی چیز کا اعتبار نکیا [illegible]
شیعہ سے اون کے پاس گئے اور اون [illegible] پوچھا کہ کسی درہم مین کتنی [illegible]
ہے اونہون نے کہا پانچ درہم پھر شیعون نے اون سے پوچھا کہ سو درہم مین [illegible]
واجب ہوتی ہے اونہون نے کہا ڈھائی درہم پھر جب شیعہ نے اون سے کلام ایسا سنا [illegible]
مجلس سے چلے آئے اور اقرار اونکی امامت کا نکیا بسبب اسکے کہ اونہون نے دوسرے مسئلہ [illegible]
مین خطا کی اسواسطے کہ دوسی درہم سے جو کم ہووے تو اوسمین زکوۃ نہین ہوتی اور [illegible]
سو درہم مین کہا کہ ڈھائی درہم زکوۃ ہے اگر امام برحق ہوتے کبھی ایسے مسئلہ ظاہر مین
خطا نکرتے پھر وہی شیعہ حیران تھے کہ ہم اب کسکی طرف رجوع کرین مرجیہ کیطرف یا [illegible]
[illegible] الیہ مین تھے کہ ایک شخص نظر آیا اور ایک شخص تھا اونمین سے مکان امام موسی کاظم علیہ السلام
[illegible] اپنے خادم کو بھیجکے اوس شیعہ کو گھر مین بلایا دیکھتے کہا کہ میرے
طرف میری طرف نہ طرف مرجیہ کے اور نہ طرف قدریہ کے اور اسیطرح سے جعفر [illegible]
امام علی نقی علیہ السلام کے کہ مشہور ساتھہ کذاب کے تھے جب دعوے امامت [illegible]
اور وہ مال کہ شیعہ امام علی نقی علیہ السلام کے پاس لاتے تھے بعد وفات او [illegible]
شیعہ جعفر نے اوسی شیعون سے طلب کیا اونہون نے کہا کہ اگر تم [illegible] ہین
پاس اتنے روپیہ اور اتنے اشرفی ہین اور اتنی [illegible] جھوٹا دعویٰ کرنے [illegible] کی
وہ اوسکے بتلانے سے عاجز آئے اور چھٹی دلیل [illegible] ہے اور خلاف اولاد عباس کا مختوم [illegible]
التعظیم اور مرتبہ انکا خدا کے یہان ناحق ہونا بعض اشخاص کا قریب خروج او [illegible]
کہ بادشاہ روی زمین کا آل محمد سے مختوم ہے کہا ہے کہ ندا کسطرح سے ہوگی کہا او [illegible]
لار روز عشر [illegible] ایک آواز کرنیوالا آسمان سے اول روز مین خبردار ہو کہ حق ساتھ [illegible] کے
اور شیعہ اونکی کی ہے پھر آواز کریگا ابلیس آخر روز مین کہ خبردار ہو کہ حق ساتھ [illegible]
اور شیعہ اوسکے کے ہے پس نزدیک اسکی شک کرینگے باطل کے لوگ اور روایت کیا ہے [illegible]
[illegible] ازدی سے کہ کہا اوس نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دو نشانیان ہین کہ
پہلے نکلنے قائم علیہ السلام کے گہن لگنا آفتاب مین بیچ وسط ماہ رمضان
لگنا چاند مین آخر اوسی مہینے مین کہا اوسی ثعلبہ نے کہ کہا مین نے ای [illegible]

[illegible] او [illegible] نہین ہین ستے ہے حدیث عایشہ اور جابر بیٹے جعفی کے کہ اس سے پہلے
[illegible] الذین [illegible] ہیں مین ست سے حدیث ابن عباس کی کہ اونہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
[illegible] نے تحقیق کہ حقتعالی نے دیکھا اہل زمین کو ایک دفعہ پھر اختیار کیا اونمین سے مجکو
پس مجھکو نبی قرار دیا پھر دیکھا دوسری دفعہ پس اختیار کیا اونمین سے [illegible] کو [illegible]
دیا پھر حکم کیا مجھکو اونہین بھائی اور وصی اور خلیفہ ٹھہراؤن پس علی بھائی ہے اور وہی علی [illegible]
[illegible] وہی ہین زوج میرے بیٹے کے اور باپ دونو نواسی میرے حسنؑ اور حسینؑ کی خبردار ہو [illegible]
حقتعالی نے ٹھہرایا مجکو اور اونکو حجت اوپر بندون اپنے کے اور ٹھہرایا ہے نسل حسین سے [illegible]
کہ میرے امر پر قایم رہین گے اور نگاہ رکھین گی وصیت میرے کو نوین اونمین سے قایم
[illegible] بیت میری کی اور مہدی امت میری کا [illegible] بہت مشابہ ہو وینگے بعد غیبت [illegible]
اور حیرانی کی کہ گمراہ کرنیوالی ہوگی پس ظاہر کریگا امر خدا کو اور ظاہر کریگا دین خدا کو اور مدد
کیا جاویگا ساتھہ مدد خدا کے اور مدد کیا جاویگا ساتھہ فرشتون خدا کے پس بھر دیگا زمین
[illegible] عدل سے جیسا کہ بھری گئی تھی ظلم اور جور سے اور اسی طور کی بہت سی حدیثین ہین جو چاہے
تو طرف کتابون حدیث شیعہ کی رجوع کرے اور **دلیل دوسری** غیبت امام
[illegible] شیعہ سے وفات امام حسن عسکری علیہ السلام کی ہمکو پہونچے
[illegible] ہین آنحضرت کو نقل کرتے ہین کہ عقل بعید جانتی ہے
[illegible] تصنیف کی ہے پیچ حال [illegible] اس بات مین جھوٹے ہووین
علیہ السلام [illegible] لکھتا ہے قال الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف [illegible] شیعون کے
[illegible] نے کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان من الدلالۃ علی کون المہدی یعنے وہ چیز کہ
[illegible] الآن وانہ لا امتناع فی بقائہ کبقاء عیسی بن مریم والخضر والیاس [illegible]
تعالی وبقاء الاعور الدجال [illegible] اللعین من اعداء اللہ تعالی ہولاء قد ثبت بقاءہم
[illegible] انتہی یعنے محمد بن یوسف بن محمد الکنجی شافعی نے کتاب بیان مین کہ اوسکو
[illegible] احوال حضرت صاحب الزمان علیہ السلام مین تصنیف کیا ہے اور اونکی زندہ رہنے
[illegible] نے کے باب مین جیسے کہ غائب ہوئے ہین ابتک لکھی ہے اور یہی [illegible]
[illegible] اور استبعاد کا مقام اون کے طول غیبت مین نہین ہے مانند باقی رہنے [illegible]
[illegible] انکا اور

بیٹے مریم علیہا السلام اور حضرت خضر اور حضرت الیاس کے دوستان خدا سے اور باقی عمر شیطان
ابلیس کے دشمنان خدا سے ان سبکا بقا قرآن مجید اور احادیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ثابت ہوا ہے تمام ہوا کلام اوسکا بقدر حاجت کے اور شیخ بہاء الدین علیہ الرحمہ
نے کتاب شرح اربعین کی بیچ بیسوین حدیث کی شرح مین ایک مناظرہ لطیفہ فضلای اہل سنت
سے اس باب مین نقل کیا ہے کہ سید جلیل صاحب مناقب و مفاخر رضی الدین علی بن طاؤس
پاک کرے حق تعالی اونکی روح کو کہ ہمارے عالمون مین سے ہین بعض کتابون مین یون حکایت کی ہے
کہ ایک روز مجمع ہوا بیچ شہر بغداد مین ساتھ بعض فاضلون اہل سنت کے تا آنکہ کلام مین
اور اوسکا منجر ہوا طرف ذکر کرنے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے اور ذکر اوس چیز کے
کہ امامیہ اس باب مین دعوی کرتے ہین زندگی اونکی بیچ سے اس مدت دراز کے پس اوس نے نسبت
طعن اور تشنیع اس باب مین ذکر کئے اور بہت تشنیع کی اوس شخص کے حق مین کہ جو اونکی پیدایش
اور وجود کا اس زمانہ مین تصدیق کرے اور اونکے طول عمر کا اس زمانہ طویل مین اعتقاد رکھے
اور بہت سا انکار شدید اس باب مین اوس نے کیا سید رضی اللہ بن رہ کہتے ہین کہ جب
یہہ مبالغہ اوسکا دیکھا تو مین نے کہا کہ تو خوب جانتا ہے کہ اگر آج کے دن کوئی شخص
اور دعوے کرے پانی پر چلتا ہون تو اس امر عجیب کے مشاہدہ ...
شہر کے جمع ہون گے جسوقت سب لوگ جا کے دیکھ آوینگے اوسکا چلنا پانی پر اور ...
تعجب اونکا زایل ہو جاویگا اور پھر دوسرے دن کوئی اور شخص دعوے کریگا کہ مین بھی
پانی پر چلتا ہون تو اہل شہر کا تعجب نسبت سابق کے اس مرتبہ ہوویگا پس جب
تیسرا اسیطرح دعوے کریگا پس ایسا ہی کہ بہت کم لوگ اوسکے مشاہدہ کے واسطے
جائینگے پس جسوقت کہ چوتھا شخص پیدا ہووے اور دعوے کرے کہ مین پانی
پر چلتا ہون جیسا کہ وہ تینون شخص چلے ہیں پس اوسوقت کچھ لوگ مجتمع ہونگے
ساتھ جاوین اور اوسکے چلنے سے پانی پر نہایت تعجب کرین حال آنکہ سابق
شخص اور کو پانی پر چلتے دیکھ چکے ہوین تو عقلان شخصونکے حماقت پر بہت تعجب کرین
اور کلمات حقارت کی انکی نسبت مین کہینگے کہ باوصف اسکے کہ تم اپنی آنکھون سے تین شخص
چلتے دیکھ چکے ہو پھر چوتھے شخص کا تعجب تمہارے نزدیک سب سے زیادہ ہوگا

بعض الذین ... کہا کہ پس یہی حال ہے بعینہ ائمہ ... مہدی علیہ السلام کا کہ بتحقیق تم نے خود
روایت کی ہے کہ ادریس آسمان پر موجود اور زندہ ہین اپنی زبان سے ابتک اور یہہ بھی تم روایت
کرتے ہو کہ حضرت خضر مدت ... زمین پر کس زمان دراز سے ابتک زندہ ہین اور یہہ بھی تم روایت کرتے
ہو کہ حضرت عیسی آسمان پر حی و قایم ہین ابتک اور آخر زمانہ مین نازل ہون گے اور حضرت صاحب
الامر کے پیچھے نماز پڑھینگے پس یہہ تین شخص ہین افراد بشر سے کہ انکی عمر کسقدر طولانی ہوئے
ہی کہ بہت زیادہ ہے عمر آپ کی حضرت صاحب الزمان کی عمر سے پس کسطرح تم ان لوگون سے
تعجب نہین کرتے اور تعجب کرتے ہو اس بات مین کہ ہمارے پیغمبر کے ذریت مین سے ایک شخص
کے واسطے پیروی اور موافقت ان لوگونکی ہووے طول عمر مین اور انکار رکھتے ہو ...
تاکہ تمہارے پیغمبر کے معجزون مین سے شمار کیا جاوے کہ اونکی ذریت مین سے ایک شخص
کے عمر طولانی ہووے بلنسبت اور عمرون متعارف کی حال آنکہ پیغمبر ہمارے اور اونکے آباو اجداد
سب پیغمبرون سے افضل اور اشرف ہین تمام ہوا کلام اونکا بلند کرے حق تعالی بہشت
مین مرتبہ اور مقام اونکا اور تائید کرتا ہے کلام اونکی کا طویل ہونا عمر اشخاص اور کا انتہاے
سابق ... عوج بن عناق وغیرہ کی کہ موافق عادت کی قطع نظر اعجاز و کرامات کی انکی عمرین
طولانی ہوئی تھین اور اسیطرح طولانی ہوتا ہے عمر حضرت نوح کا کہ قریب ہزار برس کے اونکی عمر
حاصل ہوئی پس ہرگاہ افراد بشر مین بحسب مقتضای طبیعت کے طول عمر زاید از حد متعارف
واقع ہوا ہوں اگر مقام اعجاز اور کرامات مین مثل اوسکا واقع ہووے تو کسیطرح مقام استبعاد
کا نہین ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے بلکہ بعض احادیث مین تشبیہ امر حضرت صاحب الامر
علیہ السلام کی حضرت نوح علیہ السلام سے واقع ہوئے ہین جیسا کہ کتاب بحار الانوار کی تیرہوین
جلد کے ... بارہوین باب مین اخوند علیہ الرحمہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث
طولانی ... یون نقل کیا ہے کہ او حضرت نے روبرو سدیر صیرفی اور مفضل بن عمر اور ابو بصیر اور ابان
بن تغلب کے فرمایا کہ آج صبحکو کتاب جفر مین کہ مشتمل علوم غیب پر ہے اور علم اوسکا مخصوص ائمہ
علیہم السلام کی ہے دیکھا سینہ حال ولادت اور غیبت قایم آل محمد علیہ السلام کا اور ...
اور ذکر طول عمر اونکی کا اور آزمایش مومنون کی بیچ تاخیر ظہور اونکی کے اور پیدا ہونی شک اور شبہون
کے بیچ امر اونکی کے بسبب طول غیبت اونکی کے اور مرتد ہو جانا اور دین سے پھر جانا اکثر لوگونکا اور

قید اسلام سے باہر آنا اونکا جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہے وکل انسان الزمناہ طائرہ فی عنقہ
یعنے لازم کیا ہے ہمنے ہر ایک انسان کا طائر اوسکی گردن مین اور طائر سے دلائیت اہل بیت
علیہم السلام کی ہے پس اس حال کی تصور سے مجھے رقت آئی اور غم و اندوہ مجھ پر غالب ہوا
سدیر وغیرہ نے عرض کیا کہ ای فرزند رسول خدا کی ہم چاہتے ہین کہ آپ ہمکو مشرف کرین
بات سے کہ ہمکو بعض علوم اپنے مین جو آپ احوال قایم آل محمدؐ کا جانتے ہین شریک فرماوین
اس حال سے ہمکو مطلع کرین اوس حضرت نے فرمایا کہ حقتعالی نے قایم آل محمدؐ مین تین خصلتونکو دایر کیا ہے
خصلتونکو تین بزرگ پیغمبرون مین دایر کیا تھا ایک یہہ کہ ولادت قایم آل محمد کو بقدر ولادت
حضرت موسیٰؑ کی مقدر کیا اور دوسرے یہہ کہ غیبت قایم کو بقدر غیبت حضرت عیسیٰ کی
فرمایا اور تیسرے یہہ کہ درنگی اوس حضرت کی بقدر درنگی حضرت نوح کی مقرر فرمائی اور بعد اسکے
صالح یعنے حضرت علیہ السلام کی طول عمر کو قایم آل محمدؐ کی طول عمر پر دلیل گردانا پھر سدیر نے
عرض کیا کہ ای فرزند رسول خدا اس اجمال کی تفصیل بیان کیجئے کہ یہہ حال ہم پر پوشیدہ ہے
حضرت نے فرمایا کہ حال ولادت حضرت موسے علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کا یہہ تھا کہ جب فرعون
واقف ہوا اسبات پر کہ اوسکے بادشاہی حضرت موسیٰؑ کی ہاتھ پر برطرف ہوگی اوس نے کاہنون کو
طلب کیا اور کاہنون نے حاضر ہوکر اوسے بتایا کہ حضرت موسےٰ خاندان بنی اسرائیل سے پیدا
ہونگے پھر فرعون ہمیشہ اپنے لوگونکو حکم کرتا تھا کہ زنان حاملہ بنی اسرائیل کو تلاش کر کے
شکم اونکے چاک کردین یہانتک کہ حضرت موسیٰؑ کی تلاش مین بیس ہزار سے زیادہ اطفال
کو قتل کیا اور حضرت موسیٰ کی قتل پر قادر نہو سکا اس سبب سے حقتعالی نے آنحضرت کو ظالم کے
اوس جناب کے محافظت فرمائی اور اسیطرح جب سلاطین بنی امیہ اور بنی عباس واقف ہوئے
اس بات پر کہ ملک و سلطنت اور تسلط اون سبکا قایم آل محمد کی ہاتھ پر برطرف ہوگا
عداوت ہم اہل بیت کے ساتھ برپا کی اور اپنے تلوار رنادل بیت رسول خدا کے قتل پر
ہلاک کرنے اولاد اوس حضرت کے ہوئے اس طمع سے کہ شاید اس ضمن مین قایم آل محمد کو
کر پاوین اور حقتعالی نے نچاہا کہ حال اوس جناب کا کسی ظالم پر ظاہر کرے مگر یہہ کہ اپنے نور کو
تمام فرمائی اگرچہ مشرکونکو ناگوار ہووے اور حال غایب حضرت عیسیٰؑ کا یہہ تھا کہ یہود ونصاری
نے اتفاق کیا اسبات پر کہ وہ حضرت قتل ہوے اور سولی پر کھینچے گئے اور حال انکا

کہ سب راست گویون سے زیادہ راست گو ہی قرآن مجید مین دروغ اون لوگونکا ظاہر کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم یعنے قتل نہین کیا یہود نے
نے حضرت عیسیٰؑ کو اور نہ دار پر کھینچا اوس حضرت کو لیکن یہہ حال اون لوگون پر مشتبہ کیا گیا
اور اسیطرح غیبت قایم آل محمدؐ کی ہوگی بدرستیکہ اس امت انکار اس غیبت کا کیا پس بعضے
بی دلیل و حجت کے کہین گے کہ وہ جناب ابتک پیدا نہین ہوئے اور بعضے کہین گے کہ پیدا ہوئے
اور وفات پائی اور بعضے کافر ہونگے بسبب اسکے کہ کہین گے کہ گیارہوین امام ہم مین سے
لاولد ہین اور ایک گروہ دین سے باہر ہونگے بسبب اسبات کے کہ کہینگے امامت تیرہ شخصون کو
بلکہ زیادہ کو پہونچتی ہے اور ایک جماعت نافرمانی حق تعالی کے کرینگے اس بات سے کہ کہین گے
کہ روح قایم آل محمدؐ کی اونکی غیر کے ہیکل مین گویا ہوتی ہے اور حال درنگی حضرت نوح علیہ السلام کا
یہہ تھا کہ جب اوس حضرت نے چاہا کہ عذاب اون کے قوم پر نازل ہو حقتعالی نے حضرت جبرئیل
کو مع سات گٹھلیون خرما کے اوس حضرت کے پاس بھیجا پس حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے
پیغمبر خدا حقتعالی تمسے فرماتا ہے کہ یہہ سب لوگ مخلوق میرے اور بندی ہین اور مین انکو آپنے
صاعقہ عذاب سے نیست ونابود نکرونگا مگر بعد تاکید دعوت کے اور لازم کرنے حجت کے ان
لوگون پر پس تم پھر کوشش کرو ان لوگون کی دعوت اور نصیحت مین بدرستیکہ مین تمکو اس کام
پر ثواب دونگا اور تم اس گٹھلیون کو بوؤ کہ تمہارے لئے اسکے درخت اوگنے سے اور پھلنے کے نوبت
پہونچنے سے کشایش در خلاصے ان کافرون کے ہاتھ سے حاصل ہوگی پس تم اون مومنون
کو بشیر و تمہارے ہین خوش خبری دو پس جب اون گٹھلیون کو بویا اور درخت اوگے اور سخت
ہوگئے اور حد کمال کو پہونچے اور شاخین نکلین اور میوہ دار ہوگئے بعد زمانہ دراز کے اوس وقت
حضرت نوحؑ نے حقتعالی سے ایفای وعدہ کو طلب کیا پھر حق تعالی نے اونکو حکم فرمایا کہ
اب ان درخت کے تخم کو بوؤ اور پھر صبر کرو اور لوگون کے دعوت اور فہمایش مین کوشش
کرو اور حجت خدا کی ان پر بتاکید تمام ظاہر کرو اور جو لوگ تمہارے ساتھ ایمان لانے
ہین اونکو اس امر کی خبر دو پس اوس وقت تین سو شخص مرتد ہوگئے اور دین حق سے
پھر گئے اور کہنے لگے کہ اگر دعا نوحؑ کی حق ہوتی تو پروردگار کے وعدہ مین خلاف ظاہر
ہوتا بعد اسکے حقتعالی نے حضرت نوح علیہ السلام کو ہر مرتبہ حکم فرمایا تھا کہ پھر دوسرے

مرتبہ تخم اس درخت کی بوؤ یہانتک کہ ساتوین مرتبہ درخت خرما کی بوئی اور ہر مرتبہ جو لوگ کہ اوس
حضرت کے ساتھ ایمان لائے تھے دین سے پھر پھر جاتے تھے نوبت یہانتک پہونچی کہ ستر
آدمی دین پر ثابت قدم باقی رہے اوس حال مین حق تعالی نے حضرت نوح علیہ السلام کو وحی
بھیجی کہ اب تمہارے سب حیثیت سے صبح روشن ہوئے تا تمہارے آنکھین منور ہون
ایسے وقت مین کہ حق صریح خالص ہوا اور امر ایمان کا کدورت سے صاف ہوا بسبب ایسے
کے کہ جن لوگون کی طبیعت خبیث تھے وہ مرتد ہو چکے پس اگر مین کفار کو ہلاک کرتا اسیطرح ان
لوگونکو جو مرتد ہوگئے اور تمہارے ساتھ ایمان لائی تھے باقی چھوڑتا تو البتہ وعدہ میرا
جو سابق واسطے مؤمنین قوم تیرے کے گذرا تھا درست نہوتا کہ مین اون لوگون کو خلیفہ
زمین کا کرونگا اور اونکے دین کو جگہہ دونگا اور اونکے خوف کو ساتھ امن کے مبدل کرونگا
تا آنکہ بسبب دور ہونے شک وشبہات کے دلون اون کے سے عبادت واسطے میرے خالص
ہووے اور اگر مرتد لوگ باقی رہتے تو کیونکر یہہ امر میرے طرف سے عمل مین آسکتا باوجود
اس کے کہ مین خوب واقف تھا اون لوگون کے ضعف ایمان اور بدی باطن اور نفاق سے
جو کہ مرتد ہوگئے اگر وہ لوگ اوسوقت کی ہوا سے خوش پاتے جسوقت کہ مین مؤمنین کو ملک
وخلافت زمین کی عطا کرونگا اور اونکے دشمنونکو ہلاک کرونگا تو البتہ وہ لوگ جو ضعیف الایمان
اور منافق تھے اوسوقت صفائے خلافت مؤمنین خالص کی دیکھ کر اپنے دلکی خباثت
ساتھ اون مؤمنین کے ظاہر کرتے اور نفاق اونکا محکم اور مضبوط ہوتا اور واسطے
ریاست کے اون مؤمنین سے لڑائی پیدا کرتے پس باوجود ایسے فتنہ اور ہیجان اور
لڑائیون کی تمکین دین اور ظہور امر مؤمنین کیونکر حاصل ہوتا پس اے نوح اب تم اون
درخت خرما سے کشتی بناؤ اور ساتھ نگہبانی ہمارے اور ہمارے حکم کے مشغول ہو
اس کام کے ہو حضرت صادق علیہ السلام نے بعد اس بیان کے فرمایا کہ اسیطرح
حال قایم آل محمد کا ہے کہ زمانہ اونکی غیبت کا دراز ہوگا یہانتک کہ حق خالص ہو جاوے
اور ایمان کدورت سے صاف ہو جاوے بسبب مرتد ہونے اون لوگون کے جو خبیث الطینت ہین
جنکے دلونمین بدی اور نفاق ہے اور خوف اسبات کا جن لوگونسے ہے وہ نفاق اپنا ظاہر
کرین جب کہ زمانہ خلافت اور تمکین دین اور امن کا ظہور قایم آل محمد کے وقت مین منقطع ہو

عرض کی کہ اے فرزند رسول خدا فرقہ نواصب اور دشمنان اہل بیت گمان کرتے ہین کہ یہہ آیت یعنی
لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کے
حق مین نازل ہوئی ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا ہدایت نکرے اون گروہ نواصب کے دلون کو وہ
دین کہ جسے خدا اور رسول نے پسند کیا تھا ساتھ ظہور امن اور امان کے اور برطرف ہونے
خوف کے مومنین کے دلونسے اور برطرف ہونی شک کے اونکے سینیون سے کب قایم ہوا خلفائے
ثلثہ کے وقت مین اور جناب امیر علیہ السلام کے عہد مین بھی باوجود اس کے کہ مسلمان مرتد ہوئے
اون کے زمانہ اور فتنہ اور لڑائیان واقع ہوئین بعد اس بیان کے حضرت صادق علیہ السلام نے
یہہ آیت تلاوت فرمائی حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا یعنی
حق تعالی فرماتا ہے یہانتک کہ جسوقت پیغمبرون نے نصرت سے نا امید ہو کر گمان کیا کہ طرف دروغ
کے نسبت کی گئے آئے اون کے واسطے نصرت ہماری مراد حضرت کی یہہ ہے کہ اسیطرح حضرت
قایم کے ظہور مین دیر ہوگی پھر حضرت نے فرمایا کہ اور حال عبد صالح خضر علیہ السلام کا یہہ تھا کہ حقتعالی
نے عمر اوس حضرت کی دراز اور طولانی مقرر کی ہے نہ واسطے اوس نبوت کے جو اون کے
لئے قرار دے ہو اور نہ واسطے اوس کتاب کے جو اونپر نازل ہوئے ہو اور نہ واسطے اوس شریعت
کے کہ بسبب اوسکے شریعت اگلی پیغمبرون کی منسوخ کی ہو اور نہ واسطے اوس امامت کے
کہ بندگان الہی کو پیروی جسکی لازم ہو لیکن ہان جو کہ حقتعالی کے علم قدیم گذرا تھا کہ عمر
شریف حضرت قایم آل محمد کی زمان غیبت مین اوسقدر طولانی مقدر کریگا جسقدر اوس کے
علم مین تھا اور جانتا تھا کہ لوگ اسقدر درازی عمر کا انکار کرینگے اسواسطے عمر بندہ صالح اپنے
حضرت خضر کے بےسبب دوسرے کی طولانی مقرر فرمائی اور اوسکی درازی عمر کو دلیل گردانا اوپر
درازئے عمر حضرت قایم آل محمد کی اسواسطے کہ بسبب اسکی حجت دشمنون اور منکرون پر منقطع ہووے
اور لوگونکو خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہی اور کتاب مذکور کی اوسی جلد کی گیارہوین باب مین
کتاب اکمال الدین اور علل الشرایع سے منقول ہے کہ سدیر صیرفی نے روایت کی کہ حضرت صادق
علیہ السلام فرماتے تھے کہ حال حضرت قایم آل محمد کا مشابہ حال حضرت یوسف کے ہوگا برادرستیکہ
برادران یوسف اولاد پیغمبر تھے اور حضرت یوسف کو انہون نے بیچا اور اونسے کلام اور خطاب کرتے
تھے در حالیکہ وہ بھائی یوسف کے تھے اور یوسف بھائی اونکے تھے اور پھر بعد مفارقت کی جب اونکو

پیغمبرؐ کا شہید ہو کر دفن کیا جائیگا اور یہہ زمین خوشبوتر مشک سے ہے اس لئے کہ یہہ زمین طینت
سید الشہداؑ کی ہے یعنے یہہ خاک پاک تربت اور محل دفن نواسہ پیغمبر آخر الزمان کی ہے اور طینت انبیا
کی ایسی ہوتی ہے اور یہہ سب آہو مجھسے کہتے ہین کہ ہم اشتیاق تربت بوس فرزند مبارک کے اس زمین
پر چرتے رہتے ہین پہر حضرت عیسی نے اپنے دست مبارک کو بڑہا کر مینگنیان اون آہوون کی
اوٹھالین اور سونگھین اور کہا کہ خداوندا ان میگنیونکو ہمیشہ باقی رکھہ اوسوقت تک کہ باپ
اوس شہید کا انکو سونگھے تا کہ اوسکے لئے موجب عزا اور تسلی کا ہوئے اور بعد اوس زمانہ کے
وہ مینگنیان باقی رہین زمان حضرت امیر المومنین علیہ السلام تک کہ جب وہ حضرت جنگ صفین مین
وارد زمین کربلا ہوئے تھے اور آنحضرت نے اونہین سونگھا اور گریان ہوئے اور قصہ اون میگنیونکا
حضرت عیسی کے وقت سے اوسوقت تک باقی رہیگا بیان فرمایا پس عجب ہے کہ مخالفین تصدیق
اس امر کی کرتے ہین کہ مینگنیان اون آہوونکی پانچ سو برس سے زیادہ باقی رہین اور بسبب باران اور
چلنے ہواؤن سخت اور گذرنے ایام ولیالے اور سالہای کثیرہ کے متغیر نہوئین اور تصدیق اس
بات کی نہین کرتے ہین کہ قائم آل محمدؐ باقی رہین اور غائب ہون ایک زمانہ مین تا انکہ خروج فرماوین
اور دشمنان خدا کو دفع کرین اور دین حق کو ظاہر کرین باوجودیکہ حدیثین حضرت رسول خداؐ
اور ائمہ علیہم السلام سے وارد ہین جسمین تصریح حضرت قائمؑ کی اسم ونسب اور غیبت کی مدت
درازتک مذکور ہے اور یہہ سنت اولین اور امت پیشین کی طول عمر مین جاری ہو چکے ہے اپاہم
عدم تصدیق سوای عناد اور انکار حق کے کچھہ اور بہی احتمال رکھتے ہی تمام ہوا کلام ابن بابویہ
علیہ الرحمہ کا اور چاہیئے کہ اسیقدر پر اکتفا کرین ہم بیچ بیان احوال غیبت حضرت صاحب الامر
علیہ السلام کی اہل انصاف کی نزدیک اسمین کفایت ہے اور جو شخص کہ تفصیل چاہتے ہم
رجوع کرے طرف رسالہ رجعت اخوند علیہ الرحمۃ اور کتاب حق الیقین اور تیرہوین جلد بحار الانوار
اور ترجمون اوسکے کی اور اب شروع کرتے ہین ہم بیچ بیان اصل پنجم کے کہ عبارت معاد کی ہے

باب پانچوان بیچ معاد کی ہے

اور معاد اوسکو کہتے ہین کہ ارواح یعنے جانین انسان کی
کے بعد مرنیکے روز قیامت مین حکم خدا سے پہر انہین بدنون مین رجوع اور عود کرینگے
یعنے پہر اوہین گے اور یہہ بدن بعد خاک ہو جاتے کے پہر حال اصلی پر درست اور زندہ
ہو جائینگے اور اسیکو معاد جسمانی کہتے ہین اور اعتقاد کرنا معاد جسمانی کا

ضروری دین اسلام ہے اور اسکا انکار کرنیوالا کافر ہے اور دلیل معاد کی ہونے پر عقل
اور شرع دونو سے موجود ہے دلیل عقل کی یہہ ہے کہ خدا نے لوگون پر تکلیف کی ہے
اور ثواب اور عذاب کا وعدہ کیا ہے جو لوگ کہ اطاعت اور فرمانبرداری خدا کی کرتے ہین
اونکا حال دنیا مین برابر اون لوگون کی ہوتا ہے کہ خدا کے واسطے شریک اور ظلم اور بری کام
کو نسبت کرتے ہین بلکہ اکثر حال اچھی لوگونکا بدتر ان لوگونسے ہوتا ہے یہانتک کہ اسی حال
مین مرجاتے ہین تا انیکہ انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کو قتل کیا اور معرکہ کربلا سے اور
اور کونسا ظلم زیادہ ہوویگا پس اگر کوئی عالم اور نہوتا کہ اوسمین اچھے لوگونکا حال اچھا ہووے
بری لوگونسے ظلم اور خلاف وعدہ خدا پر لازم آتا اور یہہ پیدا کرنا چندروزہ دنیای فانی کا
کہ مشتمل ہے انواع آلام اور مصائب پر محض عبث اور بیفائدہ ہو جاتا اور عدالت کی بحث
مین ثابت ہوا کہ خدا ظلم وعبث اور بری کام سے پاک ہے تو ضرور ہوا کہ مرنے کے بعد خدا
اچھی اور بری کو زندہ کرے اور ہر ایک کو جزای عمل اوسکے دی اور اسی مضمون کیطرف
حقتعالے نے قرآن مجید مین اشارہ فرمایا ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا
لا ترجعون یعنے آیا پس گمان کرتے ہو بسبب انکار حشر ونشر کے کہ نہین پیدا کیا ہمنے تمہارے
تئین مگر عبث اور بیفائدہ اور تم ہماری طرف بازگشت نکروگے جزاے اعمال کیواسطے وما
خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین یعنے نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو
اور وہ چیز کہ درمیان اون دونون کے ہے درحالیکہ ہم لہو ولعب اور فعل عبث کرنیوالے ہوون
اور دلیل شرع سے بہت سے آیتین اور حدیثین ہین کہ حد تواتر سے بہی زیادہ ہین یعنے
اتنے لوگون نے پیغمبر اور امام سے معاد جسمانی کے ہونی کو نقل کیا ہے کہ عقل محال جانتی ہے
ان سب کی جھوٹے ہونیکو اور جس چیز کو کہ پیغمبر اور امام خبر دین تو وہ بات سچ اور حق ہوتی
ہے معاد کا بہی ہونا حق اور سچ ہے اب کچہہ آیتون اور حدیثون کو نمونہ کیطرح سے ذکر کرتا ہون
ہین جانتو کہ اکثر مفسرون نے لکھا ہو کہ وقتیکہ ایک جماعت نے قریش سے بعث ونشور مین یعنے زندہ
ہونی مردونکی انکار اور کلام کیا اوسوقت حقتعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی وضرب لنا مثلا
ونسی خلقہ قال من یحیی العظام وھی رمیم قل یحییہا الذی انشاھا اول مرۃ وھو بکل خلق
علیم الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منہ توقدون اولیس الذی خلق السموات والارض

بقادر علی ان یخلق مثلهم بلی وهو الخلاق العلیم انما امره اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون فسبحان
الذی بیده ملکوت کل شیء والیه ترجعون یعنی بیان کرتا ہے واسطے ہمارے مثل اور
بھول گیا ہے یعنی پیدایش کو پس کہتا ہی کہ کون شخص زندہ کریگا ان استخوانکو درحالیکہ وہ
بوسیدہ اور کہنہ ہو گئین ہین کہہ تو ای پیغمبر کہ زندہ کریگا انکو وہ شخص کہ جسنے پیدا کیا ہے انکے
تئین پہلی بار اور وہی ساتھ ہر چیز کی دانا ہے ایسا قادر اور توانا کہ جسنے نکالا آگ کو درخت سبز سے
پس ناگاہ تم اوسکو روشن کرتے ہو آیا نہین قادر ہے وہ شخص کہ جسنے پیدا کیا ہے آسمانون اور
زمین کو اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند اجسام ضعیف انکی کو بلکہ وہ شخص قادر ہے اسپر اور وہی ہے بہت
پیدا کرنیوالا اور دانا ہر چیز کا نہین ہی حال پیدا کرنے اوسکے کا مگر اسطور پر کہ جسوقت قصد کرتا ہے
کسی چیز کو کہتا ہے واسطے اوس کے کہ ہو تو لیس فی الفور ہو جاتی ہے انتہی اور روایت مین وارد ہوا
کہ جب یہ آیت نازل ہوی تو ابی خلف جمحی نے کہا کہ قسم ہے لات و عزی کی یعنی بتونکی ہر آئینہ جاتا ہون
طرف محمد ؐ کی اور ہر آئینہ خصومت اور نزع کرونگا اونسے اس امر مین اور اوسنے اپنے ہاتھ مین
ایک استخوان بوسیدہ کو اٹھا لیا اور اوسکو ہاتھ سے توڑتا جاتا تھا جب حضرت کی خدمت مین
پہونچا تو حضرت سے کہنے لگا کہ ای محمد آیا گمان رکھتے ہو تم کہ یہ استخوان زندہ ہوسکے بعد اسکے
کہ شکستہ اور بوسیدہ ہوی ہے حضرت نے اوس ہجیا کی جواب مین فرمایا کہ ای حقتعالی اس استخوان
بوسیدہ کو زندہ کریگا اور تجکو بہی حقتعالی بعد مرنے کے زندہ کریگا اور تجہی جہنم مین داخل کریگا
اور سورہ واقعہ مین فرماتا ہے والقد علمتم النشأة الاولی فلولا تذکرون یعنی بدرستیکہ
بخوبی جانا تمنے حال پیدایش اول کا دنیا مین پس کیون یادگاری نہین اور پند و نصیحت اختیار کرتے
ہو بیچ پیدایش آخر یعنی قیامت کے اور سورہ روم مین فرمایا ہے وهو الذی یبدؤا الخلق ثم
یعیده وهو اهون علیه یعنی خدا تعالی ایسا ہی کہ پیدا کیا اوسنے مخلوقات کو اور بعد فنا
کرنیکے پھر زندہ کریگا انکو اور یہ دوبارا جلانا انکا بہت آسان ہے اوسپر اور آخر سورہ مریم
مین بیچ رفع استبعاد مشرکین و کفار کے فرماتا ہے ویقول الانسان اذا ما مت لسوف
اخرج حیا او لا یذکر الانسان انا خلقناه من قبل ولم یک شیئا یعنی آدمی کہتا ہے
آیا یہ ہو سکتا ہے کہ جسوقت مین مرجاؤنگا پھر بعد اوسکے نکالا جاؤنگا درحالیکہ زندہ
ہون آیا نہین دیکھتا اور یاد کرتا انسان کہ پیدا کیا ہمنے اوسکو پیشتر اور تھا اوسوقت [illegible]

چیز اور سورہ ق مین فرماتا ہے افعیینا بالخلق الاول بل هم فی لبس من خلق جدید یعنی آیا ہم
سست اور ماندہ ہوی ہم پیدایش اول سے اسطرح سے نہین ہے بلکہ یہ کافر از راہ تمرد اور
سرکشی کی ہین بیچ شک کے پیدایش تازہ سے بعد مرنیکے اور بہی اسی سورہ مین فرماتا ہے
ولقد خلقنا السموات والارض فی ستة ایام وما مسنا من لغوب یعنی اور حال یہ ہے کہ
بتحقیق پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو بیچ چھ دن کے اور نہین پہونچا ہمارے تئین کچھ رنج
و تعب پس ان جزو ضعیفون کے پیدایش ہماری نزدیک کیا حقیقت رکھتی ہے تا آنکہ [illegible]
فرمایا ہے سورہ قمر مین یخرجون من الاجداث کانهم جراد منتشر یعنی نکلین گے اپنی اپنی
قبرون سے روی زمین پر گویا کہ وہ ہین یہ ہڈیان پراگندہ اور تعجب ہے اون اشخاص سے کہ جو
اپنے تئین اہل اسلام مین شمار کرتے ہین اور پہر انکار معاد جسمانی کا کرتے ہین مثل حکمائے
اہل اسلام کے کہ حکمای فلاسفہ کی پیروی ہین اور اونکی شبہے انکے دلین گڑ گئے مین حالانکہ
اسلام اور انکار معاد جسمانی ہرگز ہرگز جمع نہین ہو سکتا ہے بلکہ ہم کہتے ہین کہ معاد جسمانی
تو اسی عالم مین واقع ہو چکا ہی پس اب یہ مقام گفتگو اور شکل دیکہین گیا باقی رہی اسواسطے
کہ زندہ ہونا مردونکا اوپر انبیاے کرام اور اوصیاے عظام علیهم السلام کی مثل حضرت
موسے اور حضرت عیسے اور حزقیل پیغمبر اور ہمارے پیغمبر اور اوصیاے کرام علیه السلام اونکے
کے ازجملہ متواترات سے ہے پہر یہ معاد جسمانی نہین تو کیا ہے اور قرآن مجید بہی ساتھ
اوس کے ناطق ہے جیسا کہ سورہ بقر مین حکایت حضرت ابراہیم علی نبینا و آله و علیه السلام
کی فرماتا ہے الم تر الی الذی حاج ابراهیم فی ربه ان اتیه الله الملک اذ قال ابراهیم
ربی الذی یحیی و یمیت قال انا احیی و امیت قال ابراهیم فان الله یاتی بالشمس
من المشرق فات بها من المغرب فبهت الذی کفر والله لا یهدی القوم
الظالمین یعنی آیا نہین دیکھا تمنے طرف اوس شخص کے کہ منازعت کی اوسنے ابراہیم
سے بیچ باب پروردگار اون کے کے بسبب اسکے کہ خدا تعالی نے ظاہر مین بیچ دنیا کے
ملک و ریاست اوسے عطا کی تھی جسوقت کہ کہا ابراہیم نے کہ پروردگار میرا وہ ہے
کہ زندہ کرتا ہے مردیکو اور موت دیتا ہے زندہ کو وہ بادشاہ کہنے لگا کہ مین زندہ کرتا
اور مار ڈالتا ہون جس شخص کو کہ چاہتا ہون یعنی جسکو کہ چاہون حکم اوسکے قتل کا

دیتا ہون جب حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ ظاہر امر مین نظر عوام معارضہ کیا تو اوس مثال
سے اعراض کرکے دوسری مثال کیطرف رجوع کی کہ اوسمین کسیطرح کا معارضہ نہو سکتا تھا
پس کہا ابراہیمؑ نے کہ بتحقیق خدا یتعالی لاتا ہے آفتاب مشرق سے پس لا تو اسکو مغرب سے پس
حیران اور مبہوت ہوگیا وہ شخص کہ کافر تھا یعنے نمرود اور حقتعالی نہین ہدایت کرتا قوم
ستمگار کے تئین یعنے بسبب اونکی نافرمانی اور سرکشی اونکی کے اپنی توفیق اونسے اوٹھا لیتا
ہے بعد اس کے حقتعالی حکایت فرماتا ہے قصہ عزیز کو او کالذی مر علی قریۃ و ھی خاویۃ
علی عروشھا قال انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ
قال کم لبثت قال لبثت یوما او بعض یوم قال بل لبثت مائۃ عام فانظر الی طعامک
وشرابک لم یتسنہ وانظر الی حمارک ولنجعلک آیۃ للناس وانظر الی العظام
کیف ننشزھا ثم نکسوھا لحما فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شیء
قدیر خلاصہ یہہ ہے کہ آیا نہین دیکھا تمنے مانند عزیرؑ اور لبصیرت حال اوس شخص کا
کہ گذرا تھا اوپر ایک گاؤن کے درحالیکہ وہ بیخ تخت یعنے چھت کے افتادہ اور گرا پڑا
ہوا تھا اوسی نے کسطرح زندہ کریگا حقتعالی اہل اس قریہ کو بعد موت اور خرابی اوسکی
کے پس فی الفور خدا یتعالی اونکو موت دی سو برس تک بعد اوسکے زندہ کیا اونکی تئین کہا ایک
فرشتہ نے کہ کسقدر توقف اور درنگی کے تمنے خواب غفلت مین کہا اونہون نے درنگی کی مینے
ایکدن یا کمتر اوس سے اوس فرشتہ نے کہا بلکہ درنگی تمنے سو برس کامل پس دیکھو تم
طرف کھانے اور پینے کے کہ قدرت الہی سے ابتک کچھ متغیر نہین ہوا ہے اور دیکھو تم طرف
خمار اپنے کے اور تاکہ گردانین ہم تمہارے تئین نشانی قدرت کاملہ اپنی کے اور نظر کرو
طرف استخوان بوسیدہ خمار اپنے کے کہ کسطرح ترکیب دیتے ہین ہم اونکے تئین بعد اسکے
پہناتے ہین ہم اونکی تئین گوشت پس جبکہ ظاہر ہوا اوسکے تئین امر خدا یتعالی اور قدرت
کاملہ اوسکی کہا اونہون نے کہ مین جانتا ہون کہ حقتعالی اوپر ہر شے کے قادر اور توانا
ہے مروی ہے کہ ہرگاہ عزیرؑ نے بیت المقدس پر گذر کیا کہنے لگے کہ کسطرح زندہ کریگا
خدا اس قریہ کو اور آباد کریگا اور اوسوقت حضرت عزیرؑ ایک دراز گوش پر سوار تھے اور ہمراہ
اونکے قدرے انجیر اور قدرے شیرہ انگور تھا پس حقتعالی نے عزیر کو وفات دی سو برس تک

اور بعد اس کے زندہ کیا اونکو بصورت اول اور منقول ہے کہ ہنگام وفات وقت چاشت کا
تھا اور جس روز کہ زندہ کیا ہنوز آفتاب غروب نہوا تھا اور اوسوقت ایک فرشتے نے بحکم خدا
عزیر سے پوچھا کہ کس قدر درنگ کی تمنے عزیر نے کہا کہ دیر کی مینے ایک دن بعد بسبب غروب
نہونے آفتاب کے کہا کہ کچھہ کم دن سے پس فرشتہ نے کہا اسطرح نہین ہے جو تمنے گمان کیا
ہے بلکہ تمہے سو برس کا عرصہ ہوا ہے عزیر نے بعد اسکے دیکھا کہ اوس مکان کی اوضاع
لطرز دیگر ہین نہایت متعجب ہوے مرتبہ دیگر فرشتہ نے کہا دیکھو تم طرف کھانے اپنے کے
اور شیرہ انگور کے کہ سالہاے دراز مین متغیر نہین ہوا او نظر کرو طرف دراز گوش کے
کہ استخوان اوسکے باقی ہین اور گوشت پوست گھل گیا ہے عزیر استخوانونکو دیکھتے تھے اس اثنا
مین ندا آئی کہ ای گوشت و پوست ریختہ اور متفرق شدہ یکجا ہو فی الحال وہ اجزا مجتمع ہوئے
اور صورت دراز گوش ظاہر ہوئے اور وہ زندہ ہوا اور بولنے لگا پس ہرگاہ عزیر نے
نشانہای قدرت کو مشاہدہ کیا کہا کہ خدا اوپر ہر شی کے قادر ہے ابن عباس سے مروی ہے
کہ جب عزیر دراز گوش پر سوار ہوکر اپنے گھر کی طرف آئے کہ دیوارہای خانہ خلاف عادت تیار
ہوئی ہین دروازہ پر آکر دستک دی اور ایک جاریہ اونکی تھے کہ وقت جانے عزیر کے بیست سالہ
تھے اور وقت مراجعت کے ایک سو بیس برس کی ہوئے تھے اور نابینا ہوگئے تھے اوس نے
پوچھا کہ کون دستک دیتا ہے عزیر نے کہا کہ یہہ گھر عزیر کا ہے جاریہ نے کہا یہ اوسوقت
عزیر رونے لگے جاریہ نے کہا تو کون ہے کہ عزیر کو پوچھتا ہے حالانکہ سو برس ہوئی ہین
کہ گم ہوگئے ہین اور کوئی شخص نام اونکا نہین جانتا ہے عزیر نے فرمایا مین عزیر ہون حقتعالی
نے مجکو سو برس موت دی تھے اور اب زندہ کیا ہے جاریہ عجوزہ نے کہا کہ تمہاری دعوے
پر علامت کیا ہے عزیر نے دعا کی کہ وہ دونو چشم اوسکی بینا ہوئین اور عزیر کو پہچانا اور
کہا کہ مین گواہ ہون کہ تم عزیر ہو پس نزدیک بنی اسرائیل کے گئے اور اس خبر سے آگاہ کیا
وہ متعجب ہوئی اور ملازمت عزیر کو آئی اور فرزند عزیرؑ کے سو برس کے تھے کہا اونہون نے کہ
عزیر کے دو نو شانو مین ایک خال تھا مثل ستارہ روشن کے مجھی اوسکو دکھلاؤ عزیر نے جامہ اپنا اوٹھایا
اور اس خال کو دکھایا اوسوقت یقین ہوا کہ پدر اوسکے ہین بعد اوسکے بنی اسرائیل نے کہا کہ بخت
نصر نے سب توریت کو جمع کرکے جلا دیا اور کوئی نسخہ اوسکا باقی نہین رہا ہے مگر ایک نسخہ درمیان

ہارے رہگیا ہے بزرگوں نے چھپا رکھا تھا اگر تم عزیز ہو تو توریت کو از بر پڑھو اور ہم اوسکو ملاتے
کرین اس توریت سے اوسوقت حقتعالی نے ایک فرشتہ کو ساتھ ایکظرف پانی کے بھیجا اور عزیز
سے کہا اس پانی کو پیو وقتی کہ پیا تمام توریت اونکو یاد ہو گئی اور حقتعالی نے اوسکو معجزہ اونکا
مقرر کیا اور توریت کو بنی اسرائیل کے آگے از بر پڑھنے لگا اور ایک حرف کی کمی اور زیادتی معلوم نہو
اور جسوقت کہ عزیز گھر سے باہر گئے تھے پنجاہ سالہ تھے اور زن اونکی حاملہ تھین اور ہر گاہ کہ
عزیز آئے فرزند اونکو سو برس کے تھے اور آپ پچاس برس کے تھے اور پھر حقسبحانہ تعالے
بیچ سورہ بقر کے فرماتا ہے واذ قال ابرهیم رب ارنی کیف تحی الموتی قال اولم تؤمن
قال بلی ولیکن لیطمئن قلبی قال فخذ اربعة من الطیر فصرهن الیک ثم اجعل علی کل جبل
منهن جزءا ثم ادعهن یاتینک سعیا واعلم ان الله عزیز حکیم یعنے یاد کر وقتیکہ کہا ابراهیم نے
ای پروردگار میرے دکھلا تو مجکو کہ کسطرح سے زندہ کرتا ہے تو مردوں کو کہا خدا نے آیا نہین ایمان
لایا ہے تو کہا ابراهیم نے ہان ایمان لایا ہوں اور لیکن تا مطمئن ہو قلب میرا کہا خدا نے پس لیلو
چار جانور ونکو پرندوں سے اور جمع کر اونکو طرف اپنے بعد اوسکے گردان یعنے رکھ اوپر ہر کوہ کے
کہ ممکن ہو اونسے ایک جزو کو پس بلا اونکو آوینگے تیرے پاس درحالت جلد آنیکے اور جانتو
تحقیق کہ خدا غالب و دانا بحکمت ہے اور مراد جانوروں سے کبوتر اور مرغ اور زاغ اور
طاوس ہین اور معنے صرهن کے قطع کرنیکے ہین موافق روایت ابن عباس اور سعید ابن
جبیر اور حسن کے اور موافق روایت عطا اور ابن زید کے معنی ضم کرنیکے ہین اور سبب سوال
ابراهیم مین اختلاف واقع ہوا ہے بعضوں نے کہا ہے مثل حسن اور قتادہ اور ضحاک کے
اور مروی ابی عبد الله سے ہے کہ ابراهیم نے دیکھا کہ درندوں نے ایک میت کو چیر ڈالا ہے اور
درندہای صحرائی اور ہوائی اور جانوران دریائی گوشت اوسکا کہاتے ہین اوسوقت سوال کیا
ابراهیم نے خدا سے کہ مین جانتا ہوں ای رب میرے کہ تو جامع اس جیفہ کا ہے شکمہای درندہ
اور پرندہ اور جانوران دریائی سے پس دکھلا تو مجکو کسطرح سے زندہ کرتا ہے تو میت کو تا
بچشم مشاہدہ کروں نہین اور ابن عباس اور سعید ابن جبیر سے کہا کہ ایک فرشتہ نے بشارت دی
ابراهیم کو کہ تحقیق تمکو خدا نے خلیل قرار دیا ہے اور جو دعا کہ تم کروگے قبول ہو گی تا اینکہ اگر زندہ کرنے
میت کے بھی دعا کروگے خدا اوسکو حیات دیگا اوسوقت بین حضرت ابراهیم نے سوال کیا خدا سے کہ زندہ

کر دیکھو تا اطمینان قلب میرا ہو کہ مجکو خلیل اپنا مقرر کیا ہے اور دعا میری قبول ہے اور محمد بن اسحق ابن
یسار نے کہا ہے کہ سبب اس سوال کا منازعت کرنا نمرود کا ہے درباب زندہ کرنیکے وقتیکہ کہا تھا اوسنے کہ
مین زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں چنانچہ ایک زندانیکو طلب کر کے چھوڑ دیا اور ایک انسان بیگناہ کو قتل کیا
اور کہا کہ جلانا اور مارنا یہہ ہے اوسوقت مین ابراهیم نے کہا کہ یہہ زندہ کرنا نہین ہے اور خدا سے سوال کیا
کہ دکھلا مجکو کہ کسطرح سے زندہ کرتا ہے تو مردوں کو کہ نمرود جانے زندہ کرنیکو اور مروی ہے کہ نمرود نے وعدہ قتل کا
کیا تھا کہ اگر زندہ نکریگا خدا اس حیثیت سے کہ عین بمشاہدہ چشم دیکھوں بیشک اوسوقت مین ابراهیم نے
کہا کہ ای رب میرے دکھلا تو زندہ کرنیکو تا اطمینان حاصل ہو کہ وہ جبار مجھی قتل نہ کریگا اور بعضوں نے
کہا ہے ابراهیم نے چاہا کہ زندہ کرنیکو بچشم خود دیکھوں مین کہ خاطر میری وساوس شیطانی سے مطمئن رہے
ہر چند علم زندگی کرنے موتیکا باستدلال اور برہان جانتا ہوں مین اور منقول ہے کہ ابراهیم نے پرندونکو ذبح
کیا اور تمام اجزا اونکی پارہ کئی اور باہمدیگر ملائی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ ہاون مین خوب کوفتہ کیا اور ہر حصہ
ہر ایک کو ہر پہاڑ پر پھینکا اور سر اونکے ہاتھ مین لئے رہے اور آواز دی کہ ای کبوتر اور ای طاوس اور ای زاغ
اور ای مرغ آؤ بطرف سروں اپنے کے پس بفرمان خدا اجزا ہر ایک کی جدا ہوئی اور اپنے سروں سے ملے اور زمین پر
دوڑنے لگے مروی ہے کہ ابراهیم نے بجہت امتحان کے سر ایک پرندکا دوسرے کے بدن پر رکھا وہ تن
اوس سر سے دور ہوا اور ہر گاہ کہ سر پرندیکا تن اوسکے پر رکھا بہم پیوست ہوئے اور دوڑنے لگے
اور بھی حقسبحانہ تعالی نے قصہ حضرت موسی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام مین فرمایا ہے واذ قتلتم نفسا
فادارأتم فیها والله مخرج ما کنتم تکتمون فقلنا اضربوه ببعضها کذلک یحی الله الموتی
ویریکم آیاته لعلکم تعقلون یعنے یاد کرو وقتیکہ قتل کیا تمنے عامیل کو پس اختلاف کیا
تمنے بیچ اوسی مقتول کے اور الله ظاہر کرنیوالا ہے اوس چیز کو کہ چھپاتی ہو تم پس کہا ہمنے
مارو اس مقتول کو ساتھ بعضے اجزائی اوس گاؤ کے اسیطرح سے جلائیگا الله اموات کو قیامت
اور دکھلاتا ہے تمکو دلایل اپنی شاید کہ تم سمجھو اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین
حاصل اس آیہ کا اسطرح مسطور ہے کہ یاد کرو تم اوسوقت کو کہا موسے نے قوم اپنی سے بتحقیق
کہ عنقریب خدا حکم کریگا تمہاری تئین کہ ملو گاؤ کی تئین اگر چاہو تم کہ مطلع ہو اونپر قاتل عامیل کے
اور مارو تم بعض گاؤ کے تئین ساتھ اوس مقتول کے تا کہ زندہ ہو اور خبر دیوے کہ کسی نے
عامیل کو قتل کیا ہے اون لوگوں نے کہا کہ ای موسی آیا ہمسے استہزا اور ہنسی کرتے ہو

کہ ایک ٹکڑا مردیکا دوسرے مردے سے ملادین تاکہ ایک دونمین سے زندہ ہوجاوے حضرت موسی نے
فرمایا کہ پناہ لیجاتا ہون مین طرف خدا کے اس بات سے کہ جہوٹ اور بہتان کرون مین خدا پر اور فرمایا کہ نہین
دیکہتے ہو تم کہ نطفہ مرد اور عورت کا کہ دونو مردہ ہین بیچ رحم کے جمع ہوتا ہے اور خدا اوسسے زندہ کو
خلق کرتا ہے پس حکم ہوا اونکو کہ مول لیوین ایسے ایسے علامتونکی گائی کی تئین اور قرار پائی قیمت
اوسکی اتنے سونی پر کہ اوسکا پوست سونیسے پھر جاوی مارا اونہون نے گاؤ کے تئین اور
ٹکڑا اوسکا عامیل کے بدن سے ملایا اور کہا کہ خداوندا بجاہ محمد اور علی اور آل اطہار اونکی اس
مردہ کو زندہ فرما تاکہ خبر دے اسباط کی کہ کسنے اوسکو قتل کیا ہے پس عامیل زندہ نہوا اور
نبی اسرائیل نے حضرت موسی سے کہا کہ کیا ہوا وعدہ تمہارا حقسبحانہ تعالی نے وحی بھیجی کہ وعدہ
ہمارا خلاف نہوگا لیکن جبتک کہ پوست گاؤ کا اشرفیونسے بھر کے صاحب گاؤ کو نہ پہونچیگا یہہ مردا
زندہ نہوگا بنی اسرائیل نی اپنے مال کو جمع کیا اور خدا نے پوست گاؤ کا اسقدر وسیع کر دیا کہ پانچ
ہزار دینار طلا سے پر ہوا جسوقت قیمت اوسکی مالک کو پہونچی اور ٹکڑا گاؤ کا عامیل کے بدن سے
ملایا ناگاہ عامیل صحیح اور سالم اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ ای پیغمبر خدا ان دو چچا کے بیٹون نے
واسطے چچا کے بیٹی کے مجہسے حسد کیا اور مجکو قتل کیا اور محلہ اس جماعت مین مجکو ڈالدیا تاکہ دیت
اونسے لیوین پس حضرت موسی نے ان دونو کو قتل فرمایا بعضے بنی اسرائیل نے کہا کہ نہین
معلوم ہمکو کہ کون امر ان دو امرون میں سے عجیب ہے زندہ ہونا اس مردیکا یا مالدار ہونا اس صاحب
گاؤ کا اور یہی حقتعالی نے سورہ بقر مین فرمایا ہے الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم وہم الوف
حذر الموت فقال لہم اللہ موتوا ثم احیاہم ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس
لا یشکرون یعنے نہین دیکھتا تو طرف اون لوگون کی کہ نکلے وہ گھرون اپنے سے حالانکہ وہ
ہزارون تہے واسطے خوف موت کے پس کہا واسطے اونکے خدا نے کہ مر جاؤ تم بعد اوسکے زندہ
کیا خدا نے اونکو بدرستیکہ خدا البتہ صاحب رحمت ہی اوپر لوگون کے اور لیکن بہت لوگ
نہین شکر کرتے ہین خدا کا اور مراد اس آیہ سے اہل داوردان ہین کہ ایک قریہ ہے حوالی واسط
سے کہ بہت طاعون اکثر لوگون نے جلا وطن اختیار کیا تہا اور جو لوگ کہ اوس قریہ
مین رہے اکثر ہلاک ہوئی اور اتفاق کیا کہ بار دیگر اگر طاعون آوے تو ہم سبکے سب اس
قریہ سے باہر جاوینگے سال دوم پھر آمد طاعون ہوی تمام اہل اوس دیہ کی باہر گئے

ابر اشتہر بقول ابن عباس کے چالیس ہزار تہے تا اینکہ درمیان دو پہاڑ کے اوتری فقال
لہم اللہ موتوا پس کہا واسطے اون کے خدا نے کہ مر جاؤ سب مر گئے تا اینکہ چوپائی بکمال نکبت
شامت گناہ کے اور ہرگاہ کہ ایک مدت اسپر گذری کہ گوشت اور پوست پوسیدہ ہو کر
خاک ہوا تہا اور سوای استخوان کے کچھ باقی نہ رہا ثم احیاہم پس زندہ کیا اونکو حقتعالے
نے اوسوقت کہ حزقیل خلیفہ سیومی موسی کے تہے ساتھ قوم اپنی کے اوس موضع مین گذرے
اور بنظر عبرت اور تعجب کے ملاحظہ کرتے تہے وحی کی خدا نے کہ ای حزقیل چاہتا ہے تو کہ
قدرت کاملہ اپنی ظاہر کرون کہ مردونکو کیونکر زندہ کرتا ہون حزقیل نے عرض کی کہ آرے
اے پروردگار میری خطاب ہوا کہ ای حزقیل فلان کلمہ کہو کہ تا اونکو زندہ کرون مین ہرگاہ
کہا اوس کلمہ کو پڑھا سبکی سب زندہ ہوئی اور برخواستہ ہوئے اور کہتے تہے کہ سبحا
نک اللہم بحمدک لا الہ الا انت یعنے تسبیح کرتے ہین ہم تیری اے پروردگار ساتھ
شکر تیری کے کہ نہین ہے کوئی شریک تیرا اور یہی حقتعالی نے سورہ بقر مین فرمایا ہے و
اذ قلتم یا موسی لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ فاخذتکم الصاعقۃ وانتم
تنظرون ثم بعثناکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون یعنے وقتیکہ کہا تمنے
اے موسی ہرگز ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم تمہارے ہاتھ پر جبتک کہ نہ دیکھین ہم خداتعالے
کو ظاہر بظاہر پس لے لیا تمہارے تئین صاعقہ غضب الہی یعنے بجلی نے درحالیکہ تم
اپنی آنکھون سے دیکھتے تہے بعد اسکے برانگیختہ اور زندہ کیا ہمنے تمہارے تئین
شاید کہ تم شکر پروردگار اپنی کے تئین منقول ہے کہ جسدم نبی اسرائیل نے سوال عظیم رویت
الہی کیا اوسدم ایک آگ آسمان سے نازل ہوئی اور سبکو جلا دیا اور ہوئے ایک شبانہ
روز بیہوش رہے جبکہ ہوش مین آئی اور اس حال کو ملاحظہ کیا کہ وہ سب جلکے کوئلے
یا خاکستر ہو گئے ہین رونی لگے اور عرض کی خدا سے کہ مین بنی اسرائیل سے جا کر کیا
کہونگا اوسوقت خدا نے بقدرت کاملہ اونکو پھر زندہ کیا اور یہہ حکایت اور حکایت
عزیز اور حکایت زمان حزقیل مشابہ ترین امور ہین سابقہ ماجراے قیامت کے
اسواسطے کہ جیسا قیامت مین بسبب طول مدت کے گوشت و پوست و استخوان گھلکر
خاکستر ہوجاویگا اور حقتعالے بقدرت کاملہ اون اجزای پوسیدہ کو حیات تازہ عطا

بدل نہین جاتی جیساکہ باوصف اس کے کہ عزیز سو برس تک مردہ اور خاکستر رہے پھر جب
سو برس کے بعد حقتعالی نے اونکو بقدرت کاملہ زندہ کیا تو اوسوقت مین اونکو اور اونکی اولاد
اور عزیزا اور جابر بنی اسرائیل کو بعد شناخت علامات کے اونکی باب مین کچھہ شک باقی نہ رہے
اور اسیطرح اگر کوئی انسان کی حالات کو وقت نطفہ سے تا حال شباب کی ملاحظہ کرے اور دیکھے
کہ کسقدر تغیرات اور کمی و زیادتی اسکی خلقت مین ہوئی ہین کہان قد و قامت اوسکا ایک بالشت
کا تھا اور کہان ایک نیزہ کی مقدار ہو گیا اور زمانی سے بہت سے بدلتے رہے لیکن باوصف
ان تغیرات کے پھر اوسکی ذات مین کوئی شخص کلام نکریگا کہ یہہ وہی شخص ہے جو شکم مادر مین تھا اور
اسیطرح آدمی بیمار ہوتا ہے تا اینکہ پوست و استخوان رہجاتا ہو بلکہ بعضے اشخاص کے ہاتھہ سرکا
فالی ہجاتی ہین لیکن بعد صحت کے کوئی اوس شخص کی ذات مین نہین کلام کر سکتا اور سب سے
زیادہ خبر دینا مخبر صادق کا کہ وہ خلاق عالم اور دانا بخفایا می امور ہے اور اسیطرح گواہ ہے
صادقین علیہم السلام کی کہ وہ انبیاء و اولیا ہین پیچ باب ارباب معاد کے کہ یہہ وہی
اشخاص ہین کافی اور وافی ہو لیکن با قطع نظر اسکے ہم کہتے ہین کہ پھر کیون تم اسیطرح بارہ قیامت
مین بقاء روح اور جمع اجزاء بالیہ بوسیدہ اور نفخ روح اوسمین بقدرت کاملہ الہیہ قایل
نہوئی جیساکہ بعض علمای اسلام قایل ہوئی ہین اور کیون تمنے انکار معاد جسمانی پر اقدام
اور جرات کی اور کیون تمنے آیات صریحہ معاد جسمانی کو بتاویلات رکیکہ باطلہ تاویل کرنا شروع
کیا اور تقلید اور پیروی فلاسفہ کہ منکرین قرآن ہین اختیار کیا بلکہ ہم کہتے ہین اصل انسا نفس
روح ہی اور بدن لی روح کی جماد ہے راحت و رنج روح سے متعلق ہے اور بدن بمنزلہ سواری اور
ظرف کے ہی اور ظرف یا سواری کے بدلنے سے وہ چیز کہ جو ظرف مین ہی بدل نہین جاتی مثلاً ایک
پانی دو ظرف مین رکھین تو وہ پانی بدل نہین جاتا اور اسیطرح ایک آدمی دو سواری پر اگر
سوار ہووے تو وہ آدمی بدل نہین جاتا پس اس تقدیر پر اگر یہہ بھی کسی کہ بعد تغیرات کہ وہ
باقی نہین رہا تو جب روح کی بقا کی قایل ہوان پس یہہ تبدیل مضر نہوگا جیساکہ حقتعالے
نے بیچ سورہ نساء کی اہل جہنم سے خبر دی ہی کلما نضجت جلودھم بدلنا ھم جلوداً غیرھا
لیذوقوا العذاب یعنی جسوقت جلدین اونکی جلکے پک جاینگے تو ہم پھر اونکو تازہ بدل دینگے تاکہ چکھیں
عذاب جہنم کو خلاصہ یہہ کہ اعتقاد معاد جسمانی کا ضروریات دین اسلام ہی اور باجماع تمامی اہل اسلام کہ

فرمایگا اسیطرح ان مقامون مین بھی واقع اور مشاہد ہے اور عزیز نے بعد ملاحظہ کرنے
اپنے اور اپنے مرکب کے زندہ ہونیکے بعد بوسیدہ گی اور انتشار اجزاء کی بکمال اطمینان یہہ کلمہ
وایقان اپنی زبان پر جاری کیا اعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر یعنے بعلم و یقین جانتا ہون
کہ حقتعالی ہر شئے پر قادر ہے اور یہی مناسب ہے ذکر کرنا اوس آیت کا کہ جسمین حقتعالی نے
عصای موسیٰ کی ہیئت اصلی کی اعادہ کرنیکے بعد اژدہا ہونیکے خبر دی ہے اور فرمایا سنعیدھا
سیرتہا الاولی یعنے خوف نکرو کہ ہم قریب ہے کہ پھیر دینگے اوسکی پہلی صورت اور حالت
پر پس مقام تعجب ہے اون لوگون سے کہ جو دعوی ایمان و اسلام کا کرتے ہین اور قرآن پر
لاتے ہین اور پھر معاد جسمانی کا پیروی فلاسفہ ملاحدہ سے انکار رکھتے ہین اور تاویلات
آیات قرآنی صریحہ کی کرتے ہین آیا اگر آیات صریحہ معاد جسمانی کی کہ قبل وقوع واقع ہے
تاویلات فاسدہ کرتے ہین پس آیا حکایت عزیز اور حکایت خرقیل اور حکایت بنی اسرائیل
ہمراہی حضرت موسیٰ کا کہ بعد وقوع واقعہ سے بھی انکار کرینگے یا زندگی عزیز یا زندگی مردگان
افتادگان خاک بلا اور زندگی محترقین صاعقہ غضب جبار سامین بھی شک و شبہ کرینگے
اور اگر ان مقامون مین کہین کہ اعادہ معدوم کہ اونکے زعم باطل مین محال ہے لازم نہین
اسواسطے تاویل کی احتیاج نہین ہے کیونکہ مادہ اوسکی باقی تہین اور اجزاء اصلیہ ہر
پوشیدہ ہو گئے تھے لیکن پھر بھی باقی تھے بخلاف امر قیامت کی کہ وہان بعد دور
اور اجزاء کی اعادہ اونکا ہوگا کہین گے ہم جواب اولاً شبہہ اعادہ معدوم شبہہ واہیہ باطل
ہے اور جس شخص نے عدم بحت سے انسان کو حلیہ وجود عطا فرمایا وہ اب بھی اعادہ
کر سکتا ہے بلکہ یہہ امر اوسپر آسان تر ہے جیساکہ آیات قرآنی مین حقتعالی اسطرف
طرف جابجا اشارہ صریحہ فرمایا ہے جیساکہ سورہ روم مین فرمایا ہے وھو الذی یبدؤا
الخلق ثم یعیدہ و ھو اھون علیہ یعنے وہی پروردگار وہ شخص ہے کہ شروع مین
پیدا کیا ہے اوسنے سب خلق کو اور پھر اوسکو اعادہ کریگا اور یہہ امر اوسپر آسان
تر ہے اور سورہ ق مین فرماتا ہے افعیینا بالخلق الاول بل ھم فی لبس من خلق
جدید یعنے پس آیا ہم ماندی اور سب ہو گئے پہلے پیدا کرنے سے بلکہ وہ شبہہ اور شک مین
پیدایش تازہ سے بعد مرنے اور فنا ہو جانی کے اور تغیر و تبدیل زمان اور عوارض سے

کہ اس ورئیس اونکی انبیا اور اوصیا معصومین علیہم السلام ہین اور متواتر احادیث اور آیات قرآنیہ
کہ بعض اونہین سے بعض کی تائید کرتے ہین اور اونکے ملاحظہ سے معاد جسمانی متحقق یا
متیقن ہوجاتا ہی ثابت ہوا اگرچہ بعض خصوصیات اور کیفیات حشر اجساد مین اختلاف واقع ہو
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ زندہ ہونی جسم مردہ کی دو صورتین ہین ایک تو یہہ ہی کہ روح اور
اجزا بوسیدہ جسم سبب کے سبب تحلیل و تکثیر معدوم ہوجاوین اور بعد اوسکی حقتعالی بقدرت کاملہ
ہوسے زندہ کرے جیساکہ بعض احادیث اور آیات کا ظاہر اسپر دلالت کرتا ہی اور دوسری صورت
یہہ ہی کہ ہیئت اور صورت ترکیب و تالیف جسم کی فقط معدوم ہوجاوے اور اجزای اصلیہ باقی اور
روح اوسکی باقی ہو اور حقتعالی اونکو جمع کرکے صورت اور ہیئت اصلی عطا فرماوے اور اکثر علما
پہلے شق کے قائل ہین اور بعض علما بسبب موافقت قواعد حکما و فلاسفہ کی کہ اونہین سے محال
ہونا اعادہ معدوم کا ہی اونکی زعم باطل مین بیچ شق اول کے قائل کیا ہی اور شق ثانی معاد جسمانی کے
قایل ہوئی ہین مگر نفس معاد جسمانی لیکن کسیکو خلاف اور تامل نہین کیا ہی اور جبکہ شبہہ حکما و فلاسفہ
کا استحالہ اعادہ معدوم مین قابل اعتنا اور اعتماد کے نہین ہی اور جواب شافی اونکی کتب
مبسوطہ علم کلام مثل حماد الاسلام اور احیاء السنہ وغیرہ کی مذکور ہین تو شق اول مین بہی کچھہ
تردد کا مقام نہین ہے اور حقتعالی دونو طرح پر قدرت رکھتا ہے جسطرح چاہیگا اموات کو زندہ
کریگا اگر کوئی کہی کہ بنابر شق اول کے کہ وہ اعادہ معدوم ہوجاتی زندگی مثلاً جب حقتعالی
زید اوسکا اعادہ کیا تو کہانسے معلوم ہوگا کہ یہہ وہی شخص پہلا ہی ہوسکتا ہی کہ یہہ اور شخص اوسکی مثل
کہینگے ہم کہ علم و ارادہ فاعل قادر مختار کا اوسکے عین ہونی مین کافی ہی اور اوسکا نظیر یہہ ہے
کہ قبل وجود زید کی ازل مین حقتعالی علم اوسکی ذات و صفات کا رکہتا تہا پہر اگر کوئی بعد وجود
کے زمان مستقبل مین کہی کہ یہہ کہان سے معلوم ہوا کہ یہہ زید وہی شخص ہے کہ جو علم الہی مین ازل
گذرا تہا تو اسکا جواب ہم کیا دوگی جو تمہارا جواب ہی وہی ہمارا جواب ہی یعنے ضرور ہی کہ مطابقت
علم و ارادہ الہی کو عینیت شخص موجود زید مین ساتہہ ذات و صفات اوسی زید کے کہ ازل مین علم
الہی مین گذرا تہا دخل ہو اور بغیر اسکے کچھہ چارہ جواب کا تمہین ہاتہہ نہ آویگا اسیطرح مطابقت
علم مین و مراد الہی اور اخبار حق مین و صدق اوسکا باب خلق آخرت مین کہ بعد مرا او مع
ہوئی کہ زندہ ہونگی کہ یہہ وہی اشخاص ہین کہ جو دنیا مین موجود ہوئی تہے کافی اور وافی ہوگا

زمانی کی بدلنے سے شخص بدل نہین جاتا جیساکہ سابق اسکی تفصیل گذری ہی اور وہ لوگ خود
اپنی باب مین کچھہ شک و شبہہ نرکہتے ہونگی یہی امر الزام فلسفی مین کافی ہی جیساکہ حقتعالی نے
اشخاص آخرت سے جا بجا خبر دی ہی جیساکہ بیچ سورہ یس کے کفار سے حکایت فرمائی ہی قالوا یا
ویلنا من بعثنا من مرقدنا ھذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون یعنے کہینگے کفار کہ
کس شخص نے برانگیختہ کیا ہمارے تئین اس خوابگاہ ہمارے سے یہہ وہ چیز ہے کہ وعدہ کیا تہا اوسکا
پروردگار ہمارے نے اور سچ کہا تہا پیغمبرون نے اور دوسرے مقام مین بیچ سورہ روم کی یون
حکایت فرمائی ہے ویوم تقوم الساعۃ یقسم المجرمون مالبثوا غیر ساعۃ کذلک
کانوا یؤفکون وقال الذین اوتوا العلم والایمان لقد لبثتم فی کتاب اللہ الی یوم البعث
فھذا یوم البعث ولکنکم کنتم لا تعلمون یعنے اوسدن کہ برپا ہوگی قیامت قسم کہاوینگے
کافر کہ نہین ٹہری ہین بعد مرنے کے مگر ایک ساعت اسیطرح خلاف واقع کہتے تہے اور تکذیب
کئے جاتے تہے بیچ دار دنیا کے پس کہینگے وہ لوگ کہ دیئے گئی ہین علم اور ایمان ہر آئینہ
کہ ٹہری تم بیچ قبرون اپنی کے موافق اوس چیز کی کہ بیچ کتاب خدا کی ہی روز قیامت تک اور یہہ دن قیامت کا ہی
اور لیکن تم اعتقاد نرکہتے تہے آج کی دن کا بیچ دنیا کی اور اب کچھہ فایدہ نکریگا جاننا
تمہارا اور بیچ سورہ ملک کے یون حکایت فرماتا ہے کفار سے کلما القی فیھا فوج سالھم
خزنتھا الم یاتکم نذیر قالوا بلی قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا ما نزل اللہ من شیء ان
انتم الا فی ضلال کبیر وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر فاعترفوا
بذنبھم فسحقا لاصحاب السعیر یعنے جبکہ گرائی جاوینگی بیچ اوسی جہنم کی کوئی فوج کفار سے پوچھینگے
اونسے خزنیہ دار جہنم کی آیا نہین آئی تہے تمہارے پاس ڈرانی والی پیغمبر وہ کہینگے ہان آ
تہے ڈرانی والے عذاب الہی سے پس جہٹلایا ہمنے اونکو تئین اور کہا ہمنے کہ پروردگار نے کوئی چیز نازل
فرمائی نہین ہو تم مگر گمراہی بزرگ مین اور کہینگے کفار کہ اگر گوش دیتے ہم سنتے اور سمجہتے تو نہوتی ہم اہل
دوزخ سے پس دیکہو کیونکر اقرار اور اعتراف کیا انہین کفار نے اپنی گناہ اور قصور کا پس
برا حال اور دوری ہی رحمت الہی سے واسطے صاحبان دوزخ کی پس اسیطرح برا حال ہے
حکمای فلاسفہ اور اونکی اتباع اور پیروی کرنی والونکا اور اسیطرح آخرت مین یہہ لوگ
اپنی قصور کا اعتراف کرینگے اور تائید کرتے ہین معاد جسمانی کی وہ آیاتین کہ جنمین حقتعالی

لئے خروج اموات کو قبر ونسے تشبیہ دیا ہی خروج زراعت اور درختون سے زمین مردہ خشک
سے بسبب باران رحمت کے جیساکہ سورہ اعراف مین فرمایا ہی وھو الذی یرسل الریاح بشرا
بین یدی رحمتہ حتی اذا اقلت سحابا ثقالا سقناہ لبلد میت فانزلنا بہ الماء فاخرجنا بہ
من کل الثمرات کذلک نخرج الموتی لعلکم تذکرون یعنی وہی پروردگار وہ شخص ہے کہ بھیجا اوس نے
ہواونکو ازروی بشارت کے سامنے رحمت اپنی کے تا انیکہ جسوقت کہ اوٹھایا اونے ابر گران بار کو
کھینچا اور روانہ کیا ہمنے اوسے بدلی کو طرف شہر مردہ کی پس نازل کیا ہمنے اوس سے باران رحمت
پس نکالا ہمنے اوس سے سب میوہ ہای ہر طرح زمین کو اسیطرح نکالینگے ہم مردونکو قبرون سے شاید کہ
سمجھو اس تشبیہ کو اور یادگاری اور پند ونصیحت اختیار کرو اور اسیطرح حقتعالی نے جابجا
عجیب وغریب کے تصریحات اور تشبیہات واسطے رفع استبعاد خلق کے قران مجید مین ذکر
ہین تاکہ کچھ شک وشبہہ اوسمین باقی نرہے اور بکلیہ بجزم ویقین جابجا لوگونکو اس امر عظیم
کیا ہی بکلام شریف خود ان الساعۃ اٰتیۃ لاریب فیہا یعنی بتحقیق کہ دن قیامت کا آنیوالا
کچھ شک وشبہہ اسمین نہین ہی اور سورہ حج مین حقتعالی فرماتا ہی یا ایہا الناس اتقوا ربکم
ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم یوم ترونہا تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات
حمل حملہا وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید یعنی اے
گروہ خلق پرہیز کرو عذاب پروردگار اپنے سے بتحقیق کہ زلزلہ قیامت امر عظیم ہے جس روز
تم دیکھوگے اوسکے تئین غافل ہوجاینگے ہر دودہ پلانیوالے اوس لڑکے سے کہ جسکو
دودہ پلاتی ہونگی بسبب دہشت اور حیرت کے اور گرا دیگی ہر عورت حاملہ اپنے
حمل کو اور دیکھیگا تو لوگون کے تئین مدہوش نشے مین اور حالانکہ وہ نشے مین
نہوینگی لیکن عذاب خدا کا سخت اور شدید ہوگا بسبب اوسکے بیحال ہونگے اور پھر اسی
سورہ مین فرمایا ہے یا ایہا الناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقناکم من تراب
ثم من نطفۃ ثم من علقۃ ثم من مضغۃ مخلقۃ لنبین لکم ونقر فی الارحام
ما نشاء الی اجل مسمی ثم نخرجکم طفلا ثم لتبلغوا اشدکم ومنکم من یتوفی
ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیئا یعنی اے گروہ خلق اگر
ہیچ شک کے امر قیامت و برانگیختہ اور زندہ ہونی مردونکے پس پیدا کیا ہمنے

تئین خاک بیجان سے پھر قطرہ نطفہ سے پھر خون منجمد سے پھر پارہ گوشت سے لیکن جو
لوگ کہ اونکے مزاج مین کجی اور جہالت بھری ہوئی ہے اونہون نے با وصف اس تصریحات کے
پھر کچھ التفات اسکی طرف نکیا اور شیطان سے اس بات مین ترقی لیگئی کیونکہ شیطان قیامت
انکار کرتا تھا اور زبان قیامت تک اوس نے حقتعالی سے مہلت مانگی ہے بقول خود فانظرنی
الی یوم یبعثون یعنے پس بار خدایا مہلت دی تو میرے تئین اوس روز تک کہ یہ سب لوگ
بعد مرنے کے برانگیختہ اور زندہ کیے جاینگے پھر پارہ گوشت سے تام الخلقہ یا غیر تام الخلقہ تاکہ
ظاہر اور بیان کرین ہم واسطے تمہارے اور قرار دیتے ہین ہم بیچ رحمہای مادر کے جس چیز کو
کہ ہم چاہتے ہین لڑکی اور لڑکے سے ایک مدت معین تک بعد اوسکے نکالتے ہین ہم تمہارے
تئین لڑکا بعد اوسکے تاکہ تم پہنچو نہایت مرتبہ کو قوت عقل وفہم سے یعنے حد جوانی کو
اور تم مین سے وہ شخص ہے کہ قبل سن پیری کے فوت ہوجاتا ہے اور تم مین سے وہ شخص ہے
کہ پھیر دیا جاتا ہے یعنے پہونچایا جاتا ہے طرف خوارترین عمر کے کہ وہ سن خرافت دیتی ہے
ہے تاکہ نجانے بسبب بحواسی اور ضعف پیری کے بعد اوسکے کہ سب کچھ جان چکا ہے کسی چیز
کے تئین پھر اسی سورہ مین حق تعالی فرماتا ہے وتری الارض ہامدۃ فاذا انزلنا
علیہا الماء اہتزت وربت وانبتت من کل زوج بہیج ذلک بان اللہ ہو الحق
وانہ یحیی الموتی وانہ علی کل شیء قدیر وان الساعۃ اتیۃ لاریب فیہا وان اللہ
یبعث من فی القبور اور دیکھتا ہی تو زمین کے تئین خشک وبیرونق پس جسوقت
کہ نازل کیا ہمنے پانی باران رحمت کا خمیر پاکر شگفتہ ہوئی اور اوگایا اوسنے بحکمت کاملہ
الہی ہر صنف مین سے گیاہ بارونق تر وتازہ کو یہہ واسطے اسکے ہے کہ حقتعالی وہی
حق ہے اور بتحقیق کہ وہ زندہ کریگا مردون کے تئین مثل گیاہ سبز کے زمین خشک سے
اور بدرستیکہ وہ ہر چیز پہ قادر وتوانا ہے اور بتحقیق کہ قیامت آنیوالی ہے نہین کچھ شک وشبہہ
بیچ اوسکے اور بتحقیق کہ حقتعالی برانگیختہ اور زندہ کریگا اون لوگونکو کہ جو قبرون مین مدفون
ہین واسطے حساب وکتاب کے اور سورہ قیامہ مین فرماتا ہے ایحسب الانسان ان لن نجمع
عظامہ بلی قادرین علی ان نسوی بنانہ یعنے آیا گمان کرتا ہے انسان کہ ہم جمع نکرینگے
ہڈیان اوسکی تئین ہان ہم قادر ہین کہ درست کرین خلقت تا انکی انگلیون اوسکی

آخر مین فرمایا ہی اَیَحسَبُ الاِنسَانُ اَن یُترَکَ سُدًی اَلَم یَکُ نُطفَۃً مِن مَنِیٍّ یُمنٰی ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً
فَخَلَقَ فَسَوّٰی فَجَعَلَ مِنہُ الزَّوجَینِ الذَّکَرَ وَالاُنثٰی اَلَیسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَن یُحیِیَ المَوتٰی یعنے
آیا گمان کرتا ہی انسان کہ چھوڑ دیا جائیگا اسطور پر مہمل اور ضایع ہونیوالا آیا تھا نطفہ منی گندیدہ
سی کہ باہر آتی ہی آدمی سے بعد اسکے ہوا خون منجمد پس پیدا کیا اوسی انسان کو اور درست کی خلقت
اوسکی پس گردانا اوس سے جفت مرد و زن سی آیا نہین ہی ایسا شخص قدرت رکھنے والا اوپر اسکے
کہ زندہ کرے مردونکو پس ہم کہتے ہین کہ آیا اسقدر اہتمام اور استدلالات اور احتجاجات اور
تشبیہات اور تنظیرات شارع سے فقط اثبات معاد روحانی کے واسطے کہ جسکے حکما قایل ہین اور
عوام عرب بلکہ خواص اونکی بہی اوس سے واقف نہ تہی عمل مین آیا ہی یا باب معاد جسمانی مین کہ جسکے
تصریح انہی استبعادات اور انکارات مین کفار ظاہر کرتے تہے شارع سے وارد ہوی ہین اہل انصاف
اسکو بنظر تامل و تدبیر ملاحظہ فرمائین اور جن آیتون مین کفار استبعاد اور انکار معاد جسمانی سی ظاہر
کرتے تہے اونمین سے وہ آیت ہی کہ جو سورۂ یٰس مین مذکور ہی مَن یُحیِ العِظَامَ وَھِیَ رَمِیمٌ اور
کبہو کہتے تہے ءَاِذَا مِتنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبعُوثُونَ یعنے آیا جسوقت کہ ہم مرجائینگے اور
خاک اور استخوان رہجائینگے آیا ہم پہر زندہ کیے جائینگے اور بہی ایسہی یون کہتے تہے تسخریہ اور نفی سے اور
تعجب کی راہ سے جیسا حکایت فرمائی ہی اونسے بیچ سورۂ مومنون کی اَیَعِدُکُم اَنَّکُم اِذَا مِتُّم وَکُنتُم تُرَابًا
وَعِظَامًا اَنَّکُم مُخرَجُونَ ھَیھَاتَ ھَیھَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ اِن ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنیَا نَمُوتُ وَنَحیٰی
وَمَا نَحنُ بِمَبعُوثِینَ یعنے آیا وعدہ دیتا ہی تمہارے تئین اسبات کا کہ جسوقت تم مرجاؤگے
اور خاک اور ہڈیان رہجاؤگی تحقیق کہ تم پہر نکالی اور جلائی جاؤگی بہت دور ہی وہ چیز کہ وعدہ
کیجاتی ہی تم نہین ہے مگر یہی زندگانی دنیا ہماری یہین مرینگے اور یہین زندہ رہینگے ہم اور
نہین ہین ہم برانگیختہ ہونیوالے بعد مرنیکے اور ان مقامونمین معاد جسمانی سی کفار انکار اپنا اظہار کرتے
تہے اور انہین کے قول کے رد مین اور اثبات معاد جسمانی مین حقتعالی نے بہت مبالغہ جابجا ارشاد
فرمایا ہی مگر یہ کہ حقیقت حال تو یہہ ہے کہ حکیم لوگونکو قران کی پڑھنے سے کیا علاقہ تہا کہ وہ اوسکے
آیات صریحہ کو ملاحظہ کرتا اور غور و فکر کرتی اونکو اشارات وشفا اور صورت اور ہیولی سے کب
فرصت تہی کہ وہ مضامین قران کیطرف متوجہ ہوتی اگر کسی سے اجانتا کوئی آیت سنی یا
کبہی بالاتفاق دیکہی تو اوسکی تاویل کیطرف متوجہ ہوئی اور اپنی عقل ناقص پر اعتماد کیا

وَاللّٰہُ یَھدِی مَن یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّستَقِیمٍ یعنے حقتعالی جس شخص کو کہ چاہتا ہی راہ نمائی کرتا ہے
طرف راہ راست کی علاوہ اسکے بہت سی آیات اور حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دن قیامت کا
ایک دن معین ہے کہ زمان آیندہ مین آنیوالا ہے اور ابتک کچہہ اثر اوسکا ظاہر نہین ہوا جیسا
کہ جابجا حقتعالی نے فرمایا ہے اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیبَ فِیھَا یعنے بتحقیق کہ وقت قیامت
کا آنیوالا ہی نہین ہے کچہہ شبہہ بیچ اوسکی وَحَشَرنٰھُم فَلَم نُغَادِر مِنھُم اَحَدًا یعنے اور برانگیختہ
کرینگے ہم اون سبکو تئین پس نہ چہوڑینگے ہم اونمین سے کسی کے تئین وَاِذَا الشَّمسُ کُوِّرَت وَ
اِذَا النُّجُومُ انکَدَرَت اور پہر فرمایا ہے وَاِذَا الجَحِیمُ سُعِّرَت وَاِذَا الجَنَّۃُ اُزلِفَت عَلِمَت نَفسٌ
مَّآ اَحضَرَت یعنے جسوقت پیچیدہ اور گہن لگایا جاویگا آفتاب اور بے نور کیے جاوینگے ستارے
آسمان کے اور روشن اور بہڑکائی جاوینگی جہنم اور نزدیک کیجاوینگی بہشت دوستان خدا سے
اوسوقت جانیگی ہر نفس کہ کیا چیز اعمال خیر و شر سے حاضر کیا اوسنے اور اسکی مانند اور آیات
اور احادیث بحد تواتر بلکہ زیادہ اوس سی موجود ہین اور ان سبسے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ خبرین آیندہ کی ہین اور یہہ امر بنابر قول معاد روحانی کے نہین صحیح ہوتا اسواسطے
کہ معاد روحانی کے حکما یہی معنے کہتے ہین کہ بعد مرنے کے اگر شخص نیک ہی یعنے دنیا مین اوسنے
کمالات حاصل کیے ہین تو اوسکی روح کو ایک لذت حاصل ہوگی اور اسیکو شرع مین بہشت
کہا ہی اور اگر وہ شخص بد ہی یعنے دنیا مین اوسنے اپنے نفس کو ضایع کیا ہی اور جہالت اور
بدی کا مونمین عمر کو صرف کیا ہی تو اسکو بہت رنج و الم حاصل ہوگا اور اسیکو شرع مین جہنم کہا ہے
پس بنابر اسکے ایک دن بلکہ کبہی ایک ساعت مین ہزارون بار معاد اور قیامت آتی ہے
کہ تمام عالم مین اپنی موت سے ہزارون لوگ مرتی ہین اور جہان لشکر دمین لڑائی واقع ہوتی ہے
تو وہان ایکساعت مین ہزارون آدمی تلف ہوجاتی ہین اور نسبت انکی معاد روحانی اور قیامت
اصطلاحی حکما پائی جاتی ہے اور یہہ امر ظاہر البطلان ہی بلکہ شرع مین اسکا نام برزخ
وارد ہوا ہی کہ یہہ زمانہ کہ جو مابین موت قیامت کے ہے وہ برزخ ہی اور اسمین بہی ثواب
وعقاب بندون سی متعلق ہوگا اور یہی باطل کرتا ہی قول حکما کو مثل قول اہل خلاف کی اجماع
اہلبیت علیہم السلام کا اوپر رجعت کے اور اوسکے معنے یہہ ہین کہ اسی دنیا مین بعض ائمہ معصومین علیہم
السلام بلکہ جناب رسول خدا اور تمامی امام علیہم السلام اور بعض شیعیان خاص انکے اور بعض کافر

اور منافق محض زندہ اور حضرات نے فرمایا ہے کہ لیس من شیعتنا من لا یومن بکرتنا یعنے ہمارے
شیعون مین سے نہین ہے وہ شخص کہ نہ ایمان لاوے ساتھ رجعت ہماری کے اور ہمیشہ مخالفین
مانند حکما کے اس باب مین شیعون پر طعن و تشنیع و استہزا کرتی آئی ہین پس یہہ معاد جسمانی نہین ہے
تو کیا ہے اور اسی واسطے رجعت کو قیامت صغری کہتے ہین کہ اسمین بھی مردے زندہ ہونگی فرق اتنا ہے
کہ یہہ حشر دنیا مین ہے اور وہ حشر آخرت مین ہوگا اور اسی واسطے رجعت کہتے ہین کیونکہ معنی رجعت کے
پھر آنا ایک چیز کا ہے بعد جانیکے اپنی جگہہ سے پھر اوسی جگہہ پر کہ وہ اسمقام مین دنیا ہے خلاصہ یہہ کہ
حکمت کی تطبیق شریعت سے نہین ہو سکتی یا تو اگر نام اسلام ظاہر کیا ہے جو بغیر تصمیم قلب اور
بطریق التصاف امور شریعت اور عقاید کا اوسکی یقین لائین اور حکمت کی الفت کو اپنے دل سے نکالین
اور نہین تو نام اسلام کا خراب کرین جیسا کہ کسی شاعر نے شمر لعین بیحیا کے حق مین شعر مشہور کہا ہے
شعر ہزار حیف مسلمان کیون ہوا تھا شمر * لعین نے نام بھی اسلام کا خراب کیا * جب ذکر
آیتون قرآنی سے بحمد اللہ سبحانہ فراغت حاصل ہوئی تو اب بعض احادیث متعلق معاد کا حسب وعدہ کی
ذکر کرتا ہون پس جانتو کہ بیچ کتاب احتجاج کی حضرت ابی عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کیا ہے کہ عرض کیا ایک شخص نے کہ آیا فنا اور معدوم ہو جاوینگے روحین بعد نکلنی ابدان کے
یا باقی رہینگے حضرت نے فرمایا کہ بلکہ وہ باقی رہین گی اوسوقت تک کہ صور پہونکا جاویگا پس وقت
اسکی باطل ہو جاوینگی چیزین اور فنا ہو جاوینگی پس نہ باقی رہیگی چیز دریافت کرنیوالی یعنے پہچاننیوالی
اور نہ چیز دریافت کی گئی پھر اعادہ کی جاوینگی یعنے پھر جلائی اور پیدا کی جاوینگی جیسا کہ شروع
پیدایش مین پیدا کی گئی تھین اور مدت اس اعادہ کی ہوگی چار سو برس کی کہ بوڑھی ہو جاوے
بیچ اوسکی خلق اور یہہ درمیان دو صور پہونکنے کے ہوئیگا عرض کیا اوسی شخص نے کہ کہان
ہو سکتا ہے واسطے اوسکے اوٹھانا اس حال مین کہ بدن سڑ گیا ہے اور اعضا یعنے ٹکڑی اوسکی
کی جدا ہو گئے ہین پس ایک ٹکڑا ایک شہر مین ہے کہ کہاتی ہین اوسکو جانوران درندہ یعنے
پھاڑنیوالی اوس شہر کی اور ٹکڑا دوسرا بیچ شہر دوسرے کی ہے کہ کہاتے ہین اوسکو
زمین کی نیرق ہوا اوسکا یعنے ٹکڑے ٹکڑے اور متفرق کرتے ہین اوسکو حشرات الارض
یعنی کیڑے اور جانور رہنے والے اندرون زمین کے اور ایک ٹکڑا ہے کہ مٹی ہو گیا
ہے اور اوس مٹی کی بنائی جاتے ہین دیوارین اونحضرت نے فرمایا کہ اوس شخص نے

کہ پیدا کیا تھا اوسنے آدمی کو بغیر کسی چیز کے اور بنایا تھا صورت اوسکی کو بغیر نمونہ اور نشانی کہ
پائی گئی ہووے پہلے سے قادر ہے اوپر اسکے کہ اعادہ کرے یعنے پھر جلا دے اوسکو جیسا
کہ پہلے پیدا کیا تھا عرض کیا اوس شخص نے واضح اور ظاہر کیجیے اس بات کو واسطے میرے
فرمایا اونحضرت نے کہ روحین قایم اور ٹہرے ہوئے ہین بیچ مکانون اپنی کے روح اچھے شخص کی
بیچ مکان روشن اور کشادہ کے اور روح بری کے بیچ مکان تنگ اور اندھیری کی اور بدن
ہو جاتا ہے مٹی جیسا کہ اوسی سے پیدا ہوا تھا اور جو کچھہ کہ ڈالتے ہین اوسکو جانور پھاڑنیوالی اور
جانور زمین کے پیٹ اپنی سے اوس چیز سے کہ کھایا تھا تو وہ سب بیچ زمین کی محفوظ اور نگاہ
رکھا گیا ہے نزدیک اوس شخص کے کہ نہین غایب ہوتی اوس سے کوئی چیز ذری کے برابر بیچ
اندھیریون زمین کے اور جانتا ہے عدد چیزونکو اور وزن اونکی کو تمام ہوا تھوڑا سا کلام
حدیث کا مولف رسالہ کہتا ہے اس مقام مین بیچ تائید اور شرح کلام معصوم علیہ السلام کے
کچھہ مثالین ذکر کرنا لازم ہے اور عمدہ امور اونمین سے یہہ ہے کہ عظمت قدرت الہی کو خیال کیا جاوے
کہ بنسبت قدرت اوسکی کی کوئی چیز چھوٹی اور بڑی دشوار نہین ہے پس باوصف اسکی کہ آسمان
بے پایان کو پیدا کیا ہے چھوٹی چیزین مانند چونٹی اور جون اور جو چیزین کہ انسے بھی چھوٹی ہین مانند
رچیونٹی کہ مرغ کی پرونمین پیدا ہوتی ہین بھی پیدا کی ہین اور ظاہر ہے کہ جو شخص کہ کسی چیز کو
باختیار اور ارادہ کے پیدا کرتا ہے تو جیسا کہ چاہیے اوسکی خبر و کل سے آگاہ اور خبردار ہوتا ہے
جیسا کہ حقتعالی نے ایک کلمہ قرآن مجید مین کس لطف سے اس امر کی دلیل بیان فرمائی ہے بقول
خود الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر آیا نہین جانتا ہے وہ شخص
کہ پیدا کیا ہے اوس نے اور وہی ہے صاحب لطف و مہربانی اور آگاہ و دانا
پس اب دیکھا چاہیے کہ وہ چیزین کہ بہت چھوٹی ہین مانند رچی کے اونکے اعضای
باطنی مثل رگون اور معدہ اور آنتونکی کسقدر چھوٹے ہونگی اور اوسمین جو غذا بعد
ہضم ہونے کے اونکے اعضا مین تقسیم ہوکے جاتے ہونگے وہ کسقدر چھوٹے
ہونگی اگر اوسے جزو لا یتجزے کہ اوسکے پھر تقسیم نہین ہو سکتے کہین تو بجا ہے
اور اسیطرح کی چھوٹی چیزین مخلوقات مین لاکھون اور کروڑون سے زیادہ
ہونگی پس جو شخص کہ ان سب چیزون کے شمار اور اون کے اعضا اور جوارح

کا احاطہ کئی ہوئی ہے کہو کہ اوسکو علم کسقدر ہے اور یہہ ایک قسم کی مخلوق کا بیان ہے
اور اسیطرح کے انواع و اقسام کی مخلوقات پرندو نمین اور درندونمین دریامین اور
خشکی مین بیشمار اور ہر قسم کی جانور ہزارون ہین اور ہر ایک کی روزی موافق اوسکی بہوک کی
ہے پس جو شخص کہ ان سب چیزون کو جانتا ہے تو کہو کہ اوسکا علم کسقدر ہے اور رنگیا
ہم عاجزونکا اور ناقصون کا علم پس وہ تو دانا اور نا چیزون سے عاجز ہی پس یاد کرن
اس کی کہ ستارے روشن اور چمکتے ہین اونکا شمار ہمسے نہین ہو سکتا اور اسیطرح انواع
اور اقسام کی طیور اور وحوش اور جانوران خشکی اور تری کا احصاء اور شمار نہین
ہو سکتا اور شہرون اور محلون کا حساب نہین ہو سکتا چہ جای آدمیون اور اون کی
اقسام روزی اور امور ضروریہ معاش و زندگانی کا اور اونکے اختلاف الوان
آوازونکا اور حاجتونکا اور حق تعالی ان سب چیزون کا دانا اور آگاہ ہی اور ذرات
اور شمار ریگ بیابان اور قطرات باران اور دریا کو کماینبغی جانتا ہی بلکہ اوسکو فرشتون اور
آگاہ کرنیسے بعض چیزونکو انمین سے مانند قطرہ ہای باران کی شاید جانا ہی پس فانی کا ہی
تو بڑا ہوا اور جسوقت کہ ذرات ہوا اوسی پوشیدہ نہین ہین تو ذرات اجزاء مردگان اور
خاک ہلاکت اوس سے پوشیدہ رہ سکتے ہین وہ جب چاہیگا اور جسطرح چاہیگا اونکو جمع کرکے
اس انسان غافل و مغرور کو پھر زندہ کریگا اور جزای عمل اوسکو دیگا جیساکہ حقتعالی
قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ یعنے کہو تم ای پیغمبر زندہ کریگا
او ہڈیان بوسیدہ کو وہ شخص کہ جسنی پیدا کیا تہا اونکو پہلی مرتبہ اور وہی ہی ساتھہ ہر
چیز کا اور ہر مخلوق کا آگاہ اور دانا اور بجا فرمایا ہے کہ انہ بکل شیء علیم یعنے وہی حقتعالی
ساتھہ ہر چیز کے بہت دانا اور خوب آگاہ ہی اسواسطے کہ صیغہ فعیل کا کہ جسکو وزن علیم ہے
مبالغہ کے واسطے آتا ہی اور بہی بیچ سورۂ انعام کے فرمایا ہی وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو ويعلم
ما في البر والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمات الارض ولا رطب
ولا يابس الا في كتاب مبين یعنے نزدیک اوس کے ہین کنجیان امور پوشیدہ کی
نہین جانتا ہے اوسکی تئین کوئی شخص مگر وہی اور جانتا ہی وہ چیز کہ بیچ خشکی کی ہی اور دریا کے اور
گرتا ہی کوئی پتا کسی درخت سے مگر یہہ کہ جانتا ہے اوسکے تئین اور نہ کوئی دانا بیچ تاریکیہای زمین کی

ہوتا ہے اور نہ کوئی تر چیز اور نہ کوئی خشک چیز مگر یہہ کہ ہے وہ بیچ کتاب روشن یعنے لوح محفوظ
اور بیچ سورۂ سبا کے فرمایا ہے يعلم ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج
فيها یعنے جانتا ہی اوس چیز کو کہ داخل ہوتی ہے بیچ زمین کے اور اوس چیز کو کہ خارج ہوتی ہے
اوسی زمین سے اور وہ چیز کہ نازل ہوتی ہے آسمان سے اور وہ چیز کہ بلند ہوتی ہے بیچ اوسی
آسمان یا طرف اوسی آسمان کے اور اسمین سب چیزین کہ بیچ آسمان و زمین کے ہین اقسام
زراعات اور درخت اور جانوران ذی روح زندہ اور مردہ مدفون اور غیر مدفون سب
داخل ہو گئین اور سورۂ انبیاء مین حقتعالے فرماتا ہی وان كان مثقال حبة من خردل اتينا
بها وكفى بنا حاسبين یعنی ہو گا مقدار ایک دانہ رائی کے لاوینگے ہم اوسکے تئین اور کافی ہین
ہم حساب کرنیوالے اور سورۂ لقمان مین حکایت فرمائی ہے يا بني انها ان تك مثقال حبة من
خردل فتكن في صخرة او في السموات او في الارض يأت بها الله ان الله لطيف خبير یعنی
اے فرزند اگر ہو گی مقدار دانہ رائی کے اور وہ دانہ ہووے بیچ پتھر سخت کے کہ ہے نیچے ساتون
زمین کے یا کہین ہووے یا آسمانو نمین یا زمین مین لاویگا اوس دانہ کے تئین خدا تعالے
تحقیق کہ ہے حقتعالے بہت باریک بین اور بہت خبردار کوئی چیز پوشیدہ و مخفی نہین ہی اور مانند اسکے
بہت سی آیتین بکثرت قرآن مین موجود ہین کہ علم الہی اور کمال آگاہی اوسکی پر اوپر سب چیزون کے
دلالت کرتی ہین بلکہ ہم دیکھتے ہین کہ چھوٹی چڑیان ریزہ ریزہ باریک اناج وغیرہ کے اپنی چونچ
سے چن چن کے خاک کی ریزو نسے بی تکلف کہاتی ہین کہ اگر ہم عینک لگا کے دیکھین تو جب بہی تمیز
نہ کر سکین پس ہرگاہ اس خلقت ضعیف کو پروردگار عالم نے یہہ طاقت عطا کی ہی تو اوسکی قدرت
عظیم اور طاقت کا کون بیان کر سکے تبارك الله رب العالمين اور بعضے دعاؤن مین
وارد ہوا ہے یا من يناجي من كل فج عميق يا انس شتى ولغات مختلفة وحوائج اخرى سے
یعنے ای وہ شخص کہ پکارا جاتا ہے ہر راہ دور و دراز سے ساتھہ زبانون بہت
اور لغتون مختلف کے اور حاجتون اور مطلبون ہر شخص کے علاوہ اوسکے
بعضے اور دعاؤن مین ہے سبحان من يحصي اثر النمل في الصفا وسبحان
من يسمع انفاس الحيتان في قعور البحار یعنے پاک جانتے ہین ہم
اس پروردگار کے تئین کہ جو دیکھتا ہے نشان پاؤن اور راستے لکھنے کے

کفایت ہو واسطے صاحبان انصاف وفہم وعقل کے اب ہم رجوع کرتے ہین طرف تتمہ حدیث
سابق کے پس جان تو بعد اوسکے حضرت نے فرمایا ان تراب البشر کمصیر الذہب
من التراب اذا غسل بالماء والزبد من اللبن اذا مخض فیجتمع تراب کل قالب
قالبه فینتقل باذن الله القادر الی حیث الروح فتعود الصور باذن المصور کهیئتها
وتلج الروح فیها فاذا قد استوی لاینکر من نفسه شیئا انتہی یعنی خاک انسان
کی مانند درآنے اجزا سونے کے ہے لیکے کہ نہین زمین سے جسوقت کہ دہو یا جاوے [illegible]
اور مانند مسکہ کے ہے دودہ سے جسوقت کہ متھا جاوے پس مجتمع ہوویگی خاک [illegible]
کی طرف قالب اصلی اپنی کے پس منتقل ہوگا وہی قالب باذن خدا قادر کے طرف
روح اپنی کے پس عود کرینگی صورتین ساتھ اذن مصور اور بنانے والے [illegible]
ہیئت اصلی اپنی کے اور داخل ہوگی اوسوقت روح بیچ اوسکے پس جسوقت [illegible]
اوسکی درست ہو چکیگی تو انکار نہ کریگا اپنے نفس سے کسی چیز کے تئین اور بھی بیچ [illegible]
کتاب کے ہے حفص بن غیاث سے کہ اوسنے کہا تھا مین نزدیک سید جعفر [illegible]
جعفر دوانیقی کے دو کون کہ جعفر بن محمد الصادق اور براثن کے سلام جب کہ طلب کیا تھا
اونکو منصور نے پس حاضر ہوا اونکی خدمت مین بیٹا ابی العوجا کا [illegible]
پس پوچھنے لگا اونحضرت سے از راہ طعن کے معنی آیت سے کلما نضجت جلودهم [illegible]
هم جلودا غیرها یعنی جبکہ پک جاوینگی جلدین ورکہ ال کافرون کی اگر تو بدل دینگے [illegible]
جلدین سوا اوسکے قبول کیجئے ہین کہ ان جلدون نے نافرمانی اور گناہ کیا تھا پس عذاب کی [illegible]
پس کیا قصور ہو غیران جلدون کا کہ وہی عذاب کیجاوینگی اوسکی جواب مین حضرت صادق
علیه السلام نے فرمایا ویحک هی هی وهی غیرها یعنی یہ جلدین وہی ہین بسبب اعتبار
اجزاء اصلی اپنی کی اگرچہ باعتبار تازگی اور ہیئت جدید عرضی کی غیر سابق ہوگی [illegible]
وہ کہنے لگا کہ اسکی مثال مجھے اسی دنیا مین سمجھائیے حضرت نے فرمایا ارایت لو ان رجلا [illegible]
الے لبنة فکسرها ثم صب علیها الماء وجبلها ثم ردها الی هیئتها اولی الم تکن هی
وهی غیرها فقال بلی امتع الله بك یعنی خبر دی مجھکو اگر تحقیق کہ کوئی شخص توڑ ڈالے [illegible]
اینٹ کو بعد اوسکے اوس پر پانی ڈال کے پھر گوندہ کر ہیئت اول پر بنا دیوا [illegible]

پہلی اینٹ نکلا [illegible] ہان ایک اعتبار سے اعتبار سے غیر بھی کہسکتے ہین کہنے لگا کہ ہان [illegible]
اپنے فائدہ مند کرے خدا خلق کو ساتھ تمہارے اور یہ کلام کہ بے ساختہ اوس بیدین کی زبان پر
جاری ہوا از قبیل کلام حق بر زبان جاری گردد ہے اور حضرت امیر المومنین اور اکمل عارفین خطبہ [illegible]
مین فرماتے ہین اذا انقضت الامور وانقطعت الدهور واخرج من ضرائح القبور
[illegible] الطیور [illegible] السباع [illegible] الی [illegible]
معاد هم [illegible] یعنی جسوقت کہ تمام اور گذر جاوینگے امور دنیا اور سب ہووینگے
حشر اور نشر قیامت نکالے گا [illegible] مردون کو [illegible] اور جو قبرون [illegible]
سے اور جگہ رہنے درندون سے یعنی اگر درندگان زمین نے کھایا ہوگا تو اونکی جگہ پیٹ سے نکالیگا
اور اگر پرندگان ہوا نے کھایا ہوگا مانند گدھ وغیرہ کے تو اونکی آنتون سے نکالیگا اور باہر لائیگا
جلدی کرتے اور دوڑتے بلاکت سے درحالیکہ جلدی کرنیوالے ہونگے [illegible] طرف بلانیوالے
اور پکارنے والے اپنے کے یا طرف مقام رجعت اور معاد اپنی کے گروہ گروہ سب خاموش ہونگے
اور کھڑے ہونگے صف کی صف اور دوسرے خطبہ مین فرماتے ہین وهو المفنی لها بعد وجودها
حتی یصیر موجودها کمفقودها ولیس فناء الدنیا بعد ابتداعها باعجب من انشائها و
اختراعها وکیف ولو اجتمع جمیع حیوانها من طیرها وبهائمها وما کان من مراحها
وسائمها واصناف اسناخها واجناسها ومتبلدة اممها واکیاسها علی احداث بعوضة
ما قدرت علی احداثها ولا عرفت کیف السبیل الی ایجادها ولتحیرت عقولها فی علم ذلك
وتاهت وعجزت قواها وتناهت ورجعت خاسئة حسیرة عارفة بانها مقهورة
مقرة بالعجز عن انشائها مذعنة بالضعف عن افنائها وانه سبحانه یعود بعد فناء الدنیا
وحده لا شیء معه کما کان قبل ابتدائها کذلك یکون بعد فنائها بلا وقت ولا مکان
ولا حین ولا زمان عدمت عند ذلك الاجال والاوقات وزالت
السنون والساعات فلا شیء الا الله الواحد القهار الذی الیه مصیر
جمیع الامور بلا قدرة منها کان ابتداء خلقها وبغیر امتناع
منها کان فناؤها ولو قدرت علی الامتناع لدام بقاؤها ثم یعیدها بعد الفناء من غیر
حاجة منه الیها ولا استعانة بشیء منها علیها انتهی [illegible]

حاصل اس کلام معجز نظام کا یہہ ہے اور وہی حقتعالے فنا کرنیوالا ہے واسطے اوسی دنیا کے
بعد پیدا کرنے اوسکی کے تا اینکہ ہو جاوے موجود اوسکا مانند کم شدہ اوسکی کے اور نہین
ہے فنا کرنا دنیا کا عجیب تر پیدا کرنے اوسکی سے پہلے بنانے مادہ و مدت کسطرح سے
اور کیونکر نہ ہو حال آنکہ اگر جمع ہووین تمامی حیوانات پرندے اور چارپاے اوسی دنیا کے
اور وہ چارپائے جو اپنے مقام پر ہین یا چرنے گئے ہین اور انواع اصلون اونکی سے اور
رہنے والون شہرون کے تو ہماے آدمیون اور صاحبان عقل و فہم اوسکی سے اوپر
پیدا کرنے ایک مچھر کے کہ بہت ضعیف الخلقت ہے ہرگز قادر نہونگے اوپر حادث کرنے
اوسکی کے اور نہ پہچانینگے کہ کیونکر سبیل ہے طرف پیدا کرنے اوسکی کے اور ہر آئینہ …
عقلین اونکی بیچ جاننے طریق اس طریق کے اور عاجز ہونگے قوتین اونکی اور …
گرینگے درحالیکہ درماندہ ہین اعتراف کرنیوالے اور پہچان سنے والی ہین اس امر کے کہ وہ …
ہین اقرار کرنیوالے ہین ساتھہ عجز کے پیدا کرنے اوسکی سے یقین کرنیوالے ساتھ ضعف
اور عدم قدرت کے اوپر فنا کرنے اونکی کے اور تحقیق وہی حقتعالے باقی رہیگا بعد فنا
دنیا کے تنہا کہ نہوگی کوئی چیز ساتھہ اوسکے جیسا کہ تھا قبل شروع پیدایش اونکی کے اسطرح
ہوگا بعد فنا اونکی کے بغیر وقت اور نہ مکان کے اور نہ ساعت کے اور نہ زمان کے معدوم
ہو جاوینگے اوس حالین سب مدتین اور اوقات اور برس اور ساعتین بس نہوگا کوئی
شے مگر پروردگار واحد قہار غالب کہ طرف اوسکے ہے بازگشت سب کا اونکی …
بغیر کچھ قدرت اور مشارکت کی اون چیزون سے تھی ابتداے پیدایش اونکی اور …
اور سرتابی کی ہووے گی فنا اور عدم اونکا تمام ہوا کلام معصوم کا جب تو آیات اور
احادیث سے معاد جسمانی سے آگاہ ہوا تو اب کچھ کیفیت قیامت اور بعض اقوال …
سے کہ اس باب مین مشہور ہین چاہیے کہ آگاہ ہو پس جانو کہ قیامت مرنے سب آدمی و …
چرندہ پرندہ اور سب فرشتے اور سب جن اور شیطان اور فنا ہونے سب چیزونکو کہتے ہین اور بعضی
چیزونکے فنا ہونے اور نہونے مین حدیثین مختلف ہین جیسا کہ ذکر اسکا آویگا اور روز قیامت
اوس دن کو کہتے ہین کہ آدمیون مرنا اور فنا ہونا سب حیوانات اور سب چیزونکا ہووے
پھر جاننا چاہیے کہ اس جگہ مین تین مذہب ہین بعضے کہتے ہین کہ عالم بعینہ …

خدا کے ہی سب بالکل فنا ہو جاوے گا اور بعضے کہتے ہین کہ جواہر یعنے وہ چیزین کہ بدون
ملنے اپنے کے ساتھہ دوسری چیز کے پائی جا سکین جیسے آدمی اور حیوان اور پتھر اور لکڑی
نہ مثل بو اور رنگ کے کہ بغیر ملنے دوسری چیز کے نہین پائی جاتی ہین بالکل فنا ہووینگے ان
لوگون کے کلام کا حاصل اور مطلب یہہ ہے کہ پہلے طرح کی چیزین روز قیامت کو بالکل فنا
ہو جاوینگے بلکہ جو چیزین کہ زندہ ہین سب مرجاوینگے اور اونکے بدن اور وہ چیزین کہ اون مین
جان نہین ہوتی جیسے پتھر اور لکڑی تو وہ ریزہ ریزہ ہو کے ہوا سے اوڑ جاوینگے اور کوئی
چیز نظر نہ آوے گی اور دوسری طرح کی چیزین بالکل فنا ہو جاوینگی اور بعضے کہتے ہین کہ نہ
ہمکو اسکا یقین ہے کہ سب عالم فنا ہو جاویگا روز قیامت کو کہ جیسا پہلے گروہ کہتے تھے اور
نہ اسکا یقین ہے کہ سب عالم بالکل فنا ہوویگا جیسا کہ دوسرے لوگ کہتے ہین جناب غفران مآب
نور اللہ مرقدہ نے عماد الاسلام مین اسطرح جیسے فرمایا ہے کہ یہہ مذہب ہمارا اور امام الحرمین اور
فخر رازی کا ہے اسواسطے کہ وہ یقین کہ اونسے فنا ہونا تمام عالم کا معلوم ہوتا ہے تواتر
کے مرتبہ کو نہین پہنچین یعنے اتنے لوگون نے پیغمبر اور اماموں سے نہین روایت کیا ہے کہ جھوٹ
اتفاق اونکا … اب کچھ مضمون آیتون اور حدیثون کا کہ اونسے فنا ہونا سب چیزونکا یا اکثر
چیزونکا معلوم ہوتا ہے ذکر کرتا ہون اون آیتون سے یہہ ہے کہ حقتعالے قرآن مین فرماتا ہے
کہ تمام وہ چیزین کہ اوپر زمین کے ہین فنا ہو جاوینگے اور باقی رہیگی ذات رب تیرے کی
کہ صاحب جلالت اور بزرگی کا ہے اور فرماتا ہے کہ ہر شے یعنے سب چیزین ہلاک ہووینگی سوائے
ذات خدا کی اور بعضی آیتون سے یہہ معلوم ہوتا ہے چیزین بالکل فنا ہو جاوینگی بلکہ ریزہ ریزہ ہو کے
زمین مین ملجاوینگی اور جب خدا زندہ کریگا تو اون ریزونکو جمع کر کے اونھین چیزونکو پیدا کریگا
جیسا کہ حقتعالے فرماتا ہے سورہ قیامت مین کیا انسان گمان کرتا ہے کہ ہم جمع نہ کرینگے ہڈیون
اوسکی کو ہان ہم قادر ہین اوپر کہ درست کرین یعنے اونگلیون اوسکی کو اور فرمایا ہے کیا نہ جانیگا
خدا جسوقت کہ اوٹھائے جاوینگی وہ چیزین کہ قبر و زمین ہین اور اسطرح سے ہین حدیثین یعنے بعضی
حدیثون سے بھی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سب چیزین بالکل فنا ہو جاوینگی اور بعضی حدیثون سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
سب چیزین بالکل فنا نہووینگی بلکہ ریزہ ریزہ ہو کے زمین مین ملجاوینگے پہلے قسم سے وہ کلام ہے کہ
حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بیچ خطبے اپنے کے فرمایا ہے کہ ہوجاویگا حقتعالے بعد فنا کرنے دنیا کے اکیلا

نشر بمعنی منتشر ہونے کے ہے اور معنی اسکے جمع کئے ہین اور کہا ہے اونہون نے کہ حشر جسمون کا
جمع کرنا اجزاء بدن کا ہے اور ملانا اونکا ہے اوس صورت پر کہ تھا دنیا مین بدن اور پہلے
اور پہیرنا روح اوسکی کا ہے جسطرح پر کہ تھے اور کہا ہے اونہون نے معنی انشار کے
زندہ کرنا ہے بعد موت کے جیسا کہ نشور کے بھی یہی معنی ہین جاننا چاہیے کہ حشر اور نشر کی
کیفیت مین بہی درمیان علما کے اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ بدن زندون کے بالکل فنا
کرکے خدا پہر اونہین بدنونکو جیسا کہ تھے دنیا مین پہر لاویگا اور روحونکو اونمین داخل کریگا
اور بعضے کہتے ہین کہ بدن زندون کے بالکل فنا کرکے مانند اونکے اور بدن پیدا کرکے اونمین
روحون کو داخل کرے گا اور بعضے کہتے ہین کہ بدن زندون کے بالکل فنا نہوینگے
اجزا اوسکے منتشر اور پراگندہ ہوجاوینگے پہر خدا اونکو جمع کرکے اور ملا کے اونکو جیسا تھا
پہر کردیگا اور روحونکو اونمین داخل کرے اور دلیلین اس سب مذہبون کی ساتھ رد اور
قدح اور تائید اور مدد کے جناب غفران مآب عطر اللہ مضجعہ الشریف نے بیچ کتاب عماد الاسلام
کے لکہین ہین اور بعد اوسکے یون فرمایا ہے کہ جبکہ جانا تونے ان سب باتونکو ظاہر ہوئی
نزدیک تیرے یہہ بات کہ احتیاط دین مین چاہتی ہے اس بات کو کہ توقف کیا جاوے طرحون حشر مین
یعنے کسی ایک ان طرحونمین سے یقین نہ کرے بلکہ کہے کہ کوئی طرح ان طرحون سے حشر اور نشر
ہوویگا جسوقت کہ تو بعض حالات قیامت اور کیفیت حشر اور نشر بدنون سے آگاہ ہوا اور بعض
احوال صراط اور میزان اور پراگندہ ہونے نامہ اعمال اور کلام کرنے اعضا و جوارح سے
اور بعض احوال اور اوصاف بہشت اور دوزخ سے اور ذکر حقیقت شفاعت
سے بھی مطلع ہو تو اور اس مقام مین کئی فصلین ہین **فصل** پہلی بیچ بیان صراط کے
پس جان تو کہ آخوند علیہ الرحمۃ حق الیقین مین فرماتے ہین کہ اعتقاد
اسلام سے ہے اور وہ پل ہے کہ اوپر جہنم کے روز قیامت مین کہنچا جاویگا اور جو
اوسپر سے گذریگا داخل بہشت ہوویگا اور بہت سی حدیثونمین شیعہ اور سنیونکی وارد ہوا ہے کہ
بال سے باریک اور تلوار سے تیزتر اور آگ سے گرم تر ہے اور مومنین کامل مانند برق جہندہ
اوسسے گذرین سگے اور بعضے بدشواری لیکن نجات پائینگے اور بعضے جابجا لغزش سے
جہنم مین گرینگے اور صراط آخرت نمونہ صراط مستقیم یعنے راہ راست دنیا ہے کہ وہ دین حق اور راہ محبت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام ہے پس جو
شخص کہ اس راہ راست کو چہوڑے اقوال مین یا افعال مین اور میل بباطل کرے
یہی بات پالغزے صراط آخرت کا کہ جہنم مین اسکو گراوے اور صراط مستقیم کہ سورہ حمد مین
واقع ہے اشارہ ان دونو صراط کیطرف ہے ابن بابویہ رہ فرماتے ہین کہ اعتقاد ہمارا یہ ہے
کہ صراط حق ہے اور وہ پل ہے جہنم پر سب خلق اوسپر سے گذریگی اور حضرت رسولخدا نے فرمایا ہے
کہ اے علی جسوقت قیامت ہوئیگی مین اور تو اور جبرئیل صراط پر اور نگذرے صراط سے
کوئی اوسدن مگر وہ شخص کہ تیری ولایت کی برات اوسکے پاس ہوا اور شیخ مفید علیہ الرحمہ نے
فرمایا ہے کہ صراط بمعنی راہ ہے اور چونکہ دوستی اور ولایت حضرت امیر المومنین ع اور سب ائمہ
اہلبیت کی راہ راست ہے تو اس سبب سے اوسے صراط کہتے ہین اور خبر مین وارد
ہے کہ صراط گویا کہ ایک پل ہے کہ خلق اوس سے گذرے اور اسی صراط پر روز قیامت
جانب راست جناب رسولخدا اور جانب چپ حضرت امیر المومنین ع ایستادہ ہون
اور خدا کی طرف سے دونو حضرات کو ندا پہونچے کہ گرا دو تم جہنم پر کافرون اور معاندون کو
اور امالی مین بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ صراط باریک تر ہے
بال سے اور تیز تر ہے تلوار سے بعضے اوسپر مثل بجلی کے گذرینگے اور بعضے دوڑکر اور
بعضے آہستہ آہستہ چلین سگے اور بعضے ہاتھ اور پاؤن دونون سے مانند چارپاؤن کے
چلین سگے اور بعضے چمٹے ہوے اوسمین چلین سگے اور بعضون کو آگ جلاوے گی
اور بعضے اوس سے نجات پائینگے اور علی بن ابراہیم اور ابن بابویہ نے اپنی سند سے
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہنگام نزول آیہ وجیئ یومئذ
بجہنم کے جناب رسولخدا نے زبانی جبرئیل ع کے فرمایا کہ جب خدائے تعالے روز قیامت
اولین و آخرین کو جمع کرے گا جہنم کو لاوے گا کہ لاکہ مہار اوسکے کہینچتے ہونگے
لاکہ فرشتے کہ نہایت شدت اور سختی و درشتی رکہتے ہونگے اور آواز جہنم کی نہایت خروش
اور بہت غصے کی ہوگی کہ گویا درہم و برہم کردیگی پس جہنم ایک سانس کہینچے گی کہ اگر حساب
بواسطے مرضی خدا کی تاخیر عذاب مین ہوتی تو سبکو ہلاک کرتی پس اوسسے ایک شعلہ نکلیگا
کہ گنہگارون اور نیکوکارون سبکو احاطہ کرے گی پس باقی نہ رہیگا کوئی بندہ خدا کا اور سب

تامہای عمل کہتو ہے پس وہ کہینگے کہ پروردگارا یہہ فرشتی تیری ہین تیری موافق گواہی دیتی
ہین اور قسم بجا یاد کرینگے کہ ہمنے یہہ عمل نہین کیے اور یہہ گروہ وہ لوگ ہونگی کہ جنسے [illegible]
علی بن ابیطالب ع غصب کیا ہی پس بحکم خدا اونکی زبان پر مہر کیجاویگی کہ بند ہو ویں اور
اعضا اونکی گویا ہونگے اور بولنے لگین گی پس گواہی دینگے کان اون چیزون کی کہ سنتے تھے
یہہ حرام سے اور آنکہین بیان کرینگی اون چیزونکو کہ دیکہا تہا اونہون نی حرام سے
اور ہاتہہ گواہی دینگے یعنی کہ ان چیزون کی کہ لینا اونکا حرام تہا اور پاؤن بیان
کرینگی چلنے کو اوس طرف کی کہ جہان چلنا حرام تہا اور فروج گواہی دینگی اون افعال
حرام کو کہ فرج سے کئی تہی بعد اسکی حقتعالی زبان کو اونکی گویا کریگا پس کہین گے وہ
لوگ اپنی فروج سے کیون گواہی دی تمنے وہ اونکی جواب مین کہین گے کہ گویا کیا ہمکو
اوس خدا نے کہ جسنے سب چیزونکو گویا کیا اور اوسنی پہلے مرتبہ تمکو پیدا کیا اور اوسکی طرف
بازگشت ہوگی تمہاری تم چہپا نہین سکتے تہی خدا سے اون چیزونکو کہ گواہی دی اونپر
اعضا آنی اونکے مگر گمان کیا تہا تمنے کہ خدا نہین جانتا اکثر اون چیزونکو کہ تم کرتے تہے
اور کلینی نے بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو بندہ مومن توبہ
نصوح یعنی خالص بغیر شک شبہہ سے کرتا ہی حقتعالی اوسکو دوست رکہتا ہے پس چہپاتا ہی
اوسکی عیب اور گناہونکو دنیا اور آخرت مین راوی نے پوچہا کہ کسطرح چہپاتا ہے
حضرت نے فرمایا بہلا دیتا ہی اون دونون فرشتونکو کہ اس شخص پر موکل ہین جو چیزین
کہ لکہین ہین اور نامہ اعمال سے محو کردیتا ہی اور حکم فرماتا ہی اس شخص کے اعضا کو اور
قطعات زمین کو کہ اسکی گناہونکو چہپا لین اور ابن بابویہ نے اوس جناب سے روایت
کیا ہی کہ ہم ہین گواہ اپنی شیعونکی اور ہمارے شیعہ گواہ ہین اور بعض پر اور ہمارے شیعہ
گواہی پر اونکی تئین خبر اوینگے اور عذاب نازل کرینگے اور اکثر احادیث مین آیا ہی کہ ہر روز
نیا آتا ہی آدمی کو ندا کرتا ہی کہ ای فرزند آدم مین روز تازہ ہون اور تیرے اعمال پر گواہ
ہون پس مجہہ مین کلمہ نیک کہہ اور کام بہتر کر تا کہ گواہی دون تیرے واسطے کہ بعد
گذرنیکے پہر مجہے نہ دیکہیگا اور ہر رات بہی یہی ندا کرتی ہی اور جان لو کہ حساب کتاب بہی حق ہے
حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جب حقتعالی شروع کریگا حساب کرنے مین سب خلق کا تو [illegible]

مشغول ہوگا اپنی حال مین یعنی اپنی حال مین گرفتار ہونگے اور دوسرے کی خبر نہوگی جب اسقدر تو
دریافت کرچکا تو پس اب چاہئے کہ بعض احوال بہشت و دوزخ سے بہی آگاہ ہو پس جانتو کہ اعتقاد لانا بہشت
اور دوزخ جسمانی کا ضروری دین اسلام ہی اور انکار کرنیوالا اوسکا کافر ہی اور معنی جسمانی ہونیکے
یہہ ہین کہ وہ دونو از قبیل اجسام کی ہین نہ مانند اوہام اور خوابی خیال کے جیسے کہ حکیم لوگ گمان رکہتی
ہین اور بہشت مین ہونا درختون اور میوون اور نہرون اور حور و غلمان کا بر سبیل حقیقت کے
ہی جیسا کہ دنیا مین یہہ چیزین موجود ہین نہ خیالی اور تصور کے قبیل ہین اور جہنم مین حقیقت
کی آگ جلانی والی ہو کے بلکہ دنیا کی آگ کو تیزی اور شدت مین اوس سے کچہہ نسبت نہین ہے
اور تاویلین حکیمونکی بہشت کی ساتہہ راحت کی اور جہنم کے ساتہہ رنج و الم کی محض بیہودہ
ہی اور کفر صریح ہی اور یہی اعتقاد لانا چاہئے کہ بہشت اور دوزخ اب بالفعل مخلوق
ہو چکی ہین اور موجود ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی اون دونونکو شب معراج
ملاحظہ فرمایا اور ائمہ معصومین علیہم السلام نے فرمایا کہ جو شخص انکی مخلوق ہونیکا انکار کری
وہ ہمارے دین سے خارج ہی اور ہم اوس سے بیزار ہین ابن بابویہ نے کتاب صفات الشیعہ مین روایت کی ہی کہ ہمارے شیعون
سے نہین ہے وہ شخص جو کہ چار چیزون سے ایک کا بہی انکار کری معراج رسول اور
سوال قبر اور خلق بہشت اور دوزخ اور شفاعت اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی مروی
ہی کہ جو شخص اقرار کری ساتہہ رجعت کی اور متعہ کی اور حج تمتع کی اور ایمان لاوی ساتہہ معراج
اور سوال قبر اور حوض اور شفاعت اور خلق بہشت اور جہنم اور صراط اور میزان اور بعث
اور نشور اور جزا اور حساب کے وہ مومن ہی بحق اور ہمارے شیعون سے ہی اور ابن
بابویہ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ اعتقاد ہمارا بہشت اور دوزخ مین یہہ ہی کہ دونو موجود ہین
اور رسول خدا داخل بہشت ہوئی اور جہنم کو دیکہا شب معراج مین اور کوئی شخص نہین جاتا
دنیا سی جبتک کہ مقام اپنا بہشت یا دوزخ مین نہ دیکہی اور جو مومن دنیا سی جاتا ہی تو دنیا کو
اوسکی سامنی زینت دیتی ہین اور مقام اور درجہ اوسکا جو آخرت مین ہی بہی اوسکو دکہاتی ہین
اور اختیار دیتی ہین اوسکو کہ چاہی دنیا مین رہی اور چاہی اختیار کری اپنی منزلت اور مقام
آخروی پس وہ اختیار کرتا ہی نعمت و مقام آخروی کو [illegible] اوسکی روح کو قبض کرتی
ہین اور لیکن جنت حضرت آدم کی پس وہ ایک باغ ہی باغون دنیا سے کہ آفتاب بہی اوسکی طالع و غروب کرتا ہی

اور وہ جنت خلد نہین ہے اور اگر جنت خلد ہوتا تو اوس سے حضرت آدمؑ باہر نہ آتے اور ابن
بابویہ نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ اور کتاب امالی مین عبد اللہ بن علی سے روایت کی
ہے کہ اونسے کہا کہ مین مصر مین گیا خدمت بلال موذن رسول خداؐ کے اور پوچھا مینے
اون سے وصف بہشت کو کہا اونہون ذکر سنا ہے مینے رسول خداؐ سے کہ دیوارین بہشت کی
بنائی گئین ہین ایک ایک اینٹ سونے اور چاندی اور یاقوت سے اور گارا اوسکا مشک
خالص ہے اور کنگوری اوسکی یاقوت سبز اور سرخ اور زرد سے ہین عرض کی مینے
کہ دروازی اوسکے کس چیز کے ہین فرمایا دروازے اوسکے طرح طرح کے ہین دروازہ
باب الرحمۃ کا یاقوت سرخ سے ہے عرض کی مینے حلقے اوسکی کیسے ہین ارشاد فرمایا
کہ باب الصبر چھوٹا دروازہ ہے یاقوت سرخ سے اور وہ دروازہ ایک لنگہ ہے یعنی ایک پلہ
ہے اوسمین حلقہ نہین ہے اور باب الشکر یاقوت سفید سے ہے اور اوس دروازے کے
دو پٹ ہین اور درمیان مین ان دو پٹون کے پانسو برس کے راہ ہے اور وہ دروازہ
خروش اور نالہ کرتا ہے اور بارگاہ خدا مین عرض کرتا ہے کہ خداوندا جو میرے اہل ہین انکو مجھ سے داخل کر عرض کیا
مینے آیا دروازہ بولتا ہے ارشاد فرمایا ہان خداوند صاحب جلال و اکرام اوسکو گویا کرتا ہے اور لیکن باب البلا
وہ یاقوت زرد سے ہے اور ایک پٹ ہے اور اوس در سے داخل ہونے والے بہت کم ہین اور لیکن بہت بڑا دروازہ
… اوس سے داخل ہوتے ہین وہ بندگان شائستہ خدا کے صاحب زہد اور ورع ہین اور رغبت کرنے والے ہین طرف خدا کے اور اوسکے
ذات سے محبت رکھنے والے ہین اور جب داخل بہشت ہووین تو کشتیون پر بیٹھینگے اور سیر کرینگے بیچ دو نہر آب … کے
اور کشتیان اوس نہر مین یاقوت کی ہین اور جس چیز سے کہ اون کشتیون کو کھیتے ہین وہ موتی کا ہے اور اوس کشتی
مین فرشتے ہائے نور ہین کہ پوشاک بہت سبز پہنے ہین عرض کی مینے آیا وہ پوشاک نور سبز سے ہے فرمایا پوشاک
سبز ہے اور اوسمین نور ہے نور قدرت خدا سے اور … دو طرف اوس نہر کے سیر کرتے ہین … اوس
نہر کا کیا نام ہے فرمایا جنت الماویٰ عرض کی مینے آیا اس بہشت مین اور بہشت دوسری ہے فرمایا ہان جنت عدن …
درمیان مین بہشتون کی ہے حائط اوسکا یاقوت سرخ ہے اور سنگریزی اوسکی موتی ہین عرض کی مینے کیا اور بھی
بہشت ہے فرمایا ہان جنت الفردوس حائط اوسکا نور ہے اور دریچہ اوسکی نور پروردگار عالمیان سے اور حضرت علیؑ فرمایا
کہ بہشت مین خیرات حسان ہین یعنی خوش خلق اور خوبرو اور بعضون نے ذکر کیا ہے کہ زنان دنیا ہین اور …
اور روایت کی ہے کہ عورتین اہل بہشت کی یعنی حورین ایک دوسرے کا ہاتھ مین ہاتھ لیے خوش الحانی سے

کرتی ہین ہنسے ساتھ بیچ اوس آوازون سے کہ خلایق نے ویسی کبھی نہ سنی ہوگی اور کہتی ہین کہ ہم ہین
راضیات کہ غصہ نہین ہے ہمکو ہم ہین اقامت کرنے والیان کہ ہرگز حرکت نکرینگے ہم ہین خیرات
حسان دوست ہین اپنے شوہران کرام کی جب حورین یہ باتین کہینگی عورتین دنیا کی
جواب مین انکے کہینگی ہم ہین نماز پڑھنے والیان اور تمنے نماز نہین پڑھی ہم ہین روزہ دار
والیان اور تمنے روزہ نہین رکھا اور ہم ہین کہ وضو کیا ہے اور وضو نہین کیا تمنے اور ہم ہین
کہ صدقہ دیا ہے اور تمنے نہین دیا پس عورتین دنیا کی ان پر غالب ہونگی اور بعضے روایتون
مین وارد ہے کہ راوی نے پوچھا کہ مین چاہتا ہون سوال کرون بعضی چیزون سے مگر شرم
مانع ہوتی ہے اوسمین حضرت نے فرمایا سوال کر اونسے عرض کیا کہ آیا بہشت مین قسم غنا اور
راگ سے بھی کوئی چیز ہوگی حضرتؑ نے فرمایا بتحقیق کہ بیچ بہشت کے ایک درخت ہے حق
تعالی حکم کرتا ہے ہواؤن بہشت کو کہ اوسپر چلین پس اوس درخت سے کتنے آوازین ایسے
ظاہر ہونگی کہ کبھی کسینے خلایق سے اوس خوش اطوار … ہونگی پس حضرت
نے فرمایا کہ یہہ عوض ہے واسطے اوس شخص کے کہ جسنے دنیا مین خوف الہی سے سننا
غنا اور راگ کا ترک کیا تھا اور بیچ روایت معتبر کے وارد ہے کہ طوبے ایک درخت ہے
بہشت مین کہ جڑ اوسکی بیچ گھر جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ہے اور بیچ گھر ہر شیعہ کے شیعیان
آنحضرت سے ایک شاخ اوس کی شاخون سے ہے اور ہر یہ اوسکا ایک گروہ کو سایہ کریگا
اور بیچ دوسری روایت کے ہے کہ کوئی مومن نہین ہے مگر یہہ کہ واسطے اوس کے بیچ بہشت
کے بہشتین کہ اوسمین نہرین ہین شراب سے اور پانی سے اور دودھ سے اور شہد سے
اخوند علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ احادیث معتبرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بہشت کثافت اول
غایط سے بری ہین اور بطریق عرق خوشبو کے انکی بدن سے نکل جاتی ہے اور عورتین
انکی حیض و نفاس و استحاضہ سے بری ہونگی اور مراد ازواج مطہرہ سے یہی ہے اور اسیطرح
شراب دنیا کا نشہ اور درد سر اور قے اور تلخی رکھتا ہے اور شراب آخرت اس سے بری ہے
اور عقل اور ہوش انکی زایل نہین ہوتی اور کلام لغو اور فحش ان سے صادر نہین ہوتا
… اور لذت شراب دو چند سہ چند حاصل ہوگا اور منقول ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر …
کہ اہل جنت بہشت مین بیٹھے ہونگے کہ ناگاہ دیکھینگے ایک روشنی مثل آفتاب کے کہ اوس

سے روشن ہو جاینگے تمام بہشت پس عرض کرینگے اہل جنت کہ ای پروردگار فرمایا تہا
تو نے قرآن مجید میں ولا یرون فیہا شمسا ولا زمہریرا یعنے نہ دیکھینگے بیچ اوسکے
بہشت کے آفتاب کو اور نہ زمہریر یعنے سردی کو پس پہنچیگی جناب حقسبحانہ تعالی طرف اوسکے
جبرئیل کہ خبر دیوین اہل جنت کو کہ نہیں ہے یہہ روشنی آفتاب کی بلکہ جناب امیر المؤمنین علی بن
ابیطالب اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہما نے اسوقت تبسم فرمایا ہے اور یہہ
نور اونکے دندان مبارک سے ظاہر ہوا ہے اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے
کہ حضرت رسول نے شب معراج بہشت میں تشریف لیگئے تو ملاحظہ فرمایا کہ کچہہ فرشتے عمارت بناتے
ہیں کہ ایک خشت اوسکی سونے کی ہے اور ایک چاندی کی اور کبھی اوس عمارت بنانے سے
ٹھہر جاتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے پوچھا کہ کیا سبب ہے ٹھہر جانیکا عرض کی اونہوں
نے کہ انتظار خرچ میں ٹھہر جاتے ہیں آپ نے پوچھا کہ خرچ تمہارا کیا ہے عرض کیا کہ کہنا مومن کا
کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر جسوقت مومن پڑھتا ہے ان کلمات
کو تو ہم بناتے ہیں اور جب وہ ٹھہر جاتا ہے تو ہم بھی ٹھہر جاتے ہیں انتہی چونکہ اختصار مناسب مقام
ہے اور یہہ رسالہ گنجائش طول کے نہیں رکھتا لہذا اسیقدر پر اکتفا ہوا اور اگر اوصاف بہشت
کو طول و بسط سے لکھی تو کتاب طولانی ہوا اسکی واسطے ہو جاتی اما صفات دوزخ پس
وہ بھی مختصر بیان کرتا ہوں اعاذنا اللہ وسائر المؤمنین منہا بمحمد وآلہ الطاہرین
جانو کہ خداتعالی فرماتا ہے کہ بچو تم اوس آگ سے کہ بھڑکانے والی اوسکی آدمی اور پتھر ہیں
یعنے آدمی اور پتھر بجای لکڑیوں اوسکے ہیں اور باعث بھڑکنے اور افروختہ ہونے اوسکے
ہونگے بعضوں نے لکھا ہے کہ مراد پتھر سے سنگ کبریت ہے اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ مراد بت
ہیں ساتھ بت پرستوں کی جہنم میں لیجاینگے اور فرمایا حقتعالی نے کہ جو کہ مرتد ہووین سے دین
یعنے پھر جاوی دین سے اور مرے وہ کافر ہو جاتا ہے اور اعمال اوسکے باطل ہو جاتے ہیں
اور اصحاب جہنم سے ہوتا ہے اور جہنم میں ہمیشہ رہیگا اور فرمایا ہے حقتعالی نے کہ جو مال یتیم کا
ناحق بظلم نہیں کہاتا مگر آگ کو اپنے شکم میں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ایک گروہ قیامت میں اپنی قبروں سے اوٹھینگے
کہ آگ منہ سے اونکے شعلہ ور ہوگی پس عرض کی حاضرین نے یا رسول اللہ یہہ کون ہونگے

ارشاد فرمایا کہ کہانیوالی مال یتیم کے اور حقتعالی نے فرمایا ہے کہ جو مومن کو عمداً قتل کرے
پس جزا اوسکی جہنم ہے درحالیکہ ہمیشہ اوسمیں رہیگا اور فرمایا ہے کہ منافقین تحقیق کہ طبقہ پائین
جہنم میں ہونگے اور فرمایا کہ جو کافر ہوئے ہیں اگر یہہ مالک ہوں جمیع اوس چیز کی کہ زمین پر ہے
اور روز قیامت عوض میں اپنی رفع عذاب کے دیں تو بھی قبول نہوگا اور واسطے اونکے ہے
عذاب دردناک اور یہہ چاہیں کہ کسیطرح آگ سے باہر جاویں نجا سکینگے اور اونکی واسطے
ہمیشہ عذاب ہے اور اونکی لئے شراب ہے آب جوشیدہ جہنم سے اور فرمایا حقتعالی نے کہ جو جمع
کرتے ہیں سونے اور چاندی کو اور راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے یعنے خمس و زکوۃ نہیں دیتے
پس بشارت دی ای محمد اونکو عذاب دردناک سے جسدن کہ سرخ کرینگے اوس سونے اور چاندی
کو آتش جہنم سے پس داغ کرینگے پیشانی اور پہلوؤں اور پشت اونکی اوس سے پس کہینگے اونسے کہ یہہ
ہے وہ سونا چاندی کہ جمع کیا تہا تمنے پس چکہو تم مزا اوسکا اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ جہنم کی سات دروازے ہیں یعنے طبقے نیچے اوپر اور ایک ہاتھ کو دوسرے
پر رکہا اور فرمایا کہ اسیطرح نیچے اوپر ہیں اور سب سے نیچے جہنم ہے اور اوسکے اوپر لظی اور اوسکے
بالا حطمہ اور اوسکے سقر اور اوپر اوسکے جحیم اور اوپر اوسکے سعیر اور اوسکے اوپر ہاویہ اور
بعضے یہہ کہتے ہیں کہ بائین ترتیب سے ہاویہ ہے اور بالاتر سب سے جہنم ہے اور بعض کہتے ہیں
کہ دوزخکے سات درجے ہیں نیچے اوپر اور اوپر کا اہل توحید کی جگہہ ہے کہ بقدر اعمال جدا اپنے کے
معذب ہوتے ہیں پہر باہر لاتے ہیں اور درجہ دوسرا اہل یہود کا ہے اور تیسرا اہل نصاری کی اور چوتھا
جای صابئوں کے ہے یعنے وہ کفار کہ باطن میں ستارہ پرستی کرتے تھے اور پانچواں جگہہ
مجوس کی ہے اور چھٹا مقام مشرکین عرب اور ساتواں کہ سب سے نیچی ہے جگہہ منافقین
کے ہے اور حقتعالی نے فرمایا ہے کہ جو گروہ کافر ہوئے اور اوسنے لوگوں کو منع
کیا راہ خدا سے زیادہ کیا ہمنے اونپر عذاب بالای عذاب بسبب اوس کے کہ فساد
کیا اونہوں نے اور پہر فرمایا ہے کہ مہیا کیا ہے ہمنے واسطے ظالموں کے اوس آگ کو
کہ جسکے سرادق یعنے سراپردہ نے اونکو احاطہ کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ سرادق
دیوار آتش ہے یا دہواں اور لو کا آگ کا ہے کہ پیش از دخول جہنم اونکو پہنچتا ہے
یا کنایہ ہے احاطہ آتش سے اور اگر یہہ فریاد کرینگے شدت پیاس اور حرارت سے یعنے

تواونکو پانی بلاوین مس گداختہ یعنے تابناکہ آگ کی گرمی سے مثل آب ہو یا دردرت
یا میل یا پیپ اور خون کہ صورتو نکو اسکے بریان کرے بد شراب ہے محل واسطے اون
اور فرمایا ہے کہ جو کہ کافر ہوئی اون کے واسطے جامہائے آتشین قطع کئے گئے ہین
بعضون نے کہا ہے کہ اونکی واسطے پوشاک مس گداختہ سے ہے کہ سرخ ہے مانند آتش
کے اور گراتی ہین اونکی سر پر پانی جوشان کہ گداختہ ہوتا ہے بسبب اوسکی جو کچھ کہ اونکی شکم
مین ہی اور گداختہ ہوتا ہے پوست اونکا اور اون کے واسطے گرز آہنی ہین اور جب یہہ چاہتے
ہین کہ باہر آوین آگ سے بسبب رک جانے سانس کے تو اونکو پھر اپنی جگہہ پہنچا دیتے ہین
اور کہتے ہین انکو کہ چکھو تم عذاب آتش سوزندہ کو اور رسولخدا صلعم سے روایت ہی کہ جو
گرز سر پر اون کے مارتے ہین کہ اگر ایک گرز انہین سے زمین پر لائین اور جن و انس
چاہین کہ اوسے زمین سے اوٹھائین نہ اوٹھا سکین اور مروی ہی کہ اونکو آتش
شعلہ کی ساتھہ اوٹھا کر اوپر پھینکے جب یہہ بالای طبقات جہنم پہونچین تو گرز سر پر مارین کہ
ستر برس کی راہ نیچے جاوین اور ایک ساعت قرار نہ پائین حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہی کہ یہہ آیات شان مین بنی امیہ کی وارد ہین کہ آگ انکو احاطہ کرے
جسطرح سے لباس آدمی کو احاطہ کرے پس لب پائین انکا اسقدر لٹکیگا کہ ناف تک پہونچے
گا اور لب بالا اونکا میان سر تک اور جب چاہین کہ اوپر آئین تو گرزہای آہن انکی سر پر
مارینگے کہ پھر قعر جہنم مین جا اوتر جائین اور پھر اوس جناب سے منقول ہی کہ جہنم کے سات
در ہین ایک در مین فرعون اور ہامان اور قارون کہ کنایہ ابو بکر اور عمر اور عثمان سے ہی
داخل ہون اور ایک در مخصوص واسطے بنی امیہ کے ہی اور ایک در باب لظی اور ایک در
سقر اور ایک در باب ہاویہ ہے جو اوس سے داخل ہو ستر برس تک جہنم مین نیچے جاتا ہے
پس جہنم جوش مارتا ہی اور اونکو طبقہ بالا پر پھینکدیتا ہے پھر یہہ اوسیطرح نیچے جاتے
ہین ابدا اونکا حال مدام یہی ہے اور ایک در ہی کہ اوس در سے ہمارے دشمن اور ہمسے
جنگ کرنیوالی اور جس نے ہمارے نصرت و یاری نہ کی داخل جہنم ہوتی ہین اور یہہ در
سب سے بڑا اور گرمی اور شدت اسکی زیادہ سب سے ہی اور دوسری حدیث مین وارد ہے
کہ فلق ایک کنوان ہے جہنم مین کہ اہل جہنم اوسکی شدت حرارت سے خدا سے پناہ مانگتے

اوس نے خدا سے چاہا کہ ایک سانس کھینچے پس جو سانس کھینچا سب اہل جہنم کو جلا یا یعنے ایک ہوا اوسکی نکلے
کہ سب جلگئی اور اوس کنوین مین ایک صندوق آتشین ہی کہ اوس کنوین کے لوگ خدا سے پناہ مانگتے ہیں
گرمی اور حرارت سے اوس صندوق کے اور وہ ایک تابوت ہی کہ اوسمین چھہ شخص امم سابقہ سے
ہین اور چھہ شخص اس امت سے سابقین اونمین پسر آدم ہی کہ اپنے بھائی کو قتل کیا اور نبی اور
نمرود کہ ابراہیم ع کو اوس نے آگ مین ڈالا اور فرعون اور سامری کہ گوسالہ پرست
تھا اور وہ شخص کہ یہود کے تئین بعد اونکی پیغمبر کے گمراہ کیا اور وہ شخص کہ نصاری
کو بعد اونکے پیغمبر کے ضلالت اور گمراہی مین ڈالا لیکن چھہ شخص اس امت کے ابو بکر و عمر و عثمان و معاویہ
اور سردار خوارج نہروان اور ابن ملجم اللھم العنھم لعنا وبیلا و عذبھم عذابا الیما شیخ مفید
علیہ الرحمۃ نے کتاب اختصاص مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت
امیر المؤمنین علیہ السلام نی فرمایا کہ ایکدن باہر گیا مین طرف پشت کوفہ کی اور قنبر ہمراہ
حضرت کے تھا کہ ناگاہ ظاہر ہوا ابلیس لعین حضرت نی فرمایا کہ کیا بڑا پیر سال ہی تو اوسنے
عرض کی کہ کسواسطے آپ مجکو برا کہتے ہین ای امیر المؤمنین علیہ السلام قسم خدا کی مین
تمسے ایک نقل اپنی بیان کرتا ہون تحقیق کہ جب حقتعالی نے مجکو بسبب خطا میرے کے
آسمان سے زمین پر بھیجا پس جب مین چوتھے آسمان پر پہونچا تو مینے درگاہ الہی مین
عرض کی کہ خداوندا مجکو گمان ہے کہ تونے مجسے زیادہ شقی اور برا کسی شخص کو پیدا
کیا ہوگا پس حقتعالی کیجانب سے ندا آئی کہ مینے لوگونکو خلق کیا ہے کہ وہ تجسے بھی زیادہ
شقی ہین جا تو مالک جہنم کے پاس تا کہ وہ تجکو ان لوگون کے صورت اور جگہہ اونکو رہنے
کی تجکو دکھلائے پس مین بحکم جناب الہی مالک دوزخ کے پاس گیا اور اوسے کہا کہ خدا نی
تجکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے مجھ کو کہ جا تو مالک جہنم کے پاس تا کہ دکھلاوے وہ تجکو اون
ملعونون کی صورت کہ جو تجسے زیادہ شقی ہین جب مالک نے یہہ سنا تو مجکو جہنم کیطرف لیگیا
اور سر پوش جہنم کا اوٹھایا پس ایک آگ سیاہ اوسمین سے نکلی کہ گمان ہوا مجکو
کہ یہہ آگ میرے تئین اور مالک کو لیلیویگی پس مالک نی اوس آگ سے کہا کہ ٹھہر جا
پس اوسکے کہنے سے وہ آگ ٹھہری پس میرے تئین وہ دوسرے طبقہ مین لیگیا اوسمین
آگ زیادہ سیاہ و گرم پہلی آگ سے باہر آئی پس جب مالک نے اوس آگ سے کہا کہ

ٹھہر جاتو پھر ٹھہر گئے اسیطرح سے جس طبقہ مین وہ لیجاتا تھا پچھلے طبقہ سے زیادہ اوسکی آگ گرم
وسیاہ ہوتی تھی یہانتک کہ ساتوین طبقہ مین لیگیا دیکھا مینے کہ اوس طبقی سے ایک ایسی
آگ باہر آئی کہ مجھکو گمان ہوا کہ یہہ آگ مجھکو اور مالک کو اور تمام عالم کو جلا دیگی پس مینے اپنے
آنکھین بند کرلین اور مالک سے کہا کہ اس آگ کو کہہ کہ ٹھہر جائے اور سرد ہو جائے اور نہین تو
مین مر جاؤنگا مالک نے کہا کہ تو قیامت کے دن تک نہ مریگا پس اوس طبقہ مین دو آدمیونکے
صورت دیکھی کہ گردنونمین اونکی آگ کی زنجیر ہے اور اونکو اوپر لٹکا دیا ہے اور اونکی سر پر
بہت سے لوگ کھڑے ہین اور اونکی ہاتھونمین گرز ہین اور ان دونون کے سر پر مارتے
ہین مینے مالک سے کہا یہہ دونون کون ہین مالک نے کہا کہ تونے نہین پڑھا وہ جو
کہ عرش پر لکھا ہے اور مین پڑھ چکا تھا کہ حقتعالی نے عرش پر لکھا تھا دو ہزار برس
پہلے دنیا کے پیدا کرنے سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی و نصرتہ بعلی یعنی
نہین ہے کوئی معبود برحق سوای خدایتعالی کے اور محمد پیغمبر برحق خدا کے ہین تائید کی
مینے اون کی اور نصرت کی اونکے ساتھ علی کے پس مالک نے کہا یہہ دونو شخص ان کے
دشمنون مین سے ہین اور انپر ستم کرنیوالون مین سے ہین یعنے ابوبکر اور عمر اور سید بن
بن طاؤس علیہ الرحمہ نے کتاب زہد النبی مین روایت کی ہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا کہ تحقیق
کہ جہنم وعدہ گاہ یعنے جگہ وعدہ سب ان لوگونکی ہے اور اسکے واسطے سات دروازے
ہین واسطے ہر دروازے کے اونمین سے حصہ ہے مقرر کافرون اور گنہگارون سے
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ بہت گریان ہوئے اور اصحاب آنحضرت کے بھی حضرت کو
گریان دیکھکے رونے لگے اور نجانتے تھے کہ سبب گریان ہونیکا کیا ہے سلمان رضی اللہ
عنہ نے جب یہہ حال مشاہدہ کیا تو گئے در دولت پہ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا
کے تاکہ آنحضرت کو پاس جناب رسولخدا کے لیے آوین اور غم اوس جناب کا دیکھکر گئے
جناب سیدہ کی دور ہو جاوے جب حاضر ہوئے دولت سرا پہ تو دیکھا سلمان نے کہ وہ
معصومہ خیر جو کی آٹا کرتی ہین اور فرماتی جاتی ہین وما عند اللہ خیر و ابقی یعنے
جو کچھ پاس خدا کے ہے بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے پس سلام کیا مینے اور حال
گریہ وزاری جناب رسولخدا کا نقل کیا وہ معصومہ اوٹھین اور ایک چادر پہنی

لپیٹا کہ بارہ جگہہ سے وہ چادر لیف خرما سے سی ہوئی تھی سلمان اوس چادر کو دیکھکر رونے لگے
اور کہتے تھے واحزناہ قیصر بادشاہ روم اور کسری بادشاہ عجم سندس اور حریر پہنین اور بیٹی جناب
رسول خدا کی کہ سارے زنان سے اشرف ہین ایسی چادر اوڑہین جب وہ معصومہ خدمت
پدر بزرگوار مین آئین عرض کی کہ یا رسول اللہ سلمان تعجب کرتا ہے لباس میرے سے حالانکہ
قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے آپکو براستی خلق پر بھیجا ہے کہ پانچ برس سے نہین ہے واسطے میرے
اور علی کے گھر ایک پوست گوسفند کہ اوسپر دن کو اونٹ چارا اون کو اوسپر گھاس کھاتا ہے اور رات کو ہم
اوسے بچھاتے ہین اور تکیہ ہمارا چمڑے کا ہے کہ لیف خرما اوسمین بھرا ہے یہ سنکر فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے سلمان یہ دختر میری درمیان ایسی گروہ کے ہوگی کہ سب سے
پہلے داخل بہشت ہونگے پس عرض کی جناب سیدہ نے کہ اے پدر بزرگوار سبب آپکے غمگین ہونے
کا کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ای نور دیدہ یہ دو آیتین جبرئیل امین لائے ہین جب اون دونون
آیتون کو اوس معصومہ نے سنا منہ کے بھل گر پڑین اور فرماتی تھین واے ہے جو داخل جہنم کر
ہو پھر سلمان نے کہا کہ کاش مین گوسفند ہوتا اور گوشت میرا کھاتے اور ذکر جہنم کا نہ سنتا مین پھر ابوذر
نے کہا کاش مین شکم مادر سے متولد نہوا ہوتا اور یاد جہنم کی نہ سنتا عمار نے کہا اور کیا مرغ ہوتا مین
اور بیچ بیابانون کے پرواز کرتا اور اوپر میرے حساب اور عذاب نہوتا اور نام جہنم کا نہ سنتا پس جناب
امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ کاش درندے گوشت میرا کھا جاتے اور شکم مادر سے پیدا نہوتا تو نام
جہنم کا نہ سنتا یہ فرما کر ہاتھ اوپر سر کے رکھکے رونا شروع کیا اور فرماتے جاتے تھے افسوس درازی سفر
اور کمی توشہ سے ہاے یہ ایسا سفر ہے کہ آگ مین ڈالے جاوینگے اور ساتھ قلابون آتش کے گوشت اونکے
کاٹے جاوینگے کتنے ایک بیمار ہین کہ کوئی اونکی عیادت کو نہین آتا اور کتنے ایک زخمی ہین کہ کوئی دوا اونکے
زخمون کی نہین کرتا اور کتنے ایک قیدی ہین کہ کوئی کوشش اونکی رہائی کی نہین کرتا آگ سے کھاتے
ہین اور آگ سے پیتے ہین اور بیچ طبقات جہنم کے پھرتے ہین جو لوگ کہ روئی اور کتان پہنتے تھے وہ
کپڑے آتش کے پہنتے ہین اور بعد اسکے کہ معانقہ ساتھ عورتون کے کرتے تھے ساتھ شیاطین
کے مقرن ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ زہد حضرت یحیی کا اس
درجہ تھا کہ بیچ بیت المقدس کے آئے اور نظر کی طرف عابدونکے کہ پیراہن کمل کے اور ٹوپیان پشم کی پہنے ہوے
ہین اور گردنونمین طوق اکثر ستونونسے مسجد کے باندھی تھین یہ حال دیکھکر آزردہ جناب پاس اپنی مادر کے گئے اور کہا کہ ایک پیراہن

ایک ٹوپی پشم کی بناؤ کہ مین بیت المقدس مین جاکر ساتھہ عابدون کے بندگی خداکی کرون اونہون
نے فرمایا کہ اتنا صبر کرو کہ باپ تمھارے پیغمبر خدا آلین اور اونسے مشورہ کرلون جب حضرت
زکریا آئی اور اپنی فرزند یحیی کے سوال سے آگاہ ہوئی فرمایا کہ ای فرزند کیا چیز تمہین باعث ہوئی
ہے کہ یہہ ارادہ کیا ہے اور تم ابھی لڑکے ہو عرض کے حضرت یحیی نے کہ ای پدر بزرگوار
نہین دیکھا تمنے مجہسے چھوٹے لڑکونکو کہ نہ چھوڑا اونہین موت نے یہہ سنکر متنبہ ہوئی حضرت
زکریا ع اور فرمایا اونکی ماںسے کہ موافق انکی خواہش کے عمل مین لاؤ مادر یحیی نے ٹوپی پشم
کے اور پیراہن کمل کا اونکے واسطے بنایا وہ جناب پہن کر گئے بیت المقدس مین اور ساتھہ
عابدون کے بندگی الہی مین مشغول ہوئے یہانتک کہ اوس کمل کے پیراہن نے بدن
اوس جناب کا کھالیا ایک روز نظر کے اپنی بدن پر دیکھا کہ بہت لاغر اور نحیف ہوگیا ہے
بمجرد دیکھنے اس حال کے رقت اوس جناب پر طاری ہوئی اور اپنی حال کو دیکھکر بہت
روئے خطاب جناب رب العزت کا پہونچا کہ ای یحیی ع آیا روتی ہو اس واسطے کہ بدن تمھارا
گھل گیا ہے قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ اگر ایک بار نظر کرو تم طرف جہنم کے تو ہر آئینہ عوض
ٹاٹ کی کپڑے لوہی کے پہنو گے یہہ سنکر روئی وہ حضرت یہانتک کہ کثرت اور شدت گریہ سے
رخسار اوس جناب کے زخمی ہوگئے تھے بحدیکہ دندان مبارک اوپر سے رخسارون کے نظر آتے
تھے جب مادر گرامی اونکی اور حضرت زکریا اس حال سے مطلع ہوئے روتے ہوئے اپنی
فرزند کی پاس آئی اور تمام عابد بنی اسرائیل کے گرد حضرت یحیی کے جمع ہوئے اور جب دیکھا
اونکو کہ روئی مبارک انکا اسقدر مجروح اور گھل گیا ہے فرمایا کہ مجھو اسکے مطلق اطلاع نہین
ہے حضرت زکریا نے فرمایا کہ اے فرزند یہہ حال اپنا کس لئے بنایا ہے میننے جناب باری
سے ایک فرزند طلب کیا تھا کہ باعث میرے سرور اور خوشی کا ہو عرض کے حضرت یحیی
نے کہا ای پدر بزرگوار نہین فرمایا ہے آپنے کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ایک راہ ہے
کہ نہین گذریگا کوئی اوس راہ سے مگر وہ لوگ کہ خوف خدا سے بہت روئی ہون فرمایا
حضرت زکریا ع نے کہ ای فرزند سچ کہتے ہو تم یون نہین کہا تھا مینے کوشش اور سعی کرو تم
بیچ عبادت اور طاعت الہی کے سوا اسکے اور کچھ حکم تمہارے واسطے نہین ہے مادر یحیی
نے فرمایا کہ ای فرزند رخصت دیتے ہو تم کہ دو ٹکڑے نمدے کی تمہارے دونو رخسارون پر رکھون تاکہ

دندان تمہارے پوشیدہ ہون اور پانی تمہاری آنکھونکا اوسمین جذب ہو عرض کی حضرت
یحیی ع نے کہ آپ کو اختیار ہے پس اونہون نے دو ٹکڑے نمدی کے بنائی اور اونکی موتھہ
پر رکھے اور آستین اونکی نچوڑی اشکون سے اسقدر تر ہوگئے تھے کہ پانی بہتا تھا حضرت
زکریا ع یہہ حال مشاہدہ فرماکر بہت روئے اور موتھہ طرف آسمان کے کیا اور کہا کہ خداوندا یہہ
فرزند میرا ہے اور روشنی میری آنکھون کے ہے اور تو سب رحم کرنیوالون سے بڑا رحیم ہے
پس جب حضرت زکریا ع چاہتے تھے کہ بنی اسرائیل کو وعظ و نصیحت کرین تو داہنے اور بائین
طرف دیکھہ لیتے تھے اگر حضرت یحیی ع موجود ہوتے تھے تو نام بہشت اور دوزخ کا نہ لیتے
تھے ایکدن حضرت یحیی حاضر نہ تھے اور وعظ شروع کیا قضا ہی کار حضرت یحیی ع آگئے اس
ہئیت سے کہ سر اپنا ایک عبا سے لپیٹے ہوئی اور درمیان مین آدمیون کے بیٹھہ گئے
اور حضرت زکریا نے اونکو نہ دیکھا اور وعظ مین فرمایا کہ حبیب میرے جبرئیل ع نے خبر دی ہے
مجھو کہ حقتعالی فرماتا ہی کہ درمیان جہنم کے ایک پہاڑ ہے کہ نام اوسکا سکران ہے اور بیچ
اوس پہاڑ کے ایک میدان ہی کہ اوسکو غضبان کہتے ہین اسواسطے کہ غضب الہی سے
بھرا ہی اور اس میدان مین ایک کنوان ہے کہ سو برس کے راہ اوسکا عمق ہے اور اندر
اوسکی تابوت آگ کے ہین اور اون تابوتون مین صندوق اور کپڑے اور طوق اور زنجیر آگ
کی ہین بمجرد سنتے اس کلام کے حضرت یحیی ع نے سر اوٹھایا اور فریاد واغفلتاہ کی بلند کی
اور اوٹھکر متوجہ بیابان کے ہوئے پس حضرت زکریا ع مجلس سے اوٹھے اور حضرت یحیی
کی ماںکی پاس گئی اور فرمایا کہ اپنے فرزند کو بلاؤ ڈرتا ہون مین کہ اونہین نہ پاؤ تم مگر بعد
مرگ کے وہ غمدیدہ واسطے ڈھونڈ فرزند کے نکلین ایک جماعت بنی اسرائیل نے پوچھا
کہ تم کہان جاتی ہو فرمایا کہ یحیی کو ڈھونڈھتی ہون کہ نام آتش جہنم کا سنکر طرف صحرا کی
چلا گیا ہے ناگاہ ایک چرواہا ملا اور اوس سے سراغ حضرت یحیی ع کا پوچھا کہا اوسنے
فلانی جگہہ چھوڑا ہے میننے اور حال اونکا یہہ ہے کہ شدت گریہ سے آنسو اونکی زیر قدم
سے تجاوز کر گئے ہین اور سر طرف آسمان کے بلند ہے اور کہتے ہین کہ قسم ہو عزت اور
بزرگی تیری کی ای مولا میرے کہ آب سرد نہ پیونگا مین جب تک مقام اور مرتبہ اپنا نزد
تیرے نہ دیکھہ لون مین پس ماں اونکی گئین اور سر اونکا چھاتی سے لگایا اور اونکو قسم

دیکر گہرسے آئین اور کپڑے پنہائی اور مسرور کیا کہ اونہین کہلائی پس سو گئی وہ حضرت یہانتک
کہ وقت نماز کا ہوگیا عالم خواب مین ارشاد فرمایا جناب احدیت نے کہ ای یحیی گہر ہمسے چاہتے
ہو اور ہمسایہ ہمارا طلب کرتے ہو اور پہر اپنے گہر مین آرام کرتے ہو جسوقت یہہ آواز
کانمین پہونچی سوتی سے چونکی اور عرض کی کہ بار الہا میرے لغزش سے درگذر قسم
عزت اور بزرگی تیری کی کہ پہر سایہ نہ ڈہونڈونگا سوائی سایہ بیت المقدس کے پس
کمل کے پہنے اور چلے ماں اونکی نے چاہا کہ مانع ہون حضرت ذکریا نے فرمایا کہ انہین چہوڑ
دو کہ پردی انکے دلکی کہل گئے ہین اب عیش دنیا کی خواہش نہ کرینگے پس چلے گئے
حضرت یحیی ع اور بیت المقدس مین ساتھہ عابدون کی مشغول عبادت کی رہے یہانتک
کہ شہید ہوئی لیکن حال شفاعت پس جانتو کہ خلاف نہین ہے مسلمانون مین بلکہ ضرور
دین اسلام ہے کہ جناب رسولخدا اپنی امت کی بلکہ سب امتون کی شفاعت کرینگے اور
نہین ہے خلاف علمائے شیعہ مین بیچ اس بات کے کہ شفاعت واسطے رفع عذاب گنہگاران شیعہ کے
ہو اگرچہ اہل کبائر سے ہون اور شفاعت مخصوص حضرت رسولخدا ص سے نہین بلکہ حضرت
فاطمہ زہرا ع اور ائمہ ہدی باجازت اوس جناب کے شفاعت اپنی شیعونکی کرینگے اور
بہت حدیثون سے ظاہر ہوتا ہے کہ علما اور صلحای شیعہ بہی شفاعت کرینگے اور طریق
عامہ اور خاصہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذخیرہ کیا مینے شفاعت اپنی کو
تئین واسطے اہل کبائر کے اپنے امت سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے مروی
ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ تین شخص شفاعت کرینگے اور خدا اونکی شفاعت
قبول کریگا پیغمبر پہر علما پہر شہدا اور کتاب علل الشرایع مین اوس جناب سے روایت
کیا ہے کہ شیعہ ہمارے نور خدا سے مخلوق ہوئے ہین اور طرف اوسکی پہر جائینگے
پہر حضرت نے طرف شیعونکی خطاب فرمایا اور کہا کہ قسم خدا کی تم ہمسے ملحق ہوگے روز
قیامت مین اور ہم شفاعت کرینگے اور قبول ہوگی شفاعت ہماری اور قسم خدا کی
تم شفاعت کروگے اور قبول ہوگی شفاعت تمہاری اور کوئی شخص تم مین سے نہین ہے
مگر یہہ کہ بجانب چپ سے اوسکے آگ ظاہر ہوگی اور جانب راست سے اوسکے بہشت
ہوگا پس تم دوستون اپنے کو داخل بہشت کروگی اور دشمنون اپنے کو داخل جہنم

اور اوسی کتاب مین اوس حضرت سے روایت کیا ہی کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک عالم اور
ایک عابد کو تئین لاوینگے عابد سے خطاب ہوگا کہ جا تو بہشت مین اور عالم سے خطاب ہوگا کہ
کہڑا ہو اور شفاعت کر اون لوگونکی کہ ادب دیا تونے اونکو اور حدیث فرات ابن ابراہیم
مین کہ اوس نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے اور حدیث طولانی ہے
وارد ہی کہ جناب فاطمہ زہرا روز محشر کو چن لینگی اپنے شیعون کو جسطرح مرغ اچہے دانے کو
چن لیتا ہے بری سے پس جب شیعہ در بہشت پر پہونچینگے حقتعالی دل مین انکے ڈالیگا
کہ اپنے پس پشت نگاہ کرین پہر حقتعالی فرمائیگا کہ ای میرے دوستو تم پیچھے کیون دیکھتے ہو
حالانکہ فاطمہ اپنے حبیب کی بیٹی کو شفیع کیا مینے تمہارے باب مین شیعہ عرض کرینگی کہ
خداوندا ہم چاہتے ہین کہ اسدن قدر ہماری ظاہر ہووے پس ندا پہونچیگی کہ ای میرے
دوستو دیکہو تم جو شخص تمسے محبت رکہتا تہا دنیا مین واسطے محبت فاطمہ زہرا کے
یا جس شخص نے تمکو کہانا کہلایا ہو واسطے محبت فاطمہ کے یا تمہاری غیبت کو رد کیا ہے
واسطے محبت اوس جناب کے اوسکے دستگیری کرو اور بہشت مین داخل کرو پس حضرت نے
فرمایا کہ باقی نرہیگا اوس روز مگر شک کرنے والا یا کافر یا منافق پس وہ لوگ طبقات
جہنم مین داخل ہونگے اور ندا کرینگے چنانچہ حقتعالی نے فرمایا ہے فما لنا من شافعین ولا
صدیق حمیم یعنے نہین ہین واسطے ہمارے شفاعت کرنیوالے اور نہ دوست کہ دلسوزی
کرین ہم پر پہر کہینگے کہ کاش پہر آتی ہم دنیا مین پس ہوتی ہم مومنون سے پہر حضرت
نے فرمایا ہیہات ہیہات جو کہ وہ اوسوقت چاہینگی ہرگز نہوگا اللہم ارزقنا شفاعۃ
محمد و آلہ الاطہار جب تو احوال قیامت اور کیفیت حشر و نشر اور بہشت دوزخ سے
آگاہ ہوا تو اب چاہیے کہ بعضی مقدمات قیامت سے بہی آگاہ ہو اور وہ چیزین کہ قیامت سے پہلے ہونگی
اور یہی بعضی اون چیزون سے کہ از قبیل علامتون اور نشانیون قیامت سے ہین گے
مطلع ہو پس ان سب چیزون کو جدا جدا کئی فصلون مین بحول و قوۃ الہی بیان کرتا ہون

فصل پہلی بیچ بیان حکمت موت کے اور توبہ گناہون سے جاننا چاہیے کہ خدا
کے واسطے بندون کے موت مین بہت سی حکمتین ہین اونمین سے آزمایش مال جان باپ
ماں اقربا وغیرہ کے ہے یعنے خدا چاہتا ہے کہ ظاہر ہووے یہہ بات کہ قریب اور عزیز اس موت کے

اس مصیبت مین میری اطاعت اور یاد کسطرح سے کرتے ہین اور مجھے اس شخص کے مانند
پر ظالم جانتے ہین یا عادل اور اس مصیبت پر صبر کرتے ہین یا نہین کہ حقتعالی فرماتا ہے
تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کلشئ قدیر الذی خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم
ایکم احسن عملا یعنے صاحب برکت اور بزرگی ہی وہ خداوند عالم کہ اوس کے قبضہ قدرت
مین ہو سارا ملک جہان اور وہ ہر چیز پر قادر ہی جسنے پیدا کیا موت اور حیوۃ کو تاکہ ازمائش کرے
تمہین کہ کون شخص تم مین سے بہتر اور زیادہ عمل نیک کے اور اونمین سے ہو دشوار ہوتا
ایک دوسرے کا اقربا اور دوستون سے اسواسطے کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے
کوئی نمرتا تو تمام دنیا بلکہ مہینون اور برسون مین ملاقات تک بھی نوبت نہ آتی تو خبرگیری کسکی
ہو سکتے اور اونمین سی ہو تنگی مکانونکی اور وفا نکرنا زمین کا واسطے سب لوگونکا اسواسطے
کثرت اولاد ایک شخص کی مثلا حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خیال کے جاوی کہ اگر یہ
نہوتا تو ہزارون بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتی اور اگر حمل ساقط نہوتی اور کوئی لڑکا اون مین سے
دنیا مین پیدا ہوتے ہین نمرتے تو کوئی گن نہ سکتا اور اسیطرح سے ہر ایک شخص کی اولاد کا
کیا جاوی تو معلوم ہوتا ہو کہ ان لوگونکو کھڑے ہونیکی جگہ نہ ملتی اور بیٹھنا اور لیٹنا اور
بنانا اور کھیتی کرنیکا تو ذکر کیا ہے اور اگر ان چیزونسے بھی تیری خاطر جمع نہوئی ہو تو یہ
کافی ہے کہ حقتعالی عالم اور حکیم ہے یعنے کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہین کرتا اور مشہور ہے کہ فعل
الحکیم لایخلو عن الحکمۃ یعنے کوئی کام حکیم کا خالی حکمت اور فائدہ سے نہین ہوگا پس موت
حیات مین بھی مصلحتین ہونگی اگرچہ ہمکو بسبب کمی عقل کے نہ معلوم ہووین اور جب تو اسکو
تو جان کہ کوئی آدمی اور حیوان ہمیشہ اس دار دنیا مین زندہ نرہا ہے اور نرہیگا جیسا
فرمایا ہو کہ جو نفس ہی وہ چکھنے والی مزا موت کا ہے اور جب موت سے چارہ نہوا تو ہر مومن پر
واجب ہو کہ جب بیمار ہووے اور آثار موت کے اپنے مین دیکھے تو گناہون سے توبہ کرے
سوای پیغمبر اور امام کی کوئی معصوم نہین تو البتہ اوس سے کچھ نہ کچھ چیز مین خلاف حکم
ہوا ہوویگا اور توبہ گناہ سے واجب ہے اسواسطے کہ گناہ کی باعث سے آدمی لایق عذاب
ہوتا ہے اور ہمارے پیغمبر کے شرع سے ثابت ہوا ہو کہ توبہ کرنیسے آدمی بخشا جاتا اور عذاب
سے دور ہو جاتا ہو تو توبہ کرنا ہر عاقل اور صاحب فہم پر واجب و لازم ہوا اسواسطے

ضرور ہے اپنی تئین بچانا واجب ہو اس جگہہ پر بیان کرنا معنے توبہ کا اور گناہون کبیرہ یعنے بڑے
اور صغیرہ یعنے چھوٹیکا ضرور ہوا کہ مسئلونمین ان چیزون کو ذکر کرونگا مسئلہ پہلا معنے
توبہ کی اور توبہ اوسکو کہتے ہین کہ جس گناہ کو کہ کرتا ہو اوسکو چھوڑ دے اور اوس گناہ کو کرنے پر
پشیمان اور شرمندہ ہووے اور ارادہ کرے کہ کبھی اوس گناہ کو اور گناہون کو نکرے اور
جاننا چاہیے کہ توبہ کئی طرحکا ہوتا ہے اونمین سے ایک قسم توبہ مبعض ہے یعنی بعضی گناہون سے
توبہ کرنا اسمین عالمونمین خلاف کیا ہے بعضی کہتے ہین کہ ایسا توبہ درست نہین ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ درست ہے تو بہتر یہ ہے کہ جب توبہ کرے تو حتی المقدور جتنے گناہ کرتا تھا اون سب
سے توبہ کرے یعنے نکرے کہ مثلا اگر دس گناہ کرتا تھا تو ابد پانچ سے توبہ کرے اور پانچ سے
کہے کہ آگے چل کے توبہ کرونگا اگر کسی جتنے سب گناہون سے توبہ نہو سکتا ہو دے جیسا کہ
کچھہ گناہونکی عادت پڑگئی ہووے اور بعضونکی عادت نہو تو بعضون سے توبہ کرلی کو نہ چھوڑے
بلکہ اون سے توبہ کرے اور اون گناہون سے توبہ کرنے مین کوشش کرے اون تدبیرون سے
کہ ذکر ہوئین اور دوسرے قسم اونمین سے توبہ موقت ہے اسمین بھی عالمون نے خلاف کیا ہے
اور معنے توبہ موقت کی یہہ ہین کہ کچھ گناہون سے کچھ مدت تک توبہ کرے مولانا محمد باقر علیہ
الرحمہ نے فرمایا ہے کہ صحیح مذہب اس مقام مین یہہ ہے کہ ایسی توبہ صحیح نہین ہے اسواسطے کہ
شرط ہے بیچ توبہ گناہونکی کہ عزم کرے کہ اوس گناہ کو ہرگز نہ کریگا اور تھوڑی سی مدت تک
توبہ کرنا خلاف اس شرط کے ہے اور اسیطرح سے خلاف ہے عالمون مین بیچ معنے توبہ نصوح کے
اور یہہ تیسری قسم ہے توبہ مین سے بعضے کہتے ہین کہ توبہ نصوح وہ توبہ ہے کہ نصیحت کرے اور
باز رکھے توبہ کرنیوالیکو گناہ کرنے سے اور بعضون نے کہا ہے کہ توبہ نصوح وہ توبہ ہے کہ نصیحت
کرے غیرونکو کہ اوسکی طرح توبہ اور انابت کرے اعمال نیک کرے اور بعضون نے کہا ہے
کہ توبہ ہی خالص ہووے واسطے خدا کے اور بعضون نے کہا ہے کہ توبہ نصوح وہ توبہ ہے
کہ ریشا اور جو ہین خواہشہائے نفس اور تاریکی گناہونکو کہ اوس کے دلمین پیدا
ہوئی ہین تو اطاعات اور عبادات سے دور کرے اور جب تو معنے توبہ کے اور اوسکے
طرحونکو پہچانچکا تو اب جاننا چاہیے کہ عذاب کے موقوف ہونے پر بعد توبہ کے
اجماع تمام مسلمانونکا ہے لیکن اسمین خلاف ہے کہ عذاب کا موقوف کرنا بندے سے

بعد توبہ کے واجب ہی کہ اگر خدا بعد اوسکی عذاب کرے تو ظالم ہووے یا احساناً اور تفضلاً
حقتعالی عذاب نہین کرتا اور اگر عذاب کرے تو خلاف عدالت ہوویگا پہلا مذہب معتزلہ کا
اہل سنت مین سے اور دوسرا مذہب اشاعرہ کا ہی اونہین سے اور جناب والد ماجد نور اللہ
مرقدہ نے بیچ کتاب عماد الاسلام کے بعد بیان ان دونو مذہب کے یو فرمایا ہے کہ گئی ہین
دوسرے مذہب کے طرف شیخ ابو جعفر طوسی رہ اور علامہ رہ نے توقف کیا ہے ان دونو
مین محقق طوسی رہ نے بعد اسکے یون فرمایا ہی کہ مختار شیخین کا ظاہر ہوتا ہے حدیثون سے
اور دعاؤن صحیفہ کاملہ سے اور دعائون سے اور اسیکو اختیار کیا ہی شیخ طبرسی
علیہ الرحمہ نے اور نسبت کیا ہی اس مذہب کو طرف اصحاب کے یعنے اشارہ اجماع علمای شیعہ کا
کیا ہی اور توبہ کو آسان اور سہل نہ سمجھے اور اپنی زندگی پر بھروسا کر کے توبہ کو نہ چھوڑے
بلکہ جسوقت کہ گناہ کرے تو اوسیوقت توبہ کرے کئی باعث سے پہلے یہہ سبب کہ ہوسکتا ہے
کہ یکبیک موت آجاوی کہ حالت توبہ کی نہ ہووے اور دوسرے یہہ ہی کہ جبکہ
آدمی گناہ کرتا ہے اور کچھہ دنیا مین اوسکو ضرر نہین ہوتا تو خوف عدالت خدا اوسکے
دلسے کم ہوجاتا ہی اور جرات اوسی گناہ پر زیادہ ہوتی ہی اور اسیطرح سی ہوتے ہوتے
بالکل اوسکے دلسے خوف خدا جاتا رہتا ہی اور ہمیشہ دریای گناہ مین غرق رہتا ہی اور
یکایک موت اوسکو آجاتی ہی اور شاید کہ اسیطرف اشارہ کیا ہی معصوم علیہ السلام نے
بیچ حدیث مشہور کے کہ کتاب الایمان کافی مین بیچ باب ذنوب کے حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت کیا ہی اور مضمون اوسکا یہ ہے کہ ہر شخص کے دل مین ایک نقطہ
سفید ہوتا ہی اور جبکہ ایکبار گناہ کرتا ہی تو اوسمین سیاہی پیدا ہوتی ہے پس اگر توبہ کیا
اوس شخص نے اور خود ہی تلافی و تدارک اوسکا عمل مین لایا تو جاتی رہتی ہی وہ سیاہی
اور اگر منہمک اور مشغول رہتا ہی بیچ گناہون کے تو سب وہ نقطہ سیاہ ہو جاتا ہے
اور پھر آدمی سے توقع رجوع کی طرف بہتری اور نیکی کی نہین رہتی اور تیسرے یہہ کہ اگر جوانی
توبہ کرنے مین دیر کرے اور اوسی گناہ کو بار بار کرے تو اور اپنی زندگی پر بھروسا کرے اور
کہے کہ ابھی مین جوان ہون جب بوڑھا ہونگا تو توبہ کرلونگا تو پہلے ہم کہتے ہین کہ اوسکا
کیا اعتبار ہے مانا کہ تو بوڑھا ہووے گا بہت لوگ ہین کہ عین جوانی مین مرجاتے ہین اور

دوسرے یہہ ہی کہ اگر تو بوڑھا بھی ہووے تو اس باربار گناہ کے کرنے مین دو قباحتین
بڑی اور ہین کہ اوس سے نجات پانا بہت ہی مشکل ہی پہلے یہہ ہی کہ باربار گناہ کی کرنے سے
عادت اوس گناہ کی ہوجاتی ہے اور عادت کا چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے اور اسی باعث
سے ہی کہ جسکو عادت چوری یا جھوٹ کی پڑ جاتی ہی تو وقت موت تک اوسی چھوٹ نہین سکتی اور جبکہ
گناہ چھوٹ نہ سکا تو توبہ اوس شخص کی کسطرح سے ہو سکے گا اور اسیکی طرف اشارہ کیا ہی
معصوم نے بیچ حدیث سابق کے جیسا کہ فرمایا ہی کہ پھر اوسی توقع رجوع کی طرف
خیر و نیکی کے نہین رہتی اور ایسے شخص کو چاہئے کہ جس جگہہ مین کہ اوس گناہ کو کرتا ہی
وہان نہ جاوی اور اون شخصون سے کہ اوس گناہ کو کرتے ہین ملاقات ترک کرے
اور فناء دنیا اور لذت دنیا کو کہ امر اعتباری ہی اعتبار ہی خیال کرے اور شدت عذاب
آخرت اور احوال جہنم کو یاد کرے یعنے خیال کرے کہ ایک جہنم کہ بہت تیز سیاہ ہی اور چنگی
اوس کے مانند مکانات بلند کے ہین جیسا کہ حق سبحانہ تعالی بیچ سورہ مرسلات کے
فرماتا ہی انہا ترمی بشرر کالقصر کانہ جمالت صفر یعنے بتحقیق کہ وہی آتش جہنم پھینکتی
ہی چنگے اوپر شعلی آگ کے کہ ہر چنگا اوسکا مانند مکان بلند کے ہی گویا کہ وہ چنگے اونٹ ہین
زرد یعنے رنگ اون چنگون کا مائل بزردی ہے انتہی اور عمق اوسکا اور گہرایا اوسکا بہت ہی
جیسا کہ آخوند علیہ الرحمہ نے بیچ کتاب حق الیقین کے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت کیا ہے کہ فرمایا ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ بیچ شب معراج
کے ایک آواز مہیب سنی مین نے کہ اوسکے سننے سے ڈرا مین جبرئیل نے کہا کہ اے
رسولخدا یہہ آواز ایک پتھر کی ہے کہ ستر برس ہوئے ہین کہ اسی کنارہ جہنم سے پھینکا
تھا سیہ آج تہ جہنم مین پہونچا ہے لیں اوس روز سے جبتک کہ اوس حضرت نے
بیچ دنیا کے زندگانی و بلے کھینچے اوس جناب کو ہنستا نہ دیکھا اور خدا تعالی فرماتا ہے
کہ ہین بڑا عذاب شدید کرنیوالا ہون اور بہی لوگون کی پاس بیٹھا کرے اور اکثر احوال
موت اور جہنم کو دیکھا اور سنا کرے تو شاید اوس سے چھوڑنا اوس گناہ کا ہوسکے اور
خدا سے بہی دعا کیا کرے کہ اوسکو توفیق توبہ کی دے اور دوسرے یہہ ہے کہ شرمندہ
اور پشیمان ہوتا گناہ پر کہ اوسکو اکثر آدمی کرتا ہے اور دل اوسکا اوس گناہ کی کرنے سے

خوش ہوتا ہو اور اسی باعث سے اوس گناہ کو اچھا جانتا ہی بہت مشکل ہی اسواسطے کہ
اگر آدمی کو شرمندگی اور پشیمانی اوس کام کی کرنے پر ہوتی ہے کہ اوسکو برا سمجھتا ہے
اور ایسی شخص کی پشیمانی کے یہہ طرح ہی کہ خیال کرے کہ اس کام کے کرنیسے دو شخص کو خوشی
ہوئی ایک تو تیرے نفس امارہ کو اور دوسرے شیطان کو کہ تیرا بہی دشمن ہے اور دشمن
تیرے آقا اور خداوند کا بہی ہے اور اس کام کرنے سے کئی شخص غصہ اور غضب مین
آئے پہلے تو وہ شخص کہ سبکا آقا اور احسان کرنیوالا اور پیدا کرنیوالا اور نعمتونکا دینی والا ہے
اور دوسرے نبی اور ائمہ کو تمام چیزونکی خبر ہوتی ہے اور یہہ بہی تیرے آقا اور شفاعت کرنیوالے
ہین پہر خیال کرے کہ ناخوش ہونا ایسے آقاؤنکا اچھا ہے یا خوش ہونا شیطانکا کہ خدا اور
آقا اور آقاؤن تیریکا ہے اور توبہ کرنے مین خوشی تیرے آقاؤنکی اور رنج دینا ہے اپنے
نفس کو اور شیطانکو کہ یہہ دونو دشمن تیری آخرت کی ہین اور خیال کرے کہ اس دنیا کی
لذت اور مزا دو دن مین جاتا رہیگا اور عذاب آخرت کہ اوسکا زمانہ بڑا ہی اور اوسکا رنج
اور اذیت بہت ہی اس کام کی کرنے سے ہوویگا اور جب کہ ان باتونکو خیال کرے البتہ
اگر مومن ہوویگا تو اوسکو پشیمانی اور ندامت اوس کام کرنے پر ہوویگی مسئلہ دوسرا
بیچ بیان معنی گناہ کبیرہ اور صغیرہ کے ہے جناب غفرانمآب نے بیچ شرح حدیقۃ باب
الزکوۃ کی اسکی تحقیق جیساکہ چاہی فرمائی ہے کچہ مضمون کلام اوس جناب کا کہ مناسب
اس مقام کے ہے ذکر کرتا ہون کہ وہ یہہ ہی مشہور درمیان علمائی شیعہ اور سنی مین یہہ ہی
کہ گناہ کبیرہ اور صغیرہ جدا جدا ہین لیکن ایک گناہ کو کبیرہ اور صغیرہ نہین کہہ سکتے اور بعضے
عالم ہمارے مانند شیخ طبرسی اور شیخ مفید اور ابن براج اور ابو الصلاح اور ابن ادریس
بلکہ شیخ صدوق رہ کہتے ہین کہ ہر گناہ بہ نسبت بعضی کے چہوٹا ہے اور بہ نسبت بعضی کے بڑا
جیسے بوسہ لینا عورت اجنبی کا چہوٹا گناہ ہی بہ نسبت زنا کے اور یہی بوسہ لینا بڑا گناہ ہے بہ نسبت
نظر کرنیکے طرف نامحرم کے اور جناب غفرانمآب نی اس مقام مین ایک تحقیق نو فرمائی ہے
اور کئی وجہونسے اوس تحقیق کی خوبی اون دونو مذہب پر ثابت کی ہے کہ گناہ کبیرہ دو طرح
کی ہوتی ہین ایک گناہ کبیرہ وہ ہے کہ اوس گناہ کی کرنی سے آدمی عدالت سے باہر ہوجاوے
اور یہہ وہ گناہ ہین کہ حقتعالی نے اوس گناہ کی کرنے پر وعدہ عذاب جہنم کا کیا ہے

اور سوای اون گناہونکے جتنی گناہ ہین بہ نسبت بعضی کے کبیرہ ہین اور بہ نسبت بعضی کے
صغیرہ ہین اور بعد اسکے کلام کی یون فرمایا ہے کہ ضرور ہی کہ کچہ اون گناہون سے کہ
حقتعالی نے اوسکی کرنے پر وعدہ عذاب جہنم کا کیا ہی اور جنکو اوس کی اطلاع ہوئی ہے
ذکر کرون مین ایک اونمین سے شرک ہی یعنی خدا کیواسطے شریک عبادت مین قرار دینا اور اسکو
وحدہ لاشریک لہ اور بے مثل اور بے مانند نجاننا اور دوسرے قتل ناحق ہی اور تیسری عورتونکو
شوہردار اور اہل عفت کو تہمت زنا کی کرنا چوتھی مال یتیم کو کہانا پانچوین زنا ہے چہٹی بہاگنا
جہاد سے ساتوین عقوق والدین یعنے بدسلوکی کرنے ماباپ سے آٹھوین سود کہانا نوین
جادو دسوین جہوٹی قسم کہانا گیارہوین اور بارہوین شراب پینا اور قماربازی کرنا تیرہوین
ظلم وجبر کرنا حرم مکہ مین کہ حقتعالی نے اوسکی کرنیسے حرم مین منع کیا ہے چودہوین
توڑنا عہد اور پیمانکا کہ ساتھ خدا اور رسول اور امامونکے کیا ہو وے پندرہوین مایوس
ہونا رحمت خدا سے سولہوین نڈر نا عذاب خدا سے سترہوین کم یعنے کم دینا تول
ناپ مین اور زیادہ لینا تول ناپ مین اٹہارہوین غنا یعنے پڑہنا یا گانا گٹکری مین اور
اسیطرح سے جو گناہ کہ قرآن مین اوسپر وعدہ عذاب جہنم کا کیا ہو وہی یا حدیث سے معلوم
ہووے کہ خدا نے بیچ کتاب اپنی کے اوسپر وعدہ عذاب جہنم کا کیا ہے تو وہ گناہ بہی
آدمی کو عدالت سے باہر کردیگا اور اسیطرح سے ہی وہ گناہ کہ عذاب اوسکا یقینی ان گناہون
کبیرہ سے کہ شمار کئی گئے ہین زیادہ ہووے جیساکہ لواطہ ہے کہ اکثر حدیثون سے ظاہر
ہوتا ہی کہ اسکا عذاب بہت سے گناہون سے زیادہ ہے اور اسیطرح سے ہی وہ گناہ
کہ آدمی اوسکی باعث سے دین اسلام یا ایمان سے باہر ہوجاوے تمام ہوا کلام اوس
جناب کا جانتو کہ بیچ شمار گناہون کبیرہ کے اختلاف بہت ہی لیکن جسقدر کہ احادیث
اور اقوال علمای دین سے کبیرہ ہونا اونکا ظاہر ہوتا ہی بیاسی گناہ ہین اٹھارہ
اونمین سے ابہی مذکور ہوئے اور انیسوین لواطہ ہے اور عذاب اوسکا شدید ہے
بیسوین چوری مال قیمت سے بلکہ مطلق چوری اکیسوین غیبت ایسی مومن کی کہ
فسق اوسکا مشہور نہو سوا ے مقام مستورہی کی بائیسوین ترک کرنا اون چیزونکا کہ
وجوب اونکا قرآن سے ثابت ہے مثل نماز اور روزیکی اور سوای انکی تیسوین اسراف

یعنے مال کو بیجا خرچ کرنا چوبیسوین جھوٹ باندھنا خدا اور رسول خدا پر بلکہ مطلق جھوٹ
پچیسوین کھانا میتہ کا یعنے مردار اور گوشت خوک اور گوشت اوس حیوان کا کہ جسکے
ذبح مین سوای خدا کے اور کسیکا نام لیا ہووے بے ضرورت کے چھبیسوین چھپانا گواہی
سچی کا یہ چھبیس گناہ ایسے ہین کہ ثابت ہین کتاب خدا سے اور بنا پر بعضے روایتون اور
اقوال علماء دین کی چھبیس کے سوا اور بھی گناہ کبیرہ ظاہر ہوتے ہین پس ستائیسوین مالکو
بیچ حرام کی خرچ کرنا اٹھائیسوین بلاد کفر مین رہنا اوس شخص کا کہ جو بلاد کفر سے بلاد اسلام
مین آیا اور مشرف باسلام ہوا اور اسی حکم مین ہے اس ملک مین جانا اور شہر وغیرہ مین کہ جہان کوئی
ایسا عالم نہو کہ جس سے مسائل دین یاد کرے انتیسوین اصرار گناہون صغیرہ پر تیسوین حقیر جاننا
گناہون صغیرہ کا اور ترک کرنا تمام سنتونکا از روی بیپروائی کے اکتیسوین خفیف اور حقیر
سمجھنا خانہ کعبہ کا بتیسوین ظلم کرنا اور مسلمانون کے تینتیسوین لہو لعب مین مشغول ہونا مثل
دف اور طنبورا اور بانسلے بجانے کے چونتیسوین رشوت لینا پینتیسوین مدد کرنا ظالمونکو
اور ظلم کے چھتیسوین خیانت کرنا آدمیون کی مال مین سینتیسوین کسی سے عہد کرکے
توڑنا اڑتیسوین قطع رحم کرنا یعنے حقوق اقربا کے نہ دینا انتالیسوین کاہنی کرنا یعنے
خبر دینا ساتھ امور آیندہ کے ساتھ تسخیر جن کے چالیسوین تاخیر کرنا حج مین اوس
برس سے کہ جسمین قدرت حج کی بہم پہونچا دے بے عذر کے اکتالیسوین پینا چیز
مست کرنیوالی کا خواہ شراب انگوری ہو یا اور کچھ بیالیسوین افترا اور بہتان کرنا کسی پر
تینتالیسوین آدمیونکو پانی سے منع کرنا باوجود احتیاج اونکی کے اور آپ احتیاج
نہ رکھتا ہو چوالیسوین ترشح اور نجاست بول سے پرہیز نکرنا پینتالیسوین ایسا کام
کرنا کہ جسکی سبب سے کوئی اوس کی ماں اور باپ کو گالی دے چھیالیسوین وارث کو نہ
پہونچانا بیچ وصیت کے سینتالیسوین کراہت کرنا قضای خدا سے اسطرح پر کہ اوس سے
شکایت نکلے اڑتالیسوین اعتراض کرنا تقدیرات خدا تعالی پر انچاسوین تکبر اور غرور
کرنا پچاسوین حسد کرنا اکاونوین عداوت کرنا مومنین سے اور ڈرانا اونکا
باونوین شگون پکڑنے یعنے کسی کی بات مین گرفت کرنا کہ باعث اوس کے فرق
ترپنوین کاٹ ڈالنا کسی عضو مومن کا ناحق چونوین مصر در فعل حرام

واسطے ہونا پچپنوین حکم کرنا بری باتونپر اور منع کرنا اچھے کامون سے چھپنوین
وعدہ خلافی کرنا بنا بر قول بعض علما کے ستاونوین لعنت کرنا مومنون پر اور گالی
دینا اور آزار پہونچانا اونکو اٹھاونوین مومنون سے گمان بد لیجانا انسٹھ بیجا
خفا ہونا مومنون پر ساٹھوین مومنونکی عیوب پوشیدہ کا تجسس کرنا اکسٹھ مومنونکو
حقیر سمجھنا باسٹھ مارنا غلام اور کنیز کا زیادہ اوس حد سے کہ مستحق اوسکو ہون ترسٹھ راہ
شارع عام مسلمانونکی بند کرنا چونسٹھ اپنی عیال کے خبرگیری سے ہاتھ اوٹھانا اور اونکو
ضایع چھوڑنا پینسٹھ حمیت کرنا امر ناحق مین چھیاسٹھ بدعت اور ایجاد دین خدا مین کرنا
سرسٹھ باوجود پائی جانی شرطونکے ترک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنے اچھی کامونکو حکم کرنا
اور برے کامون سے منع نکرنا اڑسٹھ بے ضرورت کی بیٹھنا ان مجلسون مین کہ جہان لوگ
شراب پیتی ہون انہتر اہل بدعت سے صحبت رکھنا ستروین جھوٹی گواہی دینا اکہتر
بیرثنا نیکے حق کیسکا رکھ چھوڑنا بہتر گالی بکنا تہتر دو زبان ہونا یعنے کبھی کچھ کہنا اور کبھی کچھ
چہتر خون کھانا پچہتر زکوۃ واجب کے دینے سے منع کرنا چھہتر اپنی نسب کو بدل ڈالنا ستتر
حرام چیزون اور نجس چیزونکا کھانا اٹھتر روزہ ماہ مبارک رمضان کو کھانا اوناسی مسلمانونکو
فریب دینا اسی اپنی شہر اور قبیلے کی بدونکو غیر شہر اور قبیلے کے نیکون سے اچھا سمجھنا اکاسی
سننا غیبت کا بیاسی عبادت خدا کی دکھانی اور نیک نامی اور مشہور ہونیکے واسطے اور
جاننا چاہیے کہ گناہ صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے اور معنے اصرار کے لغت کی کتابون سے
یہ معلوم دیتے ہین کہ آدمی ایک چیز کو کئی دفعہ کرے اور اسکی بیچ مین اوسکی ترک کا ارادہ نکرے
اور شرع مین بھی معنے ہین اسمقام پر اور اگر ایکدفعہ گناہ کرے اور اصرار سے دوبارہ اوسکو
نکرے اگرچہ توبہ نکری تو لغت مین اوسکو اصرار نہین کہتے لیکن روایت جابر سے ظاہر ہوتا ہے
کہ یہ بھی ایک قسم اصرار سے ہے اور اسکو مدد کرتی ہے حدیث مشہور لا کبیرۃ مع الاستغفار
ولا صغیرۃ مع الاصرار یعنے نہین ہے گناہ کبیرہ ساتھ توبہ کے اور نہین ہے صغیرہ ساتھ
اصرار کے اسصورت مین احتیاط یہ ہے کہ اگر کوئی گناہ صغیرہ کرے اور اوسکو اوس گناہ
سے کرنے سے غفلت نہوی ہووے اور علاوہ اسکے ندامت اوس گناہ پر نہ معلوم دے
تو ایسے شخص کو عادل نہ سمجھنا چاہیے اور ظاہر ہوی یہ بات کہ وہ شخص کہ کئی گناہ صغیرہ کری

اگرچہ ایک گناہ کو بار بار نہ کرے بغیر توبہ کرنیکے درمیان اون گناہونکے تو البتہ عدالت سے نکل جاویگا جیسا کہ ملا محمد باقر علیہ الرحمہ نے اسپر دعوی خلاف نہونیکا کیا ہے اور شیخ بہاؤالدین علیہ الرحمہ کے کلام سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص گناہ کرے اور اوسپر نادم ہووے لیکن اور گناہ صغیرہ کے کرنے پر ارادہ رکھتا ہووے تو یہہ مشہور ہے کہ یہہ بھی اصرار کی قسم سے ہے بعد اسکی جناب غفرانمآب نے یون فرمایا ہے کہ اظہر یہہ ہے کہ یہہ اصرار کی قسم سے نہین

مسئلہ تیسرا بیچ تفصیل اون گناہون کے ہے کہ توبہ اون سے قبول ہے اور اون گناہون کی کہ اون سے توبہ قبول نہین ہے اور بیان اسکا کہ جن گناہون سے توبہ نا قبول ہو لوگ کس وضع اور کسطرح سے ہوجاتے ہین چاہیئے کہ مشہور عالمون مین یہہ ہے کہ توبہ کرنا مرد مسلمان زادی کا اوس گناہ سے کہ اوس کے کہنے یا کرنے سے مرتد ہووے یعنے دین اسلام سے نکل گیا ہووے قبول نہین ہے اور ایسے شخص کو مرتد فطری کہتے ہین اس شخص کا حکم شرع مین یہہ ہے کہ اوسکو قتل کرین اور اوسکی مالکو وارثون مین تقسیم کردین اور بعضے عالمون نے یہہ کہا ہے کہ اگر ایسا شخص توبہ دلسے کرے تو باطن مین خدا کے نزدیک توبہ اوسکا قبول ہوتا ہے لیکن ظاہر شرع مین قتل اور تقسیم مال اوسکا ہوویگا اور جو مرد کہ مسلمان زادہ نہو تو اوسکا توبہ اوس گناہ سے کہ باعث کفر اور مرتد ہونیکا اوسکی کا ہوا ہے مقبول ہوتا ہے ایسے شخص کو مرتد ملی کہتے ہین اور عورت خواہ مرتد فطری ہووے یا مرتد ملی اوسکو قتل نہین کرتے بلکہ ہمیشہ قید مین رکہتے ہین اور اوقات نماز مین اوسکو باہر نکال کے مارتی ہین اور حکم توبہ کا کرتے ہین یہانتک کہ توبہ کرے یا مرجاوے اور جو شخص کہ لوگونکو دین حق سے گمراہ کرے تو اگر ایسا شخص جتنے لوگونکو گمراہ کیا ہے راہ حق کیطرف اونکو پھیرے تو اوسکا توبہ اس گناہ گمراہی سے مقبول ہوگا اور اگر وہ لوگ مر گئے ہون یا گمراہی سے اوسکے کہنے سے نہ پھرین تو مشہور یہہ ہے کہ اوسکا توبہ مقبول نہین ہوتا جیسا کہ بیچ بعضی حدیث کے ہے اور حاصل مضمون اوسکا یہہ ہے کہ ایک شخص نے مدت مدید تک سعی بیچ تحصیل دنیا کے وجہ حلال سے کی اور کچھ اوسکو میسر نہوی پھر ایک مدت تک وجہ حرام سے کوشش واسطے تحصیل دنیا کے کی جب کہ اسطرح سے بھی اپنی مراد کو نہ پہنچا تو شیطان آدمیکی صورت پر آگے اوس کے

ظاہر ہوا اور کہا کہ تو نے اس مدت تک حلال اور حرام سے دنیا کو طلب کیا اور تجکو دنیا میسر نہوی اگر میرے کہنے پر عمل کرے تو البتہ اپنی دل کے مراد کو پاویگا اوس شخص نے پوچھا کہ وہ کیا امر ہے شیطان نے کہا کہ کوئی بدعت دین مین پیدا کر اور لوگونکو اوس بدعت کیطرف دعوت کر اوس مرد فریفتہ دنیا نے موافق کہنے اوس کے عمل کیا اور بہت سے لوگونکو گمراہی مین ڈالا تہوڑی سے دن اس بات پر گذرے تھے کہ دنیا اوسکیطرف رجوع کی بلکہ جتنے کہ اوسکو آرزو تھی اوسی زیادہ اسباب اور مال دنیا سے اوس شخص نے اپنے پاس لیا اور جیسا پایا بعد مدت مدید کی جبکہ خواب غفلت سے جاگا تو کہا افسوس کیا برا کام مین نے کیا کہ دین اپنے کو دنیا سے بیچا اور مینے اپنے تئین لایق عذاب بد کے کیا ایک میخ اور رسی کو صحرا مین لیجا کہ میخ کو زمین مین گاڑ کے اپنے تئین رسی مین باندھا اور درگاہ حقتعالی مین توبہ اور پشیمانی کو ظاہر کیا حق سبحانہ تعالی نے طرف ایک پیغمبر کے پیغمبرون اپنے سے وحی کی کہ جا اوس بندے کے اور کہہ کہ اگر تو اپنے تئین اسقدر باندھ رکھے کہ گوشت اور چمڑا اور ہڈی ہر ایک جدا ہو جاوین تو جبتک اون لوگونکو کہ تو نے اونکو گمراہ کیا تھا ہدایت اور رہنمائی نہ کریگا ہرگز توبہ تیرا قبول نہ ہوویگا تمام ہوا مضمون حدیث کا اب جاننا چاہیئے کہ گناہ کئی طرح کے ہوتی ہین بعضی گناہ ایسے ہوتے ہین کہ اوسکی توبہ مین فقط پشیمانی اور ندامت کفایت کرتی ہے جیسا کہ کوئی زنا عورت بے شوہر سے کرے یا لواطہ یعنے ایک مرد دوسرے مرد سے بری حرکت کرے اور اسیطرح سے جو عبادت کہ اوسکی واسطے شرع مین قضا نہین ہے جیسے نماز جمعہ اور عید تو اگر کوئی اونکو جان بوجھ کے ترک کرے تو ان جگہونمین پشیمانی اور ندامت اور عزم اور ارادہ اس بات کا کہ اب کبھی اس کام کو نہ کرونگا توبہ مین کفایت کرتا ہے اور بعضی گناہ ایسے ہین کہ ندامت کے ساتھ قضا بھی واجب ہے جیسا کہ کوئی نماز پنجگانہ مین سے یا ماہ مبارک کے روزون سے کسی روزہ کو بدون عذر کی ترک کرے یا جیسے خمس اور زکوۃ کے مستحقونکو نہ دئی ہون تو ان سب گناہون مین بعد ندامت اور پشیمانی کے اور عزم و ارادہ کرنے اس بات کی کہ اب کبھی ایسا کام نکریگا قضا ان سب چیزونکی واجب ہے اور اگر گناہ بیچ حق آدمی کے ہو تو بھی ندامت اور پشیمانی فقط کفایت نہین کرتی بلکہ حق

آدمی دو طرح کے ہوتی ہین حق مالی جیسا کہ کسیکا مال چھین لیا ہو تو اس گناہ کے توبہ مین بعد
ندامت اور پشیمانی کے ضرور ہے یہہ بات کہ اوس مال کو بعینہ یعنے جیسا ہے یا مثل اوسکا
کو اگر تلف ہوا ہو یا قیمت اوسکی اگر مثل اوسکی نہووے مالک کے پاس پہونچا دے
اور اگر وہ مرگیا ہو تو اوس کے وارث کو دے اور اگر یہہ باتین نہو سکین اور ان باتون کی
حصول سے مایوس ہو تو اوس مال کو یا قیمت اور مثل اوسکی کو اگر وہ تلف ہو گئے ہو
مالک کی طرف سے تصدق راہ خدا مین کرے اور اگر پرایا مال اس شخص کے مال مین
داخل کرے اور نہ تو مالک معلوم ہووے اور نہ مقدار اوس مال کے تو بہت سے علمائ
سے اور کلام اکثر علما سے یہہ معلوم دیتا ہے کہ ایسے شخص کو واجب ہی خمس یعنے پانچوان
حصہ اوس مال کا سادات اور فقیرون شیعہ کو دی تو باقی مال واسطے اوسکی حلال ہو
اور کبھی گناہ بیچ حق دوسرے کی غیر مال مین ہوتا ہی جیسا کہ کوئی کسیکو گالی دی یا مارے یا زخمی کرے تو ان گناہون کی
توبہ مین بعد ندامت اور پشیمانی کی اور ارادہ ترک اوسکی کے تمام عمر تک چاہئے تقصیر وار آگے پاس اوس شخص
کے کہ اوسکی تقصیر کی ہے حاضر کرے اور کہے کہ مین حاضر ہون اگر چاہے تو اون قصور کا مجھسے بدلا لی اور اگر چاہے
تو معاف کرے اس مقام مین ایک بڑا فایدہ ہے کہ اوسکا جاننا مومن کو بہت ضرور ہی وہ یہہ ہو کہ اگر
کوئی شخص شبہہ کرے جبکہ اس جگہہ سے معلوم دیا کہ توبہ مرتد کا مقبول ہی تو کیا باعث
ہے کہ تم یزید اور معاویہ اور ابن ملجم اور شمر اور عمر بن سعد وغیرہ کو کہ قاتل ائمہ کے تھے
اور اسی طرح سے عمر اور ابوبکر اور عثمان کو کہ غصب خلافت اونہونے کیا تھا یعنے ملعون
اور جہنمی جانتے ہو ہو سکتا ہے کہ یہہ لوگ اگرچہ دین اسلام سے نکل گئے تھے لیکن بعد
ان گناہون کے با وقت موت کی توبہ کیا ہو جیسا کہ سنی کہتے ہین اور بعضے ہماری اخبار
بھی فی الجملہ ندامت بعضی انکی کے معلوم دیتی ہے یا یہی لوگ زمانہ رجعت مین توبہ کرینگے
اور جب کہ توبہ کرین تو توبہ اونکا مقبول ہوگا اسواسطے کہ قتل کرنا معصوم کا زیادہ
اس سے نہین ہے کہ قاتل اونکا بسبب اس گناہ کی کافر اور مرتد ہو جاتا ہوگا اور توبہ مرتد کا
مقبول ہے جیسا کہ معلوم ہوا تو پھر جب کہ احتمال مقبول ہونی توبہ مرتد کا درست ہوا
تو تمکو کیا پہنچے یقین اونکی جہنمی اور ملعون ہونے کا ہوا تو اس شبہی کا جواب پہلے اجمالاً اداً
یہہ ہو کہ جو لوگ کہ تمام عمر کافر اور مرتد اور ملعون اور جہنمی یقینے سنی اور شیعہ کے نزدیک تھے

مانند ابوجہل اور ابولہب کے اور شیطان کے کہ انہین بھی یہہ احتمال ہے کہ انہونی وقت موت
اپنی کے توبہ کیا ہو اگرچہ کسی نے توبہ کو اون سے نقل نہ کیا ہو یا کسی زمانی آنیوالی مین
توبہ کرین اور جب یہہ احتمال درست ہوا تو کیون تم اونکو ملعون اور جہنمی جانتے ہو جو تم
اسکا جواب اس جگہہ پر دوگے ہم بھی ویسا ہی جواب اوس مقام پر دینگی اور جواب
تحقیقی اس شبہی کا یہہ ہو کہ ظاہر یہہ ہے کہ جب ہمکو ان لوگونکا مرتد اور کافر ہونا یقیناً
ثابت ہوا اسواسطے کہ قتل کرنا ان لوگونکا معصومونکو یا غصب کرنا انکا حق اون کے گو
استے لوگونی نقل کیا ہے کہ ہمکو ان باتونکا یقین ہوگیا اب جبتک کہ ہمکو یقین اون کی
توبہ کرنیکا نہوگا تو اونکو ملعون اور جہنمی جانینگے اسواسطے کہ حدیث مشہور مین بعض
معصومین علیہم السلام سے یہہ مضمون وارد ہوا ہی الیقین لا یزول الا بالیقین مثلہ یعنے
یقین جب ایک چیز کا حاصل ہووے تو حکم اوسکا برطرف نہین ہوتا جبتک کہ یقین
اوس کے خلاف کا نہووے اور اسیواسطے اوپر کافر اور مرتد یقینے مانند ابولہب کے
ابوجہل اور شیطان وغیرہ کے لعن جایز ہوا اگرچہ احتمال ہے کہ ان لوگون نے بھی
وقت موت کی توبہ کیا ہو اگرچہ کسی نے نقل نہ کیا ہو یا کسی زمانی آنیوالی مین توبہ
کرے جیسا کہ گذرا اور یہہ بات ایسی ہے کہ اسکو کوئی سنی اور شیعہ دیندار نہ کہیگا
اور نقل کرنا بعضی سنیونکا توبہ بعضی اون لوگونکو جب کہ مرتبہ تواتر کو نہین پہونچا موجب
یقین نہین ہے اور اسیطرح سے بعضی حدیث شیعہ سے بھی یقین توبہ اونکی کا نہین ہوتا
حالآنکہ حدیث سے فقط ندامت اونکی معلوم ہوتی ہے اور توبہ مین ندامت کی ساتھ
عزم اور ارادہ ترک گناہ کا تمام عمر چاہئے یہہ بات اوس سے معلوم نہین ہوتی اور دوسرا
جواب اوس شبہی کا یہہ ہے کہ اجماع بلکہ ضروری دین شیعہ سے ہو گیا ہی جایز ہونا لعن
اون لوگونکا بلکہ استحباب لعن اونکی کا بیچ تعقیب نماز کی جیسا کہ اسپر اکثر روایات دلالت
کرتی ہین اور معلوم ہے ہر ایک شخص کو کہ شیعونکی نزدیک اجماع مین معصوم کا
داخل ہونا ضرور ہی اور اس مسئلہ مین کہ ضروری مذہب ہی بطریق اولی ضرور ہی اور جب
معصوم نے کہ سہو اور خطا سے پاک اور بیرا ہین انکی لعن کو جایز رکھا اور کسی زمانی کے
قید نہ دی تو اس سے ہمکو یہہ معلوم دیا کہ یہہ لوگ کبھی بخشے نہ جاوینگی اور اسکی کئی

وجہین ہو سکتے ہین ایک اونمین سے یہہ ہے کہ ان لوگونکو کبہی توبہ کی توفیق نہوئیگی کیا
دنیاکی رجعت اور کیا غیر اوس کے مین اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ اگر وہ توبہ بہی کرین زمانہ
رجعت مین تو توبہ اونکا مقبول نہووے جیساکہ وقت معاینہ ملک الموت کی اور روز قیامت
مین توبہ عاصیونکا مقبول نہین ہوتا اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ اگرچہ یہہ لوگ بسبب
ان گناہون کو مرتد ہو گئے اور مرتد کا توبہ مقبول ہوتا ہی لیکن اوس مرتد سے وہ مرتد
مراد ہو کہ اوسنے معصوم کو قتل کیا ہو لیس اگر مثلاً خدا کو دوجانی یا عالم اور قادر نجانے
یا نماز روزیکو واجب نہ سمجہا اور جو شخص کہ معصوم کو قتل کرے اور بسبب ان گناہون
کے مرتد ہو جاوے تو اوسکا توبہ قبول نہووے اگرچہ عالمون نی اس بات کی تصریح
نہین کی لیکن عقل مین نہین آتا کہ حقتعالی اپنی دوستون کی اور محبونکی قاتلون اور
کی تقصیر کو عفو اور معاف کردی اگرچہ اوسکے محبوب اپنے دشمنونکی تقصیر معاف کرین مسئلہ
چوتہا بیچ وقت توبہ کرنے کے جاننا چاہیے کہ جناب مولانا محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ تعالے
نے حق الیقین مین فرمایا ہی کہ خلاف نہین ہے عالمونمین بیچ اس بات کی کہ توبہ کرنا
گناہون سے واجب فوری ہی یعنے توبہ کرنا بعد گناہ کے جلد چاہیے اور جلدی کرنا
بہی واجب ہی اگر جلدی توبہ نکرے تو ایک گناہ اس تاخیر کرنیکا ہو ویگا اور اگر بعد اس
تاخیر کے اور تاخیر کرے تو اور گناہ لکہا جاویگا اسیطرح سے جبتک کہ آدمی توبہ نکری
تو گناہ گہڑیون بڑہتے جاتی ہین اور زیادہ ہوتی ہین اور اگر مہینون اور برسون توبہ نکرے
تو اوتنی ہی گناہ زیادہ ہو جاتی ہین کہ حساب اون گناہونکا سوای خدا کے کوئی نہین جانتا
تمام ہوا کلام مولانا جب تو اوسکو جان چکا تو چاہی کہ مؤمن توبہ مین جلدی کرے

فصل دوسری بیچ بیان اسکی ہی کہ وقت موت کی نبیؐ اور ائمہؑ تشریف لاتی ہین

چنانچہ ملا محمد باقر علیہ الرحمہ نے بیچ حق الیقین کے لکہا ہی کہ بیچ حدیث معتبر کے امام جعفر
صادق علیہ السلام سے نقل کی گئی ہے یہہ بات کہ جب وقت مرنے مومن کا ہوتا ہی
تو حقتعالی دو فرشتے واسطے اوس کی بہیجتا ہی ایک نسیما اور دوسرے سخیہ پہر منسیہ اہل
و مال کو بہلا دیتا ہی اور سخیہ اوسکو جا نزد اور راضی کرتا ہی جان دینے پر اور جب ملک الموت
آتا ہی کہ قبض روح اوسکی کرے اوس سے کہتا ہی کہ ای دوست خدا جزع اور بیتابی نکر

قسم ہی اوس خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو ساتہہ حق کے بہیجا ہے کہ مین بہت مہربان اور
شفیق ہون تجہہ پر باپ مہربان سے کہول آنکہین اپنی کو اور دیکہہ پہر صورتین حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہؑ اور اماموں کی ذریت اونکی سے
اوسکو نظر آتی ہین پہر اوس سے کہتے ہین کہ یہہ ہین رسول خدا اور امام تیرے کہ تو رفیق انکا
ہو ویگا پہر وہ آنکہین کہولتا ہی اور اونکو دیکہتا ہی اور ایک پکارنیوالا آواز دیتا ہی خدا کیطرف
سے کہ ای وہ نفس کہ یقین اور اطمینان ہوا ہی تجکو محمدؐ اور اہلبیت اونکی سے پس رجوع
کر طرف خدا کی بیچ اوس حالت کے کہ تو راضی ہونیوالا ہے ساتہہ دوستی ائمہ کے اور
راضی کیا گیا ہے بسبب ثواب خدا کی پہر داخل ہو بیچ بندون میری کی یعنی محمدؐ اور
اہلبیتؑ اونکی کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کی اوسوقت کوئی چیز اوسکی نزدیک اچہی
بہتر نہو ویگی کہ روح اوسکی نکلے اور اوس آواز کرنیوالی تک پہونچ جاوی تمام ہوئی حدیث
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی اتنی لوگون ذ یہہ بیت نقل کی ہی کہ احتمال کچہ شبہہ کا
اسمین نہین ہی ع یا حارث همدان من یمت یرنی من مؤمن او منافق قبلا یعنے
ای حارث ہمدانی جو کوئی کہ مریگا تو مجہکو دیکہیگا مومن ہو یا منافق اور نقل کیا ہی آخوند علیہ
الرحمہ نے بیچ کتاب بحار کی کہ کہا برسی نی بیچ مشارق الانوار کی کہ روایت کی ہی شیخ مفید
علیہ الرحمہ ذ ساتہہ سند اپنی کے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اونہون ذ کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ ذ جناب امیر علیہ السلام سے کہ یا علی تحقیق کہ دوست تمہارے خوشحال اور فرحناک
ہونگی بیچ تین جگہون کی ایک وقت قبض روح کی کہ تم اونکے نزدیک موجود ہوگی اور دوسرے
وقت سوال قبر کے اور تم اوس جگہہ یاد دلاوگی اعتقادات اونکی کو اور تیسری وقت حساب قیامت
کے اور تم وہان پہچانتے ہوگی اونکو تئین اور جناب غفرانمآب ذ عماد الاسلام مین ایک حدیث
بڑی تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سی نقل کی ہی حاصل مضمون اوس حدیث کا
کہ اس جگہہ مناسب ہی بیان کرتا ہون وہ یہہ ہی کہ جب اوس مؤمن کو کہ دوست رکہنے والا محمدؐ اور آل
اونکی کا اور حضرت امیر المومنینؑ کو امام بحق جانی والا بعد پیغمبر کے ہی وعدہ موت اوسکا کہ اوس کچہہ
چارہ نہین ہے پہونچتا ہی اور ملک الموت نزدیک اوس کی حاضر ہوتا ہی تو وہ مؤمن پاتا ہی نزدیک
سرہانے کے محمد رسول خدا کو اور دوسری طرف علیؑ کو کہ سردار وصیون کی ہین اور نزدیک پاؤن کی ایک طرف

حضرت امام حسن علیہ السلام کو اور دوسری طرف حضرت امام حسین علیہ السلام کو اور پاتا ہے خواص اور دوستوں اون
حضرات کو کہ وہ سردار اس امت کی ہین بعد سادات آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے گرد اونکے اور
کہتا ہے فدا ہون آپ پر سے مان اور باپ میرے اے رسولخدا اور وصی رسولخدا اسکے اور اے دو نواسو
پیغمبر صلعم کے اور رحبا اے گروہ بہترین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے کیا بڑا شوق تھا مجکو طرف تمہارے
اور کہا بہت خوش ہون مین اب شرف ملاقات تمہارے سے پس حضرت رسولخدا ملک الموت سے
سفارش کرینگے اور ملک الموت حضرت سے کہیگا کہ آپ فرماوین اس مومن سے کہ نظر کرے طرف
اون چیزون کے کہ خدا نے مہیا کیا ہے بیچ جنت کے واسطے اونکے اور حضرت اوسکو حکم کرینگے کہ اوپر
دیکھہ پھر دیکھیگا وہ مومن اون چیزونکو کہ عقل مین نہین آسکتین اور نہ شمار اون چیزونکا ہو
سکتا ہے بعد اسکے ملک الموت کہیگا کہ کس طرح سے مین نرمی نہ کرونگا اوس شخص سے کہ اوسکو واسطے ایسا ثواب ہے
اور ہین واسطے دیکھنے زیارت اوسکی کے آئے ہین اہلبیت عزت و شرف اولاد اور اصحاب آنکے پھر فرماینگے جناب
رسولخدا ملک الموت سے کہ سپرد کرتا ہون مین تیرے اس دوست اور بھائی اپنے کو نیکی کر تو ساتھ
اسکے اور تشریف لیجائینگے وہ جناب تو کہیگا وہ مرد مومن ملک الموت سے کہ شتابی کر تو نزع
قبض روح میری کے کہ اب مجہے تاب مفارقت نہین ہے جناب رسولخدا اور اعزہ اونکے پس قبض
کرینگے ملک الموت روح اوسکی اس نرمی سے کہ جسطرح بال آٹے سے نکال لیتے ہین پس جسوقت دفن
کیا جاتا ہے بیچ قبر کے تو پاتا ہے جماعت ہماری پاس اپنے اور آتے ہین وہان منکر اور نکیر اور سلام کرتے
ہین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور امیر المومنین علیہ السلام اور حسنین علیہما السلام کو اور اون لوگوں
کہ ساتھہ ہمارے ہین اصحاب ہمارے سے اور عرض کرتے ہین کہ مطلع ہوے ہم تشریف لانے
آپ کے ساتھہ خاصان خدا کے پاس خادم اپنے کے اگر نہوتا یہ امر کہ چاہتا ہے حقتعالی اظہار مرتبہ اور
فضیلت اس شخص کا اوپر فرشتون کے تو نہ سوال کرتے ہم عقاید اسکی سے پس سوال
کرتے ہین وہ فرشتے کہ کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا
اور کون ہے امام تیرا اور کون ہے قبلہ تیرا اور کون ہین انصار و اعوان اور برادران
ایمانی تیرے پس کہتا ہے وہ بندہ مومن کہ اللہ سبحانہ رب میرا ہے اور محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ نبی میرے ہین اور علی بن ابیطالب علیہ السلام وصی رسولخدا کے امام میرے ہین اور
کعبہ قبلہ میرا ہے اور مومنین دوست رکھنے والے محمد اور علی اور آل اونکے کے

اور دوستون اونکے کے اور دشمن رکھنے والے دشمنوں اونکے کے بھائی میرے ہین گواہی
دیتا ہون مین اسبات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق سوای خدا کے کہ ایک ہے وہ اور نہین
ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلعم بندے اور رسول اوسکے
ہین اور بھائی اون کے علی بن ابیطالب علیہ السلام دوست خدا کے ہین اور جن لوگونکو
کہ مقرر فرمایا ہے اونھون نے واسطے امامت کے اولاد طیب اور طاہر اپنے سے وہ سب
خلیفہ امت کی ہین اور دوست رکھنے والی حق کے ہین اور قیام کرنیوالی ہین ساتھہ عدل
کی پس کہتے ہین وہ دونون فرشتے کہ اوپر اس اعتقاد صادق کے زندگی کی تو نے
اور اوپر اسیکے مرا تو اور اوپر اسیکی اوٹھایا جاویگا تو بیچ دن قیامت کے انشاء اللہ
تعالی اور ہوگا تو ساتھہ اونکی کہ جنکو دوست رکھتا ہے تو بیچ جنت خدا کے اور جگہہ رحمت
اوسکی کے پھر فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے اور اگر ہے وہ شخص دشمن رکھنے والا دوستون
ہماری کا اور دوست رکھنے والا دشمنوں ہمارے کا اور یاد کرنے والا دشمن ہمارے کو ساتھ
لقبون اور صفتون ہماری کی پس جسوقت آتے ہین ملک الموت واسطے قبض روح اوسکی
کے سامنے لاتا ہے خدا تعالی اوس فاجر کے اون لوگوں کو کہ اونکو اپنا پیشوا قرار دیا تھا
درحالیکہ وہ سب مبتلا ہونگے ایسے عذاب دردناک مین کہ اونکے دیکھنے سے قریب ہے
کہ وہ ہلاک ہو جاوے اور ہمیشہ پہونچیگی اوسی شدت عذاب اونکی سے وہ چیز کہ
متحمل نہوسکیگا اوسکا پس کہین گے اوس سے ملک الموت کہ اے فاجر کافر چھوڑ دیا تو نے
دوستان خدا کو اور اختیار کیا تو نے دشمنان خدا پس آج کی دن نہین طاقت رکھتے
ہین وہ کہ بچا سکین تجہ سے عذاب خدا سے پس نازل ہوتا ہے اوسپر عذاب کہ
اگر تقسیم کیا جاتا اوسکا اوپر تمام اہل دنیا کے ہر آئینہ ہلاک کرے اون سبکو بعد اوس کے
جب داخل کیا جاتا ہے بیچ قبر اپنی کے دیکھتا ہے ایک دروازہ بہشت کا کھلا ہوا طرف قبر اپنے
کے کہ دکھائی دیتی ہین اوسی نعمتین جنت کی پس کہتے ہین اوسے منکر اور نکیر دیکھہ تو اون نعمتونکو
کہ محروم ہے تو جنسے بعد اوسکی کھولا جاتا ہے بیچ قبر اوسکی کے ایک دروازہ جہنم کا کہ داخل
ہوتی ہین اوس سے عذاب اوس کے پس کہتا ہے وہ فاجر کہ بار خدایا نہ برپا کر تو قیامت
کو اور جناب خیر آئمہ سے علاوہ اس سلام مین بہت سے حدیثین لکھی ہین اور بعد اون

حدیثونکے عبارت مولانا مجلسی کی کہ بیچ بکار کے ہو نقل کی ہو وہ یہہ ہو کہ فرمایا ہے اونھون نے
جانو کہ حاضر ہونے نبی اور ایمہ کا بر نزدیک موت کے دلالت کرتے ہین حدیثین مستفیضہ بلکہ
ایسی حدیثین کہ تین سے زیادہ لوگون نے معصوم سے روایت کیا ہو وی اور مشہور ہو وی
یہہ بات شیعون مین نہایت مشہور ہوتی اور انکار کرنا اسطرحکے چیزونکا طریقہ نیکون کا
نہین ہی اور بعد بیان اس شبہہ کی کہ کسطرح سے نبی اور ایمہ ایک وقت مین بہت جگہہ
کہ ایک ہی دم مین بہت سے مردی دنیا مین مرتی ہو وین کئی جگہہ پر حاضر ہو سکتے
ہین اس واسطے کہ ایک شخص کا کئی جگہہ پر حاضر ہونا نہین ہو سکتا ہے جواب اسکا
یون دیا ہی کہ ہو سکتا ہے کہ واسطے نبی اور ایمہ کے کئی بدن مثالی یعنی کہ
بدن اسیطرحکے مانند ہوا کی لطیف ہو وین کہ اون بدنون کی باعث سے کئی جگہ پر
حاضر ہوتے ہو وین **فصل** بیچ بیان کیفیت سوال منکر اور نکیر کے ہی جاننا چاہیے
کہ سوال منکر اور نکیر کا قبر مین ضروریات مذہب شیعہ بلکہ ضروری دین اسلام سے ہی
اور اس بات پر پیغمبر اور اماموں سے لوگونے اتنی حدیثین روایت کی کہ ہرگز احتمال
جھوٹ کا اسمین نہین ہے اور جناب غفرانمآب رحمہ نے اور عالمون نے بہت سی
حدیثین ذکر کی ہین اس رسالہ مین بطور نمونے کے دو تین حدیثونکا ترجمہ ذکر کرتا
ہون بیچ کتاب عماد الاسلام کی حسین بیٹے سعید سے نقل کیا ہے اونھون نے علی
بیٹے خالد سے روایت کیا ہی کہ اوس نے حضرت ابا عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا
کیا اوس چیز سے کہ ملاقات کرتا ہو صاحب قبر سے جواب آنحضرتؑ نے فرمایا کہ دو فرشتے
کہ کہا جاتا ہے واسطے اونکے منکر اور نکیر آتے ہین پاس صاحب قبر کے پھر سوال
کرتے ہین وہ دونو رسول خداؐ سے پھر کہتے ہین کہ کیا کہتا ہو تو بیچ اس شخص
کہ نکلا تھا درمیان تمہاری پھر کہین گے اوس شخص کا کہ کہتا تھا وہ
کا ہو اپا وہ رسول برحق تھا پھر فرمایا کہ اگر صاحب قبر اہل شک سے ہی تو کہتا ہی
نہین جانتا ہون سنا تھا لوگون سے کہتے تھے اور مین نہین جانتا تھا کہ سچ ہی
یا جھوٹ پھر مارتے ہین اوسکو اور اگر ہی وہ شخص مومن اور یقین کرنیوالا
مین نہین آتا اور کہتا ہی کہ آیا سوال کرتے ہو تم جیسے رسول خداؐ کو پھر کہین

فرشتے کہ آیا تو جانتا ہی کہ وہ رسول خداؐ کی تھی تو وہ کہیگا کہ گواہی دیتا ہون کہ وہ رسول
برحق خدا کے تھے اور وہ آئی تھی ہدایت کو اور لائی تھی دین حق کو اور فرمایا اونھین
حضرت نے پھر دیکھی گا جگہہ اپنی کو بہشت سے اور کشادہ کر جاوینگے واسطے اوسکی قبر پھر
کہینگے وہ دونو فرشتے کہ سو ایسے سو ذکر کر نہین ہی بیچ اوس کی حلم یعنی خواب پریشان
اور تغیر نعمت اور سو بیچ بہترین اوس راحت کے کہ ہوتا ہی بیچ اوسکی سو نیوالا اتمام ہو آخر
حدیث کا کچھ اختصار سا تھا اور ایک حدیث مین ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ جو کوئی انکار ان تین چیزونکا کرے تو نہین ہی وہ ہمارے شیعون سے معراج اور
سوال قبر اور شفاعت اور علی بیٹے ابراہیم علیہ الرحمہ نے بیچ تفسیر اپنی کے ساتھ سند
اپنی کے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب
آدمی ہوتا ہے بیچ آخر دن کی دنیا سے اور پہلے دن کی آخرت سے بنائی جاتی ہے
واسطے اوس کے صورت اہل اوسکی کی اور صورت مال اور فرزند اور عمل اوسکی کے
پھر متوجہ ہوتا ہی طرف مال اپنے کے اور کہتا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ تھا مین اوپر تیرے
حریص اور بخیل پس کیا ہے واسطے میرے تیرے پاس تو کہی گا مال کہ لے مجھسے کفن
اپنی کو پھر متوجہ ہو ویگا طرف اولاد اپنی کے اور کہیگا کہ قسم ہی خدا کی کہ تھا مین واسطے
تمہارے دوست اور تھا مین واسطے تمہاری حمایت اور حفاظت کرنیوالا پس کیا ہی واسطے
میری تمہاری پاس تو کہینگا فرزند کہ پہونچا دینگی ہم تجکو طرف قبر تیری کے اور کفن کر دینگی تجکو
پیچھے اوس کی پھر متوجہ ہو گا طرف صورت عمل کے اور کہیگا کہ قسم ہے خدا کی کہ تھا
مین بیچ تیری بے رغبت اور تھا تو اوپر میرے بھاری پس کیا ہی نزدیک تیرے
تو کہی گا عمل اوسکا کہ مین ساتھ تیری ہون بیچ قبر تیری کے اور دن حشر تیری کی یہانتک کہ پیش کیے
جاوینگے مین اور تو اوپر رب تیری کی پھر اگر ہو وی وہ آدمی واسطے حقتعالی کے دوست تو
آتی ہی وہ صورت عمل کی اوسکی پاس بہترین آدمیون سے کے خوشبو مین اور صورت مین
اور کپڑو نمین پھر کہی گی کہ بشارت ہو وی تجہ کو ساتھ راحت اور جنت اور رزق اچھی کے
اور جنت نعیم کی تحقیق کہ آیا تو اچھی آئی کر پھر کہے گا وہی آدمی کہ کون ہی تو تو کہے
گی وہ صورت کہ مین ہون عمل صالح تیرا چل دنیا سے طرف جنت کی اور وہ او

آدمی پہچانتا ہے غسل دینے والے اپنے کو اور قسم دیتا ہے اوٹھانے والے اپنے کو کہ جلدی
کر پھر جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہے قبر اپنی مین تو آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے کہ وہ
فتانان قبر ہین یعنے آزمائش اور امتحان کرنے والے قبر کے ہین کھینچتے ہین وہ دونون بالون
اپنے کو اور پہاڑتے ہین زمین کو انیاب اپنی سے اور آوازین اون دونون کی مانند گرجنے
کے ہووینگی اور آنکھین اون دونون کی مانند بجلی خاطف یعنے چمکنے والی کے ہووینگی پھر کہینگے
دونون کہ کون ہے رب تیرا اور کون ہے نبی تیرا اور کیا ہے دین تیرا تو کہیگا وہ آدمی
کہ اللہ ہے رب میرا اور محمدؐ ہین نبی میرے اور اسلام ہے دین میرا پھر کہینگے وہ دونون
کہ ثابت رکھے تجکو اللہ واسطے اوس چیز کے کہ دوست رکھتا ہے اور راضی ہے اور بعد ہوا ہے
سے کلام کے بیچ بیان احوال برے شخص کے وہ حضرت یون فرماتے ہین کہ اور جب داخل کیا
جاتا ہے وہ شخص قبر اپنی مین تو آتے ہین پاس اوسکے ممتحنان قبر یعنے وہ امتحان اور آزمائش
کرنے والے اور دور کرتے ہین اوس سے کفن اوسکے کو پھر کہتے ہین وہ دونون کہ کون ہے
رب تیرا اور کون ہے نبی تیرا اور کیا ہے دین تیرا تو وہ شخص کہیگا کہ نہین جانتا ہون پھر کہینگے
وہ دونون کہ نجانا تونے اور نہ ہدایت پائی تونے پھر مارینگے وہ دونون اوس شخص کو ساتھ
عصا لوہے کے یہ تھوڑا سا ترجمہ ہے اوس حدیث کا اور جاننا چاہیے کہ ان دونون فرشتون
کے کئی نام ہین کبھی ان دونون کو منکر اور نکیر کہتے ہین جیساکہ مشہور ہے اور کبھی اونکو مبشر
اور بشیر کہتے ہین اور کبھی اونکو فتانان قبر کہتے ہین اور کبھی اونکو ممتحنان قبر کہتے ہین اور کبھی
اونکو قعیدان قبر کہتے ہین قریب اسکے فرمایا ہے جناب غفران مآب مجدد دین آئمہ اطہار نے بیچ
عماد الاسلام کے اور پھر فرمایا کہ بیچ بعضی روایتون شیعون کے آیا ہے یہ کہ رومان ایک فرشتہ
ہے فرشتون خدا سے کہ داخل ہوتا ہے اوپر مرنیکے بیچ قبر کے واسطے سوال کے قبل داخل
ہونے دونون فرشتون کے اور شاید کہ یہی مراد ہے کلام حضرت امام زین العابدین علیہ
السلام سے بیچ دعا کے صحیفہ کے کہ فرماتے ہین وروعۃ رومان وفتان القبر فائدہ بیچ بیان
اسکے کہ سوال انبیا اور ائمہ علیہم السلام اور اطفال کون سے ہوتا ہے یا نہین اکثر شیعہ کے علما
نے اس مسئلہ کا ذکر نہین کیا مگر مولانا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ قاعدہ فرقہ عدلیہ
یعنے شیعہ اور وہ لوگ کہ تابع اونکے ہین عدالت خدا مین یہ چاہتا ہے کہ سوال قبر نہین ہوتا

مگر مکلفون سے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ لڑکون سے اور دیوانون سے اور مستضعفون سے
سوال نہووے گا لیکن سوال انبیا اور ائمہ علیہم السلام سے پس اگرچہ بعضے حدیثون سے مثل
اسکی کہ جسکو تلقین کیا ہووے تو اوس سے سوال نہین ہوتا اور مانند اسکے کہ جسوقت سوال
کیا جاتا ہے مردہ تو ضغطہ مین ہوتا ہے اور شان انبیا اور ائمہ علیہم السلام کی اس سے برتر
ہے کہ ضغطہ مین ہووین معلوم دیتا ہے کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام سے سوال نہووے گا
لیکن اس بات کی جبکہ آیت اور حدیث مین تصریح نہین ہوئی تو چاہیے کہ اس بات مین ہونے
یا نہونے کا اعتقاد نہ کرے اور اسکے علم کو خدا اور رسول اوسکے پر چھوڑ دے **فصل** بیچ بیان
ضغطہ قبر کے ہے یعنے دبانا قبر کا اسمین بہت سی حدیثین نبی اور ائمہ علیہم السلام سے منقول ہوئی
ہین کہ احتمال جھوٹ کا نہین ہے اور اونسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کم مؤمنون سے ہوویگا
کہ اوسکو ضغطہ نہووے اور اونہین حدیثون سے یہ ہے کہ جسوقت کہ سعد مرے تو ساتھ جنازے
اونکے کے گئے ستر ہزار فرشتے پھر کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اوپر قبر اونکے کی اور فرمایا
کہ مانند سعد کو بھی ضغطہ ہوتا ہے اور ایک حدیث کے آخر مین یون ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ سوال کیا مینے رب اپنے سے کہ بخشدے واسطے میرے رقیہ کو ضغطہ قبر سے
اور ایک حدیث مین ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ضغطہ قبر کا کفارہ ہے
واسطے مومن کے اون چیزون سے کہ ضائع کرتا تھا نعمتون پروردگار اپنے کو اور ایک حدیث
مین ہے کہ سوال کیے گئے امام جعفر صادق علیہ السلام اس بات سے کہ مصلوب یعنے وہ شخص کہ اوسکو
سولی دی ہووے اوسکو عذاب قبر پہونچتا ہے یا نہین اون حضرت نے فرمایا کہ جو رب زمین
کا ہے وہی رب ہوا کا ہے پس وحی کرتا ہے حق تعالی طرف ہوا کے پس دباتی ہوا ہے اوسکو
زیادہ دبانے زمین سے اور ایک حدیث مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہوا ہے
کہ جو شخص مرے درمیان زوال پنجشنبہ سے زوال جمعہ تک مومنون سے پناہ مین رکھتا ہے
خدا اوسکو ضغطہ قبر سے ابی بصیر کہتے ہین کہ عرض کی مینے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
کہ آیا بچتا ہے ضغطہ قبر سے کوئی فرمایا حضرت نے کہ پناہ بخدا بہت کم ہے کہ بچتا ہو کوئی اوس سے
فصل بیچ بیان عذاب اور ثواب برزخ کے ہے یعنے وہ زمانہ کہ درمیان موت اور
قیامت کے ہے اور جگہون ارواح کے اور جنت اور جہنم دنیا کے اسمین بہت سی آیتین اور

حدیثین دلالت کرتی ہین کچھ آیات اور احادیث اس رسالہ مین ذکر کرتا ہون اونمین سے
ہے یہ آیت لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ معنے اس آیت کے یہ ہین کہ نہ گمان کر تو
اے محمد اون شخصون کو کہ قتل کیے گئے ہین راہ خدا مین مردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک رب
اپنے کے روزی دیے جاتے ہین خوش ہین ساتھہ اوس چیز کے کہ دیا ہے اونکو خدا نے
فضل اپنے سے کہا ہے مولانا طبرسی نے اس آیت کی تفسیر مین یعنی کہ روزی دیے جاتے ہین
نعمت جنت سے وقت صبح اور شام کے اور بعضون نے کہا ہے کہ روزی دیے جاتے
ہین نعمت سے بیچ قبر کے خوش ہوتے ہین ساتھہ اوس چیز کے کہ دیا ہے اونکو خدا نے طرح
واسطے کے نعمت سے بیچ جنت یا قبر کے تمام ہوا تھوڑا سا کلام اونکا مراد اس جنت سے جنت
دنیا ہے اسواسطے کہ صبح اور شام جنت آخرت مین نہین ہوتی اور لوگ نہین مین سے ہے
یہ آیت اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ
اَشَدَّ الْعَذَابِ یعنے آگ پر عرض کیے جاتے ہین صبح اور شام اور روز قیامت کے کہا جاوےگا
کہ داخل کرو آل فرعون کو بڑے عذاب مین اور وہ عذاب کہ قبل قیامت کے ہوویگا نہین ہے
وہ مگر عذاب قبر اسطرح سے کہا ہے صاحب موافق اور شارح اوسکے نے اور لفظ صبح اور شام
کی بھی دلالت کرتی ہے اسپر کہ یہ عذاب سوائے روز قیامت کے ہے اسواسطے کہ صبح اور شام
قیامت مین نہین ہوتا اور اون حدیثون مین سے ہے وہ حدیث کہ کافی مین سوید بن غفلہ
سے روایت کی گئی ہے تھوڑا سا مضمون اوسکا ذکر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب فرشتے قبر مین
آتے ہین تو کہتے ہین وہ دونون واسطے اوس مردے کے کون ہے رب تیرا اور کون ہے
نبی تیرا اور کیا ہے دین تیرا تو کہیگا وہ مردہ اللہ ہے رب میرا اور دین میرا اسلام ہے
اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہین تو کشادہ کرتے ہین وہ دونون واسطے اوسکے
اوس حد تک کہ نظر کرے کام اوسکی اور کھولتے ہین وہ دونون واسطے اوسکے ایک دروازہ
طرف بہشت کے اور کہتے ہین واسطے اوسکے کہ سو ٹھنڈی آنکھہ سے اور اگر مردہ دشمن ہے
رب اپنے کے تو دونون فرشتے بعد داخل ہونے قبر کے کہتے ہین کہ کون ہے رب تیرا اور
کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا کہیگا وہ مردہ نہین جانتا ہون تو فرشتے کہینگے

کہ نجانا تو نے اور نہ ہدایت پائی تو نے اور مارینگے اوسکے سر پر ایک گرز اور کھولینگے بیچ قبر
اوسکے کے ایک دروازہ طرف آتش جہنم کے اور کہینگے سو ساتھہ برے حال کے اور مسلط کرتا ہے
خدا اوسپر سانپ اور بچھو اور جانور زمین کے کہ کاٹتے ہین اوسکو یہانتک کہ اوٹھاوے
اوسکو خدا قبر اوسکی سے اور کتاب علل الشرائع مین روایت کیا ہے حضرت امیر المومنین سے
کہ فرمایا اون حضرت نے کہ عذاب قبر ہوتا ہے سخن چینی سے اور پیشاب کی نجاست سے نجوبی پرہیز
نہ کرنے سے اور بد خلقی کرنے سے ساتھہ اہل اپنی کے اور محاسن مین روایت کیا ہے ابی جعفر
علیہ السلام سے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ وہ شخص کہ مرے شب جمعہ مین لکھتا ہے خدا واسطے اوسکے
بیزاری عذاب قبر سے اور وہ شخص کہ مرے دن جمعہ کے تو آزاد کیا جاتا ہے آگ جہنم سے اور جواہر
راوندی مین روایت کیا ہے ابوجعفر علیہ السلام سے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ وہ شخص کہ تمام
اور کامل کرے رکوع اپنے کو تو نہین داخل ہوتی اوسپر وحشت قبر کی اور روایت کیا ہے ابن
عباس نے کہ عذاب قبر تین حصہ ہے تہائی لسبب غیبت کے ہے اور تہائی لسبب سخن چینی کے ہے
اور تہائی لسبب پیشاب کے ہے یعنے بسبب نہ پرہیز کرنیکے نجاست پیشاب سے اور محاسن مین ہے
ابی عبد اللہ سے کہ فرمایا خطاب کر کے ابی بصیر کیطرف کہ اے ابا محمد میت تم مین سے اوپر اس امر
کے شہید ہے شاید مراد حضرت کی اس امر سے ولایت اور دوستی ائمہ علیہم السلام کی ہے کہا ابی بصیر
نے کہ کہا مینے اگرچہ مرے فرش اپنے پر حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ مرے اپنے فرش پر زندہ ہے
نزدیک رب اپنے کے روزی دیا جاتا ہے اور بصائر الدرجات مین ہے ابی بصیر سے کہ کہا
اونہون نے کہ تھا مین نزدیک ابی عبد اللہ علیہ السلام کے کہ ٹھوکر ماری پانون سے اون حضرت
نے پھر دیکھا مینے ایک دریا کہ اوسمین کشتیان ہین چاندی سے پھر سوار ہوئے وہ حضرت اور
سوار ہوا مین ساتھہ اون حضرت کے یہانتک کہ پہونچے ایک جگہہ پر کہ وہان تھے خیمے چاندی
کے پھر داخل ہوئے وہ حضرت اون خیمون مین پھر نکلے اور کہا دیکھا تو نے وہ خیمہ کہ داخل
ہوا تھا مین اوسمین پہلے کہا مینے کہ ہان فرمایا کہ وہ خیمہ رسول خدا کا تھا اور دوسرا خیمہ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام کا تھا اور تیسرا خیمہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کا تھا اور چوتھا خیمہ حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا اور پانچوان خیمہ حضرت امام حسن علیہ السلام کا تھا اور چھٹا خیمہ حضرت
امام حسین علیہ السلام کا تھا اور ساتوان خیمہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کا تھا اور آٹھوان

خیمہ میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا تھا اور لیکن خیمہ میرا ہے اور نہین کوئی
ہم مین سے مرتا مگر یہ کہ ہے واسطے اوسکے ایک خیمہ کہ رہتا ہے بیچ اوسکے اور بیچ محاسن کے ہے
ابراہیم بن اسحاق سے کہ کہا اوسنے عرض کی مینے حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے کہ کہان ہے
ارواح مومنون کی فرمایا اون حضرت نے کہ روحین مومنون کی بیچ حجرون جنت کی ہین کھاتی
ہین کھانا اوسکا اور پیتی ہین اور زیارت کرتی ہین ایک دوسرے کو اوسمین اور کہتے ہین کہ اے
رب ہمارے قائم کر واسطے ہمارے روز قیامت کو تاکہ وفا کرے تو ہمارے لیے اوس چیز کو کہ وعدہ
کیا ہے تونے ہمسے کہا ابی بصیر نے کہ عرض کی مینے کہ پھر کہان ہین روحین کافرون کی فرمایا اون
حضرت نے کہ بیچ حجرون آگ کے کھاتی ہین کھانا اوسکا اور پیتی ہین پانی اوسکا اور زیارت کرتی
ہین ایک دوسرے کو اوسی آگ مین اور کہتے ہین کہ اے رب ہمارے نہ قائم کر ہمارے لیے قیامت
کو تاکہ وفا کرے واسطے ہمارے اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہے تونے ہمسے اور مشارق الانوار مین
مفضل بن شاذان سے روایت کیا ہے کہ اونھون نے مخالف الابرار سے نقل کیا ہے کہ
امیر المومنین علیہ السلام نجف کوفہ مین نکلتے اور سنگریزون کے قبر کہ کہا کہ اے امیر المومنین
فرش نکرون آپکے نیچے کپڑا اپنا حضرت نے فرمایا کہ نہین اور نہین ہے یہ مگر تربت مومن اور مزاحمت
مجلس اوسکی کے اصبغ بن نباتہ نے عرض کی کہ تربت مومن کو جانا ہے مینے یعنی مٹی خاک مومن کی
ہوتی ہے اور یہ ہوگی لیکن مزاحمت یعنے جگہ تنگ کرنا بیچ مجلس اوسکی کا اسکے کیا معنے ہین فرمایا اون
حضرت نے بیچ پشت اس کوفہ کے روحین ہر مومن اور مومنہ کی ہین بیچ قالبون نور کے اوپر
منبرون نور کے اور کہا ہے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے تحقیق کہ قبر ایک باغ ہے باغون
جنت سے یا ایک گڑھا ہے گڑھون جہنم سے اور کافی مین ساتھ اپنی سند کے فرلیس کناسی
سے روایت کیا ہے ایک حدیث بڑی تھوڑا سا مضمون اوسکا ذکر کرتا ہون کہا اوسنے
کہ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے مینے سنا ہے کہ بیشک خدا نے واسطے ایک بہشت کو پیدا
کیا ہے اوسکو خدا نے طرف مغرب کے اوسکی طرف جاتی ہین روحین مومنون کی اپنی قبرون
سے نزدیک ہر شام کے اور گرتی ہین اوسکی پھلون پر اور کھاتی ہین اون پھلون سے اور آپس مین
ملاقاتین کرتے ہین اور پہچانتی ہین ایک دوسرے کو اور جسوقت کہ صبح ہوتی ہے تو اوڑتی ہین
بہشت سے اور رہتی ہین بیچ ہوا کے اور اوڑتی ہین آنے جانے مین اور آتی ہین نزدیک اپنی

قبرون کے جسوقت کہ طلوع کرتا ہے آفتاب اور ملاقاتین کرتی ہین ایک دوسری ہوا مین اور
پہچانتی ہین ایک دوسرے کو اور فرمایا کہ خدا کے واسطے ہے ایک آگ بیچ مغرب کے پیدا کیا ہے
اوسکو تاکہ رہین بیچ اوسکے ارواح کافرون کی اور کھاتی ہین زقوم اوسکے سے اور پیتی ہین
حمیم اوسکے سے رات بھر اور جبکہ صبح ہوتی ہے تو اوڑتی ہین وہان سے طرف ایک نالی کے یمن
سے کہ اوسکو کہتے ہین برہوت کہ وہ زیادہ گرم ہے سب آگ دنیا سے رہتی ہین بیچ اوسی آگ
کے اور آپسمین ملاقاتین کرتی ہین اور پہچانتی ہین ایک دوسرے کو اور جبکہ شام ہوتی ہے تو پھر
جاتی ہین طرف اوسی آگ جہنم کے اور اسیطرح سے رہین گی روز قیامت تک فرلیس کناسی نے
عرض کیا کہ کیا ہے حال اون مسلمانون گنہگارون کا کہ مرتے ہین اور نہین ہے واسطے اونکے
کوئی امام اور نہین جانتے ولایت اور دوستی تمہاری کو فرمایا اون حضرت نے کہ یہ لوگ اپنی
قبرون مین رہتے ہین نہین نکلتے اونمین سے پھر جسکے لیے کہ اونمین سے کچھ عمل نیک ہووے
اور نہ ظاہر ہوئی ہووے اوس سے عداوت تو کھودی جاتی ہے اوسکے لیئے ایک راہ طرف
اوس جنت کے کہ پیدا کیا ہے اوسکو خدا نے مغرب کی طرف مین اور داخل ہوتی ہے اوسمین
اوس جنت سے ہوا بیچ قبر اوسکی کے روز قیامت تک پھر ملاقات کرتا ہے خدا کو اور حساب
کرتا ہے ساتھ اچھے کامون اور برے کامون کے پھر یا طرف جنت کے جاویگا یا طرف جہنم
کے وہی لوگ موقوف ہین امر خدا پر اور اسیطرح سے کرتا ہے خدا ساتھ مستضعفون کے
اور احمقون اور لڑکون مسلمانون کے کہ بلوغ کو نہین پہونچے تھے لیکن وہ لوگ مسلمانون
سے کہ عداوت رکھتے ہین شیعون سے کھودی جاتی ہے واسطے اونکے ایک راہ طرف آگ کے
کہ پیدا کیا ہے اوسکو خدا نے بیچ مشرق کے پس داخل ہوتی ہے شعلہ اوس کی لپٹ اور چنگاریان
اور دھوان اور جوش شراب جلتا ہوا روز قیامت تک پھر بازگشت ہے انکی طرف آب سوزان
جہنم کے پھر بیچ آگ کے گرائے جاوینگے جناب غفران مآب والد ماجد نے عماد الاسلام مین
بعد ذکر کرنے ان حدیثون کے اور مانند ان کے کے فرمایا ہے کہ جمع کرنا ان حدیثون
مختلف کا تین طرح سے ہو سکتا ہے ایک طرح اونمین سے یہ ہے کہ کہا جاوے کہ مکان روحون
کے بسبب مختلف ہونے مرتبون اونکی کے بیچ شقاوت اور نیک بختی کے مختلف ہوتے ہین
بعضون کا مکان قبر ہے اور بعضون کا وادی السلام ہے یا برہوت ہے اور بعضون کا مکان

جنت و دنیا اور آگ دنیا ہے اور دوسری طرح جمع کی یہ ہے کہ ہو وین یہی مکانات سب کو دونون
کے واسطے بیچ کئی وقتون کے اور تیسری طرح یہ ہے کہ بعضے اختلاف بسبب مختلف ہونے
مرتبون کے ہو وین اور بعضے اختلاف بسبب اختلاف وقتون کے ہو وین **فصل** بیچ بیان
شرطون قیامت کے اور اونمین سے رجعت ہے اور نکلنا حضرت صاحب الامر علیہ السلام کا ہے
اور اونمین سے نکلنا دجال اور سفیانی کا ہے اور نکلنا دابہ کا ہے اور نازل ہونا حضرت
عیسے علیہ السلام کا ہے اور نکلنا یاجوج ماجوج کا اور نکلنا آفتاب کا ہے مغرب سے اور
جو کچھ کہ مناسب اوسکے ہے ہر ایک شرطون سے ایک مسئلہ مین انشاء اللہ تعالے ذکر ہو ویگا
مسئلہ بیچ رجعت کے ہے معنے رجعت کے یہ ہین کہ بیچ وقت ظاہر ہونے حضرت صاحب الامر
علیہ السلام کے کچھ نبی اور ائمہ بہی اس دنیا مین تشریف لاوینگے اور حکومت ظاہر اور سلطنت
اور غلبہ ہو ویگا اور کچھ مؤمن کامل اور کچھ منافقین اور برے لوگ بہی اونکی سلطنت مین اس دنیا
مین جلائے جاوینگے تاکہ اچھے لوگ اونکی دولت اور سلطنت کو دیکھکے خوش ہو وین اور برے
لوگ اس حشمت اور دولت سے جلین اور تفصیل اسکی کہ کتنے ائمہ کا رجعت مین آنا ضروری اور لابد
ہے اور کسکی رجعت ضروری نہین ہے آخر اس مسئلہ مین آویگا جاننا چاہیے کہ رجعت کے ہونے
پر اتنی حدیثین اور دلیلین اور آیتین دلالت کرتی ہین کہ انکار اونکا مومن دیندار کو لائق
نہین ہے اور یہ بات ضروری دین شیعہ کا ہو گئی ہے اونمین مین سے ایک یہ آیت ہے وَيَوْمَ نَحْشُرُ
مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا مضمون اوسکا یہ ہے کہ اوس روز کہ حشر کرینگے
ہم ہر امت سے ایک فوج کو اون لوگون سے کہ تکذیب کرتے ہین اور جھٹلاتے ہین آیتون
ہماری کو علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
اس آیت کی تفسیر مین اسطرح سے روایت کیا ہے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ مراد اون آیات
سے کہ لوگون نے اونکو جھٹلایا حضرت امیر المؤمنین اور باقی علیہم السلام ہین کہا راوی اس
حدیث نے اون حضرت سے کہ سنی گمان کرتے ہین کہ یہ روز کہ خدا نے اوسکا احوال ذکر کیا
ہے روز قیامت ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ
حشر کریگا خدا روز قیامت مین ہر امت سے ایک فوج کو اور چھوڑ دیگا باقیون کو
ہرگز یہ بات نہین ہے لیکن اسطرح کا حشر نہین ہوتا مگر رجعت مین اور آیت قیامت یہ ہے

کہ حشر کرینگے ہم اون کو اور نہ چھوڑینگے اونمین سے کسیکو اور اونمین مین سے ہے یہ
آیت إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ یعنے اوس شخص نے کہ واجب کیا ہے
بہیجا ہے احکام قرآن کو اوپر تمہارے وہ پہیرے گا تمکو طرف معاد کے علی بن ابراہیم نے اپنی
تفسیر مین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے تفسیر اس آیت مین اسطرح سے روایت کیا ہے کہ فرمایا
اون حضرت نے رجوع کرینگے طرف تمہارے حضرت رسول خدا نبی تمہارے اور امیر المومنین
اور باقی ائمہ علیہم السلام اور بہی اوسی تفسیر مین روایت کیا ہے علی بن ابراہیم نے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیچ تفسیر آیت پہلی کے اسطرح سے فرمایا اون حضرت نے نہین
ہے کوئی مومنین سے کہ قتل ہوا ہو وے مگر یہ کہ جلایا جاوے گا رجعت مین اور زندہ رہیگا
یہانتک کہ موت آوے اوسکو اور نہین جلایا جاتا رجعت مین مگر وہ شخص کہ محض مومن ہووے
یا محض کافر ہووے تفسیر عیاشی مین زرارہ سے روایت کی گئی ہے ایک حدیث کہ تھوڑا سا
مضمون اوسکا یہ ہے کہ کہا زرارہ نے کہ سوال کیا مینے اون حضرت سے کہ قتل موت ہے
یا نہین اون حضرت نے فرمایا کہ یہ نہین ہے بلکہ موت موت ہی ہے اور قتل قتل ہی ہے
پہر زرارہ نے عرض کی کہ کوئی قتل نہین کیا جاتا مگر یہ کہ مرجاتا ہے فرمایا حضرت نے کہ قول
خدا کا سچا ہے تیرے قول سے خدا قرآن مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف
اشارہ کرکے اسطرح سے فرماتا ہے اگر مرے وہ یا قتل کیا جاوے تو پہر جاوگے پیچھلے پاؤن
اور فرماتا ہے اگر مرو تم یا قتل ہو تو خدا کی طرف حشر کیئے جاوگے زرارہ نے عرض کیا کہ خدا
تو فرماتا ہے ہر نفس چکھنے والی ہے مزا موت کا حاصل کلام زرارہ کا یہ ہے کہ اونسے عرض کیا
کہ اگر موت اور قتل ایک ہو وین تو لازم آتا ہے یہ کہ سب لوگ چکھنے والے موت کے ہو وین
حضرت نے جواب مین فرمایا وہ شخص کہ قتل کیا جاوے تو اوسنے مزا موت کا نہین چکھا اور
ضرور ہے کہ اس دنیا مین رجوع کرے اور مزا موت کا چکھے بعد ذکر اس حدیث کے جناب
غفران مآب والد ماجد نے یون فرمایا ہے کہ عبارت اس روایت کی یہ چاہتی ہے کہ جو کوئی
کہ قتل ہوا ہووے تو وہ رجوع اس دنیا مین کریگا اور زندہ رہیگا یہانتک کہ موت
آوے اوسکو اگرچہ مومن محض اور کافر محض نہووے یہ مضمون مخالف اور حدیثون کے
ہے لہذا جمع اس حدیث کا ساتھ اون حدیثون کے یا تو اسطرح سے ہو سکتا ہو کہ کہین کہ

مراد کل النفس سے وہی نفس ہین کہ محض مؤمن یا محض کافر ہووین یا یہ کہ قدح کیا جاوے
اس حدیث مین تفسیر نور الثقلین مین نقل کیا ہے کتاب رجعت سے عبد الکریم بن عمرو الخثعمی سے کہ
کہا اوسنے کہ سنا مینے حضرت ابا عبد اللہ علیہ السلام کو کہ فرماتے تھے کہ ابلیس نے کہا اے رب مجھے
مہلت دے اور زندہ رکھ مجھے اوس روز تک کہ اوٹھائے جاوینگے لوگ بیچ اوس دن کے خدا
نے انکار کیا اوسکا اور فرمایا کہ تو مہلت دیا گیا ہے روز معلوم تک جسوقت کہ ہووے گا روز
وقت معلوم تو ظاہر ہووے گا ابلیس بیچ تمام گروہون اور پیروون اپنے کے کہ حضرت آدم کے
وقت سے اوسوقت تک ہوونگے اور یہ وقت آخر اون وقتون کا ہووے گا کہ حضرت امیر المؤمنین
نے اونہین طرف دنیا کے رجوع کیا ہووے گا عبد الکریم نے عرض کی کہ رجعت کئی بار ہوگی
حضرت نے فرمایا کہ ہان کئی بار ہووے گی اور اون آیتون مین سے ہے یہ آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وعدہ
کیا ہے خدا نے اون شخصون سے کہ ایمان لائے ہین اور عمل صالح کرتے ہین یہ کہ ہر آئینہ خلیفہ
کرے گا اونکو بیچ زمین کے جیسا کہ خلیفہ کیا تھا اون شخصون کو کہ قبل اونکے تھے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ
دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ
بِي شَيْئًا اور پھر البتہ قدرت دیگا خدا اونہین دین اونکے پر ایسا دین کہ برگزیدہ کیا ہے خدا
نے اوسے واسطے اون لوگون کے اور پھر البتہ بدل دے گا خوف اونکے کو امن سے ایسا
امن کہ عبادت کرینگے ہماری اور شریک نہ لاوینگے کچھ بھی ظاہر ہے کہ تمکین دین اور دور ہونا
خوف کا جیسا کہ چاہیے کسی امام کے واسطے دنیا مین نہین ہوا اور نہین ہے مراد ان دونو
چیزون سے مگر رجعت مین اور اون آیتون مین سے ہے یہ آیت كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ثُمَّ كَلَّا
سَيَعْلَمُونَ تفسیر نور الثقلین مین نقل کیا ہے کتاب الرجعت سے حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام سے بیچ تفسیر اس آیت کے کہ فرمایا ایک دفعہ جاوینگے بیچ رجعت کے اور ایک دفعہ بیچ
قیامت کے اور نور الثقلین مین کتاب الرجعت سے روایت کی ہے حضرت امیر المؤمنین
علیہ السلام سے ایک حدیث بڑی کہ تھوڑا سا مضمون اوسکا یہ ہے کہ فرمایا اون حضرت نے
بیچ اوسکے کہ تعجب ہے اور بڑا تعجب ہے درمیان جمادی کے اور رجب کے عرض کی
ایک شخص نے کیا ہے یہ تعجب اے امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا اون حضرت نے کیونکر تعجب

نہ کرون مین کہ گذرا ہے علم الٰہی مین امر قضا و قدر جاری ہوئی ہے بیچ تمہارے اور نہین
پہچانتے تم حدیث کو خبردار ہو کہ ہوینگی کچھ آوازین کہ واقع ہوینگی درمیان اونکے موتین کالی
جاوینگے گھانسین اور اوبھارے جاوینگے مردے پھر فرمایا کہ تعجب ہے اوس چیز سے کہ ہووے گی
درمیان جمادی کے اور رجب کے پھر عرض کی ایک شخص نے یا امیر المؤمنین علیہ السلام کیا ہے
یہ تعجب کہ ہمیشہ تعجب کرتے ہو تم فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ روئے تیری ماں
تیرے کونسا تعجب زیادہ ہے اس تعجب سے کہ آئینگے مردے قبرون کو زندون کی قسم
کھاگے فرمایا حضرت نے کہ گویا دیکھتا ہون مین طرف اونکے کہ بھر لیا ہے اونہون نے گلیون
کونے کو اور تلوارون کو ننگے کرکے کندہون پر رکھے ہین اور مارتے ہین ہر عدو خدا اور عدو
رسول اور عدو مومنین کو اور عیاشی نے رفاعہ بن موسی سے روایت کی ہے ایک حدیث
کہ بعض مضمون اوسکا یہ ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پہلے جو لوگ کہ
رجوع کرینگے دنیا مین وہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور اصحاب اونکے ہین اور یزید اور
اصحاب اوسکے ہین پھر قتل کرینگے وہ حضرت اوسکو اور نقل کیا ہے جناب غفرانمآب والد ماجد نے
اسکنہ اللہ فرادیس الجنان ایک کلام محمد بن بابویہ کا بیچ ثابت کرنے رجعت کے کہ تھوڑا سا مضمون
اوسکا یہ ہے کہ رجعت پہلی امتون مین ہوئی ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
فرمایا ہے کہ ہووے گا بیچ اس امت کے جو کچھ کہ ہوا تھا بیچ امتون پہلی کے اور کئی جگہ سے رجعت
کا ہونا پہلی امتون مین قرآن سے ظاہر ہوتا ہے اونہین مین سے ہے یہ کہ فرمایا خدا نے آیا
نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے کہ نکلے تھے گھرون سے اور وہ ہزارون تھے خوف
موت سے پھر کہا خدا نے اونسے کہ مرو پھر جلایا اونکو محمد بن بابویہ نے کہا ہے بیچ بیان اس قصہ کے
اسطرح سے کہ یہ لوگ ستر ہزار گھر تھے کہ ہوتا تھا بیچ اونکے طاعون ہر برس اور نکل جاتے تھے
بڑے آدمی اوس شہر سے بسبب قوت مال کے اور رہ جاتے تھے بیچ اوس شہر کے فقیر لوگ
بسبب مال نہونیکے اور جو لوگ کہ نکل جاتے تھے اونہین طاعون بہت اثر کرتا تھا اور یہ لوگ
کہتے تھے کہ اگر ہم بھی نکل جاتے تو طاعون ہمکو نہ پہونچتا اور امیر لوگ کہتے تھے کہ اگر ہم لوگ
رہ جاتے ہمکو بھی طاعون پہونچتا جیسا کہ فقیرون کو پہونچا ایک دفعہ سبھون نے اتفاق کیا
اس پر کہ اوس شہر سے نکل جاوین اور وقت آنے طاعون کے سب نکل گئے اور اوترے

کنارے دریا کے اور جبکہ اونہون نے اسباب اپنا کنارے دریا کے اوتارا کہا اونکو خدا نے
کہ مر وہ سب مرگئے راہ گیرون نے اونکو راستے ایک طرف کر دیا تہا اور اسی حال پر رہا
جبتک کہ خدا نے چاہا پہر گذرے اون پر ایک پیغمبر پیغمبرون بنی اسرائیل سے کہ اونکو ارمیا
کہتے تہے کہا اون نبی نے اے رب میرے اگر تو چاہے تو زندہ کرے اونکو اور آباد ہوویں
اونسے شہر اور پیدا ہوویں اونسے بندے تیرے اور عبادت کرین ساتہہ اور بندون تیرے
کے خدا نے اوس نبی کے جواب مین فرمایا تو چاہتا ہے اسکو کہ زندہ کرون مین انکو نبی نے
کہا کہ ہان پس جلایا اونکو خدا تعالی نے اور بہیجا اونکو ساتہہ اون نبی کے اور وہ لوگ کہ اونکو
حضرت موسی علیہ السلام نے اختیار کیا تہا واسطے سنانے مناجات اپنی کے اور کلام کرنے
خدا کے ساتہہ اونکے اون لوگون نے بہی بعد موت کے دنیا مین رجوع کیا اور زندہ رہے
اور بعد تمام ہونے اجلون اپنی کے مرگئے اور حضرت عیسے علیہ السلام جن لوگون کو کہ جلاتے
تہے وہ لوگ بہی بعد موت دنیا مین پہر آگئے اور زندہ رہے تہے اور اپنی اجلون سے مرتے
تہے اور اصحاب کہف بہی بعد موت کے اس دنیا مین پہرے اور سنی بہی لکہتے ہین کہ حضرت عیسے
علیہ السلام آسمان سے نازل ہوکے پیچہے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے نماز پڑہینگے اور نازل
ہونا عیسے کا آسمان سے یہ رجوع بعد موت کے اور رجعت کا ضروری دین شیعہ مین سے
ہونے کو جناب مولانا مجلسی نے کتاب اربعین مین اچہی عبارت سے بیان کیا ہے وہ یہ ہے
اے طالب حق اور یقین کے مین نہین گمان کرتا تجہے کہ رجعت کے ہونے مین شک کرے تو
بعد اسکے کہ روایت کی ہین واسطے تیری حدیثون ائمہ اطہار کی کتابون علمائے معتمد سے ساتہہ اجماع
شیعہ کے بیچ ہر وقت کے اور ہر زمانے کے اور مشہور ہونے اوسکے کے درمیان شیعہ کے
مانند آفتاب کے یہانتک کہ اونکے شاعر اوسکو نظم کرتے ہین اور سنیون پر دلیلون سے
حجت لاتے رہے ہین ہر زمانے مین اور مخالفین اونپر طعن و تشنیع کرتے آئے ہین اپنی کتابون
مین اور کسطرح سے وہ مومن کہ معصوم جانتا ہے ائمہ علیہم السلام کو شک کر سکتا ہے بیچ اوس
چیز کے کہ روایت کی گئی ہوویگی ائمہ علیہم السلام سے زیادہ دو سو حدیث صریح مین کہ اونکو
لکہا ہے مینے بیچ کتاب بحار اپنی کے اور چالیس سے زیادہ عالمون نے بیچ پچاس کتابون
اپنی کے اون حدیثون کو روایت کیا ہے اور جب کہ رجعت کا ہونا بہت مشہور تہا اور سنی

اسپر طعن کرتے تہے تو اکثر عالمون نے صرف اسی مطلب مین رسالے تصنیف کیے اونہین مین سے
ہین احمد بن داؤد جرجانی اور حسن بن علی بطائنی اور فضل بن شاذان نیشاپوری اور
صدوق محمد بن بابویہ اور محمد بن مسعود العیاشی اور حسن بن سلیمان شاگرد شہید اور
جبکہ تو اوسکو جان چکا تو تفصیل رجعت کی یہ ہے کہ رجوع کرنا بعض مومنین کا بعد موت کے
اس دنیا مین اور بعضے مخالفین مشرکین کا اس قابل نہین ہے کہ اسمین شک کیا جاوے
لکن رجوع کرنا حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا پس اسمین بہی شک کرنا نہین چاہیے واسطے
بہت ہونے اون حدیثون کے کہ دلالت کرتی ہین اسپر اور اسیطرح سے شک نہین کیا جانا چاہیے
بیچ رجوع کرنے نبی صلعم کے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے کہ اسمین بہی حدیثین بہت سی وارد
ہوئی ہین لیکن رجوع کرنا سب ائمہ علیہم السلام کا اگرچہ اسمین بہی حدیثین بہت سی آئی ہین
لیکن اوس مرتبہ پر نہین ہین لیکن رد کرنا اون حدیثون کا کہ اوسکے مخالف کوئی اور حدیثین
صریح نہ آئی ہوون طریقہ دینداروں کا نہین ہے لیکن زمانہ رجعت کا اور عدد اوسکا اور
خصوصیتین اوسکی اسمین حدیثین مختلف ہین ایمان ساتہہ اسکے مجملاً بہتر ہے تمام ہوا مضمون
عبارت مولانا مجلسی کا اور وہ حدیثین کہ اوسکی طرف اشارہ کیا ہے مولانا ے مجلسی نے
اونہین سے تہوڑی سی حدیثون کا مضمون لکہتا ہون تفسیر عیاشی مین امام جعفر صادق سے
روایت کیا ہے یہ کہ فرمایا اون حضرت نے اول وہ شخص کہ زمین قبر اوسکی شق ہوویگی
اور رجوع کریگا طرف دنیا کے وہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہین اور فرمایا کہ رجعت عام
نہین ہے بلکہ جو کہ محض مومن یا محض کافر ہوونگے رجوع کرینگے اور اوسی تفسیر مین امام محمد
باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ قریب ہے کہ حضرت رسول خدا
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام دنیا کی طرف رجوع کرینگے اور بہی اوس تفسیر مین امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ اول وہ شخص کہ رجوع کریگا
دنیا کی طرف ہمسایہ تمہارے ہین حضرت امام حسین علیہ السلام بادشاہت کرینگے یہانتک کہ بہوین
اونکی آنکہون پر جبکہ پڑینگی بڑہاپے سے اور روایت کیا ہے فرات بن ابراہیم نے اپنی تفسیر
مین بیچ تفسیر وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا کے ائمہ اہلبیت مین سے مالک ہوونگے روے زمین کے
بیچ آخر زمانے کے اور بہر دینگے زمین کو عدالت سے اور عیون اخبار رضا علیہ السلام مین ہے

روایت کیا ہے کہ کہا اوسنے کہ کہا ماموں نے امام رضا علیہ السلام سے کہ کیا فرماتے ہو بیچ رجعت کے فرمایا اون حضرت نے کہ وہ حق ہے اسواسطے کہ رجعت ہوئی تھی پہلی امتوں کی اور قرآن ناطق
گویا ہوا ہے ساتھہ اوسکے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہووےگا
بیچ اس امت کے مطابق اوسکے کہ ہوا تھا بیچ امتوں پہلی کے جیسا کہ مطابق ہوتی ہے نعل
ساتھہ نعل کے اور جیسا کہ مطابق ہوتا ہے ایک جانب کا پر تیر کا ساتھہ پر دوسری جانب اوسکے
کے اور بیچ تفسیر عیاشی کے جابر سے روایت کیا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا
اون حضرت نے کہ علی علیہ السلام ایکدفعہ رجوع کرینگے دنیا میں ساتھہ حضرت امام حسین
اپنے کے آوینگے ساتھہ نشان اپنے کے اور بدلا لیوینگے بنی امیہ سے اور معاویہ اور آل معاویہ
سے اور اون شخصوں سے کہ اوسکی لڑائی میں حاضر تھے اور اوٹھاوےگا خدا اونکے مددگار
کوفی میں سے تیس ہزار اور اور شہروں میں سے ستر ہزار پہر لڑینگے وہ حضرت اون ملاعین سے
دو صفین کرکے جیسا کہ آگے لڑے تھے اور حضرت اون سبھوں کو قتل کرینگے یہانتک کہ نہ باقی
رہےگا ایک بہی پہر اوٹھاوےگا خدا اون سبھوں کو اور داخل کریگا بڑے عذاب میں
ساتھہ فرعون اور آل فرعون کے پہر دوسری بار حضرت امیر المؤمنین ع دنیا میں رجوع
کرینگے ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہووینگے وہ حضرت خلیفہ رسول خدا کے
اور باقی ائمہ ع عامل ہونگے اون حضرت کی طرف سے اور بہیجےگا خدا حضرت رسول ع کو ظاہر ظاہر
پس عبادت کیا جاوےگا خدا تعالی ظاہر میں جیسا کہ عبادت کیا گیا تھا مخفی بیچ حضرت صادق
علیہ السلام نے بلکہ کئی برابر اوسکے دیگا خدا اپنے نبی کو ملک تمام دنیا کا اور رفع کریگا اوسکا
دعدہ اپنے کو کہ قرآن میں کیا ہے وہ یہ ہے کہ غالب کریگا دین اونکے کو سب دینوں پر
اگرچہ اوسکو مکروہ جانیں مشرک لوگ مسئلہ دوسرا بیچ بیان اون علامتوں کے جو اگلے
ظاہر ہونے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے ہووینگے اور بیچ طرح ظاہر ہونے اونکے کے
ہے لیکن علامتیں ظاہر ہونے اون حضرت کی بہت سی حدیثوں میں مذکور ہیں تہوڑی سی حدیثوں
کا مضمون لکھتا ہوں بحار میں ابی بصیر سے روایت کیا ہے کہ کہا اوسنے کہ فرمایا حضرت صادق
علیہ السلام نے کہ ضرور ہے آگے ظاہر ہونے صاحب الامر کے یہ کہ ہووے گا ایک سال قحط کہ ہووے
ہووینگے اوسمیں سب لوگ اور ہووےگا بعد اوسکے لوگوں کو خوف قتل ہونے کا اور مال کے

لٹ جانے کا بعد اسکے پڑہا اون حضرت نے اس آیت کو وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ
وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ یعنے اور ہر آئینہ آزمائش
کرینگے ہم تمہارے ساتھہ تہوڑے سے خوف کے اور بہوک کے اور نقصان مالوں اور
جانوں اور میووں کے اور بشارت دے تو اے محمد صبر کرنے والوں کے تئیں اور بہی
اوسی کتاب میں جابر سے روایت کیا ہے کہ کہا اوسنے کہ سوال کیا میں نے حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے تفسیر اس آیت کو فرمایا اون حضرت نے کہ بہوک کہ خدا نے اوسکی
طرف اشارہ کیا ہے خاص ہے اور عام ہے لیکن خاص وہ بہوک ہے کہ مخصوص دشمنوں خدا
کے لیئے ہووےگی کوفہ میں کہ اوسکی باعث سے وہ ہلاک ہووینگے اور عام وہ بہوک اور
خوف ہے کہ شہر شام میں لوگوں میں پایا جاوےگا ایسی بہوک اور خوف کہ کبہی اونکو نہوا
ہووےگا بہوک تو قبل نکلنے اون حضرت کے ہووےگی اور خوف بعد نکلنے اون حضرت کے
ہووےگا اور بہی اوسی کتاب میں داؤد رقی سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کیا ہے کہ کہا اون حضرت سے کہ سوال کئے گئے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے قول حق تعالی
سے فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فرمایا اون حضرت نے کہ منتظر ہو ظاہر ہونے حضرت صاحب
الامر علیہ السلام کو نزدیک تین چیزوں کے وقت اختلاف اہل شام کے اور ظاہر ہونے نشانوں
سیاہ کے خراسان میں اور پیدا ہونے فزعہ کے بیچ مہینے رمضان کے لوگوں نے پوچہا کہ کیا ہے
فزعہ فرمایا اون حضرت نے کہ تمنے نہیں سنا قول خدا کو اِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ
أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ یعنے اگر چاہیں نازل کریں ہم آسمان سے ایک نشانی پس ہو جاویں
گردنیں اونکی پست اوسکے جہکنے والی بعد اسکے فرمایا کہ فزعہ ایک نشانی ہے کہ نکال دیگی
اوسکے عورتیں اپنے پردوں میں سے اور جگا دیگی سونے والے کو اور ڈرینگے گا جاگنے
والا اور بہی اوس کتاب میں روایت کیا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
کہ فرمایا اونہوں نے کہ واسطے ظاہر ہونے قائم آل محمد کے پانچ علامتیں ہیں نکلنا سفیانی
اور یمانی اور مروانی کا ہے اور ہونا آواز کا آسمان سے اور قتل ہونا نفس زکیہ کا اور
خسف بیدا یعنے شق ہونا اور دہنس جانا زمین بیدا کا اور اوسی کتاب میں حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ ظاہر ہونا آواز کا ضرور ہے
ہے

اور نکلنا سفیانی کا ضرور ہے اور قتل ہونا نفس زکیہ ضرور ہے اور طلوع کرنا کف یعنے ہتیلی کا
آسمان سے ضرور ہے اور فرمایا کہ ہووے گا فزع بیچ مہینے رمضان کے کہ جسکا ہونا سوتے
کو جگاوے گا اور جاگنے والے کو ڈرادیگا اور نکالے گا عورتون کو پردون سے اور اوسی
کتاب مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ فرمایا جسوقت کہ دیکہو تم ایک آگ
طرف مشرق کے مشابہ ہروی عظیم کے یعنے مشابہ ہوگی وہ آگ لباس ہروی سے کہ بڑے [illegible]
زرد رنگ کو کہتے ہین جب ایسی آگ تین دن یا سات دن تک طلوع کرے تو امید رکہو اوسوقت
مین ظاہر ہونے صاحب الامر علیہ السلام کو انشاء اللہ تعالی پہر فرمایا اون حضرت نے کہ آواز ہوویگی
مگر مہینے رمضان مین اسواسطے کہ مہینا رمضان کا مہینا خدا کا ہے اور وہ آواز جبرئیل کی
پہر فرمایا اون حضرت نے کہ پکارے گا ایک پکارنے والا آسمان کی طرف سے ساتھ نام حضرت
صاحب الامر علیہ السلام کے ایسا پکاریگا وہ شخص کہ سنے گا اوسکی آواز جو کوئی کہ مشرق اور
مغرب زمین مین ہوویگا اور ایسی آواز اوسکی ہوویگی کہ جو کہ سوتا ہووے گا جاگ اوٹہے گا اور
جو کہ کہڑا ہووے گا بیٹہ جاوے گا اور جو کہ بیٹہا ہووے گا کہڑا ہو جاوے گا بسبب خوف اوس
آواز کے رحم کرے حق تعالی اوس شخص کو کہ سنے اوس آواز کو اور اجابت کرے اوس پہلی آواز
کو کہ وہ آواز جبرئیل کی ہے پہر فرمایا کہ وہ آواز ہوویگی بیچ مہینے رمضان کے تیئیسوین رات
کو شک نکرو بیچ اس آواز کے اور سنو اور اطاعت کرو اور آخر روز مین ابلیس ملعون کی آواز
ہوویگی ندا کرے گا آگاہ ہو کہ فلانا شخص ظلم سے قتل ہوا تا کہ شک اور فتنہ مین ڈالے لوگون
کو کتنے ہوویںگے اس دن مین حیران اور شک کرنے والے ہوویںگے بیچ آگ جہنم کے جسوقت
کہ سنو تم آواز کو بیچ ماہ رمضان کے تو شک نکرو بیچ ہونے اوسکے کہ جبرئیل سے ہے علامت اوسکی
یہ ہے کہ ندا کریگا ساتھ نام حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے اور نام باپ اون حضرت کے
یہانتک کہ سنے گی اوسکو عذرا یعنے عورت بیچ پردے کے اور تحریص کرے گی اپنے باپ
اور بہائی کو اوپر نکلنے کے پہر فرمایا کہ ضرور ہے ہونا ان دونون آوازون کا پہلے خروج
حضرت صاحب الامر کے یہ تہوڑا سا مضمون اس حدیث کا ہے ساتھ اختصار کے اور بہی
اوسی کتاب مین ساتھ سند اونکی کے ہے یعقوب سراج سے کہ کہا اوسنے کہ عرض کیا مینے
واسطے ابی عبد اللہ علیہ السلام کے کہ کب ہے فرج اور خوشی شیعون تمہارے کے فرمایا اون حضرت نے

کہ جسوقت اختلاف کرینگی اولاد عباس کی بیچ سلطنت کے اور بہت ضعیف ہوجاویگی سلطنت
اونکی اور طمع کرے گا بیچ اونکے وہ شخص کہ طمع نکرتا تہا اور عرب مطلق العنان ہووین اور ہر
صاحب قوت قوت اپنی کو ظاہر کرے اور ظاہر ہووے گا سفیانی اور آوے گا یمانی اور
حرکت مین آوے گا حسنی تو نکلے گا صاحب اس امر کا مدینہ سے ساتھ تراث رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ کے طرف مکہ کے کہا راوی نے کہ عرض کی مینے کہ کیا ہے تراث رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا فرمایا اون حضرت نے کہ تراث سیف اور کرتہ اور عمامہ اور چادر اور جریب اور
نشان اور زرہ اور زین اون حضرت کا ہے اور بہی اوسی کتاب مین ہے یعقوب سراج سے
ایک حدیث اور کہ زیادہ کیا ہے اوسمین بعد ذکر زرہ اور زین کے یہانتک کہ فرمایا نازل
ہوویںگے وہ حضرت یعنے صاحب الامر بیچ مکہ کے پہر نکالین گے سیف اپنی کو غلاف سے اور
پہنین گے زرہ یعنے کرتے کو اور اوڑہین گے چادر کو اور باندہین گے عمامہ کو اور لیوین گے
جریب ہاتہ مین اور طلب اذن چاہین گے بیچ ظاہر ہونے اپنے کے خدا سے پہر مطلع ہوویگا اوپر
اس بات کے بعض کسی شخص دوستون اونکے سے اور آوے گا وہ شخص نزدیک ایک سید
حسنی کے اور خبر دیوے گا وہ شخص سید حسنی کو اس بات سے وہ سید حسنی جلدی کرے گا خروج
مین پہر دوڑ پڑینگے اوس سید پر اہل مکہ کے اور قتل کرینگے اوسکو اور بہیجین گے سر اوس
سید کا طرف شامی کے پہر ظاہر ہوویںگے نزدیک اسکے صاحب الامر اور بیعت کرینگے اونسے
لوگ اور فرمان برداری کرینگے یہ تہوڑا سا مضمون اس حدیث کا ہے اور بیچ بڑی حدیث مفضل
کے کہ اوسمین بیان طرح ظہور صاحب الامر علیہ السلام کا اور طرح رجعت ائمہ کا ہے
بعد کچہہ کلام کے یون ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پہر ظاہر ہوویںگے
حضرت صاحب الامر علیہ السلام بیچ مکہ کے اور گویا مین دیکہتا ہون طرف اونکے کہ داخل ہوویںگے
بیچ مکہ مین اور اوپر اونکے ہے چادر رسول خدا کی اور اونکے سر پر ہوگا عمامہ زرد اور
بیچ پاؤن کے ہوویگی نعلین مخصوف یعنے نعلین عربی اون حضرت کی کہ جا بجا سے ٹانکی گئی تہی
اور جناب امیر علیہ السلام نے اوسکو درست فرمایا تہا اور ہووے گا بیچ ہاتہ اونکے کے
ہراوہ یعنے جریب اون حضرت کی کہ ہانکتے ہوویںگے اوس سے بکریون دبلی کو یہانتک کہ ساتھ
اوس گلہ کے پہونچین گے طرف بیت اللہ کے اور نہ ہوگا اوس جگہ پر کوئی کہ اونکو اوس حالت مین

سچا نشد والا اور وہ حضرت اوسوقت مین ہونگے جو ان بعد کچھہ کلام کے مفضل نے عرض کیا
کہ اے سید میرے کہان ظاہر ہوونگے اور کسطرح سے ظاہر ہوونگے حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ اے مفضل وہ حضرت ظاہر ہوونگے اکیلے اور آوینگے اکیلے طرف بیت اللہ
کے اور داخل ہوونگے کعبہ مین اکیلے اور رات کرینگے حالت تنہائی مین اور جسوقت آنکھین
لوگون کی سو جاوینگی اور آدھی رات ہوویگی نازل ہوونگے طرف اونکے جبرئیل اور میکائیل
اور اور فرشتے صف بصف اور کہینگے واسطے اونکے جبرئیل علیہ السلام کہ اے سید قول
تمہارا مقبول ہے اور امر تمہارا جائز یعنی نافذ ہے پہر وہ حضرت اپنے منہ پر ہاتھ پہیرینگے اور
فرماوینگے کہ حمد اور شکر ہے واسطے اوس خدا کے کہ سچا کیا اپنے وعدے کو اور وارث کیا ہمکو
زمین کا کہ لیتے ہین ہم جگہہ جنت سے جس جگہہ کہ چاہتے ہین بہتر ہے مزدوری عمل کرنے والے
کہڑے ہونگے درمیان رکن اور مقام ابراہیم کے اور آواز دینگے ایک آواز اسطرح سے کہ اے
گروہ نقبا میرے اور مخصوصین میرے اور وہ لوگ کہ خدا نے ذخیرہ کیا ہے انکو واسطے مدد میری
کے قبل ظاہر ہونے میرے کے آؤ میرے پاس اوس حالت مین کہ فرمانبرداری کرنے والے
ہو پہونچیگی یہ آواز اون حضرت کی اوپر اون لوگون کے بیچ محراب عبادت اور فرش خواب
اونکے کے بیچ مشرق اور مغرب زمین کے اور سنینگے یہی لوگ ایک ہی آواز مین اور آوینگے
یہی سب لوگ طرف کعبہ کے اور نہ گذریگا مگر ایک لمحہ اور بعد کچھہ کلام کے فرمایا اون حضرت
نے کہ وہ یہ ہے کہ وارد ہوونگے صاحب الامر علیہ السلام طرف قبر اپنے جد بزرگوار کے پہر فرماوینگے
اے گروہ خلائق یہ قبر جد میرے کی ہے سب لوگ عرض کرینگے ہان اے مہدی آل محمد پہر فرماوینگے
وہ حضرت کہ کون ہے ساتھہ اونکے بیچ قبر کے لوگ عرض کرینگے کہ یہ دونون مصاحب اون
اون حضرت کے اور ہمخوابہ اون حضرت کے ہین یا ابوبکر او عمر پہر فرماوینگے صاحب الامر
علیہ السلام اور حالانکہ وہ حضرت خوب اون دونون کو جانتے ہووینگے اور سب لوگ بہی
ہووینگے کہ کون تہے یہ دونون اور کیون دفن کیے گئے سب لوگون مین سے ساتھہ
میرے جد صلے اللہ علیہ وآلہ کے اور شاید کوئی ان دونون کے سواے دفن ہووے ان
دونون قبرون مین لوگ عرض کرینگے اے مہدی آل محمد نہین ہے اس جگہہ پر سوا ان
دونون کے کوئی اور وہ دونون ہوا واسطے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس دفن

کیے گئے کہ وہ خلیفہ اون حضرت کے تہے اور باپ اونکی دو زوجہ کے تہے پہر فرماوینگے وہ حضرت
کہ کوئی تم مین سے ہے کہ پہچانتا ہووے اون دونون کو لوگ عرض کرینگے کہ ہان پہچانتے
ہین اور نہین ہے کوئی ہمخوابہ اون حضرت کا سواے اون دونون کے پہر وہ حضرت
فرماوینگے کہ کوئی تم مین سے اس بات کے خلاف بہی کہتا ہے یا شک کرتا ہے بیچ اس بات کے
سب لوگ عرض کرینگے کہ نہین تین دن تک اون دونون کے نکالنے مین قبر سے تاخیر
کرینگے پہر یہ خبر لوگون مین منتشر ہوویگی بعد تین دن کے وہ حضرت اوس مکان مین کہ اون
دونون کی قبر ہے تشریف لاوینگے اور نقبا سے کہینگے کہ ان دونون قبرون کو کہودو
نقبا اون دونون قبرون کو اپنے دونون ہاتہون سے کہووینگے اور دونون کو
نکالینگے اوس حالت مین کہ بدن اون دونون کے تر و تازہ ہوونگے جیسا کہ صورت
اونکی تہی بیچ حال حیوۃ کے پہر حکم کرینگے ساتھہ بلند کرنے اون دونون کے اوپر درخت خشک
کے در سولی دینگے اون دونون کو اوپر اوس درخت خشک کے بعد سولی کے وہ درخت
خشک ہرا ہو جائیگا اور پتے بہت سے نکل آوینگے اور بڑی بڑی ٹہنیان ہو جاوینگی تو اہل
شک دوستون اونکے سے کہینگے کہ یہ ہے واللہ شرف اور بزرگی اونکی سے نجات پائی
ہمنے بسبب محبت انکی کے اور جبکہ یہ خبر منتشر اور مشہور ہوویگی تو جو کوئی کہ اوسکے دل مین
برابر ایک دانہ کے بہی محبت اونکی ہوویگی تو اوس مکان پر حاضر ہوویگا پہر ایک منادی
اون حضرت کی طرف سے پکاریگا اسطرح سے کہ جو کوئی ان دونون مصاحب اور ہمخوابہ
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو دوست رکہتا ہووے تو لوگون مین سے جدا ہو کے
اور ایک طرف کہڑا ہووے پہر خلق دو طرح کی ہو جاویگی ایک دوستدار اور دوسرے
لعنت کرنے والے اونکے پہر وہ حضرت دوستون اونکے سے فرماوینگے کہ ان دونون
سے بیزاری کرو نہین تو عذاب الہی مین گرفتار ہوگے وہ لوگ یون عرض کرینگے جواب مین
اون حضرت کے کہ اے مہدی آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ ہم نہ جانتے تہے کہ انکے واسطے
کچھہ خدا کے پاس قرب اور منزلت ہے اوسوقت مین تو ہمنے بیزاری نکی اب آج کے روز کہ ہمپر
بعضی کرامات اور بزرگی اونکی ثابت ہوئی ہے اور جانا ہے ہمنے کہ وہ مقرب درگاہ

نکلیگا ایک قریہ اصبہان سے کہ اوسکو یہودیہ کہتے ہین داہنی آنکہہ اوسکی ممسوح بغیر
ہیولی ہوویگی اور دوسری آنکہہ اوسکی بیچ ماتھے اوسکے کے ہوویگی ایسی روشن اور
روشن اور چمکتی ہوویگی جیسا کہ ستارہ صبح کا روشن اور چمکتا ہے اور اوسکی آنکہہ مین
علقہ یعنے خون جما ہوا ہووے گا گویا آنکہہ اوسکی ملائی گئی ہے ساتہہ خون کے پیشانی پر
لکہی ہووے گی لفظ کافر کی کہ پڑہیگا اس لفظ کو پڑہنے لکہنے والا اور وہ شخص بہی کہ
پڑہنا لکہنا نہین ہے اور بیٹہہ جاویگا دریا مین چلیگا ساتہہ اوسکے آفتاب اور
آگے اوسکے ہوویگا پہاڑ دہوئین سے اور پیچہے اوسکے ایک پہاڑ سفید ہوویگا
جانینگے اوسکو لوگ کہانا یا غلہ نکلنے کا زمانہ بیچ بڑے قحط اور ہنگے سوار ہوویگا
گدہے اقمر پر یعنے رنگ اوسکا سبزی مارتا ہوویگا یا خاکستری رنگ ہوویگا ایک
قدم گدہے اوسکے کا برابر ایک میل زمین کے ہوویگا لپیٹی جاویگی واسطے اوسکے
تمام روے زمین بطریق منزلون کے یعنے گذر اوسکا ہر ایک مقام پر ہوویگا نہ گذریگا
ساتہہ کسی پانی کے مگر یہ وہ پانی خشک ہو جاویگا روز قیامت تک اور پکاریگا آواز
بلند سے کہ سنینگے وہ لوگ کہ درمیان خافقین کے ہین یعنے درمیان مشرق اور
مغرب کے جن اور انسان سے اور کہیگا کہ جلدی کرو طرف میرے اے دوستو میرے
انا الذی خلق فسوی وقدر فہدی انا ربکم الاعلی یعنی مین وہ ہون کہ خلق کیا سب چیزون
کو پس درست کیا اعضا اور اجزا اونکے کو اور مقرر کیا واسطے ہر حیوان کے اون چیزون
کو کہ بہتری اوسکی بیچ اوسکے ہے بعد اوسکے ہدایت کیا اوسے ساتہہ راہون اچہی دنیا
اور آخرت کے مین پروردگار بزرگتر اور صاحب اقتدار ہون تمہارا لیکن اوسکے فرمایا
اون حضرت نے کہ جہوٹ کہیگا وہ دشمن خدا ان باتون کو اسواسطے کہ وہ کانا ہے
اور کہانا کہاتا ہے اور بازارون مین پہرتا ہے اور رب تمہارا کانا نہین ہے اور کہانا
نہین کہاتا اور چلتا نہین ہے اور اکثر مصاحب اوسکے حرامزادے اور ایک قوم
عجیب سے ہونگے کہ لباس اونکا طیلسان سپید رنگ ہوگا مارے گا اوسکو خدا اوپر
گہاٹی افیق کے کہ شام مین ہے روز جمعہ مین اوس وقت کہ تین ساعت اوس روز
کی آئی ہوویگی اوس شخص کے ہاتہہ سے کہ مسیح یعنے عیسے بیٹے مریم کے پیچہے اوسکے

کہ تمہارے ساتہہ ایمان لائے ہین اور بیزار ہین ہم اون لوگون سے کہ ایمان نہین
لائے ہین ساتہہ اونکے اور بیزار ہین اون لوگون سے کہ ان دونون کو خواری اور ذلت
سے انکی قبرون سے نکالا اور انکو سولی دیا پہر حضرت مہدی علیہ السلام ایک ہوا سیاہ کو
حکم کرینگے کہ چلے اور سبکو ہلاک کرے یہ تہوڑا سا مضمون اوس حدیث مفصل کا ہے جو کہ
چاہیے کہ تمام اوس حدیث کو دیکہے تو بڑی کتابون مین مانند حق الیقین وغیرہ کے
دیکہے مسئلہ تیسرا بیچ بیان نکلنے دجال اور سفیانی کے ہے جناب غفرانمآب علامہ
مغفور نے کتاب عماد الاسلام مین سنی اور شیعہ کی حدیثون سے خروج دجال کو ثابت
کیا ہے اور اسکے متعرض نہین ہوئے کہ یہ بات ضروریات دین یا مذہب سے ہوگئی ہے یا نہین
اور نہین حدیثون مین سے ہے وہ حدیث کہ جناب شیخ صدوق یعنے محمد بن بابویہ قمی نے
اپنی کتاب کمال الدین اور تمام النعمۃ مین ساتہہ اپنی سند کے نزال بن سبرہ سے روایت
کی ہے کہ کہا ہے اوسنے کہ پڑہا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اوپر ہمارے ایک خطبہ اور
بعد حمد اور تعریف خدا کے فرمایا ایک کلام کہ خلاصہ مضمون اوسکا یہ ہے کہ واسطے خروج
دجال کے کئی علامتین ہین وہ یہ ہین کہ جسوقت ضائع کرینگے لوگ نماز کو اور امانت کو اور حلال
جانینگے جہوٹ کو اور کہائینگے سود اور لیوینگے رشوت اور مضبوط اور مستحکم کرینگے بناؤن کو
اور بیچینگے دین کو ساتہہ دنیا کے اور عامل کرینگے احمقون کو اور مشورہ کرینگے عورتون
سے اور قطع کرینگے رحم کو اور پیروی کرینگے خواہشون کی اور سبک اور سہل شمار
کرینگے خونریزی کو اور شمار کرینگے حلم کو ضعیف اور ظلم کو فخر اور ہووینگے امرا فاجر
اور فاسق اور وزرا ظالم اور رئیس اور عرفا گروہ ہر قوم کے خیانت کرنے والے اور
قاری فاسق اور ظاہر ہووینگی گواہیان جہوٹی اور ظاہر اعلانیہ ہووینگے گناہ اور بہتان
اور ظلم اور زیور کیئے جاوینگے قرآن اور زینت دیجاوینگی مسجدین ساتہہ سونے کے اور
اسیطرح سے بہت سی چیزین اور علامتین کہ اس زمانے مین ہوتی ہین اون حضرت نے
فرمائین بعد اسکے اصبغ بن نباتہ کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین علیہ السلام
کون ہے دجال فرمایا کہ آگاہ ہو کہ وہ صاید بیٹا صید کا ہے جو کہ اوسکو سچا جانے وہ
شقی ہے اور نیک بخت ہے وہ شخص کہ اوسکو جہوٹا جانے یعنے دعوی خدائی مین وہ

نماز پڑہین گے اور بہی اوسی کتاب مین شیخ صدوق نے اپنی اسناد سے عمر کے بیٹے سے
روایت کی ہے ایک حدیث بڑی کہ اوسکے آخر مین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
فرمایا واسطے اصحاب اپنے کے کہ اے لوگو نہین بہیجا حق تعالے نے کسی نبی کو مگر یہ کہ ڈرایا
ہے اوسنے قوم اپنی کو دجال سے اور حق تعالے نے اوسکی پیدایش مین تاخیر کی ہے
تمہارے وقت تک پہر جبکہ مشتبہ ہووے حال اوسکا تمپر تو پہچانا اوسکو اس بات سے
کہ خدا تمہارا کانا نہین ہے نکلیگا اوپر ایسے گدہے کے کہ فاصلہ درمیان دونون کانونکے
اوسکے برابر ایک میل کے کہ قریب کوس کے ہوتا ہے ہووے گا اور ساتھ اوسکے ہوگا
جنت اور دوزخ اور ایک پہاڑ روٹیون سے اور ایک نہر پانی سے اکثر تابع اوسکے یہود
اور نصارے ہووینگے اور عورتین اور لوگ جنگل کے داخل ہووے گا سب زمینون پر
مگر مکے اور مدینے مین اور زمین سنگستان کہ قریب کوہ مدینہ کے ہے یہ تہوڑا سا مضمون
اوس حدیث کا ہے بعد اس حدیث کے شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے یون فرمایا ہے کہ اہل عناد اور
منکرین ولایت اہل بیت کے ایسے حدیثین روایت کرتے ہین بیچ احوال دجال کے اور غیبت
اور زندہ رہنے اوسکے کے بڑی مدت تک اور نکلنے اوسکے کے آخر زمانے مین اور نہین
باتون کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے حق مین قبول نہین کرتے باوجود تصریح کرنے
حضرت رسول خدا کے اور ائمہ کے ساتھ نام اون حضرت کے اور نسب اونکے کے نہین ہے
یہ انکار مگر واسطے بجہانے نور خدا کے اور واسطے باطل کرنے امر ولی خدا کے اور خدا تمام کرنیوالا
ہے نور اپنے کو اگرچہ کراہیت کرین اس سے مشرک لوگ ظاہر یہ ہے کہ نکلنا دجال کا ضروریات
دین سے ہے اسواسطے کہ بہت سی حدیثون شیعہ اور سنی سے اسکا نکلنا معلوم دنیا ہے اور
کسی حدیث سنی اور شیعہ سے اسکا خلاف نہین معلوم ہوتا ہے اور یہ حدیثین حد تواتر کو
پہنچ گئے ہین بلکہ اس سے بہی زیادہ ہوونگے لیکن یہ کہ وہی ابن الصیاد ہے یا غیر اوسکا ہے
اسمین اختلاف ہے اور سفیانی کے نکلنے پر بہی بہت سی حدیثین دلالت کرتی ہین اونمین
سے ایک وہ حدیث ہے کہ کتاب الغیبة مین ابی عبد اللہ محمد بیٹے ابراہیم نعمانی نے ساتھ اسناد
اپنے کے عیص بیٹے قاسم سے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے اسطرح سے روایت کی ہے کہ فرمایا
اون حضرت نے کہ سفیانی حتمی ہے [illegible]

اوسکا رجب کے مہینے مین ہوگا اور زمانہ اول نکلنے سے اوسکے آخر تک پندرہ مہینے ہونگے
چہہ مہینے تک لڑائی کریگا اور جسوقت کہ مالک ہووے گا پانچ شہر کا تو نو مہینے بادشاہت
کرے گا اور ایک دن بہی اس سے زیادہ نہووے گا اور بہی اوسی کتاب مین ساتھ اسناد
مصنف اوسکے کے یونس بیٹے ابی یعفور سے روایت کیا ہے کہ کہا اوسنے کہ سنا مینے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ نکلیگا سفیانی بہیجیگا ایک لشکر
طرف ہمارے اور ایک لشکر طرف تمہارے جب اسطرح سے ہووے تو آنا ہمارے پاس اوپر ہر
سخت اور نرم کے اور بہی اوسی کتاب مین ساتھ اسناد اونکی کے محمد بیٹے مسلم سے کہ
اوسنے روایت کیا ہے ابی جعفر علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے وہ حضرت کہ سفیانی سرخ
رنگ اور اشقر ہے یعنے غالب ہوگی سرخی اوسکے رنگ کی سفیدی پر اور کرنجی آنکہہ ہوگا
خدا کی عبادت کبہی نہ کی ہوگی اور نہ دیکہا ہوگا اوسنے کبہی مکے اور مدینے کو کہے گا یا رب ثاری
والنار یا رب ثاری والنار ظاہر ترجمہ اسکا یہ ہے کہ یا رب خدایا طلب کرنے والا ہون مین خون بہا
اپنے کا قسم ہے نار کی اور بہی اوس کتاب مین ساتھ اسناد اونکے کے عبد اللہ بیٹے یعفور سے
کہ کہا اوسنے کہ فرمایا واسطے میرے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ واسطے بیٹے عباس کے
اور مروانی کے ایک لڑائی بڑی ہووے گی قرقیسیا مین کہ بوڑہے ہو جائینگے بیچ اوسکے
لڑکے خورد سال اور اوٹہا دیوے گا اوسنے خدا مدد اپنی کو اور وحی کریگا طرف پرندون آسمان
کے اور درندون زمین کے کہ پیٹ بہرو اپنے گوشت ظالمون سے پہر نکلے گا سفیانی
اور بہی ہے اوسی کتاب مین ساتھ اسناد اونکے کے ہشام بیٹے سالم سے کہ وہ روایت کرتا
ہے حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ یمانی اور سفیانی مانند
گہوڑون کے ہین کہ اوپر شرط لگائی ہووے یعنے جب بنی عباس باہم اختلاف کرینگے
تو اوسوقت یمانی اور سفیانی اسطرح اوپر غلبہ کرینگے اور ہر ایک چاہے گا کہ اوسکے
ملک پر قابض ہو جسطرح دو گہوڑے شرط کے ایک دوسرے سے سبقت چاہتے ہین ظاہر
یہ ہے کہ نکلنا سفیانی کا ضروریات مذہب شیعہ سے ہے اسواسطے کہ بہت سی روایتین شیعہ
کی کئی معصوم سے دلالت کرتی ہین اس بات پر اور کوئی حدیث اسکے خلاف پر اور نہایت
کسی عالم کا بہی جناب غفرانمآب عطر اللہ مرقدہ نے اس مسئلہ مین نہین ذکر کیا ہے [illegible]

نکلنا اوسکا ضروری مذہب ہووے یا نہووے لیکن احوط یہ ہے کہ مومن اسکا انکار نکرے
مسئلہ چوتھا بیچ نکلنے دابہ کے ہے جناب غفرانمآب عطر اللہ مضجعہ نے عماد الاسلام مین
یون فرمایا ہے کہ بہت سی حدیثین سنی اور شیعہ کی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مراد دابہ سے
حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہین اور اسکی تائید کرتی ہے یہ بات کہ لوگون نے بتواتر
اون حضرت سے نقل کیا ہے کہ اوس جناب نے اپنے حق مین کہا ہے کہ مین صاحب عصا
ہون یعنے میرے واسطے ہووے گا زمان رجعت مین ایک عصا اور ایک نشان کرنے
کی اور سنی اور شیعہ نے روایت کیا ہے کہ دابہ صاحب عصا و میسم ہووے گا اور فرمایا
ہے حق تعالے نے بیچ سورہ نمل کے وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ
الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ کہا ہے مولانا طبرسی رحمہ نے
بیچ تفسیر اس آیہ کے جسوقت کہ واجب ہووے گا وعدہ وعید برائی کا اوپر اونکے تو نکالینگے
ہم واسطے اونکے دابۃ الارض کو کہ نکلے گا درمیان صفا اور مروہ کے اور خبر دیگا مومن
کو ساتھ مومن ہونے اوسکے کے اور کافر کو ساتھ کفر اوسکے کے اور اوسوقت مین تکلیف
خدا کے لوگون سے اوٹھ جاویگی اور توبہ قبول نہووے گا اور نکلنا دابہ کا ایک نشانی ہے
نشانیون قیامت سے اور محمد بیٹے کعب قرظی سے روایت کیا گیا ہے کہ کہا اوسنے کہ سوال
کیے گئے علی علیہ السلام دابۃ الارض سے فرمایا اون حضرت نے خبردار ہو قسم ہے خدا کی
کہ نہین ہے واسطے اوسکے دم اور ہے واسطے اوسکے ڈاڑھی اس کلام کے اشارہ طرف اسکے
ہے کہ وہ انسان سے ہے اور روایت کیا ہے زمخشری نے بیچ کشاف کے کہ وہی دابہ نکلیگا
صفا سے ساتھ اوسکے ہووے گا عصاے موسے کا اور انگوٹھی سلیمان علیہ السلام کی پس
مارے گا ساتھ عصاے موسے علیہ السلام کے اوپر پیشانی مومن کے یا درمیان دونون
آنکھون اوسکی کے اسکے مارنے سے ایک نکتہ نورانی پیدا ہووے گا کہ پھیل جاوے گا بیچ
اوسکے کے یہانتک کہ روشن ہووے گا بسبب اوسکے مونہہ اوسکا مانند تارے روشن کے
یا لکھے گا وہی دابہ درمیان دونون آنکھون اوسکی کے لفظ مومن کی اور کرے گا وہی دابہ
کافر کی ناک پر انگوٹھی سلیمان سے ایک نکتہ سیاہ کہ پھیلتا جاوے گا یہانتک کہ سیاہ ہو جاویگا
بسبب اوسکے سب منہ اوسکا یا لکھے گا وہی دابہ درمیان دونون آنکھون اوسکی کے

لفظ کافر کی اور کہا ہے اوسی زمخشری نے کہ پڑھا ہے بعضے قاریون نے تَكْلِمُهُمْ کلم سے کہ معنے
اوسکے زخمی کرتے ہین اور مراد اوس سے اس جگہ پر نشان کرنا عصا اور میسم سے ہے تمام
ہوا کلام صاحب کشاف کا اور فخر رازی نے اپنی تفسیر کبیر مین تفسیر اس آیہ مین آخر کو اسی مضمون
کی حدیث نقل کی ہے اور روایت کیا ہے محمد بیٹے یعقوب کلینی رہ نے ساتھ اسناد اپنی کے
ابی صامت حلوانی سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ فرمایا
حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ مجھے عطا کی ہین حق تعالی نے چھہ چیزین علم موتون کا اور
بلائون اور نسبون کا اور فصل الخطاب یعنے حکم اور رد کلام کہ جدا کرنے والا ہے حق کو باطل سے
اور مین ہون صاحب عصا اور میسم کا اور روایت کیا ہے علی بیٹے ابراہیم نے اپنے باپ سے
اور اونہون نے بیٹے ابی عمیر سے اونہون نے ابی بصیر سے اور اونہون نے ابی عبد اللہ علیہ السلام
سے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ پہونچے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ طرف حضرت امیر
المومنین کے اور وہ حضرت سوتے تھے مسجد مین کچھہ ریت جمع کر کے سر کو اوسپر رکھا تھا حضرت
رسول خدا نے پاؤن سے اون حضرت کو ہلایا پھر کہا اوٹھہ اے دابۃ الارض کہا ایک شخص نے
حضرت کے اصحاب مین سے اے رسول خدا آیا بعضے ہم مین سے بعضے کا یہ نام رکھہ سکتا ہے فرمایا
اون حضرت نے نہین قسم خدا کی نہین ہے یہ نام مگر واسطے انکی ہے وہ دابہ ہین کہ ذکر کیا ہے
حق تعالے نے اوسکو بیچ کتاب اپنی کے کہا اوسی عزوجل نے وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا
لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ اور ترجمہ اس آیت کا ابھی مذکور ہو چکا ہے پھر فرمایا اون حضرت
نے اے علی جسوقت کہ زمانہ آخر ہووے گا تو نکالے گا تجکو حق تعالے بیچ بہترین صورت کے
اور ساتھ تیرے ہووے گا میسم کہ نشان کرے گا ساتھ اوسکے اپنے دشمنون کو اکثر احادیث
شیعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد دابہ سے حضرت امیر المومنین ہین اور بعضی حدیثون شیعہ کی
اور اکثر احادیث سنی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دابۃ ایک جانور ہے جانورون زمین سے اور
سے وہ روایت ہے کہ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ وہ ایک جانور ہے جانورون زمین سے
کہ اوسکے چھوٹے چھوٹے بال ہین اور پر ہین اور واسطے اوسکے چار پاؤن ہین اور حذیفہ نے
حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ دابۃ الارض
کا طول ساٹھہ ہاتھہ کے برابر ہوگا نہ پاوے گا اوسکو پکڑنے والا اور نہ بھاگ سکیگا اوس سے

کوئی بہاگنے والا اور فخر رازی نے بیچ تفسیر کبیر اپنی کے کہا ہے اسطرح سے کہ علامتون قیامت
سے ہے دابۃ الارض اور لوگون نے کلام کیا ہے بیچ اوسکے کئی طرح سے پہلے بیچ قدر بدن
اوسکے کے ایک حدیث مین ہے کہ طول اوسکا ساٹھہ ہاتھہ ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ
سر اوسکا پہونچتا ہے بدلی اور ابر تک اور ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ درمیان دونون
سینگون اوسکے کے ایک فرسخ راہ ہے سوار کی واسطے اور کلام کیا ہے لوگون نے دوسرے
بیچ کیفیت صورت اوسکی کے ایک روایت مین ہے کہ واسطے اوسکے چار پاؤن ہین اور چھوٹے
بال اور پر اور دو بازو اوڑینگے واسطے ہین اور حسریح کی بیٹی سے بیچ وصف خلقت اوسکے
کے یون روایت آئی ہے کہ سر اوسکا بیل کا سا ہے اور آنکھہ سور کی اور کان ہاتھی کے اور
سینگ بارہ سنگے کی اور سینہ شیر کا اور رنگ نمر کا یعنے چیتے کا اور چھتی کا گائی کی اور دم
بکری کی اور ٹلی اونٹ کی جاننا چاہیے کہ حدیثین سنی اور شیعہ کی بیچ نکلنے دابہ کے قریب حد
تواتر بلکہ حد تواتر کو پہونچ گئی ہین مؤمن کو چاہیے کہ اوسکے نکلنے کا البتہ اعتقاد کرے لیکن
یہ کہ اوس سے مراد حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہین یا کوئی جانور ہے ان دونون باتون
مین سے ایک کا یقین نکرے اگرچہ احتمال پہلا ظاہر اور قریب یقین کے ہے بلکہ اگر دعوی
ضروری مذہب شیعہ ہونے اوسکے کا کرے کوئی تو بعید نہو گا مسئلہ پانچوان بیچ نکلنے یاجوج
ماجوج کے اور نازل ہونے عیسے علیہ السلام کے اور طلوع کرنے آفتاب کے مغرب سے اور
غیر اسکے ہو جناب علامہ یعنے والد ماجد اعلی اللہ قدرہ نے عماد الاسلام مین عبارت مولانا
محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کی بیچ تفسیر آیہ اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوجُ وَمَاجُوجُ کے یون فرمایا ہے
کہ جسوقت کہ کہل جاویگی سد اونکی یعنے یاجوج اور ماجوج کی بسبب گرانے اوسی سد کے باہر
اوسکے کے اور یہ بات اشراط قیامت سے ہے یعنے علامتون قیامت سے ہے تو یاجوج
اور ماجوج زمین مین متفرق اور منتشر ہو جاوینگے اور نہ دیکھینگے بلندی کو مگر ایک
اونمین سے چڑھ جاوینگے اوسپر اور کودینگے اور دوڑینگے اور قریب ہووے گا وعدہ حق
یعنے قیامت اور بسبب شدت اور ہول اوسدن کے سب لوگ ایک طرف دیکھتے ہووینگے
اور منتظر حکم خدا ہوینگے پلک بہی نہ مارینگے مانند بیہوشون کے اور کہینگے اے واے ہمپر کہ
ہم اس سے غافل تھے یعنے بسبب کامون دنیا کے ہم اس دن سے غافل تھے بلکہ ہم تھے

ظلم کرنے والے اوپر نفسون اپنی کے بسبب گناہ کرنے کے اور عبادت کرنے غیر خدا کے
اور فخر الدین طریحی نجفی نے بیچ کتاب مجمع البحرین کے کہ کتاب لغت کی ہے یون کہا ہے کہ بعضون
نے کہا ہے کہ وہ اولاد حضرت آدم اور حوا علیہما السلام سے ہین اور یہ قول اکثر عالمون کا
ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ اولاد حضرت آدم سے ہین غیر حوا کے تو وہ ہمارے بہائی
پدری ہین اور کہا ہے بعضون نے کہ وہ اولاد یافث بیٹے نوح علیہ السلام سے ہین اور
ضحاک سے روایت ہوئی ہے کہ وہ ایک صنف ہین ترک سے اور ایک حدیث مین رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ سے یہ مضمون روایت ہوا ہے کہ یاجوج ایک امت ہے کہ واسطے اونکے
چار سو امر ہین اور اسیطرح سے ماجوج ہین نہین مرتا کوئی انمین سے جبتک کہ نہ دیکھ لے ہزار
سوار اپنی اولاد سے ایک قسم اونمین سے ہے کہ طول اونکا ایک سو بیس ہاتھہ ہے اور ایک
قسم اونمین سے ایک کان اپنے بچہاتا ہے اور ایک کان کو اوڑہتا ہے نہین گذرتے ساتھہ
کسی ہاتھی اور سور کے مگر یہ کہ کہا جاتے ہین اوسکو اور جو کوئی کہ اونمین سے مرجاتا ہے اوسکو
بہی کہا جاتے ہین مقدم لشکر اونکے کا شہر شام مین ہووے گا اور ساقہ لشکر اونکے کا خراسان
مین ہووے گا پہونچا دینگے نہرون زمین مشرق کو منع کرے گا حق تعالی اونکو مکے اور مدینے
اور ایک حدیث مین حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے یہ مضمون روایت ہوا ہے کہ یاجوج ماجوج
سے ایک قسم کا طول بالشت بہر کا ہوتا ہے اور ایک قسم اونمین سے طول اونکا بہت بڑا ہوتا ہے
واسطے اونکی ہے چنگل پرندون کا سا اور دانت درندون کے سے اور مجتمع ہونا اور رجوع
باندہ کے پہرنا کبوترون کا سا اور جفتی درندون کی سی اور آواز کتے اور بھیڑیے کی سی اور
اونکے واسطے بال ہین کہ بچہاتے ہین اونکو گرمی اور سردی مین اور کان بڑے بڑے
ہین اور بیچ خصال کے ہے ساتھہ اسناد معتبر اوسکے کے طرف حذیفہ بیٹے اسید کے کہا
اونسنے کہ سر نکالا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کوٹھے سے گھر کے اوسوقت کہ ہم ذکر
قیامت کا کرتے تھے اور فرمایا اون حضرت نے نہ آویگی قیامت جبتک کہ نہ ہووینگے دس
نشانیان دجال اور دخان اور طلوع کرنا آفتاب کا مغرب سے اور دابۃ الارض اور
یاجوج اور ماجوج اور تین خسف یعنے تین جگہہ شق ہونا اور دہس جانا زمین کا ایک خسف
مشرق مین اور ایک خسف مغرب مین اور ایک خسف جزیرۂ عرب مین اور ایک آگ نکلے گے

قعر زمین عدن سے کہ ہنکاویگی لوگون کو طرف محشر کے اور رہیگی ساتھہ اونکی جب کہ اوترینگے اور ٹہرینگے
کر رہیگی جب کہ وہ سونہہ کرینگے اور ہے اوسے کتاب مین ساتھہ اسناد صاحب اوسی کتاب کے
طرف حذیفہ بیٹے اسید کی کہ کہا اونسے کہ سنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے
تھے کہ دس نشانیان آگے قیامت کے ہونگی پانچ مشرق مین اور
پانچ مغرب مین پہر ذکر کیا اون حضرت نے دابہ اور دجال
اور طلوع کرنا آفتاب کا مغرب سے اور خروج عیسے
بیٹے مریمؑ اور یاجوج اور ماجوج کا اور فرمایا کہ
ایک نشانی ایسی ہوگی کہ غالب ہوگی نہین
لوگون پر اور غرق کریگی اونکو
بیچ دریا کے اور نہ ذکر کیا
اونحضرت نے تمام
نشانیونکو
فقط

قَدْ فَرَغْتُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابَةِ هٰذَا الْكِتَابِ
فِي التَّارِيخِ ثَامِنُ وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْمُرَجَّبِ يَوْمَ
الثُّلَثَاءِ سَنَة ١٢٩٥ مِنَ الْهِجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلَى مُهَاجِرِهَا أَلْفَ أَلْفَ التَّحِيَّة

بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج واقع تاریخ پانزدہم ماہ شعبان سنہ ۱۲۹۵ ہجری
روز پنجشنبہ در مطبع اثنا عشری طبع گردید

تمت